إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

از تصنیف علامہ جلیل و فاضل نبیل جناب مولانا مولوی محمد امیر الدین احمد صاحب دہلوی

مشہور واعظ جامع مسجد دہلی



تفسیر ابر کرم

مطبع فیضی دہلی میں طبع ہوئی
صرف ٹائیٹل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین **اما بعد** فقیر حقیر سراپا تقصیر محمد امیر الدین احمد حنفی مشہور واعظ جامع مسجد دہلی بن منشی حسین علیصاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ کہتا ہے کہ حسب اصرار و فرمایش احباب بخواہش تمام سامعین۔ تفسیر ابر کرم المعروف مناقب والائی امرا باخیر جو تفسیر آیت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما کی گئی ہے۔ کہ جسمیں فضائل درود شریف و ذکر نماز و بیان مصائب امام حسین علیہ السلام اور دلچسپ عجیب حکایتیں اور قدمائے اسلام اور ائمہ کی دلفریب نصیحت آمیز روایتیں درج کردیا اور مادہ معرفت افزا ہیں کہ خداوند تبارک تعالی میرے دلخواہ ناظرین کو ان سے جزائے جزیل اور اجر جمیل عطا مرحمت فرمائے۔ اور تحت ذکر صالحین ابرار اخیار حالات امرائے صالحین جو فی زماننا دینداری میں سبقت لیگئے ہیں بطور یادداشت و بقائے نام نیک اپنے نیک گمان کے بموجب انکا ذکر خیر لکھا ہے اور نیز ان حضرات کا بھی شکریہ ادا کیا ہے کہ جنہوں نے مجکو مدرسہ اسلامیہ فتحپوری میں کوشش کرکے پڑھایا۔ اور جو اسوقت معتمات دہلی ہیں انکا ذکر خیر بھی اپنی کتاب میں بقائے یادداشت لکھتا ہوں اور جن حضرات کا میں نے اپنی کتاب میں حال لکھا ہے انکو دل سے دعا دیتا ہوں یارب انکو اس جہان میں خوش رکھ اور خاتمہ بالخیر اور انکا حشر مع النبیین خصوصاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ

تابعین و تبع تابعین و اولیاء کرام ہو۔ آمین۔ اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ۝

التماس محقیر

جو لوگ مذاق تالیف و تصنیف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس قسم کی تصنیفات میں مصنف کو کیا کچھ صعوبتیں پیش آتی ہونگی۔ اس قسم کی تصنیفات کے لئے کسقدر سامان درکار ہونا چاہیئے۔ روساء کا حال دریافت کرنا اور صدہا کتاب کا دیکھنا اور پھر اسکے لئے فارغ البالی بھی چاہئے جو اس زمانہ میں عنقا ہے۔

کافہ اہل اسلام کو خوشنودی ہو

ہم بہت خوشی سے اپنے جمعیت مند معزز مولانا مولوی محمد امیر الدین احمد صاحب واعظ جامع مسجد دہلی کے سوانح عمری لکھتے ہیں۔ معزز مقتدر مصنف افصح الفصحاء ابلغ البلغاء حامی دین متین عالیجناب حضرت مولانا مولوی امیر الدین محمد صاحب مشہور واعظ جامع مسجد دہلی مد فیضہ میں بہت فخر کے ساتھ اس بات کو ظاہر کرتا ہوں کہ ہمارے مولانا نے بعد انفراغ تحصیل علم حدیث شریف سنہ ۱۳۰۱ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے دہلی میں قیام اختیار کیا اور جب سے وعظ جامع مسجد دہلی میں شروع کیا اللہ کے فضل و کرم سے عرصہ سوا چھ سال میں آپکی ذات سے بہت فیض ہوا دو ہزار نو سو آدمیوں کو شرف باسلام کیا یعنی مسلمان کیا تحقیق۔ بلحاظ اختصار انکے نام نہیں لکھے گئے اور جس جگہہ مولانا موصوف تشریف لیجاتے ہیں دو چار دس پانچ کو کلمہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا دیتے ہیں اور روز رات مولانا ممدوح کو ترقی اسلام کا خیال رہتا ہے مولانا بڑے عالی حوصلہ عالم اور قامع بدعت اور اظہار امر حق میں ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں احیاء سنت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور بڑے مداح رسول اکرم اور اہلبیت اور صالحین ہیں آپ بڑے مشہور واعظ منصف اور لیاقت علمی میں اپنا مقابل نہیں رکھتے۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ اسکے خاندان میں کوئی ایسا نہیں ہوا۔ آپکا بیان نہایت دردناک ہے۔ یہ حضرت بڑے نیکنام نیکی

پسند۔ نیک ارادہ۔ نیک مزاج۔ عدیم المثل ہیں۔ آپ بڑے منکسر المزاج۔ فروتن۔ مشہور متقی
دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ حکام وقت آپکی بہت عزت کرتے ہیں۔ حکام یورپین
میں بھی آپکو بہت توقیر حاصل ہے۔ مگر آپ انسے کم ملتے ہیں۔ ہر جمعہ کو آپ جامع مسجد میں وعظ فرماتے
ہیں ہزارہا مسلمان بعد ادائے نماز جمعہ آپکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ لوگ بڑے شوق سے آپکا وعظ
سنتے ہیں بہر حال آپکی بود و باش دہلی میں آیہ رحمت الٰہی ہے اور اسلام کے لئے زینت اور ترقی
لا متناہی ہے۔ آپکی خدمت گذاری دیندار لوگوں پر درپہ قدمے سخنے ہر طرح واجب ہے۔۔

ایک خیرخواہ اسلام سید حسن الحق عفی عنہ

صاحب عالم جناب مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب بہادر

مصداق قول علیہ السلام من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ خداوند کریم نے مجھے دلی جوش دلایا
کہ میں اپنے محسنوں کا علے قدر مراتب شکریہ ادا کروں۔ جیسا کہ اللہ تعالے نے انکے مونہوں کو سفید
کیا ہے آخرت میں بھی انکے مونہوں کو سفید کرے۔ آمین یارب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔
اطلبوا من الرحماء و من حسان الوجوہ کا پورا مصداق ۔۔ انجا ؟ شاہجہان آباد میں ہم
اپنے معزز حامی اسلام صاحب عالم مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب بہادر گورگانی تیموری
کو پاتے ہیں احسن الخالقین نے جیسے حسن شکیب ایکے جسم لطیف کو عجیب سانچے میں ڈالا تھا اُس سے
سوا خوبیاں آپکو روحانی طور پر عنایت کیں حافظ قران آپ ہیں حاجی حرمین شریفین آپ ہیں
علوم کا وہ حال کہ عربی فارسی انگلش سب میں طاق اور صفات نیک میں شہرہ آفاق ہیں
حضرت بڑے باخیر شخص بابرکت ہیں۔ فیاض۔ باذل سخی۔ سیر چشم منکسر المزاج خلیق بدرجہ
غایت ہیں فقیر حقیر نے جو کچھ پڑھا سب آپ ہی کا فیض تربیت ہے میں جناب کا شکر
بیحد نہ زبان قلم سے بجا لا سکتا ہوں نہ قلم زبان سے شعر از دست و زبان کہ بر آید کز عہدہ
شکرش بدر آید ؛ فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی دہلی میں ایک یادگار خاندان تیموری ہے
یا الٰہی آپکی عمر طویل اور آپکے رشد و تلمیل ہوئے۔ آمین۔۔

حافظ وکیل عزیز الدین صاحب

حضرت عالیجناب بدر الصلحا رحاجی حرمین شریفین مولانا مولوی حافظ وکیل عزیز الدین صاحب دام فیضہ۔ حضرت کی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے آپ کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ جسکے وجود باجود سے باعتبار دین و دنیا ادہر تو مجمع اتقیا کو رونق ہے ادہر بزم وکلا کو زیب و زینت ہے حضرت میرے دوسرے محسن ہیں۔ آج دہلی بہر میں ماشاء اللہ جو بات آپکو حاصل ہے شاید کسی کو نصیب ہو میری درس تدریس میں اس صاحب نے بھی کوئی حصہ کم نہیں لیا بلکہ میرا تحصیل علمی سب اسی پارسا کے دامن الفت سے وابستہ ہے۔ یہ صاحب بڑے نیکنام نیکی پسند مخیر۔ باخیر آدمی ہیں۔ آپ اعلیٰ درجہ کے مشہور متقی اور نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن میں ناغہ نہیں کرتے آپ ہر صبح اپنی مسجد میں۔ قرآن کا ترجمہ فرماتے ہیں اور صدہا مسلمان فیض پاتے ہیں۔ یہ جناب بڑے ذی علم۔ آپکی محاورات نازک سے جو کے دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعاں منفعل معنی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے۔ اخلاق میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے یہ ہمارے حضرت زمانی حوصلہ حامی اسلام ہیں اور آپکی ذات سے اسلام کو رونق ہے علماء کو آپکی ذات سے بڑا فخر ہے علماء کی بڑی عزت کرتے ہیں اور تعظیم سے پیش آتے ہیں۔ نہایت خوش عقیدہ ہیں کلمہ خیر کے کہنے اور لکھنے سے کچھ عذر نہیں ہے اس حدیث پر آپکو بہت خیال رہتا ہے

حدیث فرمایا علیہ السلام نے من ستر مسلما ستره الله فی الدنیا والآخرة ومن یسّر علی معسر یسر الله علیه فی الدنیا والآخرة والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه۔ جو صفتیں کہ مومن میں چاہئیں ذات والا میں موجود ہیں ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء آپکا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے اب فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے یا الٰہی انکو دارین میں سرخرو رکھ اور حشر انکا مع النبیین خصوصاً محمد رسول اللہ صلعم والصحابہ والتابعین و التبع تابعین و اولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

بجا اجمعین کے ساتھ کرے آمین ثم آمین ۔

مولانا محمد شاہ صاحب

یادش بخیر صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت زبدہ فقہائے زماں **محدث دہلی** اعلیٰ جناب مولانا **محمد شاہ صاحب** مرحوم جعل الجنۃ مثواہ ۔ عالیجناب مولانا ممدوح کی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں ۔ جو جو خوبیاں ذات بابرکات میں اللہ تعالےٰ نے دی ہیں ۔ علم حدیث و تفاسیر و فقہ میں آپ نے ایسا مایہ کمال بہم پہنچایا تھا کہ آج تک سلف سے ایسا مفسر دیکھا نہ سنا ۔ زہد و تقوے بدرجہ غایت تھا اور خلق بدرجہ نہایت تھا ۔ اس عاصی کے علم حدیث میں استاد شفیق تھے یا الٰہی انکو جنت میں خوش رکھ ۔ آمین ۔

جناب میر بادشاہ صاحب مرحوم

یادش بخیر حضرت عوالی مرتبت معلے القاب افتخار الامرا بدر الصلحا **میر بادشاہ** صاحب مرحوم و مغفور جعل الجنۃ مثواہ ۔ آپ بڑے دیندار مشہور متقی آدمی تھے اور نماز پنجگانہ و تلاوت قرآن میں ناغہ نکرتے تھے ۔ یہ صاحب اعلےٰ درجہ کے فیاض ۔ باذل ۔ باخیر شخص بابرکت تھے **حکایت** آپکی بسنت ۲۷ ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۱ ھ کو میرے معزز مہربان حضرت عالیجناب شہزادہ محمد فرخ صاحب ثانی نے بیان فرمایا کہ میں آج بعد سحری کے عالم رویا میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میر بادشاہ صاحب مرحوم ایک نہایت عمدہ سفید پوشاک پہنے ہوئے اپنی قبر میں ٹہل رہے ہیں اور اس آیت شریفہ کی تلاوت کر رہے ہیں قالوا الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین ۔ شہزادہ صاحب فرماتے ہیں میں نے حضرت مغفور سے دریافت کیا کہ آپ نے دنیا میں کیا عمل کیا تھا کہ جسکے عیوض میں آپکو خدا کے یہاں یہ مرتبہ ملا فرمایا اللہ کی حمد و ثنا کس منہ سے بیان کروں میں نے اپنے پیارے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے

بموجب ایک مقدمہ فیصل کیا تھا اسکے عیوض میں مجکو خدا نے یہ مرتبہ دیا۔ فرمایا جبکہ مجکو قبر میں کہا
تو تجبسے حکم ہوا کہ مہر بادشاہ نے ہمارے حبیب محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح خوش کی ہے
ہم بھی انکی خطائیں معاف کرکے جنت میں انکو جگہہ دیتے ہیں میں نے یہ امر حق جانکر اپنی کتاب میں درج کیا ہے
کہ اسکے دیکھنے اور سننے کی رغبت ہو کہ ہم بھی رسول خدا سے ایسی محبت کریں جیسی کہ اس مرحوم و مغفور نے
کی اور اپنی مراد کو پہنچے اور دوسرے میں نے اس مرحوم کا نام نامی اسیواسطے لکھا کہ ان نام نامی کو دیر تک
بقا ہے کہ ایسے لوگوں کا ذکر خیر باعث برکت ہے۔ اس مرحوم کی قبر احاطہ خواصہ باقی باللہ میں ہے
یہ مرحوم طالبعلمی کی حالت میں میرے حال پر نہایت کرم فرمایا کرتے تھے اور ہر طرح کی امداد دیتے رہتے
تھے یا الٰہی انکو جنت میں ہمیشہ خوش رکھہ۔ آمین اور انکے صاحبزادونکو بھی دو جہان میں سرسبز کر اسوقت
مجکو خدا نے دلی خوش دلایا کہ میں حضرت کے دونوں لائق فرزندوں کا اپنی کتاب میں منتخبات دہلی
میں ذکر کروں۔

محمد میر و محمد نصیر صاحبان

حضرت عالیجناب محمد میر محمد نصیر صاحبان دام اقبالہم۔ آپ صاحبان کی خوبیاں میں بیان نہیں
کر سکتا دونوں صاحب نیکنام۔ نیک طینت۔ نیک راہ۔ نیک مزاج رئیس و دلکش طبیعت۔ یہ حضرات منکسر المزاج
فروتن۔ مودب۔ متواضع۔ فیاض۔ مہمان نواز۔ شریف۔ شریف پرور۔ خوش عقیدہ۔ اعلےٰ درجہ
کے خلیق ہیں۔ علمی لیاقت ماشاء اللہ صاحبان عالیشان کی بہت اچھی ہے۔ ایک سے ایک لائق
اور اعلےٰ ہیں۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت محمد نصیر صاحب گھر پر تشریف رکھتے ہیں اور حضرت
محمد میر صاحب میرٹھہ میں درجہ اول کے وکیل ہیں۔ آج میرٹھہ شہر میں جو بات ماشاء اللہ آپکو حاصل ہے
شاید کسیکو نصیب ہو۔ یہ کچھہ تھوڑی عزت نہیں ہے۔ آپ سند یافتہ ولایت ہیں۔ بہرحال دونوں صاحبونکا
دم بسا غنیمت ہے۔ فقیر دونوں صاحبان ذیشان کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے
طہر اللہ قلبکما فی قلوب الابرار و ذکی عملکما فی عمل الاخیار۔

ہر چند کہ شہر دہلی قبل از غدر ۵۷ء زمین پر نمونہ بہشت کہلاتا تھا۔ باوجودیکہ وہ حضرات صاحب کمال

جو باعث رونق اور سبب زینت اس شہر کے تھے رہگرائے عالم بقا ہوئے۔ عمارات نامی گرامی معرض انہدام میں آگئیں مگر پھر بھی جو غور کیا جاتا ہے تو نسبت اور شہروں کے یہ شہر بہشت نہیں تو اعراف ضرور ہے اب بھی بعض صاحب کمال اور اہل ہنر بحال تباہ بطور یادگار زمانہ سابق موجود اور مغتنمات سے ہیں چنانچہ اُنکا حال مختصراً چند سطور میں درج کیا جاتا ہے۔

مغتنمات رؤسائے دہلی

جناب نواب محمد امیر الدین احمد خانصاحب بہادر فخر الدولہ لوہارو

عالیجناب معلے القاب ممدوح الخطاب۔ فرشتہ رو ملک خو عاصف عہد حاتم مہد مشتاسے روزگار آیہ رحمت پروردگار زیب افزاے مسند دولت و اقبال جلوہ آرائے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان حامی دین متین نواب محمد **امیر الدین احمد خاں** صاحب بہادر خلف اکبر نواب نیالمآب فخر الدولہ محمد علاء الدین احمد خانصاحب بہادر علائی مرحوم طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ کم قبالہ دار الخلافہ شاہجہان آباد دہلی بلکہ تمام ہندوستان میں رئیس المسلمین اور بدر العلماء اور سالار الابرار اور مشہور متقی۔ نیکنام نیکی پسند۔ نیک اہ نواب موصوف کو کہنا چاہیئے۔ عمدہ صفات پابند صوم و صلوٰۃ اور ورع تقوے اور لیاقت علمی میں آپ ہندوستان کے رئیسوں پر سبقت لیگئے شہرہ دادگستری اور آوازہ رعایا پروری آپکا چار دانگ عالم میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں بہرحال آپکا دم فی زماننا غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے اللہ انکو دو جہان میں خوش رکھے آمین علاوہ اسکے آپکا ذکر خیر صفحہ ... میں بیان کیا گیا ہے۔

جناب نواب علاء الدین احمد خانصاحب بہادر فخر الدولہ لوہارو مرحوم

وہ سخن سنج طوطی ہندوستان و عندلیب نغز داستان زنگ زداے آئینہ سخندانی مصقل مرآت نکتہ دانی بلبل خوش لہجہ سخنوری رشک افزاے کلام ظہوری و حسرت افزاے مضامین انوری وحید العصر

فہامہ دہر امیر الہند والاجاہ اعظمی فخر الدولہ نواب معلے القاب بدر الصلحار حضرت مولا نا
مخدومنا نواب محمد علاء الدین احمد خانصاحب بہادر مرحوم و مغفور مبرور طاب اللہ ثراہ
وجعل الجنتہ مثواہ زبان فارسی میں عاصی کے اُستاد شفیق تھے حضرت کا تبحر دریائے عماں سے کم نہ تھا
جناب کی روانی قلم و تیزی زبان پر دشمنوں تک نے درود بھیجا۔ حضور کی بذلہ سنجیاں اور لطیفہ سنجیاں
کی چہ میگوئیاں اللہ اللہ جیسی خوش آیند تہیں کہ انہیں پر تمام ہوگئیں۔ اس ننگ جہاں کو
جتنا فخر ہوسکتا ہے کہ جسکا اُستاد فخر الدولہ علائی ہے۔ سچ پوچھیے تو ایک ہی بات اپنے ہاتھ
آئی ہے فقیر بھی حضرت نواب صاحب مرحوم کو دل سے دعا دیتا ہے کہ نواب صاحب مبرور کو جنت میں
خوش و خرم رکھے یارب جب تک دریا میں صدف اور صدف میں در اور در میں آب اور آب میں موج باقی
ہے نواب صاحب کی اولاد کو سر سبز اور خوش و خورم رکھے۔ آمین۔ نواب صاحب مرحوم کی اولاد حضرت
نواب فخر الدولہ امیر الدین احمد خاں صاحب بہادر اور نواب بشیر الدین احمد خاں صاحب بہادر اور عز الدین
احمد خانصاحب بہادر و ضمیر الدین احمد خانصاحب بہادر و صفی الدین احمد خانصاحب بہادر دام
اقبالہم کو گرداب فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے اور اقبال روز افزوں سے محفوظ بحرمتہ النبی وآلہ و
اصحابہ۔ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

جناب نواب مرزا محمد حسین صاحب

حضرت معلے القاب زین الصلحار نواب مرزا محمد حسین صاحب عرف میاں خضر دام اقبالہم
قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ انکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ
کہے۔ یہ حضرت مشہور متقی۔ دیندار نیکنام۔ نیکی پسند۔ نرم طبیعت۔ رحمدل۔ پابند صوم و صلوۃ۔
بڑے خوش عقیدہ۔ دریا دل۔ صادق الوعدہ منکسر المزاج۔ فروتن۔ حامی دین متین۔ از عشاق
رسول خدا۔ شب خیز تہجد گذار۔ اوراد سفر و حضر میں نہیں چھوٹتے۔ بزرگ و عمدہ۔ یہ رئیس درویش
طبیعت ہیں۔ آپکا انصاف منصف حقیقی کو پسند ہے۔ جس مقام کو نواب موصوف نے چھوڑا وہاں
کی رعایا چشم پر آب ہے۔ گو میں آپکا حال کتاب ہذا کے ۸۱ صفحہ میں درج کر چکا ہوں مگر آپکا دم

بہی دہلی میں غنیمت ہے اسلیے مستثنیات دہلی میں پہر لکہنا مجکو ضرور ہوا - آپ بڑے عالی خاندان میں حضرت کے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان معزز وممتاز تہے اور ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں مناصب جلیلہ سرفراز رہے - حضرت نواب قاسم جان خان صاحب بہادر مغفور آپکے جد امجد ہیں انکو شاہ عالم بادشاہ سے بصلہ نمک حلالی خطاب سہراب جنگ کا عطا ہوا تہا - بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے - راقم کو آپ سے نہایت تعلق دلی ہے - یارب انکو دارین میں خوش رکہہ اسوقت آپ تحصیلدار جگادہری کے ہیں -

جناب محمد سعید الدین احمد خان صاحب

حضرت عالیجناب افتخار الامرا وقار الروسا زین الحکام زینت العظام افصح الفصحا ابلغ البلغا نواب معلے القاب **محمد سعید الدین احمد خان صاحب** بہادر خلف الرشید حضرت بدر الصلحا نواب ضیاء الدین احمد خان صاحب مرحوم ومغفور دام اقبالہ - انکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے آپکے کمالات کا حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے رئیس بہی آپ اس درجہ کے ہیں کہ رفعت شان کے آگے بلندی اسمان کی پست اور دولت وحشمت کے سامنے قارون تنگدست ہے فیاضی اور رحمدلی حد سے زیادہ - اور شاعری میں آپ استاد وقت ہیں - یہ وہ شاعر ہے جسکے کلام کی چار دانگ عالم میں دہوم مچی ہوئی ہے - اردو زبان کے سمجہنے والے اور اہل تذکرہ اور شعرا انکی زباندانی کو سند لاتے ہیں - یہ صاحب خوش فکر نازک خیال فصیح اللسان - نغزگو - بذلہ سنج - عدیم النظیر - متقی عقیل - مودب - خوشرو - وجیہہ - احسن الخالقین نے انکو ایسا خوشرو پیدا کیا ہے کہ دہلی میں اپنا نظیر نہیں رکہتے - آپ طالب تخلص کرتے ہیں - آپکی فصاحت وبلاغت طرز وادا جو خوبیاں روسا رئیس میں چاہئیں وہ آپکی ذات میں موجود ہیں بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے - یاالہی انکو دو جہاں میں سرخرو رکہہ -

مولوی فضل حکیم صاحب

حضرت عالیجناب افتخار الامرا زین الصلحا مولانا مولوی **فضل حکیم صاحب** دام اقبالہ - خلف الرشید بدر الصلحا مولانا مولوی **فضل رحمن صاحب** مرحوم انار اللہ برہانہ وجعل الجنۃ مثواہ - قلم کو طاقت نہیں کہ انکے حالات پسندیدہ سے ایک حرف لکہے زبان کو قوت نہیں کہ آپکے افعال برگزیدہ سے ایک لفظ

کہی۔ اللہ تعالے نے آنکو مجموعہ محامد بیدا کیا ہی حضرت بڑے مشہور متقی۔ آپکا تقوے اہل دہلی و ریاست پٹیالہ میں مشہور ہے۔ نماز پنجگانہ اور تلاوت قران کبہی قضا نہیں ہوتی ہے اور باوجود اس جاہ و حشمت کے نخوت غرور کا نام کبہی کسی اپنے نوکر اور غلام تک کو گالی نہیں دی ہے۔ آپ امیر ابن امیر ہیں۔ مولانا موصوف عالی خاندان ہیں۔ آپکا خاندان ہمیشہ بادشاہوں کی حضور میں باعزو توقیر رہا اور عالیجناب کے بزرگونکو مہاراجہ پٹیالہ بڑی عزت سے دہلی سے خود جاکر لائے اور بڑی عزت سے عہدہ ہائے معزز پر سرفراز فرمایا۔ حضرت بہی ماشاء اللہ بڑے معزز عہدے پر ممتاز ہیں۔ آپ نے عہدہ معاون دیوانی کو اس بات سے سرانجام دیا کہ کل ریاست اور خاصکر مہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم اسقدر خوش اور راضی ہیں کہ آپکو دوسرے عہدے پر نہیں بدلتے چنانچہ اتبک نیکنامی کے ساتہ آپ ہی مسند اعانت پر متمکن ہیں۔ آپ بڑے نیکنام نیک راہ متشرع۔ دیندار شخص بابرکت ہیں۔ جب آپ دہلی میں تشریف لاتے ہیں اور جبتک رہتے ہیں تو راقم آپکو ہر جمعہ مسجد جامع دہلی میں پاتا ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت ہمیشہ بتواضع و تکریم آمادہ ہے انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہرکہ و مہ کیلئے لطف و کرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ آپکا دم دہلی اور پٹیالہ میں مغتنمات سے ہے۔

جناب میر وزیر علیخانصاحب بہادر میر منشی ریاست نابہ

عندلیب گلستان اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال نوباوہ گلشن مروت نخلبند حدیقہ ثروت حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان مان حضرت عالیجناب رئیس اعظم **میر وزیر علی خانصاحب** بہادر میر منشی ریاست نابہ دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکہوں تو کیا امکان ہے جس خوبی کو جوہریان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک برتر پایا۔ آپکی شان کے سامنے بلندی آسمان کی کمتر اور حشمت و جلال کے آگے جاہ سکندر و دستگاہ دارا ادنی تر ہے۔ آپکی دولت عمیق کو دیکہکر قارون اپنی تہی دستی پر حیران ہے اللہ تعالے نے آنکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ نماز پنجگانہ و تلاوت قران قضا نہیں ہوتے اور باوجود اس جاہ و حشمت کی نخوت

وغیرہ کا نام نہیں کبھی کسی ادنے ملازم کو بھی گالی دیتے نہیں سنا۔ آپ بڑے فیاض۔ باذل سخی۔ مخیر۔ بامروت آدمی ہیں۔ آپ مشہور متقی۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ نیکنام نیکی پسند۔ نیک مزاج۔ دیندار شخص بابرکت ہیں۔ یہ صاحب بڑے امین۔ دیانتدار۔ سیر چشم۔ نیک طینت متقی۔ مدبر۔ ماشاء اللہ چشم بددور عہدہ میر منشی گری کو۔ اس دیانت محنت لیاقت اور ارادت سے انجام دے رہے ہیں کہ مہاراجہ صاحب بہادر بھی انسے بہت خوش ہیں۔ حضرت سید سندی۔ عالی نسب آبا و اجداد والانساب عالی خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تھے۔ اور ہمیشہ شاہان عصر کے حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے و نیز سرکار گورنمنٹ نے آپکے بزرگوں کی بڑی عزت و توقیر کی ہے۔ میر منشی صاحب بڑے عادل۔ عدل آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ اس اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت متواضع۔ تکریم آمادہ ہر کہ و مہ پر آپکا لطف و کرم یکساں ہے۔ جسکو سنو آپکا ثناخواں ہے۔ اسوقت معاصرین میں ممتاز ہیں ریاست نامہ میں بعہدہ میر منشی سرافراز ہیں۔ فقیر بھی انکی مروت کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے۔ شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار۔

جناب نواب لطیف الرحمن خانصاحب

حضرت فرشتہ رو ملک خو۔ عالی خاندان صاحب عز و شان **نواب لطیف الرحمن خانصاحب** دام اقبالہ۔ خلف الرشید حضرت افتخار الامرا نواب امین الرحمن خانصاحب بہادر جعل الجنۃ مثواہ۔ اوصاف حمیدہ آپکے بیرون از تحریر اور اخلاق پسندیدہ حضرت کی خارج از تقریر ہیں آپ بڑے عقیل فہیم متین شخص بابرکت ہیں۔ اللہ اللہ یہ رئیس منکسر المزاج درویش طینت ہیں۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق رئیس ابن رئیس ہیں۔ نامدار خلق۔ ہمت میں انتخاب۔ حلم و مروت میں لاجواب۔ بڑے حمیت مند۔ دیندار مقید فرائض۔ و نوافل۔ خوش عقیدہ۔ آنکھ میں حیاو شرم بہت ہے۔ مشیر آپ اعلے درجہ کے ہیں۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کے آپ ممبر ہیں۔ حضرت بامروت آدمی ہیں۔ سائل کو خالی نہیں پھیرتے ہیں علما کو بہت دوست رکھتے ہیں۔ محبت سے ملتے ہیں۔ نیکنامی اور خیر خواہی اسلام کا آپکو ہر وقت خیال رہتا ہے۔ پرلے درجہ کے مقتق ہیں

آپ اس حدیث نبوی کے مصداق ہیں واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ۔ یعنی اللہ بندہ کی مدد میں ہے جب تک بندہ بیچ مدد اپنے بھائی کے ہے۔ سبحان اللہ بحمدہ ایسے لوگوں کا ہونا دہلی میں مغتنمات میں سے ہے۔ راقم کو اس مدوح اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت حاصل ہے انکی بھی نظر عنایت و چشم شفقت خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے فقیر بھی اب صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کو دو جہان میں خوش رکھہ۔ اور حشر انکا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر۔ آمین۔

جناب نواب سید سلطان مرزا صاحب۔ آنریری مجسٹریٹ دہلی

عالیجناب معلے القاب سکندر بخت فرشتہ رو ملک خو آصف عہد حاتم روزگار آیہ رحمت پروردگار **نواب سید سلطان مرزا صاحب** دام اقبالہ۔ اللہ تعالی نے انکو ایک مجموعہ محامد بنایا ہے نواب صاحب بڑے ہشیار۔ نیک پسند مہماں نواز۔ خادم علما و مساکین۔ آپ قدیم نواب رئیس ابن رئیس نامدار۔ عالی نسب۔ سید سندی۔ مخیر۔ پابند صوم و صلوۃ۔ عادل منصف منکسر المزاج محب آل عبا شریف پرور مسکین نواز۔ انکہہ میں حیا و شرم بہت ہے۔ علما کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ صاحب علم و حلم۔ امین متدین۔ صادق الوعد۔ رحمدل متقی۔ خلیق بدرجہ غایت ہیں دامن اخلاق آپکا بمراتب وسیع و کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ سے متواضع و تکریم آمادہ ہے آپکے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تھے ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے اس حدیث پر آپکا خیال رہتا ہے **حدیث** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس ۵ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء دہلی میں سرکار سے عہدہ آنریری مجسٹریٹی حاصل ہے۔ فی زمانا دہلی میں حضرت کا دم لبسا غنیمت ہے۔ نیازمند کو بھی مدوح اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے۔ آپکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے فقیر بھی عالیجناب کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے مصرعہ اللہ قلبک فی قلوب الابرار وذکی عملاتِ فی عملی

الاخیار۔ آپکا ذکر خیر تحت آل عبا صفحہ ۵۰ کتاب ہذا میں بیان ہوچکا ہے یہاں پر چونکہ دہلی کے معتنمات کا بیان تہا اسلئے مکرر ذکر خیر کیا گیا۔

جناب شاہزادہ فرخ محمد صاحب

حضرت عالی جناب معلے القاب مرزا شاہزادہ فرخ محمد صاحب دام اقبالہ۔ اوصاف حمیدہ آپکے بیروں از تحریر اور اخلاق پسندیدہ آپکے خارج از تقریر ہیں۔ آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کمتر ہے اور حشمت و اقبال کے آگے جاہ سکندر و دستگاہ دارا ادنے تر۔ احسن الخالقین نے آپکو ایک عجیب شخص بابرکت پیدا کیا ہے۔ حضرت بڑے رحمدل متواضع خلیق۔ نیک راہ۔ نیکی لپسند پابند صوم وصلوۃ۔ خدا ترس عقیل وفہیم متدین آدمی ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ آپ اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے مصداق ہیں حدیث خیر الناس من ینفع الناس بکلمۃ الخیر کے کہدینے اور لکھدینے سے درگذر نہیں کرتے ہیں۔ نہایت خدا گو مشہور متقی۔ متین شراق وتہجد گذار۔ تفاسیر واحادیث کا اکثر مطالعہ رکھتے ہیں۔ بڑے بہادر عالی حوصلہ ہیں۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ راقم کو اس زبدہ ارالکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بدرجہ غایت ہے فی زمانا ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان درانی ہے بہرحال دہلی میں آپکا دم معتنمات سے ہے فقیر بھی آپکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار۔

نیک نامان دہلی

جناب مرزا محمد اسمعیل بیگ خانصاحب اجنٹ مدراس

حضرت فرشتہ رو ملک خو جناب مرزا محمد اسمعیل بیگ خاں صاحب اجنٹ مدارس خلف الرشید مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب مکرم دام اقبالہم۔ آپ بڑے مشہور متقی۔ نیکنام۔ پابند صوم وصلوۃ۔ متواضع۔ خلیق مہمان نواز۔ خادم علما و مساکین۔ نیکی پسند۔ صادق الوعد

ہیں۔ اس عالی ہمت کا اکثر اس آیت پر عمل رہتا ہے کما قال اللہ تعالی والموفون بعہدھم اذا عاھدوا یہ حضرت بڑے مخیر باخبر آدمی ہیں حنکامی زمانہ دم دہلی اور مدراس میں نساغنیمت ہے آپ کی ذات بابرکات سے بہت سے شرفاء و غربا دہلی فیض پا رہے ہیں۔ اس عالی ہمت کی ہاں سے تین سو روپیہ ماہواری شاہزادگان دہلی کا مقرر ہے اور سو روپیہ ماہواری متفرق غربا کے لئے دیا جاتا ہے فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے۔ یا الہی انکو دو جہان میں خوش رکھہ۔ یہ چار سو روپیہ ماہوار کے کار خیر جاری کنندہ آپ کے ماموں جناب عالی القاب مدار الصلحاء جناب فیروز حسین صاحب منصفدار مدراس ہیں۔ جنکا ابھی دو ڈیڑہ برس ہوا انتقال ہوا۔ خدا جنت نصیب کرے اس وقت میں نے اپنے اخلاص اور جوش خیر خواہی اسلام سے خالصاً باللہ اس مرحوم کی یادش بخیر بطور یادداشت نام نامی اپنی کتاب میں لکھتا ہوں کہ نام نامی کو دیر تک بقا رہے۔ آمین

جناب مرزا فیروز حسین صاحب مرحوم

یادش بخیر عالی جناب فرشتہ سیرت ملک خصلت بدر الصلحاء فیروز حسین صاحب منصفدار مدراس مرحوم و مغفور جعل الجنۃ مثواہ۔ یہ بزرگ بڑے مشہور دیندار رحمدل خداترس پابند صوم و صلوۃ بامروت آدمی تھے اس بلند ہمت مغفور دیندار نیک بخت جوانمرد کو ہر وقت حمایت اسلام اور ہمدردی قوم کا خیال رہتا تھا۔ اور اس آیت کے مضمون پر عمل کرتے تھے۔ کما قال اللہ تعالے واتی المال علے حبہ ذوالقربی والیتمی والمساکین وابن السبیل والسائلین فی الرقاب واقام الصلوۃ والزکوۃ۔ اللہ تعالے نے اس مغفور کو ایک مجموعہ محامد بنا دیا تھا اور کیا کیا خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی تھیں کہ بیان نہیں ہوسکتیں فقیر بھی اس مغفور کے لئے دعاء خیر کرتا ہے کہ یا الہی اس حامی دین کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھہ۔ آمین۔

جناب مرزا محمد ایوب بیگ خان صاحب پوسٹماسٹر ڈاکخانہ حوض قاضی

وحید عصر جناب مرزا محمد ایوب بیگ خان صاحب دام اقبالہ یہ عالی ہمت برادر حقیقی محمد

دنیا میں رہے نیک کام اور یادگار رہے ... (handwritten margin note)

اسمعیل بیگ خان صاحب اسسٹنٹ مدراس کے ہیں - آپ بڑے لائق فائق متشرع - دیندار - متین متدین - خلیق با مروت شخص با برکت ہیں خادم علماء و ساکین ہیں - یہ صاحب محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - اکثر غربا و مساکین و علماء سے سلوک ہوتے رہتے ہیں کلمۃ الخیر کے کہنے اور لکھنے سے انکار نہیں آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے جنکا دم دہلی کے ملازمان ڈاکخانہ میں بسا غنیمت ہے فقیر بھی آپکو دل سے دعا دیتا ہے - یا الہی انکو دوجہان میں خوش رکھ -

راست پسندان پیر و نجات

جناب گجو خاں صاحب مرحوم

بیادش بخیر ہم فخر سے خانصاحب گجو خاں مرحوم و مغفور کا ذکر حیات و ممات اپنی کتاب میں درج کرتے ہیں - یہ نامی گرامی دل عزیز رئیس تھے جسکے غم میں آجتک ہندو مسلمان مبتلا ہیں - معزز رئیس آزاد مزاج اعلے درجہ کے مشہور دیانتدار ہوا خواہان سرکار پٹیالہ سے کہ جنکو مہاراجہ جناب کرم سنگہ بہادر کے وقت میں خدمت داروغگی اصطبل تھی - خانصاحب مرحوم اسوہرات متعلقہ میں نہایت ستودہ ریاست تھے - کہیڑا گجو آباد کیا ہوا آپکا ہے بلکہ اس گ مغفور نے اپنے صرف سے اسکو چہیت کیا - یہ بات ہر ایک کو نصیب نہیں ہے یہ خواص عالی ہمت مغفور کو خدا نے خدا نے عزت عطا کی تھی ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء - یہ بزرگ مغفور بڑے فیاض - بادل نیکنام - عالی نسب - راستی پسند مشہور دیندار تھے - آپکی یہ مشہور حکایت ہے کہ آپ نے اپنے خدمتگار کو ایکہزار روپیہ دیکر گہر کو بھیجا تھا - راستہ میں اسنے کسی گانو میں جلسہ شادی دیکھا کہ وہاں ایک طائفہ کا ناچ ہو رہا ہے اسکو حاضرین جلسہ دیتے ہیں آپکے خدمتگار نے بھی ایکہزار روپیہ اس طوائف کو دیکر خانصاحب مرحوم کے پاس واپس آگیا - آپ نے دریافت کیا کہ روپیہ گہر دیا اس نے سچ سچ بیان کردیا کہ میرا ایک جگہہ پر گذر ہوگیا تھا وہاں لوگوں نے کہا کہ خانصاحب کا آدمی بھی آگیا میں نے وہ سب روپیہ اسکو دیدیا - گہر پہنچانا مناسب نہ جانا کہ آپکی میرے آقا کی بدنامی ہے خانصاحب عالی ہمت نے یہ حال سنکر اسکو آزاد کیا - اللہ اللہ کیا راست

 پسند

پسند لوگ تھے کہ ایک راست بیان پر اپنے خدمتگار کو آزاد کر دیا۔ اسکو کچھ نہیں کہا۔ کما قال اللہ تعالےٰ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ۵ فقیر بھی ان ہم عالی ہمت کو دل سے دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی انکو ہمیشہ جنت میں خوش رکھہ۔

کہانیوالے غصہ کے اور معاف کرنیوالے لوگوں کے اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالونکو

یہ بزرگ راستی پسند عالیجناب حکیم بخش خانصاحب و حکیم خیر الدین خانصاحب رئیسان و وسوہ دار ان گھہیرہ گجو دام اقبالہم کے جد امجد حقیقی تھے جنکا ذکر خیر میں اپنی کتاب کے صفحہ ۵ میں کر چکا ہوں ماشاء اللہ تعالےٰ یہ صحیح بات کہ ان دونوں رُوسا کو آج حاصل ہے کسیکو نصیب نہیں۔ دونوں صاحبونکا دم لبا غنیمت ہے فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی ان دونوں بہاریوں کو دو جہان میں سرخرو رکھہ۔ آمین۔

حکمایان دہلی

جناب حکیم محمود خاں صاحب	۱

دار الخلافہ شاہجہان آباد بلکہ تمام ہندوستان میں بوعلی وقت یا بقراط عہد کہا جاتا ہے وہ کون مسیحا دم حضرت حکیم محمود خاں صاحب ہیں اُنکا نور نظر اسکا لخت جگر حضرت مولانا حکیم عبد المجید خاں صاحب ثانی الذکر بھی بزرگ ہے جسکے دل و دماغ نے مدرسہ طبیہ کی راہ نکالی جسکا وجود باجود ہے۔ حکمت و طبابت کا مستند ماخذ ہے۔ دہلی میں آفتاب و ماہتاب فن حکمت میں کون ہیں یہی دونوں حضرات ہیں۔ اسوقت حکماے ہند کی ناک کون ہیں وہ یہی دونوں عالیجناب ہیں۔ یونانی طب قریب المرگ ہو جاتی پر مشیت ایزدی نے چاہا اُسے پھر سر نو زندہ کرے۔ اور اس کو ہر غلطاں کو جو حکما فرنگ و نیم حکیموں کی لکد کوب سے مانند سنگریزے کے ریزہ ریزہ ہونے کو ہے سلامت نکالے۔ بہرحال فی زماننا دہلی میں دونوں حضرات کا دم غنیمت ہے۔

جناب حکیم بدر الدین خانصاحب

عالیجناب حکیم بدر الدین خانصاحب دام اقبال۔ اوصاف حمیدہ اور اخلاق برگزیدہ آپکی

خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہیں علم اخلاق اور فن طبابت میں لاثانی و بے نظیر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا عطا کیا کہ جس مریض کے علاج سے ہاتھ اٹھا لیا وہ حضرت کے ایک نسخہ سے بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ ارسطو اور افلاطون انکے زمانہ میں ہوتے تو تجربات جناب کو سرمایہ اپنے کمال کا ٹھیراتے۔ علاوہ اسکے آپ بڑے خلیق۔ عابد۔ مرتاض مشہور تھے۔ پابند صوم و صلوۃ۔ جمعہ جماعت قضا نہیں کرتے ہیں۔ اکثر آپ نماز جمعہ مسجد فتحپوری میں پڑھتے ہیں۔ حکیم صاحب کس عمدگی کے ساتھ نیت نماز باندھتے ہیں۔ وقت نیت نماز اول اس آیت کی تلاوت فرماتے ہیں اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ بعد اسکے اس آیت شریفہ کو پڑھتے ہیں۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اسکے بعد کہتے ہیں اللہ اکبر سبحان اللہ نماز کس خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں بلکہ خیر القرون کے لوگوں کی نماز تھی۔ مزیا وعدہ صادق الوعدہ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ منکسر المزاج۔ فروتن۔ خوش عقیدہ باینہمہ اوصاف خلق و مروت میں شہرہ آفاق۔ جو آج دہلی بھر میں ماشاءاللہ بات آپکو حاصل ہے وہ شاید کسی کو نصیب ہووے۔ دہلی میں جنکا دم غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی حکیم صاحب موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی حکیم صاحب کو دنیا میں خوش رکھیو اور حشر انکا وتوفنا مع الابرار کر۔ آمین۔

حکیم میر اشرف علی خانصاحب

جناب افتخار الحکماء عمدۃ الاطباء حاذق الزمان مسیحا نفس لقمان سیرت افلاطون حکمت بقراط طبیعت سقراط طینت ارسطو خبرت جناب حکیم میر اشرف علی خانصاحب دام فیضہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے۔ زبانکو یارا نہیں کہ انکی محامد سے ایک لفظ کہے۔ جالینوس اگر حکیم صاحب کے عہد میں ہوتا تو مقتضائے رشک و غیرت اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا یا ایک شاگرد جناب کا اپنے زعم میں مسیحا سے بہتر ہے اور نسخہ نویس حضرت کے مطب کا ارسطو و افلاطون کے نسخہ پر نام دھرتا ہے حضرت کے دست شفا میں عنایت الٰہی وہ تاثیر ہے

کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے مریضوں سے باخلاق تمام پیش آتے ہیں۔ ادنی مریض پر بھی ملتفت ہوجاتے ہیں۔ فن طبابت میں حضرت حکماء ہند کی ناک ہیں۔ جو آج دہلی بھر میں ماشاءاللہ آپکو عزت حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہوئی ہو۔ علاوہ اسکے سید صاحب بڑے دیندار مومنین میں سے ہیں۔ آپ بڑے پابند صوم وصلوٰۃ شخص بابرکت ہیں بڑی خوشی سے میں نے آپکا ذکر خیر مغتنمات دہلی میں بطور یادداشت لکھا دہلی کی تقدیر اچھی ہے کہ ایسے ایسے نیکنام حکماء موجود ہیں یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق نوابوں اور رئیسوں میں باعزت و توقیر ہیں۔ حضرت عالی نسب سید سندی۔ شریف۔ شریف پرور۔ علماء کے بڑے قدر دان۔ متواضع۔ سائل کو جواب دینا نہیں جانتے۔ فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان علویاں ہے۔ بہرحال آپکا دم فی زمانہ دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی حکیم صاحب موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے۔ یاالٰہی حکیم صاحب کو دوجہان میں سرسبز کر اور حشر انکا آل عبا کے ساتھ کر۔ آمین۔

حکیم ابراہیم علی خاں صاحب

رشک افزائے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ ہنرپروران متاخرین یکتائے جہاں جناب حکیم محمد ابراہیم علیخاں صاحب دام اقبالہ آپکو فن حکمت میں دستگاہ کامل ہے بعنایت شافی مطلق دست شفا حاصل ہے۔ جو مریض لاعلاج حضرت سے رجوع لاتا ہے وہ ایک ہی نسخہ میں شفائے کلی پاتا ہے۔ باوصف ان کمالات کے خلق بدرجہ غایت ہے اور مروت بمرتبہ نہایت علاوہ اسکے آپ پابند فریضہ اور باخبر آدمی ہیں۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ بہرحال حکیم صاحب موصوف کا دم دہلی میں غنیمت ہے۔ کوچہ پنڈت میں آپکا مطب ہے۔ ذات بابرکات سے صدہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں۔ راقم کو اس زبدہ اراکین کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت بدرجہ غایت ہے فقیر بھی حکیم صاحب کو دل سے دعا دیتا ہے یاالٰہی تو دارین میں خوش وخورم رکھ اور حشر انکا اخیار و ابرار کے ساتھ کر۔ اور آپ کے دست شفا میز اسی طرح برکت رکھ۔ آپ یادگار خاندان بقائی ذکائی ہیں۔

جناب حکیم قیام الدین صاحب

سر آمد حکما سر حلقہ اطبا علامۂ زمان عالیخاندان جناب حکیم **قیام الدین** خانصاحب۔ دام اقبالہ خلف الرشید حضرت بدر الصلحا حضرت افتخار الحکما حکیم حسام الدین خانصاحب مرحوم عرف حکیم منجھلے صاحب جعل الجنۃ مثواہ یہ صاحب نبض شناسی میں یگانہ اور مرض فی الحال مشہور زمانہ ہیں بیشتر علاج آنکھوں کا کرتے ہیں۔ نابینا کو چشم زدن میں بینا کرتے ہیں چشم نرگس انسے چارہ یرقان چاہے تو بجا ہے اور صنوبر علاج خفقان کے واسطے انسے رجوع لائے تو زیبا ہے علاوہ اسکے ہمارے معزز مقتدر حکیم صاحب اعلے درجہ کے دیندار۔ نیکنام۔ خلیق۔ ادائے نماز پنجگانہ میں کمربستہ ہیں۔ حضرت باجیرا شخص بابرکت ہیں آپکی ذات بابرکات سے ہزارہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں۔ آپ علماء کی بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں۔ فی زمانا ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان بقائی ہے۔ اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ آپکے والد مغفور کی یادش بخیر بقائے یادداشت فقیر اپنی کتاب ہذا صفحہ ۲۰ میں درج کر چکا ہے۔ ناظرین کیخدمت میں عرض ہے کہ حکیم صاحب کے والد مرحوم کی یادش بخیر ملاحظہ فرما کر دعائے خیر سے یاد کریں کہ حکیم منجھلے صاحب کیا نیکنام تھے بزرگو نکو یادش بخیر لکھنا اور یاد دلانا ہم لوگو نکو ضروریات سے ہے کہ یاد انکی قیامت تک ہے۔ بہرحال حکیم قیام الدین خانصاحب کا دم دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی انکو دل سے دعا دیتا ہے۔ یاالٰہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر۔ آمین

جناب حکیم نور الحسن صاحب

حکیم حذاقت منش طبیب عیسی روش حکیم الحکما اکمل الکملا زبدہ اطبائے جہاں حکیم سید **نور الحسن صاحب** دام فیضہ۔ انکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہیں۔ ادنے و اعلے حضرت کی مروت جبلی اور خلق طبعی سے ماہر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ اجتک نہ دیکھا نہ سنا جو مریض لادوا ہوا انکے علاج سے ایکدم میں چنگا ہوا علاوہ اسکے ہمارے معزز حکیم صاحب مشہور متقی۔ پابند صوم و صلوۃ پرہیزگار

پرہیزگار ۔ صادق الوعدہ فروتن ۔ متقی بزرگ آدمی ہیں ۔ علماء کے ساتھ بڑی خوش خلقی سے پیش آتے ہیں اور مسلمان آدمی ہیں ۔ فی زمانہ بریلی میں مطب کرتے ہیں ۔ ذات بابرکات سے ہزارہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں آپکا دم دہلی اور بریلی میں لبا غنیمت ہے ۔ راقم کو اس ہیچ ارذلین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے اور انکی ہی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے فقیر ہی حکیم موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے دعا یہ ہے ۔ عمر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار ۔

جناب حکیم خواجہ بادشاہ صاحب

حکمت مآب کمالات اکتساب عیسیٰ دم مسیحا قدم قدوۂ کملائے زمانہ زبدہ حکمائے جہان حضرت **حکیم خواجہ بادشاہ صاحب** دام اقبالہ ۔ ان صاحب کمال کی صفت نہ زبان قلم سے ادا ہوسکے اور نہ حیطہ خیال میں سما سکے یہ صاحب فن طب میں یکتا ہے بے بہا ہیں اور استاد حکمت ہیں علامۂ زمان ہیں انکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے ۔ حضرت بڑے نیک طینت نیک نیت ۔ خداترس ۔ رحمدل ۔ نمازی پرہیزگار آدمی ہیں ۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے خوش عقیدہ بزرگ آدمی ہیں فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان ذکائی ہے بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے ۔ راقم کو اس بزرگ کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے یا الٰہی حکیم صاحب کو ہمیشہ خوش رکھ اور حشر انکا و توفنا مع الابرار کر آمین ۔

علمائے دہلی

جناب مولانا محمد نذیر حسین صاحب

حضرت عالیجناب مولانا محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلی مد فیضہ ۔ یہ حضرت عامل اکمل فاضل اجل جامع صفات پسندیدہ منبع اوصاف حمیدہ بہمہ صفت موصوف ہیں خصوص علم فقہ و حدیث میں مشہور و معروف ہیں محدث دہلی بھی آپکو کہنا چاہیے سلسلہ درس تدریس

حضرت کی ذات سے جاری ہے باوجود ان کمالات کے مزاج میں انکے نہایت عجز و انکساری ہے یہی مقتضائے دینداری ہے عمر انکی ۹۶ برس کی ہے چراغ سحری ہیں خدا نگہبان ہے

عالیجناب مولانا حافظ مرزا عبداللہ بیگ صاحب

فضائل پناہ کمالات دستگاہ رنگ چہرہ فضیلت آبروے شریعت جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول زبدہ اہل کمال خلاصہ ارباب فضل و افضال سرگروہ علمائے جہاں مولانا مولوی حافظ مرزا عبداللہ بیگ صاحب فیضہ - آپکی ذات بابرکات سے ہزاروں آدمیوں کو فیض حاصل ہے اونکے ادنیٰ شاگرد آپکا علم فقہ و حدیث میں کامل ہے - اخلاق آپکا مشہور عام ہے اور آپ کی ذات فیض آیات سے رونق دین اسلام ہے ہمارے مولانا مرزا صاحب ہمارے استاد شفیق مولانا محمد شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید ہیں - اور ہمارے مخدوم مہربان حمیت مند مفتخر حامی سلام مولانا حافظ وکیل عزیز الدین صاحب دام اقبالہ و مد فیضہ کے دوست خاص ہیں بہرحال مرزا صاحب کا دم دہلی میں بسا غنیمت ہے فقیر بھی مولانا ممدوح کا دل سے شکر گذار ہے ... [illegible] ... ذلک عملاً فی عمل لا اختیار -

عالیجناب مولانا مخدوم مولانا خواجہ ضیاء الدین صاحب

عالم العلماء افضل الفضلاء حدیقہ فضل و افضال مظہر جاہ و جلال شمس العلماء مولانا حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب دام اقبالہ - قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ حضرت مولانا کے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے - منصب اکسٹرا اسسٹنٹی سرکار انگریزی سے حاصل ہے طبیعت داد دہی اور عدل گستری کیطرف مائل ہے - مولانا بڑے دریادل - باذل سخی - باخیر شخص ہیں - اعلے درجہ کے دیندار مشہور متقی ہیں ہزار کار چھوڑ کر جمعہ کی نماز جامع مسجد میں صف اول میں ادا کرتے ہیں - خدا ترس - رحمدل - رقیق درویش سیرت ہیں بڑے مہذب - لائق - خلیق - متین - سنجیدہ - مسکین المزاج - نیک طینت - سرکار سے خطاب

شمس العلماء کا حاصل ہے - مقدمہ میں انتہا تحقیق کرتے ہیں - سفارش سیلی نہیں دیتے ہیں یکم کو
اور صادق الوعد ہیں - شریف پرور مسکین نواز - شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے
مسلوک ہوتے ہیں - کلمۃ الخیر کے کہنے لکھدینے سے درگذر نہیں کرتے ہیں - بہرحال دہلی میں
عالیجناب کا دم غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی مولانا موصوف
کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الاطہار وزکی عملک فی عمل الاخیار

عالیجناب مولانا علی احمد صاحب

کاشف دقائق معقول و منقول واقف حقائق فروع و اصول مولانا علی احمد صاحب
دام فیضہ - اوصاف آپکے بیان نہیں ہو سکتے ہیں یہ حضرت مولانا نہایت عقیل و فہیم و متین ہیں
اور آپ اعلے درجہ کے مقنن مدبر اور منتظم ہیں خلق و مروت بدرجہ اتم ہے فصاحت و بلاغت
انپر ختم ہے - حضرت بڑے ملنسار فی زمانہ حضرت نواب صاحب بہادر رودجانہ کے مصاحب خاص
ہیں اور آپکے صاحبزادہ جناب مولانا نظام الدین صاحب ماشاء اللہ بڑے عقیل اور لائق اور مخصر
با برکت اور خوش اخلاق ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - انکھہ میں حیا و شرم
زیادہ ہے - حضرت مصاحب خاص سید محمد باقر علیخاں صاحب بہادر رئیس آف پنڈراول کے
ہیں - بہرحال حضرت کا دم دہلی میں غنیمت ہے - فقیر بھی صاحبان عالی شان کا شکریہ
دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبکما فی قلوب الابرار وزکی
عملکما فی عمل الاخیار -

عالیجناب مولوی مسعود صاحب

حضرت مولانا محمود حسن کا ذکر خیر فضیلت علماء صفحہ ۴۸ کتاب ہذا میں تحریر کرچکا ہوں مختصر
منقبات میں بھی لکھتا ہوں - حضرت عالیجناب مولانا بالفضل اولانا مولوی رحیم بخش صاحب
عرف مولوی مسعود صاحب - دام فیضہ - آپ مفتی وقت ہیں - حضرت کی ذات فیض آیات
سے رونق دین اسلام ہے یہ بزرگ شخص با برکت صاحب سنت ہیں اور مسجد فتحپوری کے

امام ہیں بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے۔

جناب مولوی عنایت احمد صاحب وکیل

جامع فضائل ظاہری و باطنی مجمع کمالات صوری و معنوی بادشاہ کشور فضیلت فرمانروائے اقلیم طریقت حقیقت آگاہ حضرت مولانا بالفضل اولانا مولوی عنایت احمد صاحب وکیل خیرآبادی عم فیضہ۔ مولانا کی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب یا کو پیمانہ سے ماپنا ہے آپکے کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے۔ مولانا بڑے واعظ سحر البیان۔ آپکا بیان نہایت پراثر سفینہ عرفان کو چپو چلاتا ہے اثر بے حد رکھتا ہے۔ روح دلکو گدگداتا ہے جو سنتا ہے کھڑا ہو کر سر کو دھنتا ہے۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ اللہ اللہ حضرت کی بذلہ سنجیاں عالم کو پسند ہیں۔ دل یہی چاہتا ہے کہ آپکی باتیں سنے جائیں۔ یہ حضرت اعلے درجہ کے مداح رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ آپکا کلام بہادرانہ ہے۔ اظہار امر حق میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں۔ کما قال اللہ تعالے لایخافون لومۃ لائم مولانا اعلے درجہ کے مشہور متقی۔ دیندار حسیب نسیب۔ حامی اسلام ہیں۔ مولانا امیر ابن امیر ابن امیر ہیں غربا و مساکین کے لئے اکسیر ہیں۔ آپکے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان معزز تھے ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے و نیز سرکار گورمنٹ میں آپکے بزرگوں نے بڑی بڑی عزت پائی سب جانتے ہیں حضرت مولانا۔ مولوی ابن مولوی ابن مولوی ہیں۔ آپکے اجداد والا تبار ایک سے ایک اعلے درجہ کا فاضل جلیل گذرا ہے چنانچہ حضرت عالی جناب مخدوم و منا مرشدنا مولوی فضل امام صاحب علیہ الرحمہ آپکے نانا بڑے عالم متبحر گذرے ہیں آپ کی حکایت ہے کہ مولانا مرحوم نے انگریزی پڑھنی شروع کی تھی اسی رات کو خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کبار کے زیارت ہوئی۔ حضرت نے فرمایا مولانا تم ہمارے مداح ہو کر انگریزی پڑھتے ہو۔ لکھا ہے صبح کو جو انگریزی پڑھی تھی وہ سب بھول گئے۔ یہ حضرت مغفور مولانا از عشاق رسول خدا تھے۔ اللہ انکو جنت میں خوش رکھے۔ اور مولانا عبدالحق صاحب

حیدرآبادی بڑے عالم منطقی ہیں جو زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتے ہیں۔ بہرحال ہندوستان میں آپکا دم بھی غنیمت ہے۔ غرض آپ کے خاندان کے علماء فضلا ہوتے چلے آئے ہیں۔ ہمارے پیارے مولانا بڑے خلیق۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ۔ طبیعت ہمیشہ سے تعظیم وتکریم آمادہ ہے۔ فیاض۔ خوش فکر۔ جسوقت آپ کلام سے مقدمہ میں بحث کرتے ہیں گویا باغ میں بلبل چہکتا ہے۔ سامع بھی چاہتا ہے کہ سنیں لا انکی باتیں سنے جاوں ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ مولوی صاحب رحمدل شخص بابرکت ہیں۔ غریبوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ راقم کو بھی اس بندہ اراکین روزگار کمینہ سے بھی نیاز حاصل ہے۔ انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے۔ بہرحال آپکی ذات بابرکات فی زمانا دہلی میں مغتنمات سے ہے۔ فقیر بھی مولانا موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار۔

واعظین دہلی

جناب مولانا حفیظ اللہ خاں صاحب

جناب فیضماب مولانا حفیظ اللہ خاں صاحب دام فیضہ۔ یہ حضرت مشہور واعظ علم و فضل میں علامہ جہاں ہیں اور خلق میں یکتائے زماں انکے وعظ کا شہرہ چہار دانگ گیتی میں بلند ہے۔ اور حلم انکا سب کو پسند ہے۔ جو جو تعریفیں واعظ میں ہونی چاہئیں سب آپ میں موجود ہیں۔ اللہ تعالے ذات بابرکات کو دیرگاہ سلامت اور دارین میں سرخرو رکھے۔

جناب حافظ محمد ادریس صاحب

فاضل اجل عالم باعمل توانگر صورت درویش سیرت عالی الشان پیکر فرشتہ صفت واعظ بے بدل حضرت مولانا حافظ محمد ادریس صاحب دام فیضہ۔ یہ حضرت بعد ادائے نماز جمعہ جامع مسجد سے مسجد محلہ الال میں تشریف لیجاکر بجاے والد مرحوم و مغفور وعظ فرماتے ہیں۔ صدہا مسلمان

آپکے وعظ سے فیض پاتے ہیں۔ آپکا بیان ہو بہو مولانا مغفور کا سا ہے حضرت کی سحر بیانی پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ اللہ اکبر آپ بڑے بانکے بیٹے ہیں۔ اسوقت دل نے چاہا کہ حضرت کے والد مغفور کی یادش بخیر لکھوں۔

جناب مولوی عبد الرب صاحب

یادش بخیر - بدر الصلحا مولانا و مخدومنا مولوی **عبد الرب صاحب** فخر ہند علیہ الرحمہ یہ بزرگ نیکنام جامع کمالات صوری و معنوی و نکتہ سنج حدیث نبوی تھے۔ آپکے اوصاف میں زبان کو طاقت تقریر سے اور قلم کو یارائے تحریر۔ دلائل عقلیہ اور فنون حکمیہ کو آپکی طبع وقاد اعتبار تھا علوم ادبیہ کو آپکی زباندانی سے افتخار تھا۔ خلق و علم و حلم کا کچھ حساب نہ تھا۔ سحر البیانی میں روئے زمین پر انکا جواب نہ تھا۔ حضرت مرحوم راقم کے وعظ میں استاد شفیق تھے۔ وعظ جو کچھ فقیر نے حاصل کیا وہ حضرت ہی کا فیض ہے۔ یا الٰہی مرحوم علیہ الرحمہ کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھہ۔ آمین۔

جناب مولوی محمد حسین صاحب

زبدۂ فقہائے جہاں اصلح صلحائے زمان اعرف العرفا افضل الفضلا حضرت مولانا محمد حسین صاحب دام فیضہ۔ آپکے علم و فضل کا بیان حیطۂ تقریر سے افزوں اور حیز تحریر سے بیروں ہر جمعہ کو مدرسہ حسین بخش میں وعظ فرماتے ہیں۔ صدہا مسلمان بعد ادائے نماز جمعہ وہاں آتے ہیں یہ حضرت بڑے واعظ۔ قاطع بدعت۔ نیکی پسند۔ بیباک اور اعلیٰ درجہ کے دیندار۔ مشہور متقی شاعر بے بدل۔ مفتی بے مثل۔ مداح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم۔ خلق و مروت میں اتم ہیں فصاحت اور بلاغت انپر ختم۔ تخلص آپکا فقیر ہے۔ قطع نظر علم و فضل خط نسخ میں استاد یگانہ ہیں بہرحال آپکی ذات فی زمانا بہت غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار

جناب مولوی وزیر الدین صاحب واعظ جامع مسجد کا حال فضیلت علما کے بیان میں لکھا گیا جو

کتاب ہذا کے ۱۰۴ صفحہ میں ہے۔

جناب حافظ محمد اکبر صاحب

مقرر بے بدل لسان بے مثل جناب حافظ محمد اکبر صاحب واعظ مترجم قرآن دام فیضہ جناب حافظ جی صاحب بیان قرآن میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں اظہار امر حق میں کسی سے خوف نہیں کرتے ہیں یہی بہادر دینداروں کا کام ہے۔ جمعہ کے دن جامع مسجد کے ممبر پر بیان فرماتے ہیں اور ہر روز چاندنی چوک میں۔ بیشک یہ شخص اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے دہلی میں انکا دم غنیمت ہے۔ میں نے واقعی حال لکھا ہے جامع مسجد میں جو آجکل واعظوں کی شکل نظر آتی ہے وہ انہیں کے دم کا صدقہ ہے۔ پہلے امرائے فساق وعظ جامع مسجد میں نہیں کہنے دیتے تھے یہ اس عالی ہمت نے انکا حکم سرکار سے منسوخ کرا کر اجازت عام حاصل کی اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ وجعلنا من اولھم۔

جناب حافظ احمد صاحب نابینا

جناب حافظ احمد صاحب نابینا واعظ رد ہنود۔ چاندنی چوک دام فیضہ۔ یہ مولانا رد ہنود میں کمال رکھتے ہیں اور اس دلیری اور بہادری سے بیان کرتے ہیں کہ انہیں کا حصہ ہے بہرکیف انکا دم بھی دہلی میں غنیمت ہے۔ خدا انکی نصرت میں رہے۔

جناب مولانا امان الحق صاحب

جناب مولانا امان الحق صاحب دام فیضہ۔ یہ حضرت جمعہ کے دن جامع مسجد میں نہایت عمدگی سے قرآن اور حدیث کا وعظ فرماتے ہیں علاوہ اسکے ایک حکیم بھی ہیں کوچہ میر عاشق میں رہتے ہیں۔ نہایت خلیق اور بامروت آدمی ہیں بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے ان سب حضرات سے اسلام کو بہت رونق ہے۔ اللہ تعالے انکو ہمیشہ خوش و خورم اور کامیاب رکھے۔

شعرائے دہلی

جناب مولانا الطاف حسین صاحب حالی

عندلیب شاخسار فصاحت بلبل بوستان بلاغت سرآمد سخنگویان جہان سرتاج فصیحان زمان حضرت مولانا **الطاف حسین** صاحب المتخلص **حالی** دام اقبالہ - یہ صاحب فن شاعری میں یکتہ روزگار ہیں - فن شاعری میں ایسا اُستاد کامل روئے زمین پر دیکھا نہیں شعرائے سلف میں ایسا صاحب کمال سنا نہیں اس فن میں یہ صاحب بے بدل ہیں اپنا نظیر نہیں رکھتے بے مثل ہیں انکے کلام کی ایک عالم میں دھوم ہے ہر ادنے و اعلے کو مرغوب ہے خاصکر وہ کلام جو دنیا کی حالت پر بطور نصیحت حضرت نے فرمایا ہے انکے فقرات یا اشعار آب زر ہی سے لکھنے کے قابل نہیں بلکہ دل پر نقش کرنیکے لائق ہے - آپکی تصنیفات سے ماشاء اللہ بہت کتابیں ہیں مگر سب میں حیات سعدی اور مسدس زیادہ ممتاز اور مقبول جہاں ہے کہ سرکار گورنمنٹ میں بھی احاطہ ممالک مغربی میں مدارس کی تعلیم میں ہے - بہر حال فی زمانہ آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے

جناب مولانا حافظ عبد القدوس صاحب

عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری سرمست نشۂ سخندانی نظر شناس نکتہ دانی غواص محیط تدقیق آشنائے بحر تحقیق افصح الفصحا ابلغ البلغا بادشاہ کشور فصاحت فرمانروائے قلمروئے بلاغت خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ و ردیف ناظم بے بدل ناثر بے مثیل زبدۂ شعرائے جہاں حضرت جناب مولانا حافظ **عبد القدوس** صاحب حنفی دام اقبالہ - آپکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیروں اور حیطۂ شمار سے افزوں ہے معنی تازہ ہے قالب الفاظ میں جان فزا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے آپکے محاورات نازک سے خوبئ دلبراں خجل - سودا کو آپکے رشک سخن سے جنون اور میر انکے کلام بلاغت نظام سے سرنگوں ملاحت کلام سعدی آپکے خوان فیض کی نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز آپکے مقال سے روزینہ دار جو جو خوبیاں شعرائے سلف میں کسیلئے ساتھ مختص نہیں

وہ بالفعل حضرت کی ذات بابرکات میں موجود ہیں۔ قسام ازل نے آنکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے اور تخلص آپکا قدسی ہے۔ علاوہ اسکے بڑے خلیق۔ مداح رسول اللہ۔ عالی نسب مہمان نواز مشہور متقی۔ فیاض۔ کلمۃ الخیر سے درگذر نہیں کرتے۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ راقم کے بڑے مہربان ہیں بہرحال فی زمانا آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے یا الٰہی انکو دوجہان میں سرخرو رکھ۔ آمین۔

مدرسین

مولوی محمد نعیم صاحب

حضرت عالیجناب مولوی محمد نعیم صاحب جلف الرشید مولانا محمد عظیم صاحب دام فیضہ۔ آپکی خوبیاں بیان سے باہر ہیں آپ فن مدرسی سے خوب ماہر ہیں۔ نہایت دیندار مشہور متقی۔ ادائے نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن میں ناغہ نہیں کرتے۔ نہایت صالح۔ خلیق۔ مسلمان شخص برکت ہیں کسیکی برائی سے کام نہیں ہے مشن سکول کے ملازموں میں سے اہل اسلام پابند تقوے آپ ہی ہیں بہرحال آپکا دم غنیمت ہے یا الٰہی انکو دوجہان میں خوش رکھ۔ آمین۔

حامی اسلام

جناب عبد الغنی صاحب

حضرت عالیجناب حاجی عبد الغنی صاحب خلف الرشید حاجی قطب الدین صاحب سوداگر مرحوم جعل الجنۃ مثواہ۔ آپکی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے۔ خدائے تعالے نے انکو نہایت نیکنام اور نیک نیت پیدا کیا ہے آپکو غربا کا بہت خیال رہتا ہے مسکین پرور مہمان نواز۔ یہ نیک طینت عالم کی عزت و تواضع۔ طالب العلم کی توقیر۔ فقیر کا ادب بہت کرتے ہیں۔ آپکی ذات سے بہت فیض ہے لاوارث مسجدوں کی ماہوار امداد طلبا رکا وظیفہ غربا مسکین او بیوہ عورتوں کی دستگیری علماء فضلاء صلحاء کی قدردانی فقراء و مساکین کی دلجوئی شرفاء کی خفیہ طور پر مدد کرتے ہیں۔ دو

قسم کا آپکا بھی آیا نہ ہے ایک تو مساکین پروری کی لیے اور دوسرے اتمام مساجد و تعمیر مساجد پس یہی تو حمایت اسلام ہے ایسے لوگوں کی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ مدد کر تو اسکی جو مدد کرے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو مسجدوں کو آباد کرتا ہے اُنکی نسبت اللہ تعالے یہ فرماتا ہے انما یعمر مسٰجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ - سوائے اسکے نہیں کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ کی وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ روز قیامت کے اور قایم کرتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوۃ - آپ سوداگر امین ہیں عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشھداء - روایت ہے ابی سعید سے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاجر سچا امانت دار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہے آپ حاجی حرمین شریفین ہیں اور ادائے نماز اور تلاوت قران میں ناغہ نہیں کرتے ہیں - یہ صفتیں اللہ نے ہمارے معزز حاجی عبدالغنی صاحب کی ذات میں عنایت فرمائی ہیں ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یعنی یہ فضل اللہ کا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے - فقیر کو تو حاجی صاحب سے یہ نیک گمان ہے اپنے گمان کے بموجب اللہ کی جانب میں دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ حاجی صاحب کو اس جہان میں تو خوش رکھیو اور نیک کاروں کی توفیق اس سے زیادہ عنایت کر اور آخرت میں مغفرت کر اور حشر انکا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم واٰلہ واصحابہ وتابعین وتبع تابعین وابرار واخیار کے ساتھ کر آمین - میں آپکا حال اور حاجی قطب الدین صاحب مرحوم کی یادش بخیر کتاب ہذا کے ۲۰ صفحہ میں لکھہ چکا تھا یہاں پر چونکہ دہلی کے متعممات کا ذکر خیر لکھا گیا اسلئے آپ کا ذکر خیر بھی متعممات میں مکرر لکھا جاتا ہے ناظرین یہاں حاجی صاحب کا حال ملاحظہ فرما کر ۲۰ صفحہ میں آپکے والد حاجی قطب الدین صاحب مرحوم کا حال بھی ملاحظہ کریں اور انکو دعائے خیر سے یاد کریں کہ وہ کیسے ہمدرد اسلام اور حامی اسلام تھے اللہ انکو جنت میں ہمیشہ خوش رکھے اور انکی اولاد کو بھی فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے آمین - یا رب العلمین - ہم لوگ جسمیں جو صفت دیکھینگے اپنے قلم اور زبان دونوں سے

تفسیر ابر کرم

اظہار کرنیکے جبکہ ہمارے حضرت سید المرسلین نے حامیان اسلام کو اس دعا سے یاد فرمایا اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہر ہم حق لکہنے اور بیان کرنے اور دعا کرنے سے کیک درگذر کر سکتے ہیں امید کہ خدا اکو قبول کرے ۔ اور میں بہی سایہ عاطفت میں ہمیشہ رہوں ۔

خوشنویسان دہلی

عالی جناب مولوی رضی الدین صاحب دام اقبالہ

یہ حضرت خط نستعلیق میں استاد یگانہ اور مشہور زمانہ ہیں جو حرف آپکی قلم اعجاز رقم سے نکلتا ہے وہ خوبی میں مثل گل چمن ہے الف کی راستی قامت محبوبان جہاں پر طعنہ زن ہے ہر نقطہ برخال رخ خوباں نثار اور ہر دایرہ سے دائرہ آفتاب شرمسار ۔ سطر مسلسل مثل زلف مہوشاں پیچاں اور کشش مانند ابروے محبوبان جہاں کشاں ۔ حروف نوک پلک سے باریک قواعد و اصول میں ٹہیک ٹہیک ۔ گویا صفحہ پر عقد ثریا پدید ہے یا جادہی کی تقطیع پر سلک مروارید ہے ۔ آغا عبد الرشید اگر آپکا کتبہ ملاحظہ فرماتے تو مثل آئینہ ششدر و حیران رہجاتے ۔ میر عماد کا آپکے قواعد پر ضرور اعتماد ہوتا ۔ میر نجیب کش اپنے اس شاگرد کا خط دیکہتے تو اُسکی قطعہ دیکہکر دل شاد ہوتا ۔ آپکے فیضان اصلاح سے پچاس ساٹھ طلبا ہر سال خوش نویس ہوجاتے ہیں جسکو بتاتے ہیں ویسے بتاتے ہیں بہر حال حضرت کا دم فی زمانا دہلی میں غنیمت ہے فقیر بہی آپکو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار ۔

جناب منشی انشاءاللہ خانصاحب

یہ صاحب خط نستعلیق میں مشہور قریب و بعید ہیں ہر فرد بشر کو آپکے قطعات کے دیکہنے کا از حد شوق ہے ۔ علاوہ اسکے آپ دیندار خلیق بامروت آدمی ہیں فی زمانا ریاست روجانہ میں نوابصاحب کے مصاحب خاص ہیں اور بعہدہ معزز ممتاز ہیں ۔ فقیر بہی آپکا دل دعاگو ہے یا الٰہی انکو خوش رکہہ ۔

روشنائی سازان دہلی

جناب خانصاحب الف خاں زاد اللہ کمالہ

یہ حضرت اس فن میں استاد لاثانی ہیں اپنے وقت کے گویا بہزار دو رمانی ہیں۔ علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار مشہور متقی متدین صاحب تقوے۔ مومن پابند صوم وصلوۃ۔ پارسا نیک گمان۔ رحمدل۔ خداترس۔ خلیق۔ نیک نیت۔ صادق الوعدہ۔ حیا شیشی چشیدہ۔ بانیت آدمی ہیں۔ آپ متواضعین میں سے ہیں خادم علما ومساکین ہیں آپکو ہمدردی قوم اور خیر خواہی اسلام کا خیال ہر وقت دامنگیر رہتا ہے اچھے کاموں میں سب سے پہلے سبقت کرتے ہیں۔ جنکا دم دہلی میں ازبس غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زیب زینت ہے ہمیشہ کتب نفیسہ علوم دینیہ مطالعہ میں رہتی ہیں۔ اکثر کتب طب بھی دیکھتے رہتے ہیں اور باخیر شخص ہیں فقیر بھی خانصاحب کا دل سے دعاگو ہے۔ طہر اللہ قلبہٗ فی قلوب الابرار وذکی عملہٗ فی عمل الاخیار۔ اور حشر آپکا مع الابرار ہو۔

مصوران دہلی

جناب محمد نذیر حسین صاحب

میں بڑی خوشی سے اس عالی ہمت کا نام اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ انکا نام نامی کو نقار ہے حضرت عالیجناب محمد نذیر حسین صاحب خلف الرشید محمد حسین صاحب دام اقبالہ۔ یہ عالی ہمت نکلنا بڑے معزز آدمی ہیں اس عالی ظرف نے لندن میں بسر دربار کہ جسمیں ملکہ معظمہ اور دوسرے انگریز بڑے بڑے زباندان علما وفضلا موجود تھے اس نیکی پسند نے مدحیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عمدہ لہجہ سے پڑھیں کہ اسکے اثر جانگداز سے حاضران جلسہ شمع کی طرح روتے تھے وہ مدحیں نبی عربی کی روح کی کیفیا دینے والی وہ نئی نئی باتیں۔ اس مداح نبی عربی نے اہل جلسے کے دلونکو کھینچ لیا۔ اس اثر نے حد سے ان یوروپین غیر زبان کا حال دگرگوں کر دیا۔ جو سنتا تھا کھڑے ہو کر سر دھنتا تھا ایک اژدہام مجمع خاص وعام تھا چاروں طرف سے صدا آے

آفرین آفرین آنے لگی - پھر اسی کی ہمت نے انگریزی زبان میں بڑے بڑے انگریز زباندانوں سے گفتگو کی سب آپکی لیاقت سے حیران رہگئے اور معترف ہوئے کہ اسوقت بھی دہلی میں ایسے لئیق ہیں اسوقت انکو ایک سند برسر دربار بلکہ سے عنایت ہوئی - یہ صاحب مصوری اور نقشہ نویسی دونوں میں استاد لاثانی ہیں اپنے وقت کے بہزاد و مانی ہیں غرض یکتا ئے روزگار ہیں صورتگران جہاں انکی طرحداری کے حیرت نگاہ ہیں - آپ دیندار پابند صوم وصلوٰۃ محب لخدا اور بامروت آدمی ہیں آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے آپکا دم دہلی میں نئی زمانا غنیمت ہے فقیر بھی آپکے دل سے دعا دیتا ہے یاالٰہی انکو دو جہان میں شاد بامراد آباد اور سرخرو رکھیو - آمین -

جناب محمد فضل خان صاحب

انکا ذکر خیر بھی میں بہت خوشی سے لکھتا ہوں - حضرت عالیجناب محمد فضل خانصاحب دام اقبالہ یہ صاحب ہیں فن میں طاق اور نقشہ نویسی میں شہرہ آفاق ہیں نقاشان فرنگ آپکا نقشہ دیکھکر دنگ ہیں اپنے ہمسروں میں با دانش و فرہنگ ہیں - آپ مشہور دیندار - پابند فرائض - فیاض رحمدل - خادم علماء و مساکین شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں حضرت کا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے فقیر بھی آپکو دعا سے یاد کرتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الاخیار و زکی عملک فی عمل الابرار -

نقشہ نویسان دہلی

جناب ذوالفقار خان و قطب الدین خان صاحبان

یہ صاحبان اس فن میں بے بدل اور بے مثل ہیں بشرہ چشم بدور اگر حضرات کا موہی قلم ہے تو بجا ہے اور بیاض گردن پری اگر ان حضرات کا صفحہ ہو تو زیبا ہے اور علاوہ اسکے دونوں صاحب اعلے درجہ کے دیندار - پرہیزگار - بزرگ و متقی ہیں - آداب نماز میں کمر بستہ ہیں علماء کے ساتھ بڑی خوشدلی سے پیش آتے ہیں - بہرحال آپ دونوں صاحب کا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے

راقم کو بھی ان حضرات سے نیاز حاصل ہے دینی کتب اکثر مطالعہ میں رہتی ہیں۔ فقیر بھی شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طبع اللہ قلبک فی قلوب الابرار۔ وذکی عمالک فی عمل الاخیار

جناب حکیم عبدالرحیم صاحب خلف الرشید حسین علی صاحب مرحوم مغفور

یہ صاحب نقشہ کشی میں یگانہ آفاق ہیں کمیٹی میں بعہدہ نقشہ کشی عنایت الٰہی سے ممتاز عزت و وقار علاوہ اسکے آپ بڑے عابد۔ مرتاض تہجد گذار۔ پارسا متدین۔ دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ متقی شخص با برکت ہیں۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق مسلمان آدمی ہیں۔ اور اد حضرت کے سفر میں تنہا ہوتے ہیں حضر میں۔ ہر وقت سبحان اللہ اور درود شریف زبان پر جاری ہے بڑے محب رسول خدا ہیں۔ خیر آدمی ہیں۔ نیکوکاروں کی سعی میں کچھ دریغ نہیں۔ اس حدیث نبوی کے آپ مصداق ہیں حدیث من ستر مسلم سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ ومن یسر علی معسر یسرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ۔ آپ صبح کو لوگوں کو یہ عبرت دلاکر الصلوٰۃ خیر من النوم بیدار کرکے مسجد میں جمع کرتے ہیں۔ ایسے بزرگوں کا ہونا فی زماننا عجائبات سے ہے۔ ورثۂ انبیاء علماء کی آپ بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں راقم کو بھی اس زبدۃ الکاملین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے اور انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت بدرجہ غایت ہے۔ فقیر بھی دل سے دعا دیتا ہے۔ یا خدا انکو دنیا میں خوش رکھ اور آخرت میں مغفرت کر اور حشر انکا مع النبیین حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کے ساتھ کر۔ آمین۔

دندان سازان دہلی

جناب عبدالغفور صاحب

آپکا ذکر خیر نعتمات دہلی میں میں بہت ہی خوشی سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں۔ حضرت عالیجناب عبدالغفور صاحب دام اقبالہ۔ یہ حضرت فن دندان سازی میں ایسے استاد کامل ہیں کہ روئے زمین پر نہ دیکھا نہ سنا۔ استادان سلف میں ایسا صاحب کمال اس فن کا کوئی سنے

میں نہیں آیا - اس فن میں یہ حضرت بے بدل ہیں نظیر اپنا نہیں رکھتے بے مثل ہیں باوجودیکہ ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں ہیں مگر انکے آگے وہ محض ہیچمداں ہیں واقعی خداوند کریم نے دانت بھی عجیب نعمت عطا کی ہے جب دانت ٹوٹ جاتے ہیں تو دنیا کی تمام عیش و عشرت و آرام خاک میں مل جاتا ہے - پس جن صاحبوں کے کسی وجہ سے دانت ٹوٹ گئے ہوں تو اس عالی ہمت کے پاس کوچہ بیچہ بنداں میں تشریف لائیں اور اس از دست رفتہ نعمت سے بہرہ یاب ہوں - اور اس کارخانہ میں صرف دانت ہی نہیں بنتے بلکہ ربڑ کی مہر اور پتھر کی آنکھ بھی بنتی ہیں - مگر اس شخص کی آنکھ بنائی جاتی ہے کہ جسکی آنکھ کسی وجہ سے کانی ہو گئی ہو یا جسکی آنکھ پر جالا وغیرہ آگیا ہو - یہ آنکھ پتھر کی بنائی جاتی ہے مگر واضح رہے کہ اس بنی ہوئی آنکھ سے کچھ دکھائی نہیں دیتا مگر دوسرا شخص یہ نہیں جان سکتا کہ دونوں آنکھوں میں اصلی کونسی ہے اور بنی ہوئی کونسی ہے اور جب چاہو اس آنکھ کو اتار لو اور جب چاہو پھر چڑھا لو یہ صفت اس عالی ہمت کی ذات سے جاری ہوئی انکی حکایت ہے کہ جب دہلی میں غدر محرم ہوا تو جو ڈپٹی کمشنر صاحب باہر کے کمیشن پر مقرر تھے وہ انکے پاس تشریف لائے اور کہا کہ میرا دانت نصف ٹوٹا ہوا ہے اسکو درست کر دو اس عالی ہمت نے اس دانت کو ایسا درست کیا کہ معلوم نہیں ہوتا تھا بلکہ بالکل قدرتی معلوم ہوتا تھا - صاحب موصوف نے نہایت خوش ہو کر بہت سا انعام اور ایک چٹھی اس مضمون کی کہ ایسا کاریگر نہ دیکھا نہ سنا عطا فرمائی - یہ حضرت شہر دہلی میں ہمہ صفت موصوف ہیں - نیکنام ایسے ہی کاریگر ایسے ہی نیک ہیں حیا و شرم ایسی ہی فیاض ایسے ہی ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت کرے - ہمکو بھی فخر ہے کہ ایسے ایسے لوگ دہلی میں ہیں ایسوں کا ہونا فی زمانا از بس غنیمت ہے - فقیر بھی اس عالی حوصلہ - باذل - مخیر - دیندار - معتقد فریضہ - مسکین پرور - محب رسول خدا - قدردان علماء کو دل سے دعا دیتا ہے کہ یا الہی آپکو دو جہان میں خوش رکھ اور حشر آپکا اخیار و ابرار کے ساتھ کر - خصوصاً تابعین اور تبع تابعین اور اولیاء کرام اور مشائخ عظام کے ساتھ - آمین

مہرکنان دہلی

جناب سید منور علی صاحب

یہ صاحب بہی اس فن میں یگانہ روزگار ہیں۔ اور مشہور دیار و امصار ہیں خط نستعلیق میں یہ وسیدار نیکنام شاگرد سید محمد امیر صاحب مرحوم اور سنیچ میں سید محمد امیر الدین نساخ مرحوم بے نظیر کے ہیں۔ آپکا دم دہلی میں لبا غنیمت ہے۔ یارب انکو دین و دنیا میں خوش رکہہ۔ آمین

جناب سعد اللہ خانصاحب

یہ حضرت بہی اس فن میں یکتاے جہاں اور علامۂ زماں ہیں۔ علاوہ اسکے آپ دیندار۔ عالی حوصلہ نیکی پسند۔ ادائے نماز پنجگانہ میں کمربستہ ہیں اور صاحب املاک ہیں۔ اللہ اکبر یہ صاحب حوصلہ بڑے باپکے فرزند ہیں اسوقت مجکو خداوند کریم نے دلی جوش دلایا کہ میں انکے والد مرحوم مغفور کا ذکر خیر ایک بڑی خوشی سے لکہوں کہ مغفور کے نام نامی کو بقا رہے۔

جناب بدرالدین صاحب مرحوم

یادش بخیر حضرت عالیجناب بدرالدین علی خاں صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ یہ مرحوم نیک متقی مہرکنی میں ایسا استاد کامل تہا کہ ایسا استاد کامل نہ زیر زمین پر دیکہا نہ سنا استادان سلف میں ایسا صاحب کمال آجتک نہیں سنا اس فن میں یہ صاحب مرحوم بے بدل تہے اصل تو یہ ہے کہ اپنا مثل نہیں رکہتے تہے ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں تہے مگر انکے آگے وہ محض ہیچداں تہے ایکمرتبہ نگینہ ہیرے پر نام ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا کندہ کیا تہا اسکے صلہ میں خلعت و انعام ملا تہا فقیر بہی اس مرحوم کو دعائے خیر سے یاد کرتا ہے کہ یا الہی انکو جنت میں خوش رکہہ۔

گہڑی سازان دہلی

جناب نور محمد صاحب موتی بازار

یہ صاحب اس فن میں یگانہ روزگار ہیں اور بہت ہی نیکنام ہیں علماء کے آپ بڑے قدر دان ہیں آپ بڑے دیندار اور مشہور متقی ہیں ہر جمعہ کو نماز جامع مسجد میں پڑھتے ہیں۔ مزاج میں حمایت اسلام بہت ہے۔ فی زمانا ایسوں کا ہونا بسا غنیمت ہے فقیر بھی دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی انکو دو جہان میں خوش و خورم رکھیو۔ آمین

جناب عبد العزیز صاحب

یہ صاحب اس فن میں استاد لاثانی ہیں اور بڑے خلیق ہیں اور جوان صالح اور نمازی آدمی ہیں۔ جیسے خوش رو ہیں ویسے ہی خوش اعمال ہیں خدا انکو دو جہان میں خوش رکھے آمین

جناب محمد یعقوب صاحب

یہ صاحب بھی اس فن میں مشہور نزدیک و دور ہیں اور نہایت عقیل و فہیم و ذی شعور ہیں علاوہ اسکے آپ متشرع اور دیندار ہیں۔ ادائے نماز و روزہ میں کمر بستہ ہیں۔ فیاض۔ نرم طبیعت خدا ترس شخص بابرکت ہیں مولوی عبد الرب صاحب کے صحبت یافتہ ہیں۔ انکی جو تعریف کیجائے بحیثیت انکی ہنرمندی کے بہت کم ہے۔ فقیر بھی انکو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی ان کو دنیا و آخرت میں خوش رکھیو آمین

عطاران دہلی

جناب شیخ جمال الدین صاحب

یہ صاحب معز ز اس فن میں بڑے نیکنام اور نیک نیت ہیں وہ وہ عمدہ دوائیں مفرد و مرکب اور ہر قسم کی معجونات وغیرہ آپکی دوکان میں موجود ہیں اس فن کے لوگوں کی آپ ناک ہیں اور صاحب املاک ہیں مشہور قریب و بعید ہیں علاوہ اسکے آپ متدین اور نمازی آدمی ہیں اور علماء کے بہت قدر دان ہیں۔ بہر حال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے۔ الٰہ العالمین انکو دو جہان میں خوش و خورم شاد و بامراد اور اسیطرح ہمیشہ نیکنام رکھیو۔ آمین

جناب سید حفیظ الحسن صاحب

یہ دیندار مشہور متقی ہیں اس فن میں شہرت سے لائق ہیں - آپکی بھی عمدہ عمدہ اور چیدہ چیدہ دوائیں مفرد و مرکب اور ہر قسم کی معجون خمیرہ تیار رہتی ہیں - علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار متقی ہیں سید صاحب محب سول خدا علماء کے بڑے قدردان ہیں - یا الٰہی انکو دوجہان میں سرخرو کیجیو

جناب محمود بخش صاحب و حاجی نظام الدین صاحب

آپ دونوں صاحبوں کی یہ کوٹھی واقعہ پھاٹک حبش خان جس میں ایک قسم کی ادویات اور میوہ جات اور ہر قسم کا مال موجود رہتا ہے اسلامیہ کوٹھی کے نام سے مشہور ہے اسکے مہتمم جناب حاجی لطیف بخش صاحب و حضرت مولانا حافظ حاجی احمد حسین صاحب ہیں یہ چاروں صاحب بڑے نیکنام - متدین امین متین شخص بابرکت ہیں بہرحال آپ صاحبان کا دم دہلی میں مغتنمات میں سے ہے یا الٰہی ان حضرات کو دارین میں خوش کہہ - آمین -

خیاطان دہلی

میاں مولا بخش صاحب

یہ صاحب اس فن میں یگانہ روزگار ہیں اور مشہور با مصار و دیار ہیں - علاوہ اسکے بڑے دیندار پابند صوم و صلوٰۃ اور نہایت خوش عقیدہ خادم علماء و مساکین ہیں اور آپ باخیر آدمی ہیں فقیر بھی انکے لیے دعا کرتا ہے - یا الٰہی انکو دوجہان میں خوش کہہ - اور حشر انکا مع الابرار کر - آمین -

میاں محمد ابراہیم خیاط صاحب

یہ صاحب بھی اس فن میں استاد لاثانی ہیں - اس کار میں بے نظیر نہیں کہتے ہیں بے مثل ہیں اور علاوہ اسکے بڑے نمازی پابند فرائض - پرہیزگار - خلیق بامروت آدمی ہیں انکے لیے بھی فقیر دعا کرتا ہے - یا الٰہی انکو بھی دارین میں سرسبز کر - اور حشر انکا مع الابرار کر - آمین -

نقل ممنوع

نیچہ بندان دہلی

میاں چودہری فیض بخش صاحب

نیچہ بندی میں بڑے استاد ہیں ایسا کامل روئے زمین پر دیکھا نہیں۔ استادان سلف میں ایسا صاحب کمال آجتک سنا نہیں۔ اس فن میں یہ صاحب بے بدل ہیں۔ ہندوستان میں بیانظیر نہیں کہتے ہیں۔ چنانچہ اسوقت میں جو ایک حقہ بادشاہ فرانس نے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کو بطور تحفہ بھیجا اور ملکہ موصوفہ نے اس حقہ کو بطور تحفہ نواب بہاولپور صاحب بہادر کو عنایت کیا۔ اسکے لئے نواب صاحب ممدوح نے ایک نیچہ پیچوان ملاگت کثیر انسے تیار کرایا ہے جسکو راقم نے بھی بچشم خود دیکھا۔ واہ واہ واہ کیا کیا عمدہ باریکیاں اور زراکت اور خوبیاں صرف کی ہیں جنکی تعریف کرنی ممکن نہیں۔ اس فن میں آپ یکتا دہر دہلی میں از بس غنیمت ہے۔ علاوہ اسکے بڑے دیندار۔ پابند صوم وصلوۃ صحبت یافتہ علمار حقانی حسیدہ شخص ہیں۔ فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے یا الہی انکو دو جہان میں خوش رکہہ۔ آمین

انکے دو صاحبزادہ ہیں جنکا نام عبد الرزاق و عبد القادر ہے۔ دونوں نیکنام اور سعادتمند۔ نمازی جنکی آنکہہ میں حیا و شرم بہت ہے۔ ماشاءاللہ دونوں لائق اور اپنے اپنے کام میں طاق ہیں فقیر انکو بھی دعائے خیر سے یاد کرتا ہے۔ یا الہی ان دونوں کو بھی دو جہان میں سرسبز کرے۔ آمین

شکریہ انجمن حمایت اسلام لاہور

میں اپنے اخلاص اور جوش خیر خواہی سے اس انجمن کا تہ دل سے شکریہ اپنے کتاب میں درج کرکے اپنا نامہ اعمال حسنات سے پر کرتا ہوں مرحبا ہے اس انجمن کے ممبروں اور معاونوں کو کہ جنکے علو ہمت اور دانشمندی سے ہمدردی قوم کے لئے کیا کیا عمدہ تجاویز

ہو رہی ہیں اور ہم تن معروف اماتت بدعت و احیار سنت میں سرگرم ہیں اور بواسطہ اور بلا واسطہ تحریراً تقریراً فشایدُ اماالّا ھرحشه اشارۃً حمایت اسلام ہو رہی ہے۔ الحق اس زمانہ میں کہ غربت اسلام ہو رہی ہے انجمن کا ہونا ازبس غنیمت ہے۔ اسوقت اس انجمن سے کیا کیا

عمدہ کارروائیاں ظہور پذیر ہو رہی ہیں کہ جسکا شکریہ میں کیا بلکہ اہل اسلام ہندوستان بھی ادا نہیں کر سکتے ہیں اس عمدہ کارروائی کو اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ شہزادہ واعق رئیس لدھیانہ کی دو لڑکیاں المشہور شہزادیان کابل جو عرصہ چھ سال سے مشنری لیڈیوں کی ترغیب سے معہ اپنی بوڑھی والدہ کے عیسائی ہو گئیں تھیں اور کچھ عرصہ سے لاہور میں سکونت پذیر ہیں۔ حادی مطلق خدائے برحق کی توفیق اور انجمن کی سعی سے پہر مشرف باسلام ہو گئیں۔ چونکہ اس قلیل پنشن پر جو گورنمنٹ سے انکو ملتی تھی انکا گذارا بالکل مشکل تھا۔ اسلئے اس انجمن نے بعد تحقیقات اور غور دس روپیہ ماہوار ایک سال کے لئے صیغہ تیامے سے از ابتدائے یکم ستمبر ۱۸۹۹ء بشرائط ذیل پر عطا کرنے منظور فرمائے۔ نماز کی پابندی کریں۔ مذہبی تعلیم حاصل کریں کوئی مشنری لیڈی یا مرد انکے مکان پر نہ آوے اور نہ وہ انکے مکان پر جاویں۔ شاباش۔ آفرین۔ مرحبا۔ رحمت خدا

ایمانداری اسیکا نام ہے حمایت اسلام اس ہی کو کہتے ہیں۔ اللّٰہم زد فزد۔

خداوند اکبر ہماری اس اسلامی انجمن کو اسلامی کاموں میں روز افزوں ترقی نصیب کرے آمین اور انکے معاونوں اور منتظموں خصوصاً ہمارے معزز سکریٹری جناب مولانا شمس الدین صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکہو۔ آمین۔

مغتنمات لکھنو

جناب منشی نظیر علی صاحب نقشہ نویس محکمہ نہر گنگ کانپور دام اقبالہ

قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ آپکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے یہ حضرت بڑے حامی اسلام۔ دیندار مشہور متقی ہیں۔ بواسطہ

بلا واسطہ تحریراً تقریراً یداً نفساً مالاً صراحۃً اشارۃً حمایت اسلام مد نظر ہے اور اماتت بدعت اور احیار سنت میں سرگرم ہیں۔ اس عالی ہمت کو ہر وقت ہمدردی قوم اور ترقی اسلام کا خیال رہتا ہے۔ اور ترقی اسلام کیلئے عمدہ عمدہ تجاویز نکالتے ہیں ہیں اس زمانہ غربت اسلام میں آپکا دم ازبس غنیمت ہے یہ حضرت خادم واعظین ہیں اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم فقیر بھی حضرت کو دعا دیتا ہے یا الٰہی انکو دوجہاں میں سرخرو رکھہ۔ آمین۔

مطبع رضوی دہلی

جناب محمد میر حسن صاحب

غواص بحر سخنوری اشناے دریاے معنی پروری بلبل چمنستان لفظ و معانی رشک افزاے کلام فردوسی و خاقانی زبدہ زمن جناب سید محمد میر حسن صاحب دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات والا میں عنایت کی ہیں نہ زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہیں اور نہ حیطہ خیال میں سما سکتی ہیں آپ بڑے متقی دیندار پابند صوم و صلوۃ دوست نواز شریف پرور عالی نسب سید سندی حامی اسلام۔ محب رسول خدا۔ صادق الوعدہ۔ بر ترا دعدہ۔ امین متین منکسر المزاج۔ خادم علما و صاکین خلیق بابرکت شخص ہیں۔ فی زمانا دہلی میں ہمارے معزز میر صاحب کا دم ازبس غنیمت ہے علاوہ اسکے آپ کا مطبع رضوی واقعہ بھوجلا پہاڑی دہلی میں ایک مغتنمات سے ہے۔ آپ کی مطبع کی چھپائی مشہور ہے۔ فقیر بھی تہ دل سے میر صاحب ممدوح کو دعا دیتا ہے یا الٰہی میر صاحب موصوف کو دوجہان خوش رکھہ۔

دعاے مصنف

یا الٰہی جنکا ذکر میں نے اپنی کتاب میں کیا ہے انکا و نیز جملہ اہل اسلام کا خاتمہ بالخیر کر۔ اور حشر انکا مع النبیین خصوصاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ و تابعین و تبع تابعین واخیار کے ساتھ کر آمین۔ ثم امین۔

وعظ اوّل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۝ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا ۝ **تمہید قرآن** سبحان اللہ اللہ نے قرآن میں کیا لذت بیان کہی ہے اسکی کیفیت صحابہ کرام سے
دریافت کرنی چاہیے تھی کہ اس قرآن کی خاطر ان لوگوں نے کیا کیا تکلیفیں اٹھائی ہیں مگر اس قرآن کو نہ چھوڑا۔ لکھا ہے مکہ معظمہ میں
جب مشرکوں کے ہاتھ سے اہل اسلام پر نہایت سختی پہونچی شروع ہوئی کہ کوئی دہوپ میں ڈالکر کوڑوں سے پیٹوایا جاتا ہے کسیکو قتل کیا
جاتا ہے کسیکو زخم لگائے جاتے ہیں گوشت کاٹا جاتا ہے یہانتک کہ ایکدن عمار بن یاسر اور انکے والدین کو عذاب دیا جا رہا تھا کہ ابو
جہل لعین بھی آنکلا اور بحبث سمیہ والدہ عمار کی پیشاب گاہ میں نیزہ چلایا وہ شہید ہوگئیں۔ ایسی حالت میں ۸۲
ایماندار کہ جنمیں تیرہ عورتیں و باقی مرد حضرت عمر بن الخطاب و جعفر بن ابیطالب وغیرہ تھے دریائے قلزم پار اتر کر ملک
حبش میں ہجرت کر گئے اس ملک کا بادشاہ **اصحمہ نام نجاشی** لقب عیسائی مذہب کلیسائے افریقہ کے عقائد کا آدمی تھا
یہ شخص ایک بڑا عالم توریت و انجیل کا تھا **صحائف** کی وجہ سے وہ ایک مدت سے پیشتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونیکا
منتظر اور **سمجھا** یہ جانتا تھا کہ یہ اخیر نبی عرب کے قبائل سے مبعوث ہوگا اس بات کیطرف اسکے کان لگے ہوئے تھے اور یہی
مناجات میں جناب باری میں دعا کیا کرتا تھا کہ وہ نبی عربی میرے زمانہ میں مبعوث ہو۔ کاش جمال باکمال مصطفوی سے
میں بھی مشرف ہوں اور یہ ارمان پوری ہوں **صحابہ کی جماعت** اسکے ملک میں اور اسکے خاص شہر میں تاجروں کی ہوائی
کشتیوں پر سوار ہو کر پہونچی اور انکے بعد کفار قریش نے نجاشی کے لئے ہدیہ اور خط دیکر عبد اللہ ابن ابی ربیعہ و عمرو بن العاص
کو بھیجا کہ یہ جماعت ایک نئے مذہب کی پیدا ہوئی ہے یہ لوگ مسیح کو خدا نہیں بلکہ خدا کا بندہ کہتے ہیں انکو مقید کر کے
ہمارے پاس واپس بھیج دیجئے تاکہ یہ آپکے ملک میں شورش برپا نکریں اس مراسلہ کے وصول ہونے کے بعد نجاشی نے اپنے امراء
ارکین سلطنت اور اپنے علماء و فضلا و صلحا کی ایک مجلس قائم کی اور اس جماعت صحابہ کرام کو بھی انکے وہاں بلا بھیجا
رو برو طلب کر کے مسلمانوں سے پوچھا کہ تم میں سے اپنے نبی محمد صاحب کا زیادہ قرابت دار کون ہے حضرت عالیجناب جعفر طیار نے
فرمایا کہ میں انکا بھائی ہوں نجاشی نے آنحضرت کا تمام حال استفسار فرمایا اور ارشاد کیا کہ مشتاق ہوں انکے کچھ اوصاف
بیان کرو **اشعار** اشراف کا بناؤ رئیسوں کی شان ہے ؛ شاہوں کی آبرو ہے سپاہی کی جان ہے ؛ باتوں میں حق بلبل میں صفوت

جمال دیکھے ؛ ہیرے کی چھوٹ پڑتی ہے ٹکڑوں پہ لال کے ؛ دید اسکی فرض عین ہے خوش اعتقاد پر
قربان ہے صبح و شام بیاض و سواد پر ؛ نہ دیکھا کوئی پھول اس سا نہ دیکھا ؛ بہت چھان ڈالے گلستان عالم ؛
یہ سنکر تمام حاضرین مجلس حیران و ششدر رہ گئے اور نجاشی نے مہاجروں پر ظلم و ستم کا برپا ہونا معلوم کیا
اسکے بعد پوچھا کہ محمد صاحب پر کوئی آسمان سے کتاب نازل ہوتی ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہاں کہا کچھ پڑھکر
سناؤ چونکہ عرب و حبش میں چندان فاصلہ نہتا و نیز نجاشی عربی جانتا تہا اسلئے باہم عربی زبان میں تکلم ہوا کرتا تہا
حضرت جعفر طیار نے سورۂ مریم پڑھنی شروع کی یہ پڑھتے جاتے تھے نجاشی و حاضران مجلس اس زار کلام الٰہی
سنکر رقت سے روتے جاتے تھے اور یہ باتیں منہ سے کہتے تھے کہ جنکو خدا تعالے نے ان آیات میں نقل فرمایا سبحان
اللہ صحابہ کا پڑھنا وہ وقت کیا کیفیت کا ہوگا پس نجاشی مسلمان ہوگیا اور حضرت کے پاس ہدیہ بھیجے اور صحابہ
کی بڑی عزت و توقیر کرتا رہا اسکے بعد آنحضرت کا نامۂ مبارک بھی اسکے پاس پہنچ گیا فقیر کہتا ہے
کہ اللہ جل شانہ نے کس خوبصورتی کے ساتھ مضامین قرآن کو بیان فرمایا ہے کہ جس سے طبیعت سامع کو
ایک فرحت ہوتی ہے جبکہ سامع ایک بیان سے دوسرے بیان کیطرف متوجہ ہوتا ہے گویا ایک باغ کی سیر کرکے
دوسرے باغ کی سیر کرتا ہے قرآن کی آیتوں کا آپس میں ایک عجیب ربط و ضبط ہے کہ ہر ایک جملہ دوسرے
زنجیر کے حلقوں کیطرح مربوط و مسلسل ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے کہ مخاطب کے دل پر ذرا بھی ملال اور
تکان نہیں معلوم ہوتا دل یہی چاہتا ہے کہ پڑھتے چلے جاویں اور سنتے چلے جاویں اور سنتے چلے جاویں خدا نے قرآن بھیجا گویا جہان کیلئے باران
رحمت ہے اللہ تعالے نے کیا عظمت و برکت قرآن میں رکھی ہے کہ ایک ایک لفظ اسکا ہمارا تمہارا رہنما ہو رہا ہے جو جو
معاملات کہ آخرت میں پیش آوینگے وہ خدا آپ بتلا رہا ہے کس عمدگی اور خوبی سے اللہ تعالے نے مضامین کو بیان
فرمایا ہے کہ ما اعظم شانہ و جل جلالہ اپنے بندوں کو اب عالم آخرت کی سرگذشت سنا رہا ہے ایک حسرتناک گفتگو اہل جنت
اور اہل دوزخ کی نقل کرتا ہے کہ جس سے ایک حسرت ٹپکتی ہے جسکے سننے سے رونگٹے کھڑے ہوتے
ہیں اور کلیجہ باہر آتا ہے زبان کو اسکے بیان کی طاقت نہیں اس حسرتناک گفتگو کے نقل کرنے
سے کہ جس سے سراسر حسرت ٹپکتی ہے یہاں پر یعنی دنیا میں عالم آخرت کا اظہار کر دینے میں مقصود
عالم بالا کے منشی یعنی پروردگار کا یہ تہا کہ اچھے لوگوں کو عبرت ہو جاوے وہ گفتگو یہ بھی ہے

کہ جس سے حسرت ٹپکتی ہے وہ یہ ہے وَنَادٰی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ ترجمہ یعنی دوزخی لوگ اہل جنت سے کہینگے کہ ہمپر کچھہ پانی ڈالو یا جو کچھہ تمکو اللہ نے دیا ہے اُسمیں سے ہمیں کچھہ دو جواب دینا اہل جنت کا قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَہُمَا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ترجمہ اہل جنت جواب دینگے ان دونوں چیزونکو خدانے تمپر حرام کردیا ہے تفسیر دوزخی جنتیوں سے نہایت عاجزی سے سوال کرینگے کہ جہنم کی گرمی اور اُسکے شعلوں نے ہمارے دل بہون ڈالے پہر کچھہ پانی تو ڈالو اور جو کچھہ خدا نے تمکو یا آور ہے وہ بہی پہینکدو اہل جنت اُنکے جواب میں کہینگے اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَہُمَا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ خدانے یہ چیزیں کافروں پر حرام کردی ہیں اِس خوف کے مراتب میں کبہی تو تقصیر عبادت کا کہیں اُسکی بے نیازی کا ؎ یار بے پرواہ فریادِ دلِ من بے اثر ✦ گر زدل فریاد میدارم گہے فریاد رس ✦ فقیر کہتا ہے ان چیزوں اعمالِ بد کے چھوڑنے سے دار الخلد ملتا ہے یعنی جنت ہمیشگی کا گہر جہاں موت کا کہٹکا بہی نہیں ہے کچھہ ایسے بہاری مشکل کام بہی نہیں۔ وہ چیزیں جو روحانی تاریکیوں کے اصول ہیں کہ جو قرب خدا سے مانع ہیں اور یہ قرب سے محروم ہونا آخرت میں دوزخ اور طوق وزنجیر وغیرہ چیزوں کی صورت میں ظاہر ہوکر جسم ہو جاویگا اور طرح طرح کی سختیاں دکہاویگا وہ یہ ہیں کہ انسان اپنی زبان سے وہ باتیں بولے اور پاؤں سے وہ کام کرے کہ جو نور فطرت کے خلاف ہوں جنکو عرف شرع میں حرام ومکروہ کہتے ہیں جیسا کہ کلماتِ کفر بکنا گالی دینا غیبت کرنا جہوٹ بولنا فحش باتیں منہ سے نکالنا ناحق قتل کرنا چوری کرنا شراب پینا لوٹ مار کرنا وغیرہ وغیرہ۔ وہ افعال واقوال جنکی تاریکی روح پر اثر کرتی ہے اور بہیمیت کو زور دیتی ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تشریح فرمادی ہے کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو اُسکے دل پر ایک سیاہ نقطہ ہو جاتا ہے پہر وہ پہیل کر تمام دل کو گہیر لیتا ہے رواہ البغوی یہ سات چیزیں تمام گمراہی کی باتوں کے اصول ہیں کہ جنکے مٹانیکے لئے سلسلۂ انبیاء علیہم السلام دنیا میں آیا اور تمام کتب آسمانی بلکہ جمیع کتب حکمت واخلاق انہیں سات چیزوں کی شرح ہیں اسی کے مٹانے کیواسطے ہمارے نبی عربی آئے اور قرآن مجید میں بہی مختلف عنوان سے اسکو بیان کیا ہے چنانچہ ایک ہی جملہ میں اسکو ختم کردیا۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰىہَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىہَا ترجمہ یعنی جسنے اپنے کو پاک وستہرا کیا اُسنے مراد پائی اور جسنے آلودہ

کیا تو بشارت اٹھائی اور ایک جگہہ اس نجات ابدی حیات کو اور لطف سے بیان فرمایا۔ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ

اِلٰی رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ ترجمہ جو چاہے اپنے رب کے پاس نیک ٹھکانا بنالے اور ایک جگہہ اور ہی خوبصورتی سے اسکو ادا کر دیا

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰی رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۝ ترجمہ اے انسان تو اپنے رب کیطرف کھٹ

کھٹ کر کے چلا آتا ہے آخر اسکے پاس پہنچیگا **شعر** رخصت دے باغباں کہ ذرا دیکھ لیں چمن ٭ آ جاتے ہیں وہاں جہاں سے

پھر آیا نہ جائیگا جبکہ انسان نے عادات کو چھوڑا تو اُسکے لیے سچی سیڑھی خدا اور رسول کے ملنے کی **طالبان** محمدی صلی اللہ

علیہ وسلم کو یہ **فقیر** بتلاتا ہے۔ **ع** یہ اُسکے بام کا زینہ ہے آئے جسکا جی چاہے ٭ وہ یہ ہے کہ

ہمہ تن اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قایم کر کے مصداق اس حدیث کے ہو جاؤ وہ حدیث یہ ہے کہ حضرت

نے فرمایا یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ یَا بُنَیَّ وَ

ذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ كَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ اے میرے چھوٹے سے بیٹے اگر تجھ سے ہو سکے اس حالت میں صبح شام کرنا کہ تیری دل میں کسی کیطرف

سے کچھہ کھوٹ نہو تو یہ کر اے لڑکے یہ میری سنت ہے جسنے میری سنت کو دوست رکھا اُسنے مجھے دوست

رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ **شعر** چاہیے تجکو اگر وصل صنم ٭ دلکو خالی غیر

کر بکلیم۔ اس حدیث میں حضرت نے بہت ہی کچھہ فرمایا **اول** تو حضرت کی ایک بات نے کسقدر جنمی اندھوں کو

بینا اور مرض مہلک کے بیماروں کو تندرست کر دیا اور کسقدر مردہ دلونکو زندہ کر دیا جناب سید المرسلین کی اس حدیث میں

تمام ثمار جنت اور حیات ابدی اور صحت روحانی ٹپک رہی ہے جو شخص ہمارے حضرت کی **معیت** چاہے کہ میں حضرت کے

ساتھہ جنت میں جاؤں تو وہ اس حدیث رسول اللہ کو اپنا پیشوا سمجھکر اسپر عمل کرے پھر تو ضرور حضرت اُس سے وعدہ کا ایفا

فرمائنگے **ع** کیا اک بات سے عالم کو زندہ ٭ یہ اک دم ہے فیضان محمد ٭ لبوں میں آپکے کیا ہی اثر ہے ٭ مسیحا ہی ہے

قربان محمد ٭ صلعم **حضرت سرور عالم** صلعم ترے در پہ ساجد ہیں شاہان عالم ٭ تو سلطان عالم ہے اے جان عالم

یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں ٭ فدا جان عالم ہو اے جان عالم ٭ کسی اور کو بھی یہ دولت ملی ہے ٭ گدا

ہیں سکے در کے ہیں شاہان عالم ٭ میں در در پھروں چھوڑ کر کیوں ترا در ٭ اُٹھا کے بلا میری احسان عالم ٭ میرے کار

عالی سکے قربان جاؤں ٭ بھکارے میں اس در کے شاہان عالم ٭ مرے دبدبہ والے میں تیرے قربان

ترے در کے کتے ہیں شیران عالم ❊ تمہاری طرف ہاتھ پھیلے ہیں سبکے ❊ تمہیں پورے کرتی ہو ارمان عالم
مجھے زندہ کردے مجھے زندہ کردے ❊ مری جان عالم مری جان عالم ❊ مسلمان مسلماں ہیں تیرے سبب سے
مری جان تو ہی ہے ایمان عالم ❊ مری آن والے مری شان والے ❊ گدائی ترے در کی ہے شان عالم
تو بحر حقیقت تو دریائے عرفاں ❊ ترا ایک قطرہ ہے عرفان عالم ❊ کوئی جلوہ تیرا بھی روز سیہ پر ❊ خدا کے قمر مہر
تابان عالم ❊ بس اب کچھ عنایت ہو اب ملا کچھ ❊ انہیں تکتے رہنا فقیران عالم ❊ تو دولہا ہے سارے خلائق
براتی ❊ ترے ہی لئے ہے یہ سامان عالم ❊ نہ دیکھا کوئی پھول تجھ سا نہ دیکھا ❊ بہت چھان ڈالے
گلستان عالم ❊ ترے کوچہ کی خاک ٹھیری ازل سے ❊ مری جاں علاج مریضان عالم ❊ کوئی جان عیسےٰ کو
جا کر خبر دے ❊ مرے جاتے ہیں دردمندان عالم ❊ ابھی سارے بیمار ہوتے ہیں اچھے ❊
اگر لب ہلا دے وہ درمان عالم ❊ سمیعا خدا راحسن کی بہی سن لے ❊ بلا میں ہے یہ لوٹ دامان عالم **اب فقیر**
اس بات کو اہل اسلام پر ظاہر کرتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہمارے رسول اللہ کی
معیت جنت اسکو ہوگی جو **شخص** اسپر نظر رکھے گا نفس کو ادہر اُدہر جانے نہ دیگا اور دلکو کھوٹ سے
محفوظ رکھیگا **اب میں** اس مقام پر کچھ عاشقانہ مضمون بیان کرتا ہوں میرے اس عاشقانہ مضمون سے حضرات
فقرا لذت اٹھاوینگے اور فقیر کو دعاے خیر سے یاد فرماوینگے **(وہ یہ ہے) قلب** کہ جسکی سلامتی خدا
تعالےٰ کی ایک بڑی نعمت عظمےٰ ہے کہ جسکی نسبت یہ ارشاد ہے **یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ترجمہ**
جس دن نہ فائدہ دیگا مال اور اولاد **اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ترجمہ** مگر جو کوئی لاوے اللہ کے پاس
دل کو سلامت کھوٹ سے **فقیر** کہتا ہے اس قلب کا کام شوق و محبت ہے پس جسکا دل محبت الٰہی سے معمور ہوگیا وہ اپنی
مراد کو پہنچا اسلئے ہمارے خدا مہربان نے اس آیت میں صاف صاف محبت پیدا کرنیکا طریقہ ہمارے تمہارے لئے ارشاد
فرمایا کہ جس سے محبان خدا اور خاصان کبریا سے ملنے کا شوق محبت بجد پیدا ہو **ع** نالہ من بر ساند بہر جاناں
حسین ❊ کہ ہم آواز شما در قفس افتادست ❊ اور نہایت اشتیاق میں **اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ** سہما
مومن کا دل محبت الٰہی سے ایسا بھر گیا کہ کوئی جگہ بھی خالی نہ رہی مومن اسکے شوق میں بیساختہ بول اٹھا **شعر** بیحجابانہ درآ از در کاشانۂ ما
کہ کسی نیست بجز درد تو در خانۂ ما ❊ یہ لوگ محبان خدا اور خاصان کبریا ہیں انکا نام مسلمان تھا ہمارا تمہارا اس قافلہ برگزیدہ کے ساتھ جانا بہت مشکل ہے

کیونکہ یہ لوگ بڑے عالی حوصلہ تھے اور محبت الٰہی میں اپنا نام و نشان اور لقب حسب و نسب سب مٹا دیا تھا
مگر ہم تم تو انکا حال یاد کرکے اپنے نفسوں پر ملامت ہی کیا کریں اس فقیر کے پاس ایک شخص فقیر کے ملنے والا
ہے جو کہ بادشاہی چھوڑ کر اللہ کی محبت میں فقیر ہو گئے ہیں وہ حضرت عالیجناب مرزا احمد قائم الملک صاحب خلف الصدق جناب
صاحب عالم مرزا بلاقی صاحب مرحوم و مغفور ہیں۔ رہتے ہیں جن حضرت کا نام سید حسن الحق ہے۔ سجدا اس سعید
کی برکت سے میرے دل کا یہ حال ہو گیا ہے کہ ایسے مضمون **عاشقانہ** صادر ہوتے ہیں جو فقرا
کی سراسر غذائے روح ہیں اللہ اللہ وہ کیا اہل اللہ لوگ ہونگے کہ جنکی صحبت کی برکت سے فیض
پاکر منور ہو گئے یہاں پر کچھ حال اُن بزرگوں کا **تبرکاً** مشتے نمونہ از خروارے بیان کرتا ہوں اسلئے کہ تمکو
عبرت ہو۔ حضرت عالیجناب مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ کا حال اسطرح پر لکھا ہے کہ کسی نے مرزا رحمۃ اللہ
کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کے کیسے مزاج ہیں اسکے جواب میں مرزا صاحب نے فرمایا کہ بھائی پچیس سال
سے اپنے دل کی **تصحیح** کرتا ہوں و خیال کرتا ہوں کہ ایک سال میرے دل میں تکبر تھا اُسکو خوب مٹایا اور دوسرے
سال خیال کیا کہ دل میں حسد ہے اُسکو خوب کھویا۔ پھر خیال کیا کہ اس سال میرے دل میں بغض و کدورت تھا اُسکو
نکالا اب یہ حال ہے کہ ہنوز دل کی تصحیح پوری نہیں ہوئی۔ اور حال مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ کا بھی
ملاحظہ کرو آپکا حال بھی عجائبات میں سے ہے **نقل ہے** کہ ایران کے بادشاہ نے کہ مذہب شیعہ تھا دہلی کے
بادشاہ کو مراسلہ بھیجا کہ علماء میرے مذہب کے یہ کہتے ہیں کہ علماء سنت والجماعت سے گفتگو مذہبی کریں
جو مذہب کہ حق ثابت ہو اُسی پر سب قائم ہو جائیں سو آپ اپنے علماء کو میرے پاس بھیجیں مگر اسمیں شرط
یہ ہے کہ جو شخص آوے پہلے وہ اپنے علم کی حقیقت و کیفیت لکھ بھیجے کہ کون کون علم میں وہ مہارت
رکھتا ہے بعد اسکے وہی عالم طلب کیا جاویگا شاہ دہلی نے جو علماء کہ موجود تھے سبکو طلب کیا اور
کیفیت مراسلہ سنائی سب نے جانے ایران سے انکار کیا اُس وقت شاہ دہلی کو بڑا فکر ہوا نا چار
وزیر سے فرمایا کہ اسکا بندوبست کیونکر ہو وزیر نے عرض کیا کہ حضور مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب
کے مکان پر تشریف لیجائیں میں یقین کرتا ہوں کہ وہ جانا ایران کا منظور کرینگے بادشاہ معہ وزیر
شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کل کیفیت مراسلہ عرض کی مولانا نے فرمایا کہ میں حاضر

ہوں مجکو جانے ایران سے کوئی عذر نہیں لیکن میرے پاس اسقدر زاد راہ نہیں ہے کہ اپنے طور پر ایران
پہنچوں بادشاہ نے عرض کیا کہ مولانا یہ کیا ارشاد ہے آپ پر میری ساری سلطنت قربان **شعر** جو
بندہ نوازی کرے جان اسپہ فدا ہے ✤ بے فیض اگر یوسف ثانی ہے تو کیا ہے ✤ پھر بادشاہ نے
عرض کیا کہ آپ اپنی کیفیت علم تحریر فرما کر مجکو عنایت کریں فرمایا بہت اچھا شاہ صاحب نے اپنی کیفیت
علم کی اسطرح تحریر کی کہ میں اپنے علم کی کچھہ کیفیت نہیں تحریر کر سکتا لیکن اسقدر اپنی کیفیت لکھتا
ہوں کہ میں نے اپنے دل کی تصحیح کر کے حضرت کے صحابہ رضؓ جیسی نماز تصحیح کر لی ہے **مولانا شاہ صاحب**
نے یہ تحریر کر کے بادشاہ دہلی کے حوالہ کر دی اور فرمایا کہ بھیجدو جسوقت یہ مراسلہ بادشاہ دہلی بادشاہ
ایران کو پہونچا تو بادشاہ ایران نے اُن عالموں کو طلب کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ کیفیت ایک عالم
شاہ عبدالعزیز صاحب ثانی لکھتے ہیں اب تم مذہبی گفتگو میں کیا کہتے ہو لکھا ہے کہ بوقت پڑھنے کیفیت
شاہ صاحب اُن علماء حاضرین جلسہ پر لرزہ ہو گیا تھا اُنہوں نے عرض کیا کہ ہماری مجال نہیں کہ ایسے صاحب
سے مذہبی گفتگو کریں **سبحان اللہ** یہ وہ نماز اور دل کی تصحیح ہے حدیث میں آچکا ہے کہ جن
لوگوں نے ایسی نماز حاصل کر لی ہے اُنسے قبر میں فرشتے جو سوال کرتے ہیں تو اُنکے جواب میں ایسے مومن
کہتے ہیں کہ ذرا تم ہمکو مہلت دو ہم نماز پڑھ لیں۔ اب فرشتے بھی حیران ہیں **عجب شان** ایزدی ہے کہ
اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے وہاں بھی نواز رہا ہے فرشتوں پر یہ ظاہر کر رہا ہے کہ ہمارے محبان خاص ہیں
دنیا میں اُنہوں نے اپنے دلوں میں ہماری محبت کو خوب بھر لیا تھا۔ ما اعظم شانہ۔ اُنکو یہ آیت جتلا رہی ہے
اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ **ترجمہ** مگر جو کوئی لاوے
اللہ کے پاس دل سلامت اور نزدیک کیجاویگی بہشت واسطے پرہیزگاروں کے۔ یہ متقی لوگ ہیں
اُنکو شل دُطص کے سلاد و **فقیر کہتا ہے** کہ اے بہا ئیو دل کی تصحیح ایسی ہوتی ہے اس زمانہ میں
سوا بحث تقلید اور غیر تقلید کے کوئی بات نہیں اسکے دریافت کے سب درپے ہو رہے ہیں کہ مولوی صاحب
یہ بات کیونکر ہے اسکا فکر کسی کو نہیں ہے کہ ہمارے دل پلید ہو گئے۔ ابھی تم کس جھگڑے میں پڑے
ہو قرآن میں ان دو باتوں کا انتظام ہو رہا ہے اول تو یہ۔ **یَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ**

إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ اور دوسری آیت وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ **ترجمہ** اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول کی پس تو لوگ ساتھ ان لوگوں کے ہونگے نعمت کی ہے اللہ نے اوپر انکے پیغمبروں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحوں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق۔ **تفسیر** خدا عز اسمہ نے اس مقام کو کس خوبی اور کس لطف کے ساتھ اس مقام پر اپنے بندوں کو رغبت دلائی ہے کہ جسکے تسلیم کرنے میں کسی منصف مزاج کو انکار ہی نہیں مجال نہیں ہے اس خوبصورتی کے ساتھ ارواح کو عالم غرور سے عام سرور کیطرف اور خلق سے حق کیطرف کھینچتا ہے کہ جسکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا اور اس عمدہ مضمون کو کس خوبی کے ساتھ اظہار کیا ہے کہ تھوڑے سے کلام میں کیا مقاصد ضروریہ بیان کرتا ہے اور **کس عمدہ** پیرایہ میں بیان انبیاء و ابرار و شہداء و صالحین اتقیا کا دستور العمل بیان فرمایا ہے کہ جسکے سننے ہی یا سناتے ہی **قلب سلیم** انہیں جا ملنے کو اسطرح تڑپنے کہ جسطرح مرغ چمن قفس میں طائران خوش الحان کی آواز سنکر تڑپا کرتا ہے اور پھر جو کچھ اس آیت کے الفاظ میں اسرار ہیں وہ بیشمار ہیں کہ ایک جملہ کو دوسرے جملے سے زنجیر کے حلقوں کی طرح سے مربوط اور مسلسل کیا ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے **سبحان اللہ** کیا عجیب بیان ہے جسطرح چاہو کیفیت حاصل کرو جس پہلو سے چاہو مطلب لیلو ہدایت برابر مقصود ہوتی ہے **فائدہ** اول تو اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے عالم آخرت کے لیے ایک سیدھی راہ کیطرف اشارہ فرمایا کہ ہوشیار ادہر ادہر مائل نہونا یہ جو رستہ عالم آخرت کا ہم بتلاتے ہیں منزل مقصود عالم قدس تک تمکو پہونچا دیگا جہاں پر ہمارے **انبیاء** اور ابرار اور صدیقین اور شہدا اور صالحین رہتے ہیں جہاں کچھ غم ہے نہ رنج بلکہ سرور ابدی اور حیات جاودانی ہے انکے ساتھ ہونے سے یہ بات نہیں پائی جاتی کہ تمہارے درجات میں کچھ تفاوت ہو جیسے کہ امیر و وزیر عام رعایا ایک شہر میں ہوتی ہے اور ہر ایک کے درجات اور مقامات جداگانہ ہوتے ہیں چنانچہ یہ تفاوت خیال کرکے **حضرت ثوبانؓ** غلام آنحضرت نے جو آپ پر عاشق زار تھے آنحضرت سے عالم آخرت

ہیں جدا رہنے سے رنج ظاہر کیا کہ آپ تو اُن اعلیٰ مقامات میں ہونگے جہاں ہمارا گذر نہوگا پھر جمال
باکمال کیونکر دیکھینگے۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہاں جدائی نہوگی اور اسمیں سر لطیف یہ ہے
کہ ہر چیز اپنی اصل کیطرف رجوع ہوتی ہے معلوم ہوا جنکو یہاں پر جس سے محبت ہے آخرت میں اُسی کیطرف
رجوع ہو جائینگے جن لوگوں نے یہاں پر صحبت انبیاء و صدیقین اور شہداء اور صالحین سے پائی ہے
عالم قدس میں یہ لوگ خود بخود اُن لوگوں کیطرف رجوع ہو جائینگے کیونکہ اللہ اور رسول کا کہنا وہی مانتے
ہیں جو اُنکے زمرہ کے لوگ ہیں۔ دوم اس آیت میں خدا تعالےٰ نے چار قسم کے لوگ بیان فرمائے
ہیں اول انبیاء دوم صدیقین سوم شہید چہارم صالحین ان چاروں کی نسبت یہ ارشاد فرمایا ہے
کہ یہ کیا اچھے رفیق ہیں اور نعمت کا خزانہ ہمنے انہیں کو عطا کیا ہے پس اب جو کوئی ہماری نعمت میں
شریک ہونا چاہے اور ہمیشہ کی بخشش کا مستحق ہونا چاہے ہمارے اور ہمارے ان چار گروہوں کی
اختیار کرے اب ہمارے دل بگڑے ہوئے کیونکر درست ہوں اور اس نعمت عظمےٰ میں کیونکر شامل ہوں
سوائے اسکے کوئی صورت نہیں پس چاہیے کہ عام مسلمین رفاقت صالحین کی طلب کریں اور صالحین رفاقت
شہیدوں کی ڈھونڈیں اور صدیق رفاقت انبیا کی اختیار کریں اور کوئی عوام میں سے چاہے کہ
میں انبیاء کا رفیق ہوں تو اُسکو چاہیئے کہ اول وہ ان تینوں گروہوں سے درجہ بدرجہ رفاقت
پیدا کرے اُسوقت اُسکو رفاقت انبیاء کی حاصل ہوگی اس وقت فقیر یہ بھی ظاہر کرتا ہے عالی
دماغ لوگ اسکو خوب سمجھینگے اگر کوئی رفاقت بادشاہ کی چاہے تو پہلے رفاقت جمعدار کی اُسکے سبب سے
رفاقت رسالدار کی حاصل ہوگی رسالدار کے سبب سے رفاقت وزیر کی پائیگا وزیر کے سبب سے رفاقت
بادشاہ کی ممکن ہے اسواسطے داخل ہونا سلسلہ اولیاء اللہ میں اور وسیلہ ڈھونڈنا سبب اُنکے نزدیک
اہل اسلام کے مستحسن ہوا اسلیئے کہ اصل راہ بارگاہ الٰہی انبیاء علیہم السلام کو تعلیم ہوا اور اُنسے
صدیقوں کو حاصل ہوا۔ اُنکے واسطے سے شہیدوں کو ملا اور ان حضرات سے صالحین کو پہونچا۔ اب جو کوئی
ہمارے رسول خدا سے ملنا چاہے تو صالحین کی صحبت اختیار کرے فقیر کہتا ہے کہ
جو کوئی اس حکم کو بجا لایا اور اس نوکری کو ادا کیا وہ جنت میں ہمیشہ کے رہنے کا مستحق ہو گیا پھر سپاہی

بھی اس سالار کی فوج میں داخل کر دیا جاویگا جہاں پر حیات ابدی اور جنان الفردوس کی دائم پنشن ملتی ہے اور بیویاں بھی وہاں پر اسقدر روشن ہیں کہ جنکے ساق کی سفیدی ستر تہ کپڑے کو پھوڑ نکلے گی اور ساق استخواں کا مغز نظر آتا ہوگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ حوریں جنت میں پکارتی پھرتی ہیں کہ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ نَحْنُ النَّاعِمَاتُ نَحْنُ الْمُقِيمَاتُ نَحْنُ الرَّاضِيَاتُ طُوبٰى لِمَنْ كُنَّا لَهٗ لہ
ترجمہ یعنی ہم سب ہیں ہمیشہ رہنے والیں ہم سب ہیں بہشت کی نعمتیں ہم سب ہیں قایم کرنے والیاں ہم سب ہیں پسندیدگان مبارک ہے اسکو جسکے لیے ہم مہیا ہیں۔ الغرض سب کچھ ہے مگر یہ سب اطاعت رسول اللہ اور صحبت صالحین سے حاصل ہوتی ہے۔ صحبت صالحین گویا اکسیر کا حکم رکھتی ہے آگے ثبوت وہ حال ظاہر کیا جاتا ہے **نقل** ہے کہ ایک وقت حضرت عالیجناب پیر معین الدین چشتی ہند الولی رحمۃ اللہ وعظ فرما رہے تھے۔ خاتمہ وعظ کا اسیر تھا آپ نے سامعین کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ خداوند تعالے نے ایک وقت ایسا ارشاد فرمایا کہ جسکا مضمون اس شعر میں ادا کیا جاتا ہے

شعر دونوں عالم کی سعادت ہم دیویں اسکے ساتھ * ایسے یوسف کا خریدار کوئی ہے بولو * جانتا فضل و عنایت جو یہ اپنا محبوب * کوئی دن کے لیے دیتے ہیں امانت لیلو * مراد اس سے اللہ جل جلالہ کی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ کوئی ہے کہ اس امانت ہماری کو لیوے۔ اس سے سب نے انکار کیا۔ مگر آدم نے اسکو لے لیا۔ لکھا ہے کہ اسوقت آپکے وعظ میں ایک سقہ جو آپ کی صحبت سے ہر وقت فیضیاب رہتا تھا اسنے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کی کہ یا شیخ المشائخ میں جناب سید المرسلین کی محبت چاہتا ہوں **سبحان اللہ** کیا صحبت اولیاء اللہ کی ہے کہ سقہ واعی اس اس بات کا ہو کہ میں حضرت کی محبت چاہتا ہوں حضرت شیخ المشائخ نے فرمایا کہ میاں سقہ تم ہمارے حضرت کی محبت کا احتمال کر سکوگے یہ تو بڑا بھاری کام ہے اسکا احتمال تو سادات عظام بھی بمشکل کر سکتے ہیں چہ جائیکہ تو۔ اسنے عرض کیا میں کیا عرض کروں یہ آپ کی صحبت کی برکت ہے ورنہ میں جو ہوں سو ہوں مجکو خدا نے اس لایق کیا ہے **مصرعہ** از فیض تو شد عالم سیراب * اسکے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں ہی جناب باری میں عرض کرونگا اگر منظور الٰہی ہوا۔ تجکو اس نعمت

عظمیٰ سے حصہ ملیگا۔ راوی کہتا ہے کہ آپنے اسکو یہ درود شریف بتلایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ اور کہا کہ تم اسکو پڑہو۔ خدا نے چاہا تو تمکو حضرت کی زیارت ہوگی تو تم حضرتؐ سے عرض معروض کرلینا۔ آپکا اخلاق بڑا وسیع ہے یقین ہے کہ حضور تمکو محروم نہ رکھینگے اپنی محبت عطا کرینگے اسنے بموجب ارشاد شیخ پڑھا اور اسی حالت میں وہ سو گیا تو عالم رویا میں بوقت نیم شب کیا دیکھتا ہے کہ حضور سید المرسلین مع صحابہ کبار تشریف رکھتے ہیں حضور نے صحابہؓ کیطرف مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ تمکو معلوم ہے کہ یہ کون ہے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتا ہے پھر فرمایا یہ سقہ شیخ معین الدین چشتی کا ہے یہ انکی صحبت سے مدعی میری محبت کا ہوا ہے (واہ کیا صحبت صالحین ہے کہ فقرا کے سقوں کا یہ حال ہے) حضور نے سقہ کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تو ہماری محبت چاہتا ہے اسنے نہایت عجز و نیاز سے عرض کیا حضور کے اخلاق کریمانہ کا بڑا شہرہ ہے خداوند تعالے نے آپ کے اخلاق کی قرآن مجید میں جابجا مدح فرمائی ہے اسلئے میں بھی داعیہ محبت کا رکھتا ہوں آپنے فرمایا تو ہماری محبت اٹھا سکیگا اسکا بار اٹھانا سادات عظام کا کام ہے تو میری محبت نہ اٹھا سکیگا اسنے عرض کیا کہ ارشاد حضور بجا اور درست لیکن میں کیا کروں کہ خدا نے آپکی محبت میرے دل میں ڈالدی میں مجبور ہوں حضور نے فرمایا۔ یا علیؓ تم اسکو میری طرف سے شہادتین پڑھاؤ حضرت علیؓ نے اسکو شہادتین پڑہائی جسوقت آپکا نام شہادتین میں آیا۔ اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ تو سقہ کا جسم پارہ پارہ مثل پھوٹ کے کھل گیا حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ حضرت اسکا یہ حال ہوگیا فرمایا محبت میں محب کا یہی حال ہوجاتا ہے۔ فرمایا آپ نے تیرے خاتمہ کا میں ضامن ہوں تیرا حشر میرے ساتھ ہوگا تو مجھپر بالغیب ایمان لاکر تھوڑی ہی بات پر طالب میری محبت کا ہوا۔ اسطرف حضرت خواجہ صاحب کو بھی زیارت ہوئی فرمایا آپ نے کہ آپکی شفاعت منظور ہوئی اسی حالت میں بیدار ہوگئے حسب عادت وضو کیواسطے تشریف لیگئے تو سقہ کا یہ حال دیکھا کہ جابجا سے اسکا جسم پارہ پارہ ہوگیا چونکہ آپ بہت رحمدل اور خلیق تھے یہ حال دیکھکر آب دیدہ ہوئے اور فرمایا میاں سقہ یہ کیا حالت ہے تو سقہ نے آپ کے جواب میں یہ آیت پڑہی۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ

اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا ترجمہ تحقیق روبرو کیا تہا ہمنے امانت کو اوپر آسمان کے اور زمین کے اور پہاڑوں کے پس انکار کیا سب نے یہ کہ اُٹھاویں اور ڈر گئے اُس سے اُٹھالیا اُسکو انسان نے تحقیق تہا انسان بیباک نادان - اور یہ عرض کیا کہ حضرت یہ وہی امانت ہے جسکے اٹھانے سے تمام نے انکار کیا تہا اٹھالیا اس امانت کو انسان نے - اصل تو یہ ہے کہ جسنے اس امانت کو نہیں اُٹھایا وہ انسان ہی نہیں یہ سنکر حضرت شیخ المشائخ نیم بسمل ہوگئے سقتٰی روح پرواز کر گئی - کیا اچھی موت پائی کیا خوب خاتمہ ہوا - آپ صاحب بھی توماشاء اللہ ذی فہم ہیں - ذرا فکر تو کیجے اس نیک خاتمہ کا ہونا یہ صحبت صالحین کا اثر نہیں تو اور کیا ہے - صحبت اہل اللہ ایسی ہی ہے کہ جناب نواب معلے القاب حامی اسلام حضرت محمد ابراہیم علیخاں صاحب بہادر رئیس اسرولی جو اکثر شہر دہلی کرہ حافظ داؤد میں تشریف رکھتے ہیں ایکدفعہ حضرت نے ایک ستری کے پاس ایک نقشہ مکان کا ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ یہ مکان جسکا نقشہ ہے نحس ہے بعد تیاری گرجائیگا سو بعد تیاری ایسا ہی ظہور میں آیا کہ اُسکی چھت گرگئی اور ایکدفعہ کا یہ ذکر ہے کہ جب دہلی میدان تیس ہزاری میں جنگ مصنوعی کیواسطے ویسرائے نے اُس میدان کو دربار کیلئے آراستہ کیا اُس موقع پر بھی نواب صاحب نے فرمایا کہ جسوقت ویسرائے یہاں آوینگے کرسی پر بیٹھنے بھی نہ پاوینگے کہ خوب اولے برسینگے اُسوقت مطلع بھی صاف تہا کوئی علامت آسمان پر ظاہرا بارش کی نہ تھی مگر جسوقت ویسرائے کی آمد آمد ہوئی یکلخت آسمان پر ابر آگیا سامان بارش ہوگیا ویسرائے کرسی پر نہ بیٹھنے پائے تھے کہ وہ زور وشور سے اولے پڑے اور بارش بھی ہوئی کہ جسکا مشاہدہ صدہا لوگوں کو ہوا اب لوگ حیران ہیں کہ نواب موصوف کیا صاحب دل ہیں انکو کیا صفائی دل حاصل ہے - واقعی نواب صاحب کی خوبیاں بیان نہیں ہوسکتیں یہ شخص نہایت دیندار مسلمان آدمی ہے اوقات شریف کا یہ حال ہے کہ ہر دم تلاوت قرآن صوم وصلوۃ میں مشغول رہتے ہیں نہایت خدا ترس ورحم دل ہیں اُنکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے -

عالیجناب نواب محمد ابراہیم علیخاں صاحب رئیس اسرولی

صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف الاعظام مالک سیرت فرشتہ صورت
جامع صفات پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یگانہ عمائد روزگار۔ نواب محمد ابراہیم علیخاں صاحب
جو جو خوبیاں آپکی ذات بابرکت میں اللہ تعالے نے عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں
تو کیا امکان ہے سخن فہمی کو میدان فکر میں زن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا آپکی دولت وحشمت
کے آگے قارون شکستہ ہے اخلاق میں ہمہ تن خُلق کہوں تو بجا ہے صالحین سے بہت اچھی طرح سے
ملتے ہیں آپ [illegible] زہد وتقوے میں یکتا ہے جہاں [illegible] سچ تو یہ ہے کہ ایسے رئیسوں کا فی زمانہ
ہونا غنیمت ہے یہ حضرت [illegible] اس دیندار مسلمان کے ہیں جو اس زمانہ میں غنیمات سے ہیں

حضرت عالیجناب معلے القاب نواب فیض محمد خاں صاحب بہادر رئیس [illegible]

جناب نواب معلی القاب مہر سپہر جاہ وجلال خورشید آسمان دولت اقبال گوہر درج سخاوت نیر برج
شرافت شمع شبستان مروت چراغ بزم ہمت فخر خاندان شرف دودمان فیض بخش فیض رسان [illegible]
فیض محمد علیخاں صاحب بہادر [illegible] آپکی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا۔ اللہ نے انکو کیا دینداری عطا کی ہے
[illegible] تحریر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپنے اپنے [illegible] العمل ایسا تجویز کیا ہے
[illegible] شادی وغمی میں کوئی بات خلاف جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ ہو اسمیں ایک خوبی یہ بھی ہے۔ عدل وانصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول
مقبول کو بھی پسند ہے ہر ادنے واعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا
مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ آپکو بھی صالحین سے بہت
محبت ہے اور ہر دم تلاوت قرآن اور صوم وصلوٰۃ میں مشغول رہتے ہیں۔ اور سخاوت اور
بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دلوں سے بھلا دیا۔ ابر نیساں آپکی گہر باری سے عرق آلود
انفعال ہے اور دنیا آپکے جود وکرم سے مالامال۔ اوصاف حمیدہ آپکے بیرون از تحریر ہیں
نیک کاموں پر آپکی طبیعت بہت رجوع کرتی ہے مساجد کی تعمیر وغیرہ وغیرہ کا آپکو بہت
خیال رہتا ہے۔ اکثر حاجیوں کو حج کیواسطے امداد دیتے رہتے ہیں سچ یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا فی

زمانہ زینت اسلام ہے۔ متصاحب بہی انکو خدا نے دیندار عطا فرمائے جیسے **مولانا** محمد سلیم صاحب اتالیق نبیرہ نواب صاحب۔ یہ خوبی ہے تو کیوں ہے فقط صحبت صالحین کی برکت سے یہ دونوں بہائی ہیں چونکہ دیندار ہیں اسلئے انکو صحبت صالحین بہت رہتی ہے اکثر فقرا و صلحا و علما انکے مکان پر رہتے ہیں یہ انکی صحبت کی برکت ہے۔ بہرکیف صحبت صالحین اکسیر کا حکم رکہتی ہے۔ ہم تم بہی اگر دلونکو صاف کرکے صحبت صالحین اختیار کریں تو یہی حال ہوجائے۔ اگر اپنا عیب دیکہیں تو دوسروں کے عیب نظر نہ پڑے۔ الغرض بات متفق علیہ ہے کہ جبتک روح کو صفائی نہیں۔ اسکا کسائی نہیں **بہلا فقیر** تم سے یہ بات دریافت کرتا ہے ماشاء اللہ تم تو اہل قرآن اور اہل فہم ہو ذرا اس بات کا تو جواب عنایت کرو یہ کیا بات ہے کہ بچہ بچہ اور ہر ایک کی زبان پر حضرت **محبوب** الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ جاری ہے اسکا کیا سبب ہے کیا کوئی انہوں نے اشتہار جاری کیا ہے۔ یا خدا سے حکم آگیا ہے کہ انکو یہ کہا کرو۔ آخر کوئی تو سبب ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنا نام و نشان لقب حسب و نسب اللہ کی راستہ میں بالکل مٹا دیا تہا اور ایسا دل کو صاف کیا کہ دل میں فقط اللہ و رسول کی محبت باقی رہگئی تہی انکا حال مصداق اس حدیث کا ہوگیا۔ **مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ترجمہ** مر جاؤ تم پہلے مرنے سے **سبحان اللہ** ہمارے رسول خدا کا کیا کلام معجز نظام ہے اللہ اللہ حضرت کا ایک عجیب بیان ہے کہ ایک چھوٹی سی حدیث میں حضرت نے رضا و تسلیم کو کس لطف و خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے کہ جسکا بیان نہیں ہوسکتا حضور کی اس ارشاد سے مراد کیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تم اللہ کی ایسی اطاعت کرو کہ اپنی ہستی کو بالکل مٹا دو یعنی حکم شرع شریف سب چیزوں پر مقدم رکہو اسکے ماننے میں کوئی عذر نہو ہمہ تن **شرع شریف** کے ایسے تابعدار ہو جاؤ جیسے کہ غسال کے ہاتہ میں مردہ ہوتا ہے اب غسال کو اختیار ہے کہ جسطرح چاہے اسکو لٹاے بٹہاے اس میت کو کوئی عذر نہیں ہوتا پس انسان کو شرع شریف کے احکام بجا آوری میں ایسا ہونا چاہیئے جیسے غسال کے ہاتہ میں مردہ ہوتا ہے مصرعہ جائینگے ہم ادہر کہ جدہر یار لیجائے **فقیر کہتا ہے** اسلام کیا ہے۔ اسلام عشق الٰہی کا نام ہے۔ اور عاشق تمام مقاصد مٹانا کام ہے عشق حقیقی کا جب کوئی نام لے تو پہلے اپنے ارزوؤں کے درخت کو جڑ سے کاٹ دے **شعر** حضرت منصور

سولی پہ لٹکا عاشق باز ونکو * یہ اسکے بام کا زینہ ہے آئے جسکا جی چاہے * پس جو ان مصائب کی

سولی پہ لٹکا انکلے تو وہ صابر ہے اور صابروں پر اسکی طرف سے صد رحمت اور مہربانی ہے جن لوگوں نے

اس مقام **رضا و تسلیم** کو اختیار کیا وہ اپنے مقاصد ضروریہ کو پہنچے **قطعہ** گر گزندت رسد تحمل کن * کہ

عفو از گنہ پاک شوی * اے برادر چو عاقبت خاک است * خاک شو پیش از انکہ خاک شوی **شعر** در بہاراں

کے شود سرسبز سنگ * خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ * چنانچہ یہ مصائب صحابہ بلکہ خود حضرت

رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑے بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر باندھا رہا کرتا تھا جنگ احزاب کے

وقت [illegible] بھوک سے [illegible] انکو نیند نہ آتی تھی تجارت اور زراعت بلکہ مہاجرین نے تو گھر بار بھی راہ مولا میں چھوڑ

دیے تھے [illegible] ہزاروں آدمی شہید ہوگئے بھائی نے بھائی کو بیٹے نے باپ کو اپنے ہاتھ سے پامال زار

کیا [illegible] مگر کبھی شکوہ زبان پر نہ آیا کہو تو یہ **مقام رضا و تسلیم** نہیں تو اور کیا ہے یہ اسی حدیث

پر تو عمل ہو رہا ہے **موتوا قبل ان تموتوا** - ایسے ہی **اولیاء اللہ** نے جسوقت یہ حالات رسول خدا اور

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین و تبع تابعین کے دیکھے ان حضرات کے دل انکے برتاؤ پر جھکتے چلے گئے انکو بھی یہ مراتب رضا و تسلیم

ساتھ حاصل ہوتا چلا گیا چونکہ فقراء کو اس حدیث سے اب بھی بہت محبت ہے **فقیر** کا بیان یہ تھا کہ بچہ بچہ سے حضرت

محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ کہلا دیا - یہی تو وجہ تھی کہ انہوں نے حالات رسول خدا

اور صحابہ کا سا اپنا برتاؤ کر لیا اور اپنے لقب حسب نسب جان مال عزت آبرو ہر ایک قسم عیش و راحت کو

اس معبود حقیقی کی نذر کر چکے خدا نے بھی انکے نام کو ایسا روشن کیا کہ بچہ بچہ سے محبوب الٰہی کہلا دیا

اور **محبوبیت** کا خطاب ہندوستان میں پا گئے اسکا ثبوت قرآن و حدیث سے سوا اسکے اور

کیا ہے **چنانچہ** ایکبار آنحضرت علیہ السلام کے سامنے سے ایک جنازہ گیا **لوگوں** نے اسکی مذمت

کی تو آپ نے فرمایا **وجبت وجبت** پھر دوسرا جنازہ آیا لوگوں نے اسکی **مدح** کی تو آپ نے فرمایا

وجبت وجبت لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے دونو کیلئے ایک ہی کلمہ فرمایا آپ نے جواب دیا جسکی

مذمت [illegible] اسکے لئے دوزخ واجب ہوئی اور جسکی تمنے مدح کی اسکے لئے جنت واجب ہوئی

شعر وہ جنت جسکی شہرت ہے وہ نقشہ ہے ترے گھر کا * وہ طوبیٰ ہے جسکا جی چاہے [illegible] تیری

مسجد کا ✦ فرمایا تم خدا کے دنیا میں گواہ ہو جسکو تم اچھا کہو وہ اچھا ہے جسکو تم برا کہو وہ برا ۹۷
ہے **شعر** سچا کہے جسے عالم اسے سچا سمجھو ✦ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو ✦ خلاصہ یہ کہ امت مرحومہ محمدیہ کا
اجتماعیہ نبی علیہ السلام کے کمالات کا آئینہ ہے اسی لئے حضرت نے فرمایا لن **تجتمع امتی علی**
الضلالة ترجمہ ہرگز جمع نہوگی امت محمدیہ اوپر گمراہی کے یعنی امت محمدیہ گمراہی پر مجتمع نہوگی
یہاں سے اجتماع ہونا امت کا برحق پایا گیا اسلئے جو مسلمانوں سے علیحدہ راہ اختیار کریگا جہنم میں جائیگا
اب **فقیر** پھر اپنا اصلی مطلب بیان کرتا ہے کہ سچ سچ ہے حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیا
کہلا دینا من جانب اللہ ہے **سبحان اللہ** آپکو کیا اللہ و رسول سے محبت تھی کہ اسکے سبب آپ
ہندوستان میں محبوب کا خطاب پا گئے ملفوظات میں جو فقیر نے آپکے حالات کو دیکھا تو ظاہر ہوا
کہ کبھی آپکے روبرو اس رکوع کی تلاوت کی **محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی**
الکفار آخر تک تو آپکو ایک بیہوشی طاری ہوگئی جب ہوش آیا تو آپ نے فرمایا اس امانت کو اسی
تب یہ کے نام کے سہارے سے تو آدم علیہ السلام نے اٹھا لیا تھا کہ جس امانت کے اٹھانے سے سب نے
جواب دیدیا تھا خدام میں سے ایک نے عرض کیا کہ حضرت وہ کیا امانت تھی جسکو آدم علیہ السلام نے
اٹھا لیا آپ نے اسی حالت شوق و ذوق میں فرمایا وہ یہ امانت ہے **انا عرضنا الامانة**
علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه کان
ظلوما جهولا اس آیت میں فرمایا اسیطرف اشارہ ہے سو یہ بوجھ بھاری بغیر کسی سہارے
کے اٹھ نہیں سکتا پس اس تکان اور درماندگی کے دفع کرنیکے لئے شربت حضوری کا پیالہ پلا دیا
کہ اسکے نشہ اور سرور میں چور ہو کر دنیا و ما فیہا سے غافل ہو کر ہمہ تن عبادت میں مستغرق ہو جاوے
اور اسی تکان و درماندگی نہ آوے **شعر** ہرچند پیر و خستہ دل و ناتوان شدم ✦ ہرگہ کہ یاد روی تو کردم جوان
شدم ✦ فرمایا آپ نے دیکھتے سب کوئی کسی پر عاشق زار ہوتا ہے تو جب اسکے محبوب کا نام لیکر
کوئی کہتے ہی بیمار عاشق کو کہو تو وہ اسکے نام کے لینے میں خوشی سے اٹھ لیتا ہے جب اسکے
اسکے الم اٹھا کر لوں کہتے سے قربان کیونکہ عبادت دراصل قربان ہونا ہے محبوب کا نونام

ہی سننے سے دل بیقرار ہو جاتا ہے چہ جائے کہ وصال اور مشاہدہ ۰ جمال ہو شعر جو میرے
سامنے تیرا کسی نے نام لیا ۰ دل ستمزدہ کو میں نے تھام تھام لیا ۰ یا نبی زبان سے جب مجھے مصطفے کا نام لیتے ہیں تو پہلی دونوں ہاتھ سے
کلیجہ تھام لیتے ہیں ۰ لاؤ مشک نافہ ہم نہیں لیتے نہیں لیتے ۰ محمد کی شمیم زلف عنبر فام لیتے ہیں خدا ہم ۰ آپکی خدمت میں عرض کیا گیا
اسکی اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ میں ہے آپکے ارشاد میں خدا کی محبت ثابت ہوتی ہے آپنے فرمایا رسولخدا سے محبت کرنا
اللہ ہی سے محبت کرنا ہے اور اس آیت کو تلاوت فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
ترجمہ کہہ کر اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرا کہنا مانو۔ کیونکہ اطاعت رسول اللہ علیہ اطاعت الٰہی ہے اسلیے
محبت کا نتیجہ اول تو پوری اطاعت ہے سو فرمانبرداری جان نثاری جسقدر امت محمدیہ کو رسولخدا سے پائی جاتی ہے
اسکا بیسواں حصہ بھی کسی امت میں نہیں سبحان اللہ اولیاء اللہ کو کیا خدا اور رسول سے محبت ہے
آپکی اس ارشاد سے کیا محبت ٹپکتی ہے اسلیے تو کہا ہے صالحین کی صحبت سے مردہ دل زندہ ہوتے
ہیں۔ فی زمانہ بھی ایسے حضرات بہت موجود ہیں کہ صالحین کی صحبت سے انکے دل منور ہو گئے ہیں
لیکن کُل کا حال میں درج نہیں کر سکتا کیونکہ میرا مطلب اصلی ہاتھ سے جاتا ہے۔ بقایا سے یادداشت
مشتے نمونہ از خروارے ایک دو صاحبوں کا حال بیان کرتا ہوں کہ اس صحبت کی برکت سے انکے نفس کو تزکیہ
اور روح کو تازگی حاصل ہے۔ خشوع و خضوع انکی عبادت کا اس درجہ کو پہنچ گیا ہے جیسا کہ حالات تبع تابعین
کے دیکھنے والوں کا تھا چنانچہ نواب مرزا محمد حسن صاحب عرف خضر ہمشیرہ زادہ جناب نواب ضیاء الدین
احمد خان صاحب بہادر مغفور کا۔ انکا ذکر میں نے اسلیے یہاں پر کیا ہے کہ اوپر سے بیان صالحین خصوصاً
حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رح کا تھا۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ
ترجمہ فرمایا حضرت نے آدمی ساتھ اُسکے ہے جسکو دوست رکھتا ہے یعنی جو کوئی کسیکو دوست
رکھتا ہے اُسکا ذکر اُسکے صحبت میں آ جاتا ہے اسلیے کہ محبت محبوب تک پہنچا دیتی ہے۔ آپکی کیفیت
عبادت کا یہ حال ہے کہ جسقدر ہے محبت سے ہے ایک وقت میں جو خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز
میں مشغول تھے میں نے جو خیال کیا تو نماز کا خضوع و خشوع قریب قریب ابرار لوگوں کے پایا یہ اثر فقط
صحبت صالحین کا ہے جو اس کیفیت سے انکو نماز حاصل ہے یہاں پر بیان روسا جو کہ متقی ہیں

کیا جاتا ہے ❖

نواب مرزا محمد حسن خانصاحب عرف خضر سیاں

عنادلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان زمان محمد حسن خانصاحب خلف الرشید حضرت حافظ صوفی نواب مرزا حیدر حسین خانصاحب مرحوم ومغفور خلف الصدق جناب نواب مرزا غلام حسین خانصاحب بہادر مغفور خلف الصدق جناب نواب فیض اللہ خاں صاحب بہادر مغفور خلف الصدق حضرت جناب نواب قاسم جان خان صاحب بہادر مرحوم - انکو شاہ عالم بادشاہ سے بصلہ نوکری خطاب سہراب جنگ کا عطا ہوا تھا یہ آپکے دیکھم جد ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے تونگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ صفت پابند صوم وصلوۃ - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ بتواضع وتکریم آمادہ ہے تلاوت قرآن سے بہت محبت ہے فی زمانا حضرت بعہدۂ تحصیلداری سرفراز ہیں - آپ بھی امیر ابن امیر ابن امیر ابن امیر ہیں آپ کے بھائی نواب محمد حسین خانصاحب عرف بڑے میاں بعہدۂ صغرز دہلی میں سرفراز ہیں وہ بھی نہایت دیندار پابند صوم وصلواۃ ہیں آپ مغل بخاری ہیں - اصل تو یہ ہے کہ ایسے حضرات سے بہت فیض ہے اور ان کا ہونا باغنیمت ہے فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوبَكُمْ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى أَعْمَالَكُمْ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے خدا تمہارے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے کام میں ❖

جناب نواب معلی القاب محمود علیخان صاحب بہادر رئیس چھتاری

جناب مستطاب معلے القاب گردوں رکاب فلک انتساب مسند آرا سریر عزو جلال جلوہ افزائے چار بالش دولت و اقبال فخر خاندان شرفہ دودمان نواب محمود علیخانصاحب آپکی عدل گستری اور [illegible]

بہلا دیا - ابر نیساں آپکی گہرباری سے عرق آلودہ انفعال ہے اور دریا آپ کا جود و کرم دیکھ کر شرم سے آب آب ہے اوصاف حمیدہ آپ کے بیرون از تحریر ہیں آپکو علما و فقرا سے کمال محبت ہے جو آپکا کار ہے وہ سب مطابق سنت ہے آپ بہت بڑے متقی ہیں آپکے اوقات شریف کا یہ حال ہے کہ ہر وقت عبادت اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتے ہیں اسکی برکت سے آپکے چہرہ سے نور برستا ہے جی چاہتا ہے کہ چہرہ کو دیکھتے رہیں یہ بات خداداد ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - ادنے غریب سے بھی اخلاق سے پیش آتے ہیں ہمہ تن اس سے ملتفت ہو جاتے ہیں آپکی ذات بابرکات سے ہزارہا اللہ کے بندوں کو فیض ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہی لوگوں سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں ٭

عالیجناب نواب امیر الدین احمد خانصاحب بہادر رئیس لوہارو

جناب مستطاب معلے القاب گردوں رکاب فلک انتساب حاتم زمان سکندر دوران زیب افزائے سند دولت و اقبال جلوہ آرائے وسادہ تمکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان رئیس المسلمین جناب نواب محمد امیر الدین احمد خانصاحب بہادر خلف الرشید جناب نواب علاء الدین احمد خانصاحب بہادر مرحوم و مغفور خلف الصدق نواب معلے القاب جناب امین الدین خانصاحب بہادر مرحوم خلف اکبر نواب جہانبانی مآب فخر الدولہ نواب احمد بخش خان صاحب مرحوم - آپکے اوقات شریف کا حال میں نہیں بیان کر سکتا یہ صاحب نہایت دیندار و متشرع پابند صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن میں اکثر مشغول رہتے ہیں - آپکے کمالات کے لکھنیکی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے کلام معجز نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت ہے شہرہ داد گستری اور آوازہ غربا پروری آپکا چار دانگ عالم میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پسند ہے ہر ادنی و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں قطع نظر اسکے آپ عالم بھی ہیں آپ امیر ابن امیر

ابن امیر ابن امیر ہیں غربا و مساکین اور مستغیثوں کے لئے اکسیر ہیں کیوں نہو یہ استاد کی صحبت کی برکت ہے اعنی جناب مولانا سید ولی خان صاحب اکرمہ اللہ تعالے زبدۂ فقہاے جہان صلحاے زمان اعرف العرفا افضل الفضلا توانگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ مثیل افتخار علما حضرت مولانا سید ولی خانصاحب - آپکی علم و فضل کا بیان احاطہ تقریر و تحریر سے باہر ہے بہر حال آپکی ذات فی زمانا بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع و کشادہ ہے طبیعت آپکی متواضع و تکریم نما ہے اللّٰھُمَّ ضَاعِفْ فِی حَالِہٖ وَ قَالِہٖ -

عالیجناب محمد یحییٰ خانصاحب بہادر

یہ صاحب موضع تاوڑی ضلع میرٹھ کے رئیس ہیں نہایت دیندار اور متقی پابند صوم و صلوٰۃ اور تلاوت قرآن میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں آپ اپنے نواح و اطراف میں گویا چراغ ہیں عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول کو بہی پسند ہے ہر ادنے و اعلی کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکی لطف و کرم کا مداح ہے اخلاق آپکا بہت وسیع اور کشادہ ہے آپکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے آپکا دم غنیمت ہے فقیر بہی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور روح شکریہ ہے طَھَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی عَمَلَکَ فِی اَعْمَالِ الْاَخْیَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں +

جناب حاجی قطب الدین صاحب مرحوم

دہلی میں آپ ایک بڑے ارکین اسلام میں سے گذرے ہیں آپ کے کیا کیا حالات لکہے جاویں قلم میں کہاں طاقت ہے کہ وہ بیان کر سکے مختصر اً کچھ حال آپکا فقیر اپنی تفسیر میں بطور یادداشت لکھتا ہے انکا نام نامی بقا رہے اول تو آپ بلند ہمت دیندار نیک بخت جو انمرد تھے کو بہی خیال ہر وقت دامنگیر رہتا تہا کہ بہبودیات اسلام اور بہلائی کی طرف توجہ پائی جائے اسی خیال سے اس عالی ہمت نے ایک انجمن اسلام قایم کی تہی جمیں آپکا مشورہ ہر وقت یہی رہتا تہا کہ فلاں مسجد کی تعمیر ہونی چاہیے اور فلاں فلاں جگہ

کی مرمت ہونی چاہیے چنانچہ مسجد نچپوری اور جامع مسجد کی آپ نے اس صلاق نیتی اور عمدگی سے مرمت کرائی جو صدہا سال کو کافی ہوگی علاوہ اسکے لاوارث مسجدوں کی ماہواری امداد۔ اور طلباء کا وظیفہ اور بیوہ عورتوں کی دستگیری۔ علماء فضلاء صلحاء کی قدردانی فقراء کی تواضع مساکین کی دلجوئی مہمان نوازی بزرگوں کا ادب آداب شرفاء کی خفیہ طور پر مدد وغیرہ اللہ تعالیٰ نے انکی ذات فیض آیات میں کیا کیا خوبیاں عطا فرمائی تھیں یہ اللہ کی توفیق ہے جس سے چاہے کام لے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا اوصاف حمیدہ آپ میں رکھے تھے امین بھی آپ اعلیٰ درجہ کے تھے محسن بھی آپ ایسے سخی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا تھا دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ تھا ہر اعلیٰ وادنیٰ کیطرف نظر فلاح تھی ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح تھا دنیا میں کون آپ سے ناواقف تھا آپ کی خوبیاں سب پر اظہر من الشمس ہیں حاجی صاحب مرحوم کو خدا جنت عطا فرماے آمین۔ الحمدللہ کہ آپ نے اپنے قایم مقام بقاء نام کیواسطے اپنے چار صاحبزادونکو چھوڑا جنکے اسماء عالی یہ ہیں۔ حافظ فضل الرحمن صاحب۔ حاجی عبدالغنی صاحب۔ محمد شفیع صاحب عبدالرزاق ماشاءاللہ اپنی اپنی عادت میں اچھے اور صالح ہیں۔ لیکن انہیں سے عالیجناب حاجی عبدالغنی صاحب نہایت دیندار صالح پابند صوم صلوٰۃ خدا ترس حمحل غرض جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے حاجی صاحب مرحوم میں عطا کی تھیں وہ تمام ہو بہو اس چھوٹی سی عمر میں انکو عطا فرمائیں وہی حمایت اسلام اسیطرح مہمان نوازی غرباء پروری مسکین نوازی ماہواری امداد مساجد لاوارث وظیفہ طلباء بیوہ عورتوں کی دستگیری علماء فضلاء کی قدردانی اور صلحاء سے محبت فقراء کی تواضع شرفاء کی خفیہ طور پر امداد آپکی ذات بابرکات سے صدہا کو فیض ہے اور دامن اخلاق آپکا بھی بڑا وسیع و کشادہ ہے طبیعت آپکی ہمیشہ تواضع وتکریم آمادہ ہے آپ بھی امیر ابن امیر ہیں آپکا دم غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكُمْ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى اَعْمَالَكُمْ فِيْ اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تمہارے دلونکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کامونکو نیکوں کے

کام میں اب فقیر اپنا اصلی مطلب یاد دلاتا ہے کہ اس قلب کی شفافت پر تمام انبیاء اور
صدیق تاکید کرتے چلے آئے اور اسی دل کی صلاحیت کیواسطے آخر کو ہمارے رسول اللہ بھی تشریف
اور اول آپکی تعلیم بھی یہی تھی جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ
وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ یَا بُنَیَّ وَذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ
فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ فائدہ اس حدیث پر آپ نے
جنت کا دارمدار فرمایا کہ جو میری معیت سے جنت میں آنا چاہے تو وہ اپنی صفائی قلوب
پیدا کرے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جبتک ہم یہ اوصاف پیدا کرینگے مستحق جنت کے نہونگے
کہ جسکی رب العالمین کیطرف سے بشارت دے رہے ہیں وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا
الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِیْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِیْهَا
خٰلِدُوْنَ ترجمہ اور خوشخبری سنا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے انکے لئے باغ
ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جب انکو وہاں سے کوئی پھل کھانے کو ملیگا تو کہینگے یہ وہی ہے جو ہمکو
پہلے ملا تھا اور انکو وہ پھل (باہم رنگ و صورتیں ملے ہوئے) دے جائینگے اور انکے لئے وہاں پاکیزہ
بیویاں ہیں اور وہ وہاں ہمیشہ رہینگے تفسیر کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے
اچھے کام عبادت و سخاوت وغیرہ کئے ہیں انکو یہ مژدہ سنا دے کہ انکو مرنیکے بعد اس عالم میں ایسے
باغ عنایت ہونگے کہ جنمیں نہریں بہتی ہونگی اور باغوں کے میووں میں عجب لطف ہوگا کہ شکل و رنگ
تو یکساں اور مزا الگ الگ ہونگے یہانتک کہ جب کوئی میوہ انکو ملیگا تو اس مشابہت سے یہ سمجھینگے کہ یہ
ہم ابھی کھا چکے ہیں مگر جب کھاوینگے تو نیا لطف پاوینگے اور انکو جسطرح مکانات اور کھانے عمدہ
عنایت ہونگے اسیطرح انس و صحبت کیلئے پاکیزہ بیویاں ملینگی کہ جو نفرت کی باتیں عورتوں میں ہوتی ہیں وہ انمیں
نہونگی نہ صورت میں نہ سیرت میں پھر انکو بڑھاپے اور موت یا افلاس کا غم نہوگا بلکہ وہ اسی عیش و آرام
کیساتھ ہمیشہ رہینگے - اب فقیر کہتا ہے کہ یہ بات عام پر واضح ہو کہ انسان کی رغبت

تین چیزوں سے زیادہ ہوتی ہے اور انہیں کیطرف زیادہ احتیاج پڑتی ہے (۱) **مکان عمدہ**
(۲) اچھے سامان عمدہ کھانا پینا (۳) عورت حسین پس اوّل کو تو لہم جنات میں اور دوسرے کو
کلما رزقوا میں و تیسرے کو جملہ لہم فیہا ازواج میں بیان کر دیا اور اسپر ایک کھٹکا ان چیزوں
کیسے فنا ہو جانے یا اپنے مرجانیکا بھی ہوتا ہے کہ جو تمام لذت کو خاک میں ملا دیتا ہے سو مراد
تنغص لذت ہے بیت عیش چوں ہر دم فرو جرس یاد میدارد کہ بر بند ید محملہا پس اس کھٹکے کو ہم فیہا
خالدون نے مٹا دیا اس سے زیادہ کیا نعمتیں چاہئیں۔ خدا کیا مہربان ہے اپنے بندوں پر اپنی ہمہ وقت
رحمت اور عنایت کا امیدوار بنا کے مفتون کر دیا ان آیات اور ان جملوں سے دلوں پر نقش کر دیا
اور ہر ایک قسم کی نعمت سے بچا کے دلونکو بہر دیا آخرت کی نعماے باقیہ او عنایات غیر متناہیہ کا نقش دل
پر جما کر ان کا دیوانہ اور مجنوں بنا لیا **فقیر** کہتا ہے کہ یہ سب کچھ ہے مگر تمام دنیا اور آخرت کی مصلحتیں
اسی پر موقوف رکھی گئی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہو پھر اس یقینی امر کے لئے کچھ توشہ
آخرت کا بندوبست نہ کرنا کیسے درجہ کی حماقت ہے کیا ایسے لوگونکو اس حیات مستعار پر ایسا خیال ہے کہ
ہم اس دنیا میں ہمیشہ زندہ رہینگے افسوس انکے لئے **عبرت** ہونی چاہیے ہم تو ہر روز اپنی آنکھوں
سے دیکھتے ہیں کہ کیسے کیسے نوجوان حسین اور کیسے کیسے با اقبال اور ذی اقتدار اور کیسے کیسے بادشاہ
ہفت کشور اور کیسے کیسے عیش و آرام اٹھانیوالے ہزاروں من مٹی کے نیچے آتے جاتے ہیں
شعر مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم ✽ تو نے وہ گنجہاے گرانمایہ کیا کئے ✽ اب
انکے وہ سامان عیش ہیں نہ وہ ارباب جلسہ ہیں نہ وہ مال و زر انکے پاس ہے۔ پہر جب آخر کار
ایکدن یہ تمام عیش و آرام ہاتھ سے جاتا ہے۔ غایت الامر دس بیس برس کے بعد تو اس چندروزہ
دنیاے فانی پر دل لگانا عبث ہے **شعر** قابو میں ہوں میں تیرے گر اب جیا تو پھر کیا ✽ خنجر
تلے کسی نے گر دم لیا تو پھر کیا ✽ **اشعار** عالم میں جو تھے فیض کے دریا وہ کہاں ہیں ✽ جو نور خدا سے
ہوئے پیدا وہ کہاں ہیں ✽ ہم سب سے جو تھے افضل و اعلے وہ کہاں ہیں ✽ پیدا ہوئی جنکے لئے
دنیا وہ کہاں ہیں ✽ جو زندہ ہے وہ موت کی تکلیف سہیگا ✽ جب احمد مرسل نہ رہے کون رہیگا ✽

پس جبکہ یہی حالت ہے یہ اس دنیاے فانی پر دل لگانا عبث ہے مگر ہمارا تمہارا حال مثل اُن بچوں کے ہے کہ جسطرح وہ نادان بچے ذراسی مٹھائی میں بہل جاتے ہیں اور عمدہ چیز ہاتھ سے دیدیتے ہیں اسی تھوڑی سی لذت فانی کیواسطے ایسے خدا اور رسول کو ہاتھ سے دیدینا اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنا ہے اسکی ایسی مثال ہوئی جیسے کوئی مریض حکیم کے حکم کو نہ مانے اور بد پرہیزی کرے تو حکیم کا کیا نقصان کرتا ہے اپنی ہی جان پر ستم ڈہاتا ہے وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ +

فضائل قرآن مجید

حدیث فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ تین آدمیونکو دوزخ نہ جلائیگا (۱) ایک تو وہ شخص جو قرآن کی محبت سے تلاوت کرتا ہے (۲) دوسرا وہ شخص جو مہمان کو دوست رکہتا ہے (۳) تیسرا وہ شخص کہ اسکے پاس مال و زن ناموجود ہے مگر اللہ کے خوف سے وہ زنا نہیں کرتا **حکایت** شفیق بلخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمنے پانچ چیزونکو جو تلاش کیا تو انکو پانچ چیزوں میں پایا جواب منکر و نکیر کو جو تلاش کیا تو تلاوت قرآن میں پایا روشنی قبر کو ڈہونڈہا تو اسکو رات کی نماز میں پایا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو رکعت تہجد کی پیاری ہیں مجکو دنیا و مافیہا سے بارہ رکعت نفل تہجد میں ہیں ترکیب اُسکی علیحدہ ہے بعضوں نے لکہا ہے کہ اول رکعت میں سورۂ اخلاص بارہ بار سے شروع کرے اور آخر بار میں ایک بار پڑہے اور سورۂ یسین بہی عمدہ ترکیب ہے کہ بارہ رکعت میں اس سورہ کو ختم کرے کیونکہ سورہ یسین دل ہے قرآن شریف کا اور ایک دل وقت تہجد کا اور ایک دل مومن کا تین دل جمع ہو کر دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے روشنی قبر کیلئے یہ نہایت عمدہ نسخہ ہے طالبان خدا کو واضح رہے کہ سوائے تہجد کے قبر کی روشنی نہوگی تیسرے عبور پل صراط کو جو ڈہونڈہا تو صدقہ میں چوتھے عرش کا سایہ جو ڈہونڈہا تو خلوت میں پایا پانچویں قوت برکت کو ڈہونڈہا تو صلوۃ ضحیٰ میں پایا غرض جو کار ہوتا ہے محبت سے ہوتا ہے تلاوت قرآن ہو تو وہ بہی محبت سے ہو یعنی باعمل ہو پہر تو قرآن اکسیر کا عمل کرتا ہے مثلاً اس کی تلاوت میں یہ آیت گذری وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ترجمہ دور کرتے ہیں غصہ کو یعنے کہاتے ہیں غصہ کو اور درگذر

نسخہ طول عمر

کرتے ہیں لوگوں سے خدا کو بہاتے ہیں احسان کرنیوالے صاحب تلاوت کو معلوم ہوا کہ
خدا کو ایسے لوگ بہاتے ہیں تو اسنے اپنی عادت خونخواری سے توبہ کر کے عادت اُن لوگوں کی اختیار کی تو
خدا کو یہ بہی بہا گیا اور خدا کے دوستوں میں شمار کیا گیا۔ پس تلاوت قرآن اسکے حق میں کیسی مفید ہوئی
اگر اسکو یہ خیال ہے کہ تلاوت قرآن بہی دنیا کے کاموں میں سے ایک کام ہے جیسے اور کاروبار دنیا کی
میں منجملہ انکے تلاوت قرآن بہی ہے) اور عظمت قرآن کی اُسکے دل میں نہیں ہے تو ایسے قاری پر قرآن
لعنت کرتا ہے ایسے قاری کا حال میں قریب قریب اس نقل کے پاتا ہوں کہ ایک مولوی صاحب نے ایک
بہنگڑ کو بہت ہدایت کی کہ میاں بہنگڑ صاحب تم اس فعل بد کو رمضان میں سمجھو تو جانے دو
اور تم رمضان شریف کے روزے رکھو ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہو گا اُسنے عرض کیا کہ مولوی صاحب
آپکا یہ ارشاد میرے سر آنکھوں پر میری سعادت دارین ہے انشا اللہ کل سے میں ضرور روزہ رکھونگا۔ پھر اُسنے
مولوی صاحب کی ہدایت کی بموجب روزہ رکھا جب دن قریب غروب کے ہوا تو اُسنے کچھہ بہنگ نکال کر گہوٹنی شروع کی
تو اُسکے یاروں نے اُس سے کہا کہ اللہ کے بندے اگر تونے احکام شریعت کو دل سے قبول کیا ہے
اور یہ روزہ بہی اللہ کیواسطے رکھا ہے تو اس فعل بد کو بہی اللہ کیواسطے چہوڑ دے اُسنے کہا کہ یہ تمہارا
کہنا بہت صحیح ہے میرا بہی سمجھ میں بہت فائدہ ہے لیکن میرے خیال میں کچھہ اور ہی بات سما گئی ہے انہوں
نے کہا وہ کیا بات ہے۔ کہا میں تو اسی بہنگ سے روزہ افطار کرونگا اسلئے کہ روزہ کا ثواب
اور بہنگ کا عذاب دونوں آپسمیں لڑتے ہوئے آسمان کو جاوینگے اور میں تماشا دیکہونگا۔ پس یہی خیال تو
تمہارے دلوں میں سما گیا ہے۔ افسوس تلاوت تو یہ ہو رہی ہے یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ
ترجمہ خدا سود کو مٹاتا اور خیرات کو بڑہاتا ہے۔ اور صریح آجکل اسکا برعکس ہو رہا ہے۔ کہو تو یہ کلام
اسلام سے تمسخر نہیں اور کیا ہے ایسے لوگونکو بہی تو خیال ہے کہ نماز کا ثواب اور سود کا عذاب لڑتا ہوا
آسمان کو جاوے اور ہم تماشا دیکھیں۔ پس اب کوئی ملحد منش تیرہویں صدی میں خواہ مخواہ یا بچوائے
سوار بنکر اس آیت کی تخصیص کرے کہ صرف غریبوں سے سود لینا حرام ہے اور دولتمندوں سے
درست ہے اور گورنمنٹ پرامیسری نوٹ کی آمدنی بہی درست ہے اور رفاہ عام کے سرمایہ کا سود

لینا بھی سنت ہے جیسا کہ علیگڈھ کا مدرسہ سود لیتا ہے اور ریل وغیرہ اور اسکے سوا تمدان میں بھی سود کے لئے روپیہ دینا درست ہے پھر اسپر دہلی کے علماء پر بہتان باندھنا کہ انہوں نے ایسا فتوے دیا تھا صریح غلط ہے اور یہ کہنا کہ مسئلہ تجارت اور ترقی ملک کے حق میں سد راہ ہے سخت بیوقوفی اور ابلہ فریبی ہے حق یہ ہے کہ سود کی تمام قسمیں حرام ہیں اور اسپر چار وعید نازل ہیں اول يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ اور اسکے بعد دوم حَرَّمَ الرِّبٰوا۔ سوم وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ سوم يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا۔ چہارم فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اسیطرح احادیث صحیحہ میں سود کے لینے والے اور دینے والے اور کاتب و شاہد سب پر لعنت آئی ہے سب جانتے ہیں سب تلاوت کرتے ہیں پس اس فعل بد کو کیوں اختیار کر رکھا ہے۔ فقیر کہتا ہے عقلمندوں کا یہ کام نہیں ہے کہ بُری چیز کو اچھا جانکر اسپر نقد عمر عزیز کو صرف کرنا بڑے خسارہ کی بات ہے اور اسی لئے اس جہل مرکب کو حکماء نے مرض لا دوا مانا ہے مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی نیز خدائے تعالے نے بھی اپنے کلام میں اسکو سب سے بڑا مرض گردانا ہے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ ترجمہ تو کہہ کہ آؤ ہم تمکو بتلا دیں کہ سب سے زیادہ کون خسارہ میں پڑے ہوئے ہیں وہ جنکی دنیا اکارت گئی اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کر رہے ہیں نقل ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ کسی جنگل میں تشریف لئے جاتے تھے جماعت خدام ہمراہ تھی ایکا ایک آدمی کی کھوپری پر گذر ہوا اسکی پیشانی پر لکھا ہوا تھا خسر الدنیا والاخرۃ۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے تلاوت قرآن کی اسپر عمل نکیا آخر اسکا یہ بدانجام ہوا کہ دونو جہان سے محروم رہا سبحان اللہ کیسے بیان قرآن سے لکھا ہے کہ جب حضور پر یہ آیت نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ ترجمہ تمکو ہرگز نیکی نہ ملیگی جب تک کہ تم کچھ اپنی دل پسند چیز میں سے خرچ نکرو گے تفسیر یہاں اللہ کی راہ میں صرف کرنیکا ذکر ہے یعنی ابرار لوگوں کا مرتبہ تمکو جب ملیگا جب تم اپنی دل پسند چیز کو اللہ کیواسطے صرف کرو گے۔ یہ

ایسے پاکیزہ الفاظ میں جلد ادا مطالب ادا کیا ہے کہ جسمیں ہزاروں اسرار کیطرف اشارہ ہے مختصر اُسکا یہ ہے
اول تو انسان کو اپنی جان ایسی محبوب ہے اُسکا صرف کرنا یہ کہ روح کو اُسکے مشاہدہ جمال میں ہمہ تن محو و
فنا کردے پھر اُسکے وصال حقیقی کا طالب ہو اُسکے بعد مال ہے اُسکو اللہ کے راستہ میں دیکر جب مجلس ابرار میں
پہونچیگا جب یہ آیت نازل ہوئی فقام طلحة وقال یا رسول اللہ ان اللہ تعالی یقول لن
تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ترجمہ کھڑے ہوگئے طلحہ اور عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق اللہ یہ
فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون میرے پاس مرغوب مال ایک باغ بیرحا ہے۔ قبول
فرمایئے اور راہ خدا میں صرف کیجے۔ یا اللہ یہ کیا لوگ قرآن کے قدردان تھے آیت نازل ہونے نہیں پائی
عمل کر دیکھایا اللہ اللہ اور رسول بھی ایسے قدردان ہوئے کہ خدا نے انکی نسبت اپنے حبیب محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ کہلا دیا طلحة فی الجنة۔ طلحہ کیلئے خدا کیطرف سے بشارت جنت ہے
یہی کیا عالی ظرف لوگ تھے کچھ خیال نہیں کہ ہماری نسبت ایسی بشارت ہوچکی اُسیطرح عبادت
میں مشغول ہیں نقل ہے کہ ایک بزرگ دیندار نے دنبہ پال رکھا تھا اتفاق سے وہ بیمار ہوگیا اُسکی
اولاد نے عرض کیا کہ حضرت دنبہ قریب المرگ ہے ارشاد ہو تو اُسکو ذبح کرکے راہ خدا میں صرف کریں اُس
بزرگ نے کہا کہ اسکا گوشت تم بھی کھاؤگے۔ کہا نہیں۔ کہا کیوں نہیں کھاؤگے۔ اُنہوں نے کہا نقصان
کریگا۔ اُس بزرگ نے کہا کہ خدا کی راہ میں ایسی چیز دینی کہ جسپر یہ تاکید لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔
اور تمہارا یہ خیال کرنا گویا قرآن پر ایمان نہیں لانا ہے اُسی رات عالم رویا میں اُس بزرگ کو زیارت
رسول خدا کی ہوئی فرمایا کہ تیرے اس خیال پر صد ہزار آفرین ہے تیرے لئے جنت کا میں ضامن ہوں یہ
کسکی صحبت کی برکت تھی فقط تلاوت قرآن کا سبب تھا اسی لئے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ
والنازعات بعد نماز عصر کے ہمیشہ پڑھیگا وہ قبر میں اتنی دیر رہیگا کہ جتنے عرصہ میں نماز عصر پڑھی جاتی ہے
پھر جنت میں چلا جاویگا۔ سبحان اللہ قرآن کیا عجب نعمت ہے الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے دیندار
حاملان قرآن اور انصار اسلام موجود ہیں کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود ایسے عہدوں جلیل القدر
پر معزز ہونیکے پھر انکی دینداری کا یہ حال ہے کہ پابند صوم و صلوۃ ہر وقت تلاوت قرآن میں مشغول ہیں

اللہ و رسول کی رضا جوئی میں جان و مال کا کچھہ خیال نہیں جیسے کہ افتخار الامرا عالیجناب مستطاب
معلے القاب گردوں رکاب فلک انتساب حاتم زمان سکندر دوران زیب افزاے مسند دولت و اقبال جلوہ آراے
وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان جناب منور علیخان صاحب بہادر ممبر کونسل ریاست نابہ آپکی کمالات
لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے آپکا کلام سحر نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت سے شہرہ داد گستری آوازہ رعایا پروری
آپکا چہار طرف گیتی میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے مراد فی و اعلی الکیطر نظر فلاح ہر
ہر کہ و مہ آپکی لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپکے ختم ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہی اسلام کی رونق ہے آپ امیر ابن
امیر ہیں غربا مستحقونکی لیے اکسیر ہیں فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ
الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے
کام میں الغرض حق تو یہ ہے کہ انکی محبت اور اللہ کیواسطے تلاوت کرتا ہے بقول پیغمبر علیہ السلام دوزخ میں نجاویگا دوم حضرت نے اس حدیث میں
فرمایا مہمان نواز دوزخ میں نجاویگا اگر اسکی مہمان نوازی اللہ ہی کیواسطے ہے **حکایت** ایکروز امیر طلحہ شکار کھیلنے
ہوئے لشکر سے علاحدہ ہو گئے انکو ایک قبیلہ قیس میں جو مالک ابن عوف اس قوم کا سردار تہا اُسنے انکی مہمانی کچھہ نکی امیر صاحب
کو چلے آنے پیچھے سے مالک ابن عوف کو معلوم ہوا کہ امیر طلحہ تہے اُسنے ایک عرضی اپنی عدم شناخت کی لکھی
امیر نے جواب لکھا کہ مجھکو اپنی تکلیف کا کچھہ خیال نہیں صرف یہ افسوس ہے کہ آپکی ذات میں مہمان نوازی کا وصف
نہیں معلوم ہوتا ہے اگر تمنے پہچانکر مہمان نوازی کی تو کیا کی میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ **مہمان** نوازی
یہ ہے کہ میزبان امیر و فقیر کو یکساں جانے **شعر** تفاوت جب ہو درویش و غنی میں ✽ بہلا پہر شرط مہمانی
کہاں ہے ✽ کہ وہ سبکو یکساں جانتا ہے ✽ جو با مہر و محبت میزبان ہے ✽ اگر ایسی مہمان نوازی ہے تو
بیشک بقول علیہ السلام وہ میزبان دوزخ میں نجاویگا اور تیسرے شخص دوسری حدیث میں یہ بیان ہوا تہا کہ جسکے
پاس تمام سامان زنا موجود ہوا اور وہ خوف خدا سے زنا نکرے **حکایت** ایک بادشاہ اپنے ملک کا
دورہ کرتا ہوا ایک جنگل میں فوج سے علیحدہ ہو گیا تو اُسکو پیاس کا غلبہ ہوا ایک آبادی کیطرف گھوڑا
اُٹھا کر پہنچا جب گانوں میں پہونچا تو ایک عورت حسین کو دیکھا کہ اپنے دروازہ پر کھڑی ہے اُسپر بادشاہ فریفتہ
ہو گیا بے ساختہ اُس مکان کے اندر جا گھسا۔ چونکہ وہ عورت نہایت دانا تہی **شعر** نہ ہر زن زن ست

نہ ہر مرد مرد + خدا پنج انگشت یکساں نکرد + معلوم کرنی کہ یہ شخص کوئی بڑا صاحب اقبال ہے عرض کیا
میں حاضر ہوں لیکن آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتی ہوں بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے بیان کر اس عورت نے
کلام مجید لاکر سامنے رکھدیا اور عرض کیا کہ اس آیت کے معنی بتلاؤ۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً
وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ ترجمہ دوست نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق وہ ہے بےحیائی اور بُری ہے راہ۔ لکھا ہے کہ
اسوقت بادشاہ کی حالت خوف خدا سے دگرگون ہوگئی اسی عالم بیہوشی میں جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی
زیارت ہوئی فرمایا بیٹا میں دنیا میں تیرا نبی ہوں اور قبر میں تیرا غمخوار رہوں اور حشر میں تیرا شفیع ہوں جیسی کہ
تو نے بالغیب قرآن کی تصدیق کی ہے میں تیرے ایمان کی تصدیق کرتا ہوں واہ کیا شفقت رسول اللہ صلعم
ہے **شعر** نبی سمجھا نہیں پیدا مجھ سا گنہ پیدا + میرے شاہا عنایت ہو شفاعت کی دعا مجکو +
فقیر کہتا ہے اے دینی بھائیو یہ مقام غور ہے کہ بادشاہ کو ایک آیت پر ایمان لانے سے زیارت
رسول اللہ ہوا اور جنت کی بشارت ہو **کاش** اگر ہم تم بھی قرآن کی تصدیق دل وجان سے کریں تو
اسی انعام ہمیشگی کے مستحق سمجھے جاویں **سبحان اللہ** خدا سے ڈرنا بھی ایک عمدہ توشہ آخرت کے
لیے ہے **حکایت** کعب احبار فرماتے ہیں کہ دو آدمی بنی اسرائیل میں سے ایک مسجد کیطرف گئے ایک
مسجد کے اندر چلا گیا دوسرا مسجد کے باہر بیٹھ گیا اور کہنے لگا مجھ سا آدمی اللہ تعالے کے گھر میں جاوے جبکہ تو
اللہ تعالے کی نافرمانی کی ہے۔ اتنے خوف کے سبب وہ صدیق لکھا گیا ایک ور آدمی سے بنی اسرائیل میں
گناہ ہوگیا اسکو اس گناہ کا رنج ہوا بیقرار ہوکر بیٹھنے باہر باہر سے اندر جانے لگا اور یہ کہتا جاتا تھا کہ کس چیز کے ساتھ
میں اپنے رب کو راضی کروں کونسی بات سے میں اپنے رب کو خوش کروں وہ اس ڈر کیوجہ سے صدیق لکھا گیا
الحمد للہ کیا اچھے وقت پر خبر ہوئی کہ جسکا بندوبست اب ہو سکتا ہے بھائیو یہ عادتیں پیدا کرو
جیسے کہ اللہ ورسول نے ہمارے تمہارے وصف قرآن اور حدیث میں فرمائے ہیں وہ وصف تو ہم تمکو
ضرور پیدا کرنے چاہئیں اب وہ وصف بطور مختصر بیان کرتا ہوں **فضائل امت محمدیہ** قَالَ اللہُ
تعالٰے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ
بِاللهِ ۝ ترجمہ تم اچھی جماعت ہو پیدا کیے گئے ہو لوگوں کے لیے کہ انکو اچھی باتیں بتایا کرو اور بُری باتوں سے

منع کیا کرو اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر **تفسیر** اجماع امت کے برحق ہونیکے لئے یہ ضرور ہے کہ امت میں کوئی خوبی اور عصمت ہو اسلئے فرمایا کہ تم اے امت **محمدیہ** اچھی امت ہو علاوہ اپنی تکمیل کے تم اوروں کے بھی ہادی اور معلم خیر ہو **سبحان اللہ** کیا عمدہ کلام ہے کہ ہر پہلو پر ایک عمدہ معنی حاصل ہوتے ہیں تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر میں قوت عملیہ کی تکمیل کیطرف اشارہ ہے وتؤمنون باللہ میں قوت نظر کی تکمیل کیطرف اشارہ ہے اسی لئے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور یہ کہ میری امت کبھی گمراہ نہو گی **سبحان اللہ** کیا شفقت ایزدی ہے اس امت پر اللہ تعالے ایک وقت کا حال اپنے حبیب محمد رسول اللہ پر نقل کررہا ہے کہ ہمنے تیری امت کو روز ازل سے لقب مرحومہ دیکر اپنے خامۂ قدرت کو حکم دیا کہ اُکْتُبْ یَا قَلَمُ یعنی الکھہ تو اے قلم عرض کیا یا الٰہی میں کیا لکھوں ہمنے حکم دیا کہ امت محمدیہ کا حال لکھو اُسوقت قلم نے چاہا کہ اس امت مرحومہ کو بھی مثل امتوں انبیاء سابقین کے لکھے کہ سرکش گنہگار دوزخ میں اور سب بے گناہ جنت میں پھر تو ہمنے قلم کو یکبارگی آواز ہیبت اور جلال سے روکا تَاَدَّبْ یَا قَلَمُ تَاَدَّبْ یَا قَلَمُ یعنی ادب کر اے قلم ادب کر اے قلم بجا ہے یہ مقام غور ہے کہ قلم کو اللہ نے لفظ تادب فرمایا اور توقف اور تامل نہیں فرمایا **سبحان اللہ** امت محمدیہ کے ساتھ خدا کا کیا ادب اور آداب ہے۔ لکھا ہے کہ اس ہیبت ایزدی سے قلم شق ہوا پھر بعد چار ہزار سال صانع قدرت نے قلم کو پیدا کیا پھر لکھنے کا حکم دیا لکھا ہے کہ قلم اُس مقام پر آکر ٹھہر گیا اور عرض کیا الٰہی یا اللہ میں اس امت مرحومہ کی نسبت کیا لکھوں حکم ہوا اُکْتُبْ یَا قَلَمُ اُمَّۃٌ مُّذْنِبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ۔ یعنی اے قلم لکھ امت گنہگار اور خدا بخشنے والا ہے **فقیر کہتا ہے** کہ اے بھائیو یہ کیا کچھ تھوڑی فضیلت ہے دولت کی خواہش چھوڑو اور خصائل حمیدہ کا اکتساب کرو کہ خدا غفار الذنوب اور ستار العیوب ہے اگر تم طلب مغفرت چاہو تو اُسکے خزانہ میں کمی نہیں واقع ہوتی

شعر خدا کی دین کا موسٰے سے پوچھے احوال کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہو جائے

فضائل امت محمدیہ از احادیث صحیحہ چنانچہ مسند احمد ابن حنبل وغیرہ کتب حدیث میں منقول ہے کہ ایکروز **حارث** بن قیس نے جماعت صحابہ میں بیان کیا کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو

نہایت حسرت و افسوس ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے دیدار سے مشرف نہوئے اور اس دولت سے محروم رہگئے
عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا یہ صحیح مگر ایک نعمت سے ہم محروم رہگئے وہ تمکو نصیب ہے وہ یہ کہ تم بے دیکھے
آنحضرتؐ پر ایمان لائے خدا تعالے کی قسم جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آنکھ سے دیکھ لیا اُسکے نزدیک آپکی نبوت
آفتاب سے زیادہ روشن ہوگئی ایمان تمہارا ہے کہ بغیر دیکھے ایمان لائے - طبرانی نے ابن عباس سے روایت
کیا ہے کہ سفر میں صبح کیوقت ایکبار قافلہ میں وضو کو پانی نہ تھا آنحضرتؐ نے ڈھونڈوایا تو ایک
آدمی کے پاس صرف ایک آبخورہ پانی کا نکلا آپنے اُسمیں اپنی انگلیاں ڈالدیں - وہ آبخورہ فوارہ کی
طرح جوش مارنے لگا بلالؓ کو حکم دیا کہ پکار دو سب آکر وضو کرلیں سینکڑوں صحابہ نے وضو کیا
اور خوب پیٹ بھر کر پانی پیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپنے لوگوں سے پوچھا اَیُّ الْخَلْقِ
اَعْجَبُ اِلَیْکُمْ اِیْمَانًا یعنی تمام مخلوقات میں سے کسکا ایمان عجب ہے لوگوں نے کہا ملائکہ کا
قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ فرمایا اُنکے ایمان میں کیا تعجب ہے وہ بارگاہ
الٰہی میں حاضر ہیں اُسکے احکام کی تعمیل کرتے ہیں وہ کیونکر ایمان نہ لاتے لوگوں نے پھر عرض کیا انبیاء
علیہم السلام کا آپنے فرمایا کیا تعجب ہے ایمان انبیاء کا کہ اُنپر وحی آتی ہے پھر عرض کیا آپکی صحابہ
کا آپنے جواب دیا کہ میرے صحابہ صدہا معجزات دیکھتے ہیں اُنکے ایمان میں کیا تعجب ہے البتہ عجب اُنکا ایمان ہوگا
جو میرے بعد پیدا ہونگے اور قرآن و حدیث کو دیکھکر مجھپر صدق دل سے ایمان لاوینگے وہ میرے بھائی ہیں اور
تم اصحاب (یہ حضور کا ارشاد فرمانا ہماری نسبت بطور شفقت کے ہے ورنہ کجا ہم گنہگار اور
کجا صحابہ کا مرتبہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک + ابو داؤد طیالسی نے روایت کی ہے کہ ایک
شخص عبداللہ بن عمر کے پاس آیا اور کہا اے ابو عبدالرحمٰن تم نے ان آنکھوں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ہے عبداللہ نے کہا ہاں پھر اُسنے کہا تم نے اپنی زبان سے آنحضرتؐ سے کلام
کیا ہے اُنہوں نے کہا ہاں پھر اُسنے کہا تم نے اپنے ہاتھوں کو حضرت کے ہاتھوں میں دیکر بیعت
کی ہے اُنہوں نے کہا ہاں یہ سُنکر وہ شخص حضرت کے شوق میں زار زار رونے لگا ایک حالت وجد
اُسکو پیدا ہوگئی عبداللہ ابن عمر نے کہا میں تجکو ایک خوشخبری سُناتا ہوں کہ جو میں نے حضرت سے

سنی تھی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبیٰ لمن رآنی وطوبیٰ سبع مرات لمن لم یرانی
وآمن بی ترجمہ آپنے فرمایا خوشحالی ہے اُسکو کہ جسنے مجکو دیکھا اور مجھپر ایمان لایا اور اُس سے بہی زیادہ خوشحالی ہے
اُسکو جو بغیر دیکھے مجھپر ایمان لایا شعر کیا خوب حجت عشق ہے یہ ارباب یقین کی ٭ افلاک کی زینت ہی تو رونق ہے زمین کی
فقیر کہتا ہے کہ عشاق رسول اللہ کو بشارت ہو کہ یہی روحانی جذبہ ہے جو اب تک چلا آتا ہے یہی حضرت کا معجزہ ہے
کہ جو کوئی ہمارے روبرو حضرت کا حال بیان کرے تو دل چاہتا ہے کہ سُنتے ہی چلے جائیں اور اپنا جان و مال اللہ
کیواسطے فدا کرتے ہی چلے جائیں الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو حمایت اسلام میں سعی بسر گرم ہیں
چنانچہ خان بہادر فقیر سید جمال الدین صاحب جنت اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور فقیر صاحب بہادر
ممدوح الاوصاف نے اثاث البیت اور زیورات کے سوا منقولہ و غیر منقولہ جائداد مخلصًا لوجہ اللہ اہل اسلام کیلئے
وقف کردی کہ جس سے مسلمان طلبا کو وظیفہ دیا جاوے حقیقت میں یہ فیاضانہ کام بہت بڑا کام ہے جزاہم اللہ تعالے
جزائے خیر حسن خوبی کو جو میدان فخر میں لیگیا نوبت ایک کو ایک سے برتر پایا جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے انکی ذات میں عطا کی ہیں
میری زبان میں کہاں اتنی قوت اور قلم میں کہاں اتنی قدرت کہ بیان کروں یا لکھ سکوں آپ نہایت دیندار تہجد گذار پابند
صوم وصلوٰۃ خدا ترس خلق مجسم ہیں اصل تو یہ ہے کہ انکا ہونا زینت اسلام ہے فقیر بہی انکا تہِ دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ
ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں اور ایسے
ہی محبان خدا اور رسول میں سے حضرت عالیجناب سید محمد حسین صاحب تحصیلدار گوہانہ ضلع رہتک ہیں جو جو
خوبیاں اللہ تعالے نے سید صاحب کی ذات بابرکات میں عطا کی ہیں انکا اجمال نہیں عرض کرسکتا ایک شمہ اُسمیں سے
لکھتا ہوں آپ نہایت دیندار پابند صوم وصلوٰۃ تابع شریعت محمدی نوجوان صالح خوش رو متواضع نیکبخت درست
شریف توانا با مروت آدمی غریبوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی اور تواضع سے سلوک ہوتے ہیں آپکا
دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چھوڑا وہاں کی رعایا
چشم براہ ہی قطع نظر اسکے آپ اپنے عملہ کو احکام اسلام یاد دلاتے رہتے ہیں سچ تو یہ ہی کہ ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بہی
انکا شکریہ تہِ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ

ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کی دلوں میں اور پاک کرے تیری کام کو نیکیوں کے کام میں میں نے انکا حال بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کیا کہ دیر تک باقی رہے کہو تو یہ ایمان بالغیب نہیں تو اور کیا ہے نقل ہے کہ نور جہاں بیگم مرحومہ ایک وقت پینس میں بیٹھی ہوئی چلی جاتی تہی راہ میں ایک فقیر پر گذر ہوا دیکہا فقیر صاحب اپنے پاؤں پر مٹی سے گہر بنا رہے ہیں بیگم صاحبہ نے یہ حال دیکھکر عرض کیا کہ شاہ صاحب یہ گہر بیچتے ہو۔ کہا کہ ہاں بیگم صاحبہ کیا تم لوگی عرض کیا کہ ہاں۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس گہر کی قیمت سوا لاکہہ روپیہ ہوگا۔ اگر آپکا دل چاہے تو خرید لیں۔ لکہا ہے کہ بیگم صاحبہ نے اسیوقت سوا لاکہہ روپیہ توشیخانہ سے منگوا کر شاہ صاحب کے حوالہ کیا شاہ صاحب نے اسیوقت وہ روپیہ غربا و مساکین لوجہ اللہ کے واسطے تقسیم کر دیا اور بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ تم جاؤ اللہ تمکو ایک نہایت عمدہ گہر عنایت کریگا لکہا ہے کہ جب بیگم صاحبہ حویلی میں پہونچیں تو بادشاہ کو یہ خبر ملی کہ بیگم صاحبہ نے آج یہ سخاوت کی ہے جہانگیر بادشاہ نے فرمایا کہ اے نادان بیگم ایسے ایسے فقیروں کے کہنے پر ایک رقم کثیر کا ضایع کرنا عقل سے بعید ہے غرض اسی گفتگو میں رات بہت گذر گئی اسی حالت میں سو گئے۔ لکہا ہے کہ بادشاہ عالم رویا میں کیا دیکہتا ہے کہ میں آسمان پر پہونچا ہوں وہاں پر ایک عمدہ و نفیس مکان تیار ہے آپنے دریافت کیا کہ یہ مکان کسکا ہے اسکا مکین کون ہے جواب ملا کہ ایک عورت نور جہاں بیگم نے سوا لاکہہ روپیہ کو خرید آیا ہے اسی حالت میں بادشاہ بیدار ہوگیا تو اسوقت آپکو اس خواب کے خیال سے ملال تہا بیگم صاحبہ جان گئیں۔ عرض کیا کہ یہ کیا حال ہے کہا کچہہ نہیں۔ جب صبح ہوئی تو بادشاہ فقیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شاہ صاحب نے دیکہتے ہی بادشاہ سے کہا کہ میاں یہ بہی کہائی جنت نہیں ملتی ہے اللہ اور رسول پر بالغیب ایمان لاؤ جب یہ نعمت تمہیں ملیگی اسوقت فقیر بہی اپنے بہائیوں کی خدمت میں یہی التماس کرتا ہے اگر تمہارے آخرت چاہتے ہو تو بالغیب اللہ اور رسول صلعم کو خوش کرو۔ بہائیو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے جسنے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو بالغیب ایمان سے خوش کیا وہ دو جہان میں سرسبز ہے اسوقت دل چاہتا ہے کہ کچہہ فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کروں تاکہ ناظرین معلوم کریں کہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی کتنی بڑی توقیر ہے ؎

فضائل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عجب شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنکی مدح میں کروبیان عالم بالا اور ملائکہ ملاء اعلیٰ قاصر البیان ہیں پھر ہمارے حضرت کا مرتبہ وہم انسان میں کب آسکتا ہے اور کاغذ پر کیونکر سما سکتا ہے ؎ ہم خوش ہوئے کر مدح کے دریا بہا دے ✦ کیا بڑھ گیا جو بحر میں قطرہ ملا دئے ✦ میں کیا ہوں میری مدح کیا اے شہ شہاں ✦ حسان فرزدق ہیں یہاں مضطر و حیراں ✦ شرمندہ زمانہ سے گئے وائل و سحباں ✦ قاصر ہیں فصحا سخن سنج و سخنداں ✦ کیا ہے کف خاک سے ہو نور خدا کی ✦ لکنت یہیں کرتی ہیں باتیں فصحا کی ✦ سبحان اللہ کیا شان رسول اللہ ہے ؎ او وصل اللہ سے واصل دہر مخلوق سے شامل ✦ خواص اس برزخ کبرا میں ہے حرف مشدد کا ✦ شعر آدم کو کیا فوج ملایک نے جو سجدہ ✦ یہ نور محمد کا فقط پاس ادب تھا ✦ ہے یوسف و یعقوب کے جو حسن کا شہرہ ✦ تھا واں بھی فقط نور محمدی کا جلوہ ✦ اک صاعقہ گرتے ہوئے جو طور سے دیکھا ✦ موسیٰ نے اسی نور کو تھا طور سے دیکھا ✦ ؎ جز ذات خدا سب پہ محمد کے ہیں احساں ✦ اس شاہ کے ہیں خوان کرم پر سبھی مہماں ✦ پھر ہمارے نبی عربی کی کیا کوئی مدح کر سکے جنپر ایمان لا کر ہم تم نے خطاب اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ پایا شعر مسلماں مسلماں ہیں تیرے سبب سے ✦ مری جان تو ہی ہے ایمان عالم ✦ جسکی شان میں اللہ تبارک و تعالے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فرماوے جسکے طفیل سے تمام کائنات ظہور میں آوے پھر اسکی مدح اور ہماری زبان سے ہماری بے ادبی نہیں تو اور کیا ہے شعر ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب ✦ ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست ✦ بزرگان دین نے حضور سید عالم کے سینہ اطہر و اقدس کا حال اس طرح پر لکھا ہے کہ ایک میدان لق و دق ہے اسمیں ایک بڑی عمارت عظیم الشان بنی ہوئی ہے اسمیں بارہ مجلسیں ہیں انہیں سے اول مجلس یہ ہے کہ اسمیں ایک محبوب نازنین چاند کا سا ٹکڑا بیٹھا ہوا ہے اور اللہ جل جلالہ کے جمال کی تجلی نے اس گلبدن کو اپنا گھر پاک ٹھیرا لیا ہے اور طور کی طرح ایک شکل حسن ازلی کے انواروں نے اسکو روشن کر کے خدا کی محبوبیت کی شان اسمیں جلوہ گر کر رکھی ہے اور وہ محبوب نازنین اپنی محبت کی کشش سے جہان کے دلونکو اللہ کیطرف کھینچ رہا ہے

اور لاکھوں اس ازلی نور کے عاشق زار بڑی بڑی دور سے بغیر اسباب منفعت اور بدون کسی خواہش کے حاصل کرنیکو فقط دیدار کے بھوکے دیوانوں کیطرح ملک ملک سے دوڑتے ہوئے چلے آتے ہیں اور عشاق لوگ اپنے دلوں کے جوش نکال رہے ہیں ۔ یہ لب لب کوثر ہے لب نہر لبن ہے ＋ یہاں کب دہن نطق کو یارا سخن ہے ＋ دانتوں کو کہوں گر کہ ہار کے زمرد ہے ＋ کہتی ہے طبیعت کہ یہ مضمون کہن ہے اور کوئی یہ کہ رہا ہے شعر تو دولہ ہے ساری خدائی براتی ＋ تیرے ہی لئے ہے یہ سامان عالم ＋ نہ دیکھا کوئی پھول تجھسا نہ دیکھا ＋ بہت چھان ڈالے گلستان عالم ＋ یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں فدا جان عالم ہوئی جان عالم ＋ کوئی یہ کہ رہا ہے ۔ عشاق کیا سامان کریں کیا ہدیہ سلطان کریں ＋ کیا دعوت مہمان کریں کیا تحفہ شاہان کریں تن من نذر نقد جان کریں تن جان فدیۂ جانان کریں ＋ اس ماہ پہ قربان کریں فرزند و زن **الغرض** ایک روئے زمین کے عشاق اس محبوب نازنین کے در دولت پر اپنی پیشانیاں گھسا رہے ہیں ورا سکے جمال کی ایک جھلک کے مشتاق ہیں جیسے پروانے شمع پر گرتے ہیں ۔ لوگو یہ کون محبوب نازنین ہے کہ جسپر تمام کا جان و مال قربان ہے یہ شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے واہ کیا جمال محمدی ہے جسنے آنحضرت کو ایمان کی نظر سے ایکبار بھی دیکھ لیا دوزخ اسپر حرام ہو گیا **کاش** جمال مصطفوی ہم بھی دیکھتے تو اس نعمت سے مشرف ہوتے مگر اس وقت کہاں تھے جو دیکھتے اور کیوں نہیں دیکھ سکتے بسر ہی تزکیۂ نفس ضرور ہے جسکا ذکر پہلے کیا گیا **شعر** دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار ＋ جب ذرا گردن جھکائی دیکھلی ＋ اَللّٰھُمَّ احْشُرْنَا مَعَہٗ وَاَقِدْ مَنَالَحْتَ لِوَائِہٖ **ترجمہ** اے خدا میرا حشر کر رسول اپنے کے ساتھ اور قایم رکھ لوائے حمد کے نیچے ۔ اللہ اللہ کیا جمال مصطفوی ہوگا دل چاہتا ہے کہ مختصر طور پر کچھ حضور کے حسن کا بیان بیان کروں تا کہ عشاق مصطفوی اسے پڑھیں اور فقیر کو دعائے خیر سے یاد کریں

بیان حسن محمدی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔ بیہقی نے ابو اسحاق سے نقل کیا ہے کہ ایک عورت ہمدانی نے مجھ سے کہا کہ ایک دفعہ حج کیا ہم نے ہمراہ رسولخدا کے میں نے کہا اے عورت میں نہایت مشتاق ہوں کہ تو مجھ سے اوصاف رسولخدا بیان کرے کہ حضور کا کیسا حسن و جمال تھا

فالت کالبدر لیلۃ القدر ترجمہ کہا اُسنے جیسے چودہویں رات کا چاند واللہ میں نے نہیں دیکھا مثل اُنکے نہ قبل اُنکے نہ بعد اُنکے ۵ آتی ہے صد اوصاف قلم سے دم ترقیم + ہے جو ہر فرد اسکی نہ ہوگی کبھی تقسیم یہی ہے الف زلف ہے لام اور دہن میم + جو حرف ہے قرآن کا وہ ہے لائق تفہیم + وصف دہن تنگ میں وقت تجھے کیا ہے + کافی ہے بس اتنا ہی کہ اسرار خدا ہے + آتی ہے ثنائے در دنداں جو زباں پر + تقریر کے رشتہ میں پروتا ہوں میں گوہر + ہیرے کے نگیں نسبے ہوں کسطرح برابر + یہ بحر شرافت کے ہیں موتی تو وہ پتھر + ہنسنے میں جو حسن چمکتا ہے تو عکس انکا فلک پر بجلی سی چمک جاتی ہے دانتوں کی چمک پر + دل کسکا نہ گردن کی صفائی پہ ہو قربان + مہتاب کو ہے جس سے گلے ملنے کا ارماں + گویا کہ ہلال شب اول ہے گریباں + شانوں کی نشان اس حق سے کیا شان + اللہ کا نام ہاتھ سے حضرت کے عیاں ہے + قربان ہیں شان کے کیا شوکت و شاں ہے + ۵ کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا + عدیم المثل ہے خوئے محمد + واہ سبحان اللہ کیا جمال باکمال مصطفوی تہا جسے دیکھا ہی تمنا کی کہ اگر حکم ہو تو سجدہ کروں تو ہمارے حضور اسکے جواب میں یہی ارشاد فرماتے تھے کہ سجدہ سوائے خدا کے نہیں اگر سوائے خدا کے سجدہ ہوتا تو میں عورتوں کو ضرور حکم کرتا کہ تم اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کرو اس وقت عورتیں بھی فقیر کی وعظ میں معلوم ہوتی ہیں یہ ہمارے حضرت کا حکم ہے جو میں اپنی دینی بہنوں کو سناتا ہوں واہ کیا رحمۃ للعالمین کا بیان ہے کہ کوئی محروم نہ رہے یہ حدیث تو بڑی طول طویل ہے لیکن مختصر طور پر اس کا خلاصہ یہ ہے + حدیث

ایک وقت حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہؓ نے جناب سید عالم کی خدمت میں عرض کیا کہ ابا جان عورتوں میں سب سے اول جنت میں کونسی عورت جاویگی فرمایا آپ نے اے بیٹی فاطمہ یہ عورت ستر بانی جو تمہارے ہمسایہ میں بستی ہے یہ ارشاد کرنا حضور کا حضرت فاطمہ کو تعجب میں لایا کہ میں کل جاکر اس عورت کو دیکھونگی کہ یہ کیا عمل نیک کرتی ہے کہ جو مجھ سے پہلے جنت میں جاویگی

غرض کہ حضرت فاطمہؓ دوسرے روز اسکے گھر پر تشریف لیگئیں اور جاکر اسکو آواز دی اور وہ عورت دروازہ پر آئی اور کہا تو خاتون جنت ہے بیٹی رسول اللہ کی ہے آپنے فرمایا ہاں اس عورت نے عذر سے عرض کیا کہ اے بیٹی رسولخدا کی میری گستاخی معاف کرنا میں نے جناب رسولخدا سے سنا ہے کہ بدوں اجازت خاوند اپنے کے کسی کو گھر میں نہیں آنے دیتی ہوں یہ حضور کا ارشاد ہے ورنہ آپ ہمارے دین ایمان ہیں آج شام کو میرا خاوند آئیگا میں اس سے آپکے لئے اجازت لونگی اگر اس نے اجازت دی تو صبح میں اطلاع دونگی آپ بسم اللہ تشریف لائیں یہ میں خوب جانتی ہوں کہ جبتک تمہاری محبت ہمارے دل میں نہو گی مومن نہیں لیکن مجبور ہوں یہ حکم رسولخدا کا ہے کہ بدوں اجازت اپنے خاوند کے کسیکو گھر میں مت آنے دو۔ لکھا ہے خاتون جنت واپس آئیں رات کو اس عورت شتربانی کا خاوند اونٹوں کو لیکر آیا اسنے عرض کیا کہ آج ہمارے گھر حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہؓ تشریف لائی تھیں لیکن تیری اجازت کسیکی لئے نہ تھی میں نے یہ کہدیا کہ میں اپنے خاوند سے اجازت لیلونگی کل آنا۔ اسنے کہا زہے ہمارے نصیب کہ حضرت کے لخت جگر ہمارے گھر آئے اجازت ہے خیر صبح کو وہ تو اپنی شتربانی کے لئے چلا گیا اور حضرت آئیں اور آواز دی اسنے اسیوقت کواڑ کھولدئے کہ جلدی تشریف لائیے اے آمدنت باعث آبادی ما۔ مگر دیکھا کہ حسنینؑ آپکے ہمراہ ہیں عرض کیا صرف آپکی اجازت ہے بچوں کی اجازت نہیں آپنے حسنینؑ کو حکم دیا کہ تم دروازہ پر اسکے ٹھہرو تمہاری اجازت نہیں۔ واہ کیا عامل حدیث تھیں حضرت بی بی خاتون کو یہ خیال تھا کہ میں دیکھوں اسکا عمل کیا ہے حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ ایکطرف مصلا بچھا ہوا ہے وہ مصلا کچھ تو دھوپ میں ہے اور کچھ سایہ میں ہے اور وہ عورت دو رکعت نفل پڑھتی ہے اور قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو جاتی ہے اور سر برہنہ ہوکر جناب باری میں دعا کرتی ہے یا اللہ تیری عبادت مجھ سے کیا ادا ہوگی یا اللہ تو اپنی لونڈی کو محبت اپنی اور رسولخدا کی اور اسکی آل کی عنایت کردے حضرت فاطمہؓ اسکی عبادت دیکھکر حیران ہوگئیں اور کیا دیکھا کہ کچھ گرم پانی موجود ہے اور کچھ ٹھنڈا پانی موجود ہے حضرت فاطمہؓ نے کہا میں تجھ سے کچھ دریافت کرنا چاہتی ہوں اسنے دست بستہ ہوکر عرض کیا جو حکم حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ نصف مصلا تو تیرا دھوپ میں ہے اور نصف سایہ میں ہے اسکا کیا سبب ہے عرض کیا کہ اے بیٹی رسول اللہ کی میرا خاوند شتربانی کرتا ہے کبھی تو وہ سایہ میں آتا ہے

ادہر بہی دہوپ میں ہوتا ہے میں نے اسلیئے یہ کیا کہ میرے سر پر بہی سایہ اور دہوپ ہے **سبحان اللہ** کیا نیکبخت صالحہ عورتیں تہیں ایک ہماری عورتیں سرکش و نافرمان ہیں کہ اپنے خاوندونکی کچہہ بہی عزت نہیں کرتی ہیں۔ غیر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا یہ تو معلوم ہو گیا کہ اسمیں سبب ہے۔ اور یہ پانی گرم بہی ہو جو ہے اور ٹہنڈا بہی تیار ہے اسکا کیا سبب ہے عرض کیا انسان کو حاجت دامنگیر ہے اگر میرا خاوند اسیوقت آجاوے اور صحبت داری چاہے تو میں جلد غسل کرکے اپنی عبادت میں مشغول تو ہو جاؤں۔ افسوس ہماری بہنوں کو اسکا خیال نہیں ہے۔ غرض کہ حضرت فاطمہؓ نے گہر میں آنکر وہ سب حال حضرت علیؓ کو خوش کیا حضرت علیؓ نے حضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت فاطمہؓ نے آج مجہکو بہت ہی خوش کیا حضورؐ نے آپکو طلب فرمایا کہ بیٹی کیا بات ہے عرض کیا کہ میں آج اس شتربانی کے گئی تہی اسکا جو حال دیکہا میں نے بہی کیا اسوقت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اول کلام معتبر ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ اول جنت میں بہی شتربانی جاویگی اور اب آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اول جنت میں میری بیٹی فاطمہؓ جاویگی آپ نے فرمایا کہ اول تو ہی جنت میں جاویگی عرض کیا کیونکر فرمایا بیٹی تو ناقہ پر سوار ہوگی اور اس شتربانی کے ہاتہ میں اسکی نکیل ہوگی اول پیدل تو جنت میں وہ قدم رکہیگی اور سواری میں اول تو جاویگی۔ واہ کیا کلام رسول اللہ ہے کیا عورتوں کی خوش نصیبی ہے کہ خدا نے اس حدیث کو وعظ میں یاد دلادیا۔

حکایت ہے کہ ایک مرد سفر کو گیا تہا اور اپنی عورت کو کوٹہی کے مکان میں چہوڑ گیا تہا اور فہمایش کر گیا تہا کہ کوٹہے کے اوپر سے نیچے مت آنا لکہا ہے انہی ایام میں اس عورت کا باپ بیمار ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسنے عرض کیا کہ باپ میرا بیمار ہے اور میرے خاوند کا میری نسبت یہ حکم ہے حضورؐ میری نسبت کیا حکم کرتے ہیں میں باپ کی عیادت کو جاؤں یا نہیں فرمایا تجہہ پر تیرے خاوند کی اطاعت لازم ہے میں نہیں کچہہ اجازت دے سکتا ہوں کہا ہے اسکا باپ مر گیا۔ اسنے پہر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب میری نسبت کیا حکم ہے میں کوٹہی سے اتر کر جاؤں آج میرا باپ مر گیا ہے فرمایا میں نہیں اجازت دے سکتا ہوں پہر وہ دفن کیا گیا حضرتؐ نے اسکی تجہیز وتکفین کی بعد دفن کیا سو لخدا خود اس عورت کے پاس تشریف لائے فرمایا اے عورت

خدا نے تیرے باپ کو بسبب اطاعت خاوند کے بخش دیا اور فرمایا ہے کہ یہ تابعداری تو نے خاوند کی نہیں کی بلکہ یہ حکم بجا آوری میرے رسول کی ہے ۔ واہ کیا محبت تھی ان لوگونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **فقیر کہتا ہے** محبت وہ چیز ہے کہ جہاں انسان عقل کے ذریعہ سے برسوں میں پہنچتا ہے اس محبت کی بدولت ایک لمحہ میں وصال ہوتا ہے محبت ایسی چیز ہے کہ محبوب کو اپنے مکان میں لاتی ہے کمالات عزیزی میں لکھا ہے کہ جب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے اول سال کلام مجید حفظ کر کے سنایا تھا نماز تراویح کی ہو چکی تھی اس عرصہ میں ایک سوار زرہ بکتر وغیرہ لگائے ہوئے برچھا ہاتھ میں لیئے آیا اور کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف رکھتے ہیں جو وہاں تھے سب نے دوڑ کر انکو گھیر لیا اور پوچھا کہ حضرت یہ کیا تقریر ہے اور آپ کا کیا نام ہے انہوں نے فرمایا کہ میرا نام ابو ہریرہ ہے جناب سید عالم نے فرمایا تھا کہ ہم عبد العزیز کا کلام مجید سنتے چلینگے ۔ پھر مجھکو ایک کام کیواسطے بھیجدیا اس سبب سے دیر میں آیا ۔ یہ بات کہکر غائب ہوگئے **سبحان اللہ** اللہ نے اپنے عاشقوں کیلئے دنیا میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ کو بھیجکر اپنی محبت کا ایک نشان قایم کردیا اور انکو اپنے دیدار فیض آثار کی کھڑکی قرار دیدیا اور اپنے جمال کا آئینہ بنا دیا اور اہل ایمان کیلئے یہ حکم بھی بھیجدیا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۚ **ترجمہ** جس نے اطاعت رسول کی بیشک اُسنے اطاعت اللہ کی کی **تفسیر** محبت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا اللہ کو راضی کرنا ہے محبت کرنیوالوں نے حضرت سے محبت کیسی کچھ کی کہ جنہوں نے اپنی جان و مال کو رضاء الٰہی کیلئے بالکل فروخت کردیا الحمد للہ اس زمانہ ناقص میں بھی ایسے ایسے محب رسول اللہ اور ایسے انصار اسلام دیندار عاملان قرآن موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار ہزار آفرین ہے کہ باوجود اس جاہ و جلال اور حشم و خدم کے آنحضرت کی فیض کی برکت نے انپر ایسا اثر کیا ہے کہ انہوں نے احکام اللہ اور رسول کو اپنے سب کاروبار دنیوی پر مقدم رکھا ہے اور اپنی خواہشونکو بمقابلہ احکام اسلام بالکل مٹا دیا ہو تو بدون محبت رسول اللہ یہ بات کب حاصل ہو سکتی ہے **جیسا کہ ہز ہائینس رئیس المسلمین بدر الصلحا** رضا خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام

ملک سیرت فرشتہ صورت جناب معلے القاب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخاں صاحب
والی ٹونک جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اُنمیں سے اگر ایک شمہ
لکھہ سکوں تو کیا امکان جس خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا آپ صوم و صلوٰۃ
کے نہایت پابند جمعہ کو بلاناغہ جامع مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں اور یہ صفت آپ میں خاص ہے کہ جب
کوئی جنازہ سامنے سے آجاتا ہے خواہ امیر کا ہو یا غریب کا اُسکی نماز جنازہ ضرور پڑھتے ہیں بنفس
نفیس چند قدم تک اُسکو کندھا بھی دیتے ہیں رمضان شریف میں آپ دو کلام مجید ختم کرتے ہیں
ماشاءاللہ قرآن اچھا پڑھتے ہیں فقیر بھی نواب صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ شکریہ
یہ ہے طہّر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکّی عملک فی عمل الاخیار۔ ترجمہ پاک
کرے اللہ تیرے دل کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں
جناب فیع الزمانی بیگم صاحبہ مرحومہ خاتون عالیحضرت نواب حافظ
محمد ابراہیم علیخاں صاحب بہادر بالقابہ والی ٹونک جب فوت ہو گئیں
تو جناب نواب صاحب بہادر نے اُنکی ایصال ثواب کیلئے ایک مدرسہ اسلامیہ موتی باغ میں ہمیشہ کیلئے
جاری کر دیا ہے فقیر بھی یہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالے آن مرحومہ کی قبر کو نور سے بھر دے اور جنت
اعلے نصیب کرے ہمارے معزز و مقتدر دوست جناب حافظ محمد عبد القدوس صاحب
قدسی نے بیگم صاحبہ مرحومہ کی جو تاریخ رحلت فرمائی ہے میں بطور یادداشت اپنی کتاب میں بھی درج
کرتا ہوں ۔ چل بسیں خاتون نواب آج کیا ۔ حشر اک قدسی ہوا ہے ٹونک میں ۔ ہے تاریخیں
کہیں کل دردناک ۔ غم بہر درد آہ و بکا ہے ٹونک میں ۔ نواب صاحب کے میں کہاں تک اوصاف
لکھوں عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے ہر ادنے و اعلے کی طرف نظر فلاح ہے
ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم میں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں
ہی سے زینت اسلام ہے سبحان اللہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کیا اچھا زمانہ تھا کہ ذرات آسمیں
بھی تذکرہ رہتا تھا کہ وصف رسول خدا اسناد۔ اب ایک ہمارا زمانہ ہے کہ حضرت کے وصف سے

بعض لوگ مثل رندوں کے بہاگتے ہیں معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں پر نور آفتاب ایمان کا غیر چہکا ۵ خاک سو جائیں عدو جلکر ضیا ٭ دم میں جبتک دم ہے ذکر انکا سناتے جائینگے خمسہ کہتے ہیں گو دوش پر اپنے گنہ کا بار ہم ٭ پر ہیں مداح جناب ابرار ہم ٭ پا گئی اسدم کہیں گر طاقت گفتار ہم ٭ لطف پڑہکے وصف کوئی احمد مختار ہم ٭ لینگے خالق سے صلہ میں خلد کا گلزار ہم ٭ سبحان اللہ عجب شان رسول اللہ ہے دوم مجلس میں ایکمرشد کامل بیٹھا ہوا ہے ہزاروں مرید طالب خدا خدمت بابرکت میں دست بستہ حاضر ہیں اور اپنی مشکلیں اُس پیر کامل سے حل کررہے ہیں کوئی مرید عرض کررہا ہے کہ یا ہادی دوجہان ذکر اللہ کے قسم پر ہے ارشاد ہوتا ہے کہ تین قسم پر اول تو یہ کہ زبان سے اُسکی حمد اور تسبیح اور تحمید اور تہلیل و تکبیر پڑہی جاوے اور اُسکی کتاب پڑہی جاوے دوم ذکر قلبی وہ یہ ہے کہ اپنے لطائف باطنہ کو اور اپنے جمیع قوی کو اور ایک کو اُسکی طرف متوجہ کردے اور یہانتک محویت حاصل ہو کہ اپنے تئیں بہی بہول جاوے خواہ نفی و اثبات کرکے خواہ مراقبہ سے خواہ توجہ اور ہمت شیخ سے یہ بات حاصل ہو جب انسان کو یہ حالت نصیب ہوتی ہے تو جسطرح ممکنات میں ایک دوسرے کے اثر سے حال بدلتا ہے مٹی پہول کی صحبت سے معطر اور لوہا آگ میں رہنے سے انگر ہو جاتا ہے اسیطرح انسان پر آثار تقدس فائز ہوتے ہیں پہر تو اسکی زبان اور اسکے کان خدا کے کان اور اسکی آنکہ خدا کی آنکہ اور اسکے ہاتہ پاؤں اُسکے ہاتہ پاؤں ہو جاتے ہیں (حالانکہ وہ انسان کی ان چیزوں سے پاک ہے چنانچہ حدیث قدسی میں وارد ہے بروایت صحیح بخاری مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْئٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَأَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ الخ ترجمہ خلاصہ حدیث قدسی کا قدرت کی زبان سے فرمایا جل شانہ نے جن چیزوں کا میں نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے بڑہکر کسی محبوب چیز سے میری طرف بندہ تقرب نہیں کرتا اور نوافل سے میرا بندہ مجہہ سے مدام مقرب ہو جاتا ہے

یہانتک کہ میں اُسکو چاہنے لگتا ہوں پس ہو جاتا ہوں اُسکا کان جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ جس
سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے
تو میں اُسکو یقیناً دیتا ہوں اگر پناہ چاہتا ہے پناہ دیتا ہوں غرضکہ ایسا بندہ نفل ادا کرنیوالا
اللہ کی سمع اور بصارت کا مرتبہ پاتا ہے واضح رہے کہ اللہ ہاتھ پاؤں سے پاک ہے مطلب اس حدیث
کا یہ ہے کہ اللہ تعالے اولیاء اللہ کے ہاتھ پاؤں کان آنکھ کو ایسی توفیق دیتا ہے کہ یہ اعضاء
اُسکے کام میں مشغول رہتے ہیں غیر کیطرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے۔ اور پھر اس
بندہ سے آثار عجیبہ سرزد ہونے لگتے ہیں کہ جنکو معجزہ اور کرامات کہتے ہیں اس
عالم کا ہر ذرہ اُسکے جمال جہاں آرا کے لئے آئینہ ہو جاتا ہے اسی لئے ایک عارف نے فرمایا ہے
ما رئیت شئ الا ورئت اللہ فیہ یعنی میں جب کسی چیز کو دیکھتا ہوں تو اُسمیں خدا ہی نظر آتا ہے
سبحان اللہ کیا مرتبہ نوافل عبادت سے اولیاء اللہ کو حاصل ہوا کہ بعد انتقال کے بھی حیات
ابدی کا مرتبہ پایا ہمارے نبی عربی کی امت میں ایسے ولیاء اللہ ہزاروں لاکھوں گذرے ہیں جنکا فیض
ماشاء اللہ ابتک جاری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہیگا الحمد للہ اس زمانہ میں بھی
اولیاء اللہ ایسے ایسے موجود ہیں کہ جنکا فیض ایک ملکوں میں جاری ہے چنانچہ حضرت خواجہ خواجگان
غلام فرید صاحب سجادہ نشین چاچڑاں شریف علاقہ بہاولپور جو جو خوبیاں اللہ تعالے
نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا اور نہ قلم کو طاقت ہے کہ تحریر
کر سکے انمیں سے تبرکاً کچھ لکھتا ہوں۔ آپ حاجی حرمین شریفین۔ عارف باللہ۔ عابد۔ زاہد۔
مرتاض۔ سیاح۔ سیر چشم۔ دریائے معرفت۔ باذل۔ سخی۔ فیاض۔ مسکین پرور۔ خلیق۔ رحم دل
دستگیر بیکساں۔ صاحب کرامات وسیع۔ آپ بڑے سخنور۔ سخن سنج۔ سخنداں۔ آپکی کافیاں شیشۂ
عرفان کو چیرتی چلی جاتی ہیں ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم
کا مداح ہے آپکے سلسلہ بیعت میں رئیس المسلمین رکن الدولہ حافظ الملک نصرت جنگ
مخلص الدولہ نواب صادق محمد خان صاحب بہادر عباسی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی

والی

والی بہاولپور جو اللہ تعالے نے آپ ہیچ بیاں عطا فرمائی ہیں میں نہیں بیان کرسکتا ہوں آپ
بڑے دریا دل سخی ۔ فیاض ۔ آپ کی سخاوت اور رحم دلی نے آوازہ حاتم کو لوگوں کے دلوں سے بھلا دیا
آپکا عدل منصف حقیقی کو پسند ہے آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے اور طبیعت ہمیشہ بتواضع و تکریم
آمادہ آنکھ میں حیا و شرم ہے ۔ مذہب حنفی سُنی آپکی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے
آپ نہایت متشرع ۔ دیندار پابند صوم وصلوٰۃ آپکو اوراد و وظائف اور تلاوت قرآن کا بہت
شوق ہے ۔ آپ علماء فقراء کے بڑے قدرداں ہیں آپکی ایک حکایت ہے کہ ایکدن آپ
نور محل میں تھے یہ ایک عالیشان محل بہاولپور میں ہے جو نو لاکھ کی لاگت میں تیار ہوا تھا ایک
سنتری پہرہ دار کو دیکھا کہ نماز پڑہتا تھا ۔ آپنے اُس سے پوچھا کہ اب پہرہ پر کون ہے ۔ اُس نے
دست بستہ عرض کیا میں ہوں مگر نماز پڑہتا ہوں آیندہ نہ پڑہونگا ۔ فرمایا معاذاللہ منہا ۔ میری
کیا مجال و طاقت ہے کہ ایسے نیک کام سے بندگان خدا کو روک دوں نہیں نہیں میں تو خود
خدا سے چاہتا ہوں کہ میرا کوئی نوکر بھی نماز نہ چھوڑے اس بات کا انتظام ضرور چاہتا ہوں
کہ جب پہرہ دار سپاہی نماز کو جاوے تو اُسکا قایم مقام پہلے ہی سے کمربستہ موجود رہے ۔ چنانچہ
افسر فوج کو اس حکم سے متنبہ کیا گیا ۔ وہی قانون جاری ہے سبحان اللہ کیوں نہو ۔ یہ
پیر کامل حضرت خواجہ خواجگان کی صحبت کا اثر ہے ایسے حضرات کا ہونا اسلام کی زینت ہے
یہ فقیر بھی حضرت خواجہ خواجگان اور نواب ممدوح اور امراء و ارکین کا دل سے یہ شکریہ ادا کرتا ہے
طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوبَكُمْ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى اَعْمَالَكُمْ فِي اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے
اللہ تمہارے دلوں کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے کام
میں ۔ سبحان اللہ اللہ تعالے نے نواب صاحب کو ارکین اور مصاحب بھی ایسے ایسے عنایت
کئے ہیں جنکا دم آجکل کے زمانہ میں غنیمت ہے جیسے حضرت سید غلام مرتضی شاہ
صاحب مصاحب باختصاص حضور سیدی سندی ۔ بڑے ملنسار ۔ نہایت خلیق رحم دل
عابد مرتاض ۔ متشرع ۔ دیندار ۔ پابند صوم وصلوٰۃ ۔ رضاجوئی اللہ و رسول کا ہر وقت خیال

تلاوت قرآن مجید و اوراد سفر میں ترک ہوتے ہیں حضر میں آپ کا دم ہی غنیمت ہے

اور حضرت عالیجناب سید شیر شاہ صاحب سپہ سالار برادر کلاں سید غلام قمر

شاہ صاحب مصنف خاص - آپ بھی بڑے دیندار متشرع پابند صوم و صلوٰۃ خداترس حمل -

بڑے ملنسار - نہایت خلیق - آپکا دامن اخلاق بھی بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آپ یتیم پرور

مسکین نواز منصف مزاج - متواضع نیکبخت - دوست بہت - شریف نواز با مروّت آدمی ہیں

آپ بھی علما فقرا کے بہت قدر دان ہیں فی زمانا آپکا دم بھی بہت غنیمت ہے اور حضرت

عالیجناب سید محمد نواز شاہ صاحب چیف جج بہاولپور صاحب بھی بڑے دیندار

شریف دوست پرور - شریف نواز متواضع نیکبخت اور عادل ہیں شہرۂ دادگستری

اور آوازہ رعایا پروری آپکا چار طرف گیتی میں بلند ہے عدل و انصاف ان جناب کا منصف

حقیقی کو پسند ہے آپ بھی نہایت پابند صوم و صلوٰۃ ہیں - خداترس - شریفوں اور

حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں صالحین سے آپکو نہایت محبت ہے علماء فقراء

کو آپ دوست رکھتے ہیں الحمد للہ کہ فی زماننا آپکا دم بھی غنیمت ہے اور حضرت سید

محمد ابراہیم علی صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب حال مشیر مال بہاولپور

آپکے اوصاف کا میں بیان نہیں کر سکتا جو جو خوبیاں آپکو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی ہیں کیونکر

بیان ہو سکیں - متشرع متقی - خداترس - متین - عادل - کم گو - بے رو و رعایت -

دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے - ہر ادنےٰ و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے - ارکان مروّت آپ

کے چشم میں قطع نظر اسکے آپ بڑے امین دیانتدار ہیں - یہ ایک بڑا جوہر ہے - کمالات عزیزی

میں حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی لونڈی کا حال لکھا ہے کہ حالت جانکنی

میں آیت شریفہ - فَادْخُلِی فِی عِبَادِیْ وَادْخُلِی جَنَّتِیْ پڑھنے لگی حاضرین کو تعجب ہوا

اور اس کنیزک سے اس آیت کریمہ پڑھنے کا سبب پوچھا اُسنے ہاتھ اُٹھا کر بتایا کہ مجکو یہ دو آدمی

پڑھاتے ہیں مولانا صاحب کو اس حال سے اطلاع دی گئی - آپنے فرمایا اُس کنیزک سے کہو کہ

اُن پڑہانے والوں سے جو واقع میں فرشتے ہیں دریافت کرے کہ کس عمل کے باعث خداوند تعالےٰ نے اسکو بہشت عطا فرمائی۔ چنانچہ بعد استفسار لونڈی نے جواب پایا یہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بازار سے روغن زرد خرید کر لایا تہا تو میں نے اسکو آگ پر گرم کیا اسمیں سے ایک روپیہ برآمد ہوا وہ روپیہ تو میں نے مالک روغن زرد کو واپس دیا اور خود تصرف نہیں کیا یہ دیانت اور امانت تیری خداوند تعالےٰ کو پسند آئی اور اسکے عوض میں بہشت عطا فرمائی۔ **الغرض** اُس ہادی دو جہان اور پیر کامل سے کوئی مرید یہ عرض کرتا ہے یا ہادی دو جہان ہمکو معلوم نہیں کہ عبادت کے کتنے درجے ہیں اور عبادت کسکو کہتے ہیں **سبحان اللہ** پیر کامل ہر ایک مرید کی اطمینان فرماتے ہیں اور ارشاد کرتے ہیں کہ **عبادت** کے تین مرتبہ ہیں **پہلا** مرتبہ یہ کہ ثواب کی امید اور عذاب کے خوف سے عبادت کیجاوے **دوسرا** مرتبہ یہ کہ اپنی عبادت کے مقبول ہونے سے بزرگی اور کمال پیدا کرنیکے لئے عبادت کرے **تیسرا** مرتبہ یہ کہ عبادت خاص خدا کے لئے ہو (یعنی وہی مقصود ہو) اُسی کے اشتیاق میں عبادت ہو فرمایا **علیہ السلام** نے مَنْ بَکٰی بِاشْتِیَاقِ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْجَنَّۃُ الْمَاْوٰی یعنی جو کوئی خدا کے اشتیاق میں روے پس اسکے لئے آرام گاہ بہشت ہے اور حضرت شعیب علیہ السلام کا حال سنا ہوگا کہ دس برس تک برابر روتے رہے یہانتک کہ اندہے ہوگئے۔ پہر حق تعالےٰ نے انکی آنکہیں روشن کیں گیارہ برس پہر روے کہ اندہے ہوگئے پہر حق تعالےٰ نے انکو بینا کیا گیارہ سال پہر روے پہر نابینا ہوگئے پہر اللہ تعالےٰ نے انکی آنکہیں روشن کیں اور فرمایا کہ اے شعیب اگر واسطے بہشت کے تو روتا ہے تو وہ تیرے واسطے ہے اور اگر دوزخ کے خوف سے روتا ہے تو وہ خود تجہپر حرام ہے کہا اے پروردگار نہ میں تمنا بہشت کی رکہتا ہوں اور نہ خوف دوزخ کا فقط تیرے اشتیاق میں روتا ہوں **شعر** احمد بہشت و دوزخ بر عاشقان حرام است ✦ ہر دم رضاے جانان رضوان شد است مارا ✦ یہ عرض کرنا حضرت شعیب کا جناب باری میں یا الٰہی مجہے تو تو ہی مقصود ہے اور تیرے ہی لئے عبادت کرتا ہوں **شعر** دنیا و دین کو اور خریدار لے چلے ✦ ہم دل کے آئینہ میں فقط یار لیچلے ✦ فرمان ہوا فَعَلَیْکَ بِالْبُکَاءِ فَعَلَیْکَ بِالْبُکَاءِ یعنی پس رویا کر رویا کر۔ بعدہ دس سال اور روے اور اندہے ہوگئے۔ حضرت **ام المومنین** حفصہ

بنت امیر المومنین حضرت عمرؓ۔ روایت کرتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے گھر نوبت تھی اور میرا سر بازو پر آنحضرت کے تھا اور میں ریش مبارک آپکی کھجلاتی تھی اور میرا بھائی عبداللہ قرآن پڑہتا تھا اُسکی آواز پیغمبر علیہ السلام کے گوش مبارک میں پہنچی۔ آپ اُٹھ بیٹھے۔ میں نے سر اپنا حضرت کی بغل میں رکھا اور سو رہی جبکہ عبداللہ اس آیت پر پہنچا کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ **ترجمہ** ہرگز نہیں تحقیق وہ پروردگار اپنے سے اُسدن البتہ حجاب میں ہیں **پیغمبر علیہ السلام** رونے لگے اور آنسو آپکی چشم مبارک کا میرے بدن پر پڑنے لگے میں نے عرض کیا کہ رونا آپکا بہشت کے واسطے ہے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا دوزخ کے خوف سے ہے۔ فرمایا نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا خدا کے اشتیاق دیدار کے واسطے ہے۔ فرمایا۔ ہاں انا مشتاق ولی الاشتیاق انا مشتاق ولی اشتیاق یہ فرماتے تھے اور روتے تھے۔ ؎

آرزو دارم کہ مہمانت کنم ٭ جان و دل آں دوست قربانت کنم ٭ صحابہؓ اور تابعین اور تبع تابعین و اولیاء اللہ اور بزرگان دین کا حال تمام پر اظہر من الشمس ہے کہ انہوں نے رات کو کیسا کیسا قیام کیا کہ تمام تمام رات اشتیاق الٰہی میں روتے ہے **الحمد للہ** ہمارے زمانہ میں وہ امرار صالحین موجود ہیں کہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نے انہیں وہ اثر کیا ہے کہ انکے **اتقا** کا بیان نہیں ہو سکتا چنانچہ **حضرت عالیجناب افتخار الامرا بدر الصلحا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر**۔ فیروز جنگ۔ سی۔ ایس۔ آئی یہ جناب ذی عزت بدر الصلحا روالی ٹونک کے حقیقی چچا ہیں اور ریاست کے مدار المہام ہیں باوجود اس جلیل القدر مرتبہ کے آپکا یہ حال ہے کہ شب کو بعد نماز تہجد جناب باری میں بہت گریہ وزاری کرتے ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں۔ میں اُنکا بیان نہیں کر سکتا ہوں تتمہ اسمیں سے تحریر کرتا ہوں آپ **پابند صوم۔ صلوۃ۔ متقی۔ پرہیزگار۔ حاجت داشراق گذار۔ عابد۔ مرتاض۔ سیر چشم۔ باذل۔ سخی۔ فیاض۔ مسکین پرور۔ دستگیر بیکساں۔ شریف نواز۔ متواضع۔ خداترس۔ رحمدل**

کوئی سائل آپ کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا۔ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ
ہے ہر ادنےٰ و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت
آپ پر ختم ہیں عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے الحمدللہ ایسونکا ہونا فی زماننا رونق
اسلام ہے **القصہ** واہ کیا پیر کامل ہے کہ ہر ایک مرید کی استعداد اور حوصلہ کے موافق بیگانگی
کے پردے دور کر رہا ہے اور اپنے مریدونکو واصل بحق کر رہا ہے اور فائدہ لینے والونکے باطن کو طرح
طرح کی توجہ دے رہا ہے اور نفس کی پاکی کے کارخانوں کو رونق دے رہا ہے اور اپنے مریدوں کے
دلوں سے حجاب دور کر رہا ہے **اے لوگو** یہ پیر کامل کون ہے یہ شان محمد رسول اللہ ﷺ ہے **سوم**
مجلس میں ایک رسول اولوالعزم نورانی چہرہ بڑے قصد والا عالی ہمت بیٹھا ہوا ہے اور امت کو راہ
راست پر لانے اور اُنکے سمجھانے کے واسطے ہزارہا عمدہ عمدہ **تدبیریں** پیش کر رہا ہے اور کہیں ارشاد
ہو رہا ہے۔ قال اللہ تبارک و تعالیٰ۔ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ترجمہ اللہ تبارک و تعالےٰ نے فرمایا
اپنے ماں باپ کی خدمت کرو۔ اور یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ جنت تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے
اُنکی خدمت کر کے جنت حاصل کرو۔ اگر محتاج ہیں تو اُنکو کھانا دو اور اگر تونگر ہیں تو اُنکا ادب بجالاؤ
اور کہیں قصص کو سنا رہا ہے **حکایت** اللہ سبحانہ تعالےٰ نے سلیمان علیہ السلام کیطرف وحی
بھیجی کہ تو دریا کے کنارے پر جا وہاں ایک عجیب چیز دیکھیگا **سلیمان** علیہ السلام مع جن و انس
کے بموجب دریا کے کنارے پر پہنچے تو اُنہوں نے دائیں بائیں طرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا عفریت کو
حکم دیا کہ تو دریا میں غوطہ لگا جو تو وہاں پاوے اُسکی خبر مجھے دینا اُسنے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے بعد
لوٹ کر آیا عرض کیا کہ یا نبی **اللہ** میں نے اس دریا میں اتنے اتنے دور تک غوطہ لگایا میں اُسکی تہ
تک نہیں پہنچا نہ اُسمیں میں نے کوئی چیز پائی۔ دوسرے عفریت کو حکم دیا اُسنے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے
بعد لوٹ کر آیا اُسنے بھی پہلے کیطرح کہا مگر اُسنے بہ نسبت پہلے کے دوگنی مسافت طے کی پھر **آصف**
بن برخیا اپنے وزیر کو حکم دیا جنکا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ
مِنَ الْكِتَابِ ترجمہ کہا اُس شخص نے جو نزدیک اُسکے تھا علم کتاب سے۔ اُسنے کہا کہ تو اس دریا کے

[illegible]

اندر کی خبر لا - وہ ایک قبہ سفید کافور کا نے آئے اسکے چار دروازے تھے ایک موتی کا دوسرا یاقوت کا تیسرا جواہر کا چوتھا سبز زبرجد کا تھا - اور یہ سب دروازہ کھلے ہوئے تھے اسکے اندر ایک قطرہ پانی کا نہیں جاتا تھا اور وہ دریا کے اندر ایسی گہری جگہہ میں تھا کہ جتنی دور پہلا افریت یعنی جن گیا تھا اسکی لنسبت اسکی مسافت تین گنی تھی جو حساب سے سیکڑوں میل معلوم ہوتی ہے - آصف نے اسکو لاکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو رکھدیا قبہ کے وسط میں ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت پاک و صاف کپڑے پہنے ہوئے نماز پڑھتا تھا سو وہ حسن کسی شب کی سحر نے نہیں پایا ﴿ وہ روے دل افروز قمر نے نہیں پایا ﴿ رنگ لب نازک گل تر نے نہیں پایا ﴿ نور اس عقد دنداں کا گہر نے نہیں پایا - سلیمان علیہ السلام اس شخص کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ اس دریا کی تہ میں تجھکو کونسا عمل لایا اسنے عرض کیا یا نبی اللہ میرا باپ اپاہج تہا اور ماں اندھی تھیں انکی خدمت میں ستر برس رہا جب میری ماں مرنے لگی تو اسنے کہا یا اللہ اسنے تیرے حکم سے میری اطاعت کی ہے یا اللہ تو اپنی اطاعت میں میرے بیٹے کی عمر دراز کر اور جو کتاب اللہ میں وعدہ ہے وہ اسے ایفا کر اور جب میرے باپ کی وفات ہونے لگی تو اسنے بھی جناب باری میں دعا کی کہ یا اللہ تو میرے بیٹے سے ایسی جگہ میں عبادت لے جہاں اسپر شیطان کا دخل نہو پھر میں انکے دفن کرنیکے بعد اسکے کنارہ پر آیا میں نے یہ قبہ رکھا ہوا دیکھا اسکا حسن دیکھنے کیلیے اسکے اندر گہسا - اتنے میں ایک فرشتہ آیا اسنے اس قبہ کو اٹھایا اور میں اسکے اندر تہا پھر اسنے مجھے اس دریا کی تہ میں اتار دیا - سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ قصہ کس زمانہ میں ہوا اور اس زمانہ میں کون نبی تہا اور تو نے کس نبی کی صحبت پائی اسنے عرض کیا کہ وہ زمانہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا تہا - سلیمان علیہ السلام نے تاریخ میں فکر کیا تو معلوم ہوا کہ اسکو دو ہزار سو برس ہوئے - عجب شان ایزدی ہے کہ وہ شخص باوجود اتنی مدت کے جوان تہا ایک بال تک بھی اسکا سفید نہ ہوا تہا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا اے عزیز دریا کے اندر تیرا کھانا پینا کیا ہے - اسنے عرض کیا - یا نبی اللہ ہر روز ایک سبز پرندہ اپنی چونچ میں

ایک زرد چیز مثل آدمی کے سر کے لاتا ہے میں اُسکو کھا لیا کرتا ہوں دین و دنیا کی ہر **نعمت** کا مزا مجھے اُسمیں مل جاتا ہے میری بھوک پیاس گرمی سردی نیند اونگھ سستی وحشت دہشت سب دور ہو جاتی ہے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو ہمارے ساتھ رہنا چاہتا ہے یا تجھکو تیری جگہ پہ پہنچا دیں۔ اُسنے عرض کیا یا نبی اللہ آپ تو مجھے وہیں پہنچا دیجیے۔ آپ نے آصف کو حکم دیا۔ اسکو وہیں پہنچا دیا پھر سلیمان علیہ السلام نے کہا دیکھو اللہ تعالے نے والدین کی دعا کیسی قبول کی۔ میں تمکو ماں باپ کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اللہ تعالے تمپر رحم فرماوے اے اللہ تو مجھے والدین کے احسان کرنیکا الہام کر۔ **فقیر کہتا ہے** کہ اولاد صالح بھی ایک نعمت عظمے ہے اللہ تعالے کی نعمتوں میں سے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎ دولت کوئی دنیا میں پسر سے نہیں بہتر ٭ راحت کوئی آرام جگر سے نہیں بہتر ٭ لذت کوئی پاکیزہ ثمر سے نہیں بہتر ٭ نکہت کوئی بوئے گل تر سے نہیں بہتر ٭ صدموں میں علاج دل مجروح یہی ہے ٭ ریحان ہے یہی روح یہی روح یہی ہے ٭ شوکت یہی صولت یہی جلال یہی ہے ٭ ثروت یہی حشمت یہی اقبال یہی ہے ٭ سرمایہ یہی نقد یہی مال یہی ہے ٭ گوہر یہی یاقوت یہی لعل یہی ہے ٭ دلبند ہو پہلو میں تو غم پاس نہیں ہے ٭ کچھ پاس نہیں گر یہ دُرِ قیمت پاس نہیں ہے۔ **چونکہ** اس **مقام** پر یہ اشعار بطور جملہ معترضہ بیان کئے گئے ہیں ورنہ **فقیر** کا مطلب اصلی اس جگہ پر یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے جو کچھ احکام اللہ اور رسول کی بجا آوری کی یہ بات کچھ **تعجبات** میں سے نہیں ہے اسلیے کہ یہ لوگ **صحبت** یافتہ انبیاء علیہم السلام کے تھے۔ **عجب** یہ ہے کہ جن لوگوں نے۔ نہ انبیاء علیہم السلام کو دیکھا اور نہ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کو دیکھا۔ جیسے کہ ہم تم۔ کہ صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے احکام ہم تمکو بزبانی علمائے ربانی پہونچے اُسپر یہ ایمان بالغیب لائے اور وہ بجا آوری احکام اسلام کی کہ اپنی خواہشوں کو **بمقابلہ** احکام اسلام بالکل مٹا دیا آنحضرت کے فیض نے وہ اثر کیا کہ اپنی جان و مال کو رضائے الٰہی میں فروخت کر دیا ہے اللہ کی رضا جوئی کیواسطے شب بیداری کرتے ہیں اور جناب باری میں گریہ و زاری کرتے ہیں

اور اپنی خطاؤں کی اللہ سے معافی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں ۔ رَبَّنَا اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّ
ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ؕ ترجمہ کہ اے رب ہمکو استقلال عطا کر
اور ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور فتح دے ہمکو کافروں کی قوم پر تفسیر یہ دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ ہمکو
محبت اسلام عطا کر اور ہمکو مسلمان رکھ اور شیاطین سے ہمکو بچا ۔ الحمد للہ کہ ایسے ایسے امراؤ
وصالحین ہمارے زمانہ میں جو ان صفتوں سے موصوف ہیں موجود ہیں جنکی عالی ہمتی پر ہزار ہا آفرین ہے
باوجود اس فارغ البالی اور عہدہ جلیل القدر کے انکا یہ تقوے ہے ۔ چنانچہ حضرت
عالیجناب بدر العلی رملک سیرت فرشتہ صورت افضل الکرام
اشرف العظام صاحب حسن خلق محمدی تابع شریعت احمدی آل نبی اولاد
علی میر عابد علی صاحب خلف الرشید میر عبد الواحد صاحب مرحوم سابق بخشی ریاست پٹیالہ
حال مختار فرخ نگر ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں
بیان نہیں کر سکتا ہوں جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا
آپ عابد ۔ مرتاض ۔ متین ۔ کم گو ۔ فیاض ۔ عادل شریف نواز ۔ متواضع ۔ رحمدل ۔
خدا ترس ۔ متقی ۔ بردبار ۔ سخی ۔ باذل ۔ دوست پرور ۔ علماء و فقراء کے قدردان ۔ صلحا
سے بہت محبت ہے ۔ تہجد گذار ۔ پابند صوم و صلوۃ ۔ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور
کشادہ ہے ۔ ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے ۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں
ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ۔ آپ بڑے درجہ کے دیانتدار ہیں آپکی حکایت
ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت اہل مقدمہ آپ کے گھر گھی دیگئی جب آپ گھر میں تشریف لائے
دریافت کیا کہ یہ گھی کیسا ہے عرض کیا کہ ایک عورت اہل مقدمہ دیگئی ہے آپ نے فرمایا تم نے
کیوں لیا اتنے میں وہ عورت بھی آگئی آپنے اسکو سمجھایا کہ ہمارے رسول خدا صلعم نے رشوت کو منع فرمایا
ہے ۔ تم یہ گھی لیجاؤ میں تمہارا مقدمہ از روے انصاف کرونگا ۔ مجھکو خدا کا بہت خوف ہے
اس عالی حوصلگی پر ہزار آفرین ہے ۔ فی زماننا ایسوں کا ہونا بہت غنیمت ہے فقیر بھی انکا دل سے

شکریہ ادا کیا ہے۔ شکریہ یہ ہے۔ طمّر اللّٰہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی اعمالک فی عمل الاخیار۔ القصہ کہیں وہ رسول یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ ایماندار کی روح کو ملائکہ آسمانوں کی طرف لیجاتے ہیں۔ ہاں اُنکے لیئے دروازۂ افلاک کے کہلتے ہیں (مشکوٰۃ) روح پاک اس تن کے قفس سے نکلکر سمٰوات کیطرف اسطرح دوڑتی ہے کہ جسطرح بلبل قفس سے نکلکر چمن کیطرف اُڑتی ہے

اشعار تو ئی آں دست پرور مرغ گستاخ ✤ کہ بودت آشیاں بیروں ازیں کاخ ✤ چرا زاں آشیاں بیگانہ گشتی ✤ چو دوناں جغد ایں ویرانہ گشتی ✤ بفشاں بال و پر زآمیزش خاک ✤ بپر تا کنگرۂ ایوان افلاک ✤ ہماٰئیو یہ اوصاف پیدا کرو تاکہ یہ مرتبہ حاصل ہو۔ اس بے بنیاد ہستی پر یہ غرّہ و مستی اور غفلت

ع کس کس گل رنگیں کی نہ اس باغ میں تہی دہوم ✤ اک آن میں شبنم کیطرح ہو گئے معدوم ✤ دیکہا ہے یہ رنگ عجب ہستی موہوم ✤ کیا قصد ہے گلچیں اجل کا نہیں معلوم ✤ اس باغ میں جس گل کو دیکہا وہ رواں ہے ✤ جس گل پہ بہار آج ہے کل اُسپہ خزاں ہے ✤ دنیا یہ صدا عبرت و اندیشہ کی جا ہے ✤ یاں کیسا مقام اُٹھ پہر کوچ لگا ہے ✤ جا بیٹھیں چلے مرگ کا دروازہ کہلا ہے ✤ رہجا ئیگا نکو ئی یہی آواز درا ہے ✤ ہے راہ کڑی زاد سفر پاس نہیں ہے ✤ منزل پہ پہنچنے کی ہمیں آس نہیں ہے عبرت وہ استحکام کہاں۔ شاہجہانی عمارتیں ہی کئی سو سال بعد ہلنے لگتی ہیں۔ مجکو ایک دوست کے مکان دیکہنے کا بعد مدت کے اتفاق ہوا۔ کیا دیکہتا ہوں کہ ہر جگہ کا چونا جہڑ گیا دیواروں میں ادہر اودہر دراڑیں پڑ گئیں نہ کمرے پر وہ رونق ہے۔ نہ کڑی تختہ کا وہ حال یہ دیکہکر مجکو ترکیب انسانی کیطرف دہیان آیا کہ اسی طرح یہ گل ہی مرجہا جاتا ہے اور اس خانہ تن کا نقشہ چند روز میں ایسا ہی بگڑ جاتا ہے

اشعار افسوس کہ گلرخاں کفن پوش شدند ✤ وز خاطر یکدگر فراموش شدند ✤ آنانکہ بصد زباں سخن میگفتند ✤ آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند ✤ پہر چند احباب و عزیز و اقارب کی وہ شکلیں کہ جو ہمارے روبرو تہیں خاک میں ملگئی تہیں آنکہوں کے روبرو کہڑی ہو گئیں۔ پہر تو بے اختیار میرے اور ارباب جلسہ کے دل آنکہوں کی راہ آنسو ہو کر بہنے لگے ع مقدور ہو تو خاک سے پوچہوں کہ اے لئیم ✤ تو نے یہ گنجہائے گرانمایہ کیا کیئے۔ اس بے بنیاد ہستی پر یہ کچہ غفلت ع

اے شمع صبح ہوتی ہے روتی ہے کس لئے ÷ تھوڑی سی رہ گئی ہے اسے بھی گذار دے
شمع سحر ور بھو بزم فروزی یہ بہت ÷ رات بھر کی یہ تجلی ہے سحر کچھ بھی نہیں

فقیر کہتا ہے کہ تھوڑی سی زندگانی پر ایسے اللہ اور رسول کی مخالفت کرنا بڑی شقاوت ہے میں نے یہ سب صاحبونکو آئینہ کرکے دکھا دیا کہ امرا کا آجکل یہ حال ہے کہ باوجود ایسے عہد طلوع کے انکو اللہ اور رسول کا خوف کسقدر دامنگیر ہے کہ اپنی نفسانی خواہشونکو مقابلہ احکام اسلام کے بالکل مٹا دیا - وائے بر حال غربا کہ باوجود نملنے دنیا کے یہ غفلت کہ نماز پر نماز قضا ہوتی چلی جاتی ہے اور کچھ خیال نہیں ؎ مجرم ہوں کبھی ایسی خطا کی نہیں میں نے ÷ بھولے سے بھی آپ اپنی ثنا کی نہیں میں نے ÷ دل سے کبھی مدح امرا کی نہیں میں نے ÷ تقلید کلام جہلا کی نہیں میں نے ÷ مگر کیا کروں حق بات کو چھپا نہیں سکتا - اسلئے کہ حق کا ظاہر کرنا عبادت ہے پس اس خیال سے امرائے صالحین کے نام نامی بطور یادداشت واسطے عبرت دلانے غربا کے جا بجا درج کئے - کہ یا اللہ یہ لوگ امیر ہوکر تھے خوف سے فقیر خصلت ہوگئے فی زماننا اللہ کے بندے ایسے ایسے موجود ہیں جنکا یہ حال ہے کہ دل بیار دست بکار چنانچہ

حضرت عالیجناب عندلیب گلستان محمدی صاحب دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال حاتم کرم سکندر دوراں نوشیروان مآل عبد الحمید خانصاحب نائب ناظم اناحد گڈہ ساکنہ قصبہ سورجپور جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں - حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک سے بہتر پاتا ہوں - آپ نہایت لائق مرتاض عابد - متین امین دیانتدار - کم گو - فیاض - باخبر - عادل شریف نواز - دوست پرور متواضع - رحمدل خدا ترس متقی - بردبار - سخی - باذل - پابند صوم و صلوۃ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے - ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں - سپہر اونچے واعلے کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے - علماء فقراء کے قدر دان صلحا سے بیت صحبت ہے - آپکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے - اور شیریں

زبانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے سچ تو یہ ہے کہ فی زمانہ ایسوں کا ہونا غنیمت ہے فقیر بھی
اُنکا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے طہّر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی اعمالک فی عمل
الاخیار الغرض وہ رسول اللہ کے بندونکو ہر طرح سے سمجھا رہا ہے کہ گناہ کی پانچ قسمیں ہیں
اوّل وہ کہ جنکا اثر سب بدن پر پہنچتا ہے وہ زنا ہے جسکو الفواحش میں تعبیر کیا ہے دوم وہ جنکا
اثر عقل پر پہونچتا ہے وہ شراب ہے جسکو الاثم سے تعبیر کیا ہے سوم وہ جنکا اثر عزت پر پہنچتا
ہے چہارم وہ جنکا اثر مال پر پہنچتا ہے اور جان پر بھی انکی طرف البغی بغیر الحق میں اشارہ ہے
پنجم وہ جنکا اثر بدن اُسکی روح اور دین پر پہونچتا ہے یہ شرک کیطرف اشارہ ہے یعنی کسیکو بمقابلہ
خدا کے شریک کرنا۔ الحمد للہ اسوقت میں اللہ کے بندے ایمان بالغیب اللہ اور رسول پر لانیوالے
اور عامل قرآن و حدیث کے موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ جنہوں نے اللہ کے
خوف کے سبب سے اپنے گناہوں سے توبہ کر دی ہے۔ چنانچہ حضرت عالیجناب میاں بختور
صاحب تاوڑی سناھی سرشتہ دار نیابت برنالہ علاقہ سرکار پٹیالہ
یہ حضرت نہایت لائق۔ بالکہ الیق۔ علم میں ہم پلہ نجیب خاں مرحوم کے ہیں اُنکی بعد اُنکا دم غنیمت
ہے۔ یہ حضرت نہایت سخنور اور سخن سنج ہیں ریاست میں ایسے لوگوں کا ہونا غنیمت ہے۔ وہ
حاکم بڑا صاحب اقبال ہے جسکی خدمت میں ایسے لوگ ہوں۔ جنکی لیاقت کی شہرت دہلی تک پہنچی کہ ہم
لوگ بھی اُنکے مداح ہو اور اُنکا حال بطور یادداشت کتاب میں جمع کیا گیا۔ تاکہ انکا نام کو بقا ہے
یہ صاحب نہایت سیر چشم۔ مرتاض۔ صالح فیاض۔ بادل۔ شریف نواز خدا ترس۔ رحمدل۔
متواضع۔ ایکا دامن اخلاق بڑا وسیع ہے۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ دوست پرور۔ شب بیدار
صاف دل فقیر بھی انکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے طہّر اللہ قلبک فی قلوب الابرار
و زکی اعمالک فی عمل الاخیار حاصل کلام وہ رسول بڑے حوصلہ والا۔ قرآن مجید
میں سے ہر قسم کے احکام پیش کر رہا ہے اور یہ ارشاد فرما رہا ہے قال اللہ تبارک و تعالیٰ۔ وَ
مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ترجمہ اللہ تبارک تعالیٰ اس آیت میں

یہ خبر دیتا ہے کہ میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے - اور کہیں یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ انسان کو فکر کرنا چاہیئے کہ اب کیا وقت ہے کیا کرنا چاہیئے - کہیں یہ ارشاد ہو رہا ہے کہ وہ سونا بہتر ہے جسمیں ارادہ بیداری کا ہو - اسلئے کہ انسان کا پیدا کرنا حقیقت میں معرفت ہے غرض مقصود یہ ہے کہ آدمی جو کام کرے عقل و فہم سے کرے اور کہیں یہ ارشاد فرما رہا ہے - وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ترجمہ کہ تیرے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اسکی عبادت کرو - اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ خدا سے مدد مانگو تفسیر انسان کا نام عبد ہے اور عبد اسکو کہتے ہیں جو عبادت کرے - خدا کا حکم مانے اپنے آپکو محکوم جانے اور پہچانے کہ حق میرا معبود ہے اسکی عبادت مجھپر فرض ہے اگر سجدہ میں نہ جھکونگا نافرمان کہلاؤنگا اگر تابعدار رہونگا - نجات پاؤنگا - اُسنے میرے جسم کے سب اعضا بنائے ہیں کہ میں اُنکی مدد سے خدا کی عبادت کروں سر سجدہ میں دھروں کانوں سے اُسکے کلام سنوں اور آنکھوں سے اُسکی صنعت دیکھوں زبان سے اُسکا ذکر کروں اور ہاتھوں سے دعا مانگوں خیرات دوں دل میں اُسکی محبت رکھوں اُسکے بدون غیر کا خیال نہ لاؤں اور پاؤں سے چلکر کسیکو فائدہ پہنچاؤں اور صالحین کی زیارت کروں - الحمد للہ اس زمانہ میں بھی اس اوصاف کے لوگ موجود ہیں کہ باوجود ایسے جلیل القدر عہدوں کے اُنکا ان باتوں پر خیال ہے کہ جو کچھ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچے بہتر ہے چنانچہ **حضرت عالیجناب شیخ مہر علی صاحب ساکن سرائے نور محل ضلع جالندھر انسپکٹر گوجرانوالہ** - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں اُنکو بیان نہیں کر سکتا ہوں حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا - ایک خدا ترس معدل - متواضع - متقی - عابد - سیرچشم - باذل - فیاض - متین - کم گو - دوست پرور عادل - سخی - شریف نواز - عالی خاندان - صاف دل - خلیق - ملنسار - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع و کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - سالکان

مروت آپ پر ختم ہیں - سرا دینے والے کی طرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپ کے لطف کا
مداح ہے - عمدہ برتاؤ خوش عقیدہ - خوشرو - عادل انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے
جس مقام کو شیخ صاحب موصوف نے چھوڑا وہاں کی رعایا حشیم پر آب ہی - آپ دہلی کے لوگوں کے
دلوں سے اب تک نہیں بھولے - آپ قدردان علما و فقراء کے بہت ہیں اصل تو یہ ہے ایسوں کا ہونا
رونق اسلام ہے **فقیر** بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ
الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى اَعْمَالَكَ اِلٰى عَمَلِ الْاَخْيَارِ **فقیر کہتا ہے** کہ اس رسول کا اسلامیوں پر
وہ اثر ہوا کہ کبھی کسی نبی کی امت پر نہیں ہوا - پنجگانہ نماز - کہ جسمیں روحانی و جسمانی عبادت
اور استعانت اور استغفار اور اپنی عاجزی اور خدا کی شکر گذاری اور اسکی ثنا و صفت اور
دعا ہے - پھر اسکے ساتھ سنن اور نوافل - اور پھر شب بیداری - جسکی نسبت فرمایا ہے - وَالَّذِيْنَ
يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا - کہ خدا کے خالص بندے اسکے لئے سجدہ اور قیام میں
شب گذاری کرتے ہیں **فقیر** کہتا ہے یہ بات کسی سبب سے نہیں ہے کہ محبت اور خوف الٰہی سے
شب بھر رونا اور اس سے ہی مست و بیخود ہونا کہ نہ تن کی خبر ہے نہ بدن کی - **نقل** ہے کہ
ایک بزرگ دہلی کی جامع مسجد میں چودہ فرسخ سے صبح کے چلے ہوئے آتے اور جمعہ ادا کرتے اور اپنے
ساتھ لائی ہوئی روٹی تناول فرماتے بعد جمعہ روانہ ہو جاتے کہو تو بدون محبت ایسے کام کب ہو سکتے
ہیں **سبحان اللہ** سرور کائنات علیہ السلام - اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین
کی بلکہ اولیاء متاخرین حضرت محبوب سبحانی **عبد القادر جیلانی** قدس سرہ اور حضرت **بایزید
بسطامی** اور حضرت **جنید** بغدادی اور حضرت **معین الدین** چشتی رحمہم اللہ وغیرہم
کے احوال بیان کرنیکی یہاں گنجایش نہیں خود آنحضرت کے سینہ فیض گنجینہ سے ایک ہانڈی
کے جوش کی سی شوق الٰہی میں آواز آیا کرتی تھی - اور حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کو شام سے صبح ہو جاتی
تھی مگر اس ذوق میں انکو خبر نہ ہوتی تھی - ان لوگوں کی روحانی قوت اسدرجہ کو غالب آگئی تھی کہ جو انبیاء
بنی اسرائیل سے معجزے سرزد ہوئے ہیں ایسے کرامات سرزد ہوئی ہیں - اس امت کے اولیاء سے

بطفیل آنحضرت صلعم کے اکثر کرامات اور خرق عادت ظہور پائی ہے اور تا قیام قیامت یہ سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ اکثر اوقات دشمنانِ دین متین کے سبب سے عاجز آئے۔ چنانچہ بوعلی سینا حکیم نے شاہ عبدالرزاق قدس سرہ کے خرق عادت سے ہدایت پائی اور مولانا فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ کی خرق عادت دیکھکر پانسو شاگرد مسلمان ہوئے اور بہت سے ذاکرین اولیاؤں کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں جیسے قاضی بخش صاحب سادات کرمانی خیر آبادی قدس سرہ سے اللہ کے بندوں کو بہت سا فیض ہوا انکی اولاد سے باوجود جلیل القدر عہدے کے امیر ہو کر فقیر خصلت بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت عالیجناب میر طفیل احمد صاحب انسپکٹر جونپور خلف الرشید میر اکبر علی صاحب مرحوم سادات کرمانی خیر آبادی حضرت قاضی بخش صاحب آپکے جد امجد ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا حسن خوبی کو جو میں اپنی فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک سے ایک برتر پاتا ہوں آپ باخیر۔ فیاض۔ مرتاض۔ بزرگ زادہ متین۔ عابد۔ صالح۔ متقی بردبار۔ باذل۔ خدا ترس۔ متواضع۔ رحمدل۔ دوست پرور۔ شریف نواز۔ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت متواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ ہر ادنےٰ و اعلیٰ کی طرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ برتاؤ آپکا عمدہ ہے۔ علماء فقراء کے آپ بہت قدردان ہیں فی زمانا ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ الحاصل و مدعا یہ کہ عجیب طرح سے لوگوں کو سمجھا رہا ہے ایک حسرتناک واقعہ جو پیش آنے والا ہے وہ لوگوں کو یاد دلا رہا ہے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۵ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۵ ترجمہ پھر کیا ہوگا جبکہ ہم ہر ایک قوم سے گواہی دینے والا لاوینگے اور تجکو اے نبی ان لوگوں پر گواہ بنا کر لاوینگے۔ اسدن تو منکر اور جنہوں نے رسولکی نافرمانی کی ہے یہی آرزو کرینگے کہ کاش زمین میں سما جائیں اور اللہ سے کوئی بات بھی

نہ چھپا سکینگے تفسیر کہ جسپر ورزہیم ہر ایک گروہ کے ہادی کو اُنپر اُنکی نافرمانی ثابت کرنیکے لیے گواہ
بناکر لائینگے اور تجکو بھی اے محمد مخالفوں پر گواہ بنائینگے فقیر کہتا ہے اسیطرح عقل بھی جو
اُسکو بُری باتوں سے مانع تھی گواہی دیگی) تو ان کا کیا حال ہوگا۔ اُسدن تعٰ اللہ اور رسول کے نافرمان
بھی آرزو کرینگے کاش ہم نہ پیدا ہوئے ہوتے تو یہ پردہ دری کاہیکو ہوتی۔ لکھا ہے کہ بہت روئیں
ابھی باقی ہونگی اور قیامت آجائیگی۔ تو وہ یہ کہینگے دوہرہ بھلا ہوا ہم بسرے جو سر ٹلی بلا ہم جیسے تھے
ویسے رہے۔ بلکہ کبھی نہ بنائے بخاری نے روایت کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ انحضرت نے
اُبیؓ سے فرمایا کہ خدا نے مجھے حکم کیا۔ کہ تجھسے کچھ قرآن سنوں۔ اُبیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا خدا نے
میرا نام لیا ہے۔ فرمایا کہ ہاں۔ لکھا ہے کہ اُبیؓ کو ایک وجد طاری ہو گیا۔ پھر بھی آیتیں شروع کیں جب
یہاں تک حالت پہنچی تو انحضرت زار زار قوم کی حالت پر رونے لگے اور فرمایا اے اُبی بس کرے اُبی بس۔ مجھہ
میں زیادہ طاقت سننے کی نہیں۔ فقیر کہتا ہے کہ خلاف کرنا اللہ اور رسول کا سب سے بڑا گناہ ہے
بھائیو رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے تمہارے لیے کیا بلکہ تمام جہان کے لیے کسوٹی ہیں۔ اب صاحبان
کو یہ بات خوب معلوم ہوگی۔ کہ خوشنویسوں کا قاعدہ ہے کہ زمانہ سلف کی مشق دیکھکر لکھتے ہیں۔ حالانکہ
وہ بھی استاد کہلاتے ہیں۔ ایسے ہی رسول اللہ ہمارے تمہارے سبکے لیے اُستاد ہیں۔ اسی لیے آپنے فرمایا
کہ اگر موسیٰ کلیم اللہ میرے زمانہ میں زندہ ہوتے اور میری پیغمبری کو پاتے اُنسے کچھ نہ بن پڑتی میری ہی تباع
کرتے یہ مقام غور ہے کہ جنکی شان میں اللہ یہ فرمائے وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ترجمہ اور پسند
کر لیا میں نے تجکو واسطے ذات اپنی کے یعنی اے موسیٰ میں نے تجکو اپنے لیے بنایا۔ اور رسول صلے اللہ
علیہ وسلم یہ فرمائیں لَوْ كَانَ مُوسَىٰ حَيًّا وَأَدْرَكَ نُبُوَّتِي لَاتَّبَعَنِي اور اگر موسےٰ زندہ ہوتے اور پاتے
نبوت میری کو البتہ میری پیروی کرتے۔ لوگو اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے رسول کی بڑی شان ہے اشعار
کشاف مشکلات دو عالم ہے کسکی ذات ؛؛ کون و مکاں میں کون ہوا فخر کائنات ؛؛ عیسےٰ کو کسنے
بخشا ہے سرمایہ حیات ؛؛ یونسؑ کو کسنے بطن سے ماہی کے دی نجات ؛؛ گل کر دیا ہے نار کو کسنے خلیل
پر یہ لکھا ہے کسکا نام پر جبریل پر سبحان اللہ کیا مرتبہ عظمت و شان محبوبیت رسول اللہ ہے

عاشقو ہر وقت ایسے ہی ورد و وظیفہ کرو اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد
وبارک وسلم۔ اب جو کوئی دین میں اپنی عقل کو دخل دیتا ہے وہ بڑا بیوقوف اور نادان ہے۔ واضح رہے کہ
خدا کو کسی کی طاعت اور عبادت کی کچھ حاجت نہیں اگر تمام عالم متقی اور بیدار ہو جاوے تو اسکی خدائی میں ذرہ
بھر بھی ترقی اور اسکا کچھ بھی فائدہ نہیں اسکو سب کے کفر اور بت پرستی اور فسق و فجور سے کچھ نقصان نہیں
اگر تمام جہان کے لوگ کافر و مشرک و فاسق و فاجر ہو جاویں تو اسکے جلال و کبریائی میں ذرہ بھر نقصان
نہیں۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ خدا کی شریعت اور احکام نبوت صرف بندوں کی بھلائی اور فائدہ کے
لئے ہے پھر اس سے اعراض کرنا اور سرتابی و سرکشی کو شیوہ بنانا محض حماقت ہے اور اپنے پاؤں پر آپ
کلہاڑی مارنا ہے۔ مثلاً کوئی مریض حکیم کے حکم کو نہ مانے اور بد پرہیزی کرے تو حکیم کا کیا نقصان
کرتا ہے اپنی ہی جان پر ظلم و ستم کرتا ہے۔ عبرت انگیز [illegible] باتیں بنا کر حضرت
پڑھنے [illegible] پانی کا پیالہ سے خراب و [illegible] آپ حضرت تو جو
کچھ ہو گا اسکو دیکھینگے دنیا میں ہی [illegible] خدا کی نافرمانی
کی بدولت کسطرح عالیشان سلطنتیں برباد ہو گئیں [illegible]
کے فاصلہ پر اجڑا پڑا ہے جسکی ایک سو گیارہ گز [illegible]
دو میل تک تھا۔ اسکے باغ اور ویران [illegible]
پھر دیکھو وہاں کے لوگوں کی عیاشی اور بت پرستی اور فسق و فجور [illegible] کیا۔
اسکا بھی [illegible] کرتا تھا وہاں کا بادشاہ [illegible] ہر وقت رہتا
پہلے قصہ کو جانے دیجئے دہلی کے لال قلعہ اور لکھنو کے شاہی [illegible]
[illegible] دیکھ لیجئے اشعار دنیا میں [illegible] ایک [illegible]
اقبال [illegible] لگتا ہے [illegible] سال [illegible]
[illegible] بعد فنا کے تمہارے کچھ [illegible] واضح رہے کہ [illegible]
اس [illegible] کا خلاف نہیں کرتے۔ وہ لوگ اس [illegible] کے ایسے فرمانبردار ہیں [illegible]

ملیں مردہ۔ یہ بھی ایک مقام رضا و تسلیم ہے۔ **رضا و تسلیم** کے یہ معنے ہیں کہ بندہ اپنے مالک کا تابعدار ہو اُسکے حکم میں ہر زمانے خوشی و دلگیری۔ دولتمندی اور فقیری۔ جوانی اور پیری کی حالت میں شاد گذارندہ ہو یعنی اگر مالک ہمیشہ عذاب کرے۔ تو بندہ نہ پوچھے کہ کس جرم کی یہ سزا ہے اور اگر **دولت جہان** بخشدے۔ نہ بولے کہ کس خدمت کا یہ عوض ہے سو لوگ کہ حضرت صلی اللہ علیہ (وسلم) کے احکام بجا آوری میں ایسے تابعدار ہیں جیسے کہ دانشمند بیمار لوگ اُس حکیم حاذق کے نسخہ کی تبدیل کو بلا حجت و تکرار قبول کر کے اُسکی دوا کو پی لیتا ہے کہ جسکو دل سے حکیم حاذق جانتا ہے ایسے ہی پیغمبر کے سچے فرمانبردار نے کہ اُنکے احکام شرع کو قبول کر لیتے ہیں۔ انکی رسم و حمیت ملک کے خلاف ہو خواہ موافق وہ تحقیق یہی کہتے ہیں **مصرع** جائینگے ہم اُدھر کو جدھر یار لیجائے۔ پس ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تبارک و تعالے نے فرمایا۔ **اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ترجمہ** وہی لوگ متقی۔ اپنے خدا کیطرف سے بڑی ہدایت پر ہیں۔ وہی فلاح پانیوالے ہیں اور جو لوگ رسم اور مذہب اور ملت آبائی اور حب جاہ و مال کے جال میں گرفتار ہیں۔ وہ اطاعت رسول اللہ میں سینکڑوں نکتہ چینیاں نکالتے ہیں۔ وہ اس سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ انکو اللہ جل جلالہ نے اپنی کلام پاک میں اسطرح پر فرمایا۔ **خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۝ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ترجمہ** اللہ نے انکے دلوں اور کانوں پر مہر کر دی ہے (پس وہ حق کو نہ جان سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں) اور انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے اور انکے لئے بڑا عذاب ہے۔ **فقیر** کہتا ہے کہ ان لوگوں کی بدبختی بیان کرنی ضرور تھی اسلئے بتشدید ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم فرمایا اور قلب اور سمع کو بصر پر مقدم کیا انکے دلوں پر مہر ہے عقل سے ان امور پر کیونکر یقین کریں اور انکے کانوں پر بھی مہر ہے پھر پیغمبر کی باتیں کیونکر سنیں۔ انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے **سبحان اللہ** کیا عمدہ کلام ہے چونکہ کان میں ہر طرف سے اور دل میں ہر طرف سے بات پڑ سکتی ہے انکے لئے کوئی جہت خاص نہیں سلئے انپر تو مہر لگانا فرمایا اور آنکھ چونکہ سامنے سے دیکھتی ہے اسلئے جہت خاص سے تو اسپر پردہ پڑنا فرمایا۔ سامنے سے ہی دیکھنا جاتا رہا۔ **سبحان اللہ** آنحضرت کے فیض صحبت

یہ بات ہر صحابی کو میسر آگئی تھی چنانچہ بدر کے روز جب آنحضرت مشرکین سے مقابل ہوئے تو صحابہ سے فرمایا قوموا الی جنۃ عرضہا السمٰوات والارض کہ اس جنت کے لئے اٹھو جسکا چوڑان زمین آسمان کے برابر ہے یہ سنتے ہی عمیر بن حمام صحابی نے کہا اہو اہو اہا اہا۔ اسکے بعد وہ اپنے توشہ دان سے چھوہرے کھانے لگا پھر کہا اتنی دیر میں چھوہارے کھاؤں یہ تو بڑا عرصہ ہے جنت ہی میں چلکر کھاؤنگا۔ پھر بہانتک لڑا کہ شہید ہوگیا (رواہ مسلم) ؎ کیا خوب جماعت ہے یہ ارباب یقین کی ۔ افلاک کی زینت ہے تو رونق ہے زمین کی ۔ پرسش لحد میں حساب انکو لیو ہو ۔ یہ لائق رحمت ہیں تو رب انکو لیو ۔ سوتی سے جو ہے صاف وہ اب انکو لیو ہے ۔ ہیں جنکا ہوں ساقی وہ شراب انکے لئے ہے ۔ اس نخل ریاضت کے ثمر انکو ملینگے ۔ جو عرش کے نیچے ہیں وہ گھر انکو ملینگے ۔ اللہ اللہ صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین اہل اللہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نور اعلیٰ نور تھے۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے لوگ امراء صالحین ہیں باوجود ایسے عہدہ جلیل القدر کے کہ جنہوں نے محبت اور تابعداری رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی جان و مال کو فدا کر رکھا ہے موجود ہیں۔ جن حضرات کا حال مختصر طور پر بیان کرتا ہوں۔ چنانچہ

حضرت عالیجناب مولانا مولوی سید عبد اللہ صاحب سر رشتہ دار شملہ صاحب خلق محمدی۔ تابع شریعت احمدی۔ افضل الکرام۔ اشرف العظام۔ ملک سیرت۔ فرشتہ صورت حضرت مولانا مولوی سید عبد اللہ صاحب ساکن عربسرائے۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک برتر پایا۔ آپ عابد۔ مرتاض۔ متین۔ فیاض۔ کم گو۔ بزرگزادہ۔ شریف نواز متواضع۔ رحمدل۔ خداترس بردبار۔ دوست پرور۔ عادل۔ امین۔ دیانتدار۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے طبیعت بتواضع وتکریم آمادہ ہے ہر ادنیٰ واعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے آپکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے آپکا وجود باغنیمات میں سے ہے الیسونکا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بھی مولوی ممدوح کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

اور حضرت عالیجناب میاں محمد اسحاق صاحب عرف میاں صاحب
خلف الرشید میاں نہنگ شاہ صاحب ساکن سرہند بسی - جو جو خوبیاں
اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا - یہ حضرت جوان صالح
نیک بخت عاشق رسول اللہ - عابد - پارسا - متقی - بزرگ زادہ - تفسیر قرآن کا انکو بہت شوق ہے
اس جوان عمر میں بڑے درجہ کے صابر ہیں - استقلال مزاج میں بہت ہے - متوکل بھی بڑے درجے میں
اکثر اس شعر سے شوق ہے شعر کارساز ما بفکر کار ما * فکر ما در کار ما آزار ما * یہ بزرگ زادہ صاحب
نسبت ہیں - انکی حکایت ہے کہ آپکا لڑکا فوت ہوگیا - تو آپ نہایت استقلال سے فرماتے تھے
کہ یہ اللہ کا مال ہے یہ اُسکی عنایت تھی جو ہمکو عطا فرمایا تھا - اصل تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا زینت
اسلام ہے فقیر بھی میاں صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طیب اللہ قلبک
فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار چہارم مجلس میں ایک سخی بڑے
حوصلہ والا بیٹھا ہوا ہے اور تمام روے زمین کے سخی دست بستہ خدمت بابرکت میں حاضر ہیں - اور وہ
سخی بھی یہ ارشاد فرما رہا ہے اللہ اجود جوداً ثم انا اجود بنی آدم ترجمہ اللہ بہت سخی
ہے سخاوت میں پھر میں زیادہ تر سخی ہوں اولاد آدم میں - حدیث صحابہ کرام نے عرض کیا یا
رسول اللہ اگر یہ دونوں پہاڑ سونے کے ہوجاویں تو حضور ان دونوں کو کتنے عرصہ میں اللہ کے
نام تقسیم کردیں - فرمایا - نماز ظہر سے عصر تک حدیث ایکدفعہ ایک لاکھ درم خراج بحرین سے
آیا مسجد نبوی میں یہ روپیہ رکھا گیا - بعد نماز حضرت نے سب کا سب اللہ کے نام تقسیم کردیا -
شعر ماقال لا قط الا فی تشہدہ * لولا التشہد لکانت لاءہ نعم - اشعار سرکار
یہ وہ ہے کہ جو مانگا وہی پایا * ہونٹوں پہ کبھی حرف نہیں کا نہیں آیا * اللہ رکھی خلق میں تا حشر بیایا
فیاض دو عالم شہ ذیجاہ کو پایا * کسرا ہو کہ حاتم ہو یہ ہمت نہیں رکھتا * اس گھر سے کوئی بڑھ کے
سخاوت نہیں رکھتا * حضرت کے فیض صحبت کی برکت سے صحابہ کرام کا یہ حال تھا کہ جان و مال و
اسباب گھر راہ مولا دے ڈالے - پھر خدمت بابرکت میں بھی عرض کیا آپ ہم سے خوش ہو جاویں

ہماری جان تک حاضر ہے اللہ کے نام سے ہمکو کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ لکھا ہی کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط ترجمہ بیشک

اللہ نے ایمانداروں کی جان اور مال کو جنت کے عوض میں خرید لیا ہے۔ تفسیر حضرت کعب قرظی رضی اللہ عنہ

روایت کرتے ہیں کہ مکہ میں میں نے اور ستر انصار نے حضور سے بیعت کی اُسوقت ہم لوگوں نے عرض کیا

یا رسول اللہ جو آپ اپنے لئے اور اللہ کے لئے چاہیں وہ ہم سے شرط کرلیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے

نے اس آیت میں جنت کے عوض میں ایمانداروں کی جان و مال کو خرید لیا۔ بایع روح یشتری اللہ

مبیع جسم مال۔ اول تو تم اللہ کی عبادت کرو۔ دوسرے کسیکو اللہ کا شریک نکرو تیسرے تم جان و

مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہانتک کہ مارو یا مرجاؤ۔ اُسوقت تمکو جنت ملیگی اُنہوں نے

عرض کیا یا رسول ہمیں آپکے حکم سے کوئی انکار نہیں فقیر کہتا ہے کیا ارزاں سودہ اور کیا اچھی

بیع ہے کہاں یہ مال فانی۔ کہاں وہ حیات جاودانی۔ کہاں یہ دنیا کا مال۔ کہاں وہ جمال باکمال شعر

قیمت خود ہر دو عالم گفتۂ نرخ بالاکن کہ ارزانی ہنوز۔ پہر صحابہ کا یہ حال تہا کہ جان و مال سب کچھ

راہ مولا دیدیا سبحان اللہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اہل اللہ کو کیا اللہ اور رسول سے

محبت تہی حضرت کے فیض اثر نے امت میں بہی وہ اثر کیا کہ الحمد للہ اس زمانہ میں بہی ایسے ایسے

لوگ موجود ہیں کہ بمقابلہ محبت اللہ اور رسول کے جان و مال کو ہیچ سمجھتے ہیں چنانچہ حضرت

ممتاز عالیجناب بدر الصلحاء شیخ میراں بخش صاحب اہلمد فوجداری

نظامت راجپورہ علاقہ ریاست پٹیالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات

میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے

برتر پایا آپ دیندار۔ صادق۔ پابند صوم و صلوۃ۔ ملنسار۔ متواضع۔ دوست پرور۔ شریف نواز۔ باذل۔

فیاض بامروت آدمی ہیں شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ آپ کا

دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے یہ حضرت خوش مزاج پرلے درجہ کے ہیں۔ آپکے کلام بلاغت نظام میں

مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور شیریں کلامی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے۔ ایسوں کا ہونا

فی زمانہ غنیمت ہے فقیر بھی شیخ صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے
طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار سبحان اللہ عجب شان ربی
ہے کہ اللہ نے انسان کو یہ کیا قرب دیا ہے فعل انسان کو اپنا فعل کر لیا۔ یعنی جو ہاتھ اللہ کے نام
دیتا ہے وہ ہاتھ انسان کا نہیں وہ ہمارا ہے۔ اللہ کے نام دینا ہی اکسیر کا حکم رکھتا ہے **حکایت**
ہے کہ حضرت مولانا نواب قطب الدین صاحب محدث دہلوی مرحوم اپنی تصنیفات میں اپنی ایک حکایت
لکھتے ہیں۔ کہ میرے پاس ایک جوڑا چکور کا تھا۔ اسکی مادہ کی آنکھ میں موتیا اتر آیا تھا اسلئے اسکی
نظر جاتی رہی تھی لیکن آنکھ بدستور قایم تھی۔ ایک روز میں نے چاہا کہ اللہ کیواسطے انکو آزادی دوں
پنجرے کا دروازہ کھولدیا۔ اسمیں سے نر اسکا پرواز کر گیا۔ مادہ اسکی پرواز نہ کر سکی۔ تھوڑی
دیر کے بعد نر اسکا آیا۔ اور ایک لکڑی نیلگوں بمقدار طول دو جو کے اپنی چونچ میں لایا۔ اور
میرے روبرو اسنے اس لکڑی کو اپنی مادہ کی آنکھوں میں پھیرا۔ ایک دو قطرہ نیلگوں پانی کے نکلے
چکور نے لکڑی کو میری طرف پھینکدیا۔ اور دونو پرواز کر گئے میں نے اس خیال سے کہ اللہ نے اس
لکڑی میں کیا تاثیر رکھی ہے۔ اٹھا کر اپنے پاس عمامہ میں رکھ لی۔ چونکہ اسوقت مجھکو کوئی کام
فتحپوری کا دامنگیر تھا۔ گھر سے سیدھا فتحپوری کو ہولیا۔ جسوقت قاضی کے حوض کے قریب پہنچا تو سامنے
سے ایک جنازہ دیکھا کہ لوگ لئے چلے آتے ہیں۔ اور اس جنازہ کے ساتھ قریب پانسو کے آدمی ہیں
میں نے فتحپوری کا جانا ملتوی رکھا جنازہ کے ساتھ ہولیا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ جنازہ کے سامنے
دو آدمی ایک تو نہایت خوبصورت چاند کا سا چہرہ لباس سے آراستہ اور دوسرا شخص نہایت بدشکل
سیاہ فام دونوں جنازہ کے آگے کشتی کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں خوبصورت آدمی بد رو کو برابر
پچھاڑ دیتا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم کچھ دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں آگے جنازے کے لوگوں نے کہا
ہم تو کچھ نہیں دیکھتے میں نے خیال کیا کہ یہ اس لکڑی کی تاثیر ہے لیکن دل میں خیال کیا یا الٰہی یہ کیا معاملہ
ہے اسی کشمکش میں قبرستان میں پہنچے قبر تیار تھی میں نے اس میت کو قبر میں اتارا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی
خوبرو آدمی اس میت کے ساتھ ایسے لپٹ گیا جیسے ماں بچے کے ساتھ۔ بعد دفن کے فاتحہ پڑھکر واپس آتے

لگے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بدشکل آدمی ہمارے آگے آگے چلا جاتا ہے میں نے جلد دوڑکر اسکو پکڑ لیا دریافت کیا تو اسنے عرض کیا کہ مولانا آپ کیوں دریافت کرتے ہیں میں نے کہا کہ ہمارا کام ہی **تحقیق** کرنیکا ہے اسنے کہا کہ میں اسکا اعمال بد ہوں میں نے کہا کہ وہ کون تہا جو قبر میں اسکے ساتھ لیٹ گیا - کہا وہ اسکا اعمال نیک تہا ہمیشہ اسکا جلیس و انیس رہیگا میں نے دریافت کیا کہ اصل معاملہ کیا تہا اسنے کہا کہ اس شخص نے مرنے سے پہلے اپنے مال کو اللہ کیواسطے تقسیم کردیا تہا اسلیئے یہ عمل نیک اسکو ملا اور میں محروم رہا اگر یہ نیک عمل نکرتا تو میں **بدعمل** اسکے ساتھ رہتا اور ہمیشہ تکلیف دیتا لیس ان لوگوں کے واسطے یہی عبرت کافی ہے **فقیر** کہتا ہے کہ اللہ کے نام دینا بہت بہتر ہے - اگر جو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلعم میں دیکھا گیا تو اس سے بہتر کوئی چیز نپائی چنانچہ **صحیح مسلم** میں ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیگا کہ اے بیٹے آدم کے میں نے تجہسے کہانا مانگا تہا تو نے ندیا - یہ عرض کریگا یا اللہ تو تو رب العالمین ہے میں تجہکو کیا دیتا - خدا فرمائیگا تو نہیں جانتا تہا کہ میرے فلاں بندے نے تجہ سے کہانا طلب کیا تہا - تو نے نہیں دیا اگر تو اسکو کہانا دیتا تو اسکا عوض آج ہم سے پاتا پہر فرمائیگا کہ میں برہنہ رہا تو نے مجہکو کپڑا ندیا یہ عرض کریگا یا اللہ تو تو پاک ہے اس بات سے - خدا فرمائیگا غریب کا برہنہ ہونا ہمارا برہنہ ہونا ہے - ایسے ہی فرمائیگا کہ میں پیاسا رہا تو نے مجہکو پانی نہ پلایا - اور یہ عرض کریگا کہ یا الٰہی تو پاک ہے ایسی باتوں سے کیا دیتا - فرمائیگا میرے فلاں بندے نے تجہہ سے پانی مانگا تہا تو نے اسکو ندیا اگر تو دیتا اسکا عوض آج پاتا -

بہرکیف اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ اللہ کے بندوں بیکسوں کی محبوبی کرنا شعر مضمونوں کو کہتے ہو حاضر ہے خدمت میں ہم بیکسوں سے ہی کبہی جیا کرو کیا چاہیئے **پنجم مجلس** میں ایک واعظ ممبر پر بیٹہا ہوا کلام اللہ وعظ نصیحت کے نہایت توضیح و تشریح سے بیان کر رہا ہے - مَن تَرَکَ سُنَّتِی لَم یَنَل شَفَاعَتِی **ترجمہ** جسنے ترک کیا میری سنت کو نہ پہنچیگی اسکو شفاعت میری **فقیر** کہتا ہے کہ عبادت مقبول عند اللہ اور غیر مقبول عند اللہ کا فرق صرف عقل سے نہیں ہو سکتا اسمیں اتباع نبی علیہ السلام کی بہت ہی سخت ضرورت ہے جبتک نبی عربی کا دامن ہاتہ میں نہ ہوگا کوئی شخص اس دریا کے کنارے پار نہوگا **ع** محال است سعدی کہ راہ صفا * توان رفت جز در پے مصطفےٰ * دیکہیئے جبتک وہ گواہوں

کے بدون ہمارا تمہارا دنیا کا کوئی مقدمہ طے نہیں ہو سکتا - پھر بدون اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے حضرت کی شفاعت کا ہونا غیر ممکن ہے پس اسلیئے حضرت نے فرمایا کہ میری شفاعت اسکو نہوگی جو میری سنت کو ترک کریگا - نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ایسا رسول ہمکو ملا - ورنہ خدا خود مختار ہے جسکو جو کچھ دیا اسکا فضل ہے اور جسکو نہیں دیا تو اسپر کوئی ظلم نہیں کیا - کیا برتن کمہار سے کہ سکتا ہے کہ تو نے مجھپر ظلم کیا جو آبدست کرنیکی بدہنی بنایا - بادشاہوں اور معشوقوں کے پینے کا پیالہ نہ بنایا ۵ قسمت کیا ہر ایک کو قاسم ازل نے جو جس چیز کو جس شخص کے قابل نظر آیا ۵ یہ اسکا فضل تھا کہ ہمکو ایسا نبی عنایت فرمایا اور ہمکو اسکی امت بنایا - لوگو مرنے سے پہلے اس نبی عربی کو خوش کرو ورنہ وقت مرنیکے حسرت لیجاؤگے

سبحان اللہ ہمارے نبی عربی کیا محب قوم ہیں خیال تو کرو کیا ارشاد فرما رہے ہیں لا یاتی علی المیت اشد من لیلتہ الاولی فارحموا موتاکم بالصدقۃ **ترجمہ** یعنی اول شب مردے پر بڑی سختی کی ہوتی ہے پس رحم کرو اپنے مردوں پر ساتھ صدقہ کے ایصال ثواب پہنچاؤ یعنی عبادت مالی اور بدنی کا ثواب پہنچاؤ **فقیر** کہتا ہے تم بھی اپنے مرنے سے پہلے اپنا خانہ قبر کا بندوبست کرو اور اس حکایت کو غور سے دیکھو **حکایت** ہے کہ ایک امیر بخیل تھا اور مال بہت رکھتا تھا - دوست اسکے ہر روز اس سے کہتے کہ میاں تم اپنی زندگی میں کچھ اللہ کیواسطے دیا کرو - کیونکہ حضرت نے قبر کے بارے میں ایسا فرمایا ہے - کہ اول شب مردہ پر بڑی سختی کی ہوتی ہے - وہ امیر انکے جواب میں یہ کہا کرتا - کہ مرنیکے بعد گھر والے خود ہی دیدینگے ایک غلام اسکا بڑا دانا تھا وہ چاہتا تھا کہ میاں کو معہ اپنے دوں کہ میاں یہ کیا کہدیتے ہیں کہ بعد مرنیکے گھر والے دیدینگے - اتفاقاً ایک روز رات کو میاں کو کسی دوست کے مکان پر جانیکا اتفاق ہوا غلام سے کہا کہ لالٹین روشن کرکے ہمارے ساتھ چلو - غلام نے خیال کیا کہ میاں کو نصیحت کرنیکا آج موقع ہے - اس ہی خیال میں لالٹین لیکر ہمراہ ہولیا - میاں بڑے تیز رفتار تھے روشنی سے آگے بڑھکر ایک گڑھے میں جا پڑے - غلام کو آواز دی کہ او غلام تو کہاں ہے اس نے جواب دیا کہ حضور پچھلی روشنی تو ایسی ہی ہوتی ہے - لکھا ہے کہ میاں نے پھر کر غلام کا ہاتھ چوم لیا

[illegible]

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ
اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۔ ترجمہ خرچ کرو اس چیز سے کہ دیا ہے ہمنے تمکو
پہلے اس سے کہ آوے کسیکو تم میں سے موت پس کہے اے رب میرے کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھکو ایک
وقت نزدیک تک پس خیرات دیتا میں اور ہوتا میں صالحوں سے وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ
اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ ترجمہ اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی جی کو جسوقت آویگی
اجل اسکی اور اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ تم کرتے ہو الحمد للہ کہ ہمارے زمانہ میں بھی ایسے
ذی عزت اللہ کے بندے عالی ہمت دیندار موجود ہیں کہ جنکو ہر وقت اللہ اور رسول کی
خوشنودی اور اپنی آخرت کا خیال دامنگیر رہتا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب سید بدر الاسلام
میر نثار علی صاحب نمبردار رئیس موضع نواز پورہ ضلع مہندرگڑھ
علاقہ ریاست پٹیالہ موجود ہیں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں جو بیان
نہیں کر سکتا حسن خوبی کو جو میں ان فکر میں ذہن کیا تو ایک سے ایک کو بہتر پایا - آپ نجیب قوم
سید سندی - نہایت دیندار - پابند صوم وصلوٰۃ - صاحب مروت - فیاض - رحمدل - خداترس
دوست پرور - شریف نواز - متقی - متواضع - آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے
طبیعت متواضع و تکریم آمادہ ہے - ہر ادنے واعلے کی طرف نظر فائض ہے ہر کہ ومہ آپکے الطاف
وکرم کا مداح ہے - آپکی ذات سے بہت فیض ہے - آپکا وجود اسوقت باغنیمت ہے
فقیر بھی میر صاحب موصوف کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے نَوَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ
فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ عَمَلِ الْاَخْيَارِ الْعَزِيْزِ ۔ عزیزو میں نے ان دنوں
ایسی پہلی باتیں تم کو سنا رہا ہے - کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ ۔ ترجمہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے -
تفسیر یعنی حق ڈرنے کا یہ ہے کہ اسکی اطاعت میں اپنی ذات کو اور صفات میں بھی اپنی صفات کو فنا کر دو
اور اتقوا اللہ میں بلفظ اللہ اسواسطے بیان کیا گیا کہ لفظ اللہ زبان عربی میں ذات بحت حقیقی

اور پروردگار عالم کا نام ہے کہ جسکی ہیبت سے پہاڑ لرزتے ہیں اس نام کے ذکر کرنے
سے ہیبت ظاہر کرنا اور مقصود انسان کو خوف دلانا ہے کیونکہ خوف ہی ایک بڑا توشہ آخرت کا ہے
حکایت حسنؒ فرماتے ہیں کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ایک زانیہ عورت تھی تیسرا حصہ حسن کا اُسکو دیا گیا تھا
بدوں سو اشرفی کے کسی سے صحبت نکرتی تھی ایک عابد نے اُسے دیکھا وہ اُسکو پسند آگئی - اپنے
ہاتھ سے محنت مزدوری کرنا شروع کیا - سو اشرفیاں جمع کیں - پھر اُسکے پاس آیا - اُس سے کہا تو
مجھے پسند آگئی تھی میں نے اپنے ہاتھ سے محنت مشقت کرنا شروع کیا یہانتک کہ میں نے تیرے لیے
سو اشرفیاں جمع کیں - عورت نے کہا اندر آ - یہ اندر گیا اس عورت کا ایک تخت تھا سونے کا وہ
اپنے تخت پر بیٹھی پھر اس سے کہا آ - یہ جب صحبت کرنیکے لئے بیٹھا اسنے خدا تعالے کے روبرو کھڑے
رہنے کو یاد کیا اُسکو لرزہ آگیا اس عورت سے کہا تو مجھے چھوڑ دے کہ میں نکل جاؤں اور یہ اشرفیاں
تیری ملک ہیں عورت نے کہا تجھے کیا ہوا تو تو یہ کہتا تھا کہ میں تجھے پسند آگئی پھر جب تجھے مجھپر قدرت ہوئی
تو تو نے یہ کیا عابد نے کہا - یہ میں نے اس لئے کیا کہ میں اللہ تعالے اور اُسکے روبرو
کھڑے رہنے سے ڈر گیا خوف نے میرے نزدیک تجھے **مبغوض** کر دیا سو اب تو سب لوگوں سے مجھے زیادہ مبغوض ہے
عورت نے کہا اگر تو سچا ہے تو میرے سوا میرا کوئی خاوند نہیں ہے عابد نے کہا تو تو مجھے چھوڑ دے کہ میں نکل
جاؤں اُسنے کہا میں تجھے نہ چھوڑونگی مگر یہ کہ تو اقرار کرلے کہ تو میرے ساتھ **نکاح** کریگا - عابد نے
کہا امید ہے کہ یہ ہو جاویگا - زاہد نے منہ پر مقنعہ ڈالا - پھر اپنے شہر کیطرف چلا گیا اُسکے بعد ہی اس عورت نے
اپنے **افعال** پر پشیمان ہو کر کوچ کیا یہانتک کہ زاہد کے شہر میں آئی اُسکا نام و مکان دریافت کیا
کسی نے اُسکا مکان بتا دیا اس عورت کا عرف **ملکہ** تھا زاہد سے کہا کہ ملکہ تیرے پاس آئی
ہے جب دیکھا تو ایک چیخ ماری اور مر گیا - ملکہ کے گود میں گر پڑا - اُسنے کہا یہ تو مجھ سے فوت ہوا
اسکا کوئی رشتہ دار بھی ہے لوگوں نے کہا اسکا ایک بھائی فقیر ہے اُسنے کہا میں اسکی حب کیلئے اُس سے
نکاح کرونگی - پھر اُس نے اُسکے بھائی سے نکاح کرلیا - اللہ تعالے نے ملکہ کے بطن سے سات لڑکے
عنایت فرمائے سب کے سب صالح یا سب کے سب نبی ہوئے **الحمد للہ** فی زماننا اللہ کے بندے

ایسے ایسے بیدار امراء صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکو ہمہ نعمت دنیا حاصل ہے مگر اللہ کا انکو ایسا
دستگیر ہے کہ بمقابلہ احکام اسلام اپنی نفسانی خواہشوں کو بالکل مٹا دیا محبت الٰہی نے انپر ایسی ترقی کی ہے
کہ دربار عشق میں انکو مقدم سمجھا چنانچہ حضرت عالیجناب صاحب خلق محمدی تابع
احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت نواب
معلے القاب میرزا احمد خان صاحب بہادر خلف الرشید جناب ...
احمد خان صاحب ... جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان
نہیں ہو سکتیں ... حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا۔ آپ جوان صالح۔ پابند صوم
صلوٰۃ۔ بڑے دریا دل۔ ... مروت۔ آنکھ میں شرم و حیا ہے۔ شریف نواز۔ بڑے ...
مزاج۔ شریف ... نہایت فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں اخلاق ... خلق
... مروت ... والے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ...
کا مداح ہے۔ ... ہونا زمانہ کا غنیمت ہے فقیر بھی نواب ...
کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکر ہے حکمۃ اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی اعلی
الاخیار سبحان اللہ کیا واعظ رفیق قوم ہے۔ ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ
فرماتا ہے ولا تموتن الا وانتم مسلمون ۵ ترجمہ اور نہ مرنا مگر فرمانبردار ہو کر تفسیر مرتے دم تک
اسلام پر قائم رہنا شعر خدایا مال دنیا اسکے آگے کیا حقیقت ہے ٭ جو اسلام ہی ہے بے بہا
تیری عطا مجکو چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بوقت نزع اسلام کی وصیت کی
فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۵ ترجمہ پس نہ مرو تم مگر مسلمان ہو کر۔ ایسے ہی یوسف علیہ السلام
نے موت کی درخواست اسلام پر کی۔ انت ولی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما
والحقنی بالصالحین ۵ ترجمہ تو ہی دوست میرا دنیا و آخرت میں موت دے مجکو اسلام پر اور ملادے مجکو
اچھے لوگوں میں۔ ایسی ہی تمام انبیاء علیہم السلام کی دعا ہے وتوفنا مع الابرار ۵ مجکو نیک لوگوں
کے ساتھ موت دے۔ ایسے ہی فقیر کہتا ہے کہ یا اللہ تمام اہل اسلام کو اسلام پر قائم رکھ اور اسلام کی

موت عنایت کر۔ آمین **نقل** ہے کہ ایک بزرگ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ حضرت میں نے آپکی نسبت سنا ہی کہ آپ ہوا پر پرواز کرتے ہیں۔ فرمایا یہ کچھ کمال نہیں ہے۔ یہ بات تو پرندوں میں بھی موجود ہے۔ عرض کیا میں نے یہ بھی سنا ہے کہ آپ پانی پر مثل خشکی کے چلتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ صفت تو گھاس اور پتی میں بھی ہوتی ہے عرض کیا اور کمال کیا ہے فرمایا وقت اخیر ہو اور شہادتین باہر ہو۔ اور اسی پر خاتمہ بالخیر ہو جاوے

نقل ہے کہ جب حضرت جنید کا وقت اخیر قریب پہنچا۔ تو آپ نے شہادتین اور بسم اللہ پڑھکر آنکھیں اور ہاتھ بند کرلیا۔ جب غسل کی نوبت آئی تو غسال نے چاہا کہ آپکی آنکھیں کھولکر پانی ڈالوں تو غیب سے آواز آئی کہ آنکھیں ہمارے نام پر بند کیں ہیں بجز ہماری دید کے نہ کھولیگا۔ جب غسال نے چاہا کہ انگلیاں کھولوں تو غیب سے ندا آئی کہ ہمارے نام پر اپنے ہاتھ بند کئے ہیں ہمسے ہی مصافحہ کریگا۔ بھائیو خدا سے ایسی موت کی تمنا کرو **اشعار** آں زمانیکہ زاد مادر تو ہمہ خنداں بُدند تو گریاں ❊ آنچناں زی کہ بعد مردن تو ہمہ گریاں بُوند تو خنداں ❊ انشاء اللہ کہ شدید اشتوبھی ایسے دیندار پرہیزگار۔ اس موت کی تمنا کیواسطے کیا کیا اللہ اور رسول کی رضاجوئی کر رہے ہیں کہ جنکا یہ حال ہے۔ دل بیار۔ دست بکار۔ میں چاہتا ہوں کہ انکا نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں لکھوں کہ انکے نام کو بقا ہے چنانچہ حضرت **عالیجناب میر عبداللہ صاحب خلف الرشید میر غلام محمد صاحب** ساکن قصبہ سہو دستلعہ نیابت نارنول۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ حضرت نہایت خلیق۔ دیندار۔ متشرع۔ متقی پرہیزگار۔ متواضع۔ صالح۔ شریف۔ سید سندی۔ دوست پرست۔ شریف نواز۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ صاحب مروت۔ متراوعدہ۔ فیاض۔ عالی ہمت سیر چشم۔ فصاحت و بلاغت میں ثانی خاقانی ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے اسوقت آپکا دم بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی میر صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکر** اللہ سعیہ طمّاٰن اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکّٰی عملک فی عمل الاخیار **عالیجناب سید نصرت علی خلف الرشید میر منصب علی صاحب** جونپوری۔ اہلمد دیوانی اناؤ گڈہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ حضرت نہایت خلیق منکسر مزاج گو

متواضع - سیر چشم - خدا ترس دیندار - سیدسندی - پابند صوم وصلوٰۃ - متشرع - اخلاق میں مجسم

خلق لکھوں تو بجا ہے - مروت میں مروت مجسم کہوں تو زیبا ہے فی زماننا آپکا دم ہی غنیمت ہے - فقیر بھی آپکا

شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ ذَكّٰى اَعْمَالَكَ فِي اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ خلاصہ

کلام یہ کہ واعظ ہر طرح قوم کو سمجھا رہا ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے - وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا

ترجمہ اور مضبوط پکڑو خدا کی رسّی سے ملکر تفسیر سب ملکر خدا کی رسی کو پکڑ لو - رسّی سے مفسرین نے مختلف

معنے لئے ہیں - کسی نے عہد ازلی کسی نے قرآن کسی نے دین اسلام بعضوں نے کہا کہ حبل سے مراد حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع ہے دو جہان کی نعمتیں اور خدا کی رضا جوئی کا اسی پر فیصلہ ہے

کہ آنحضرتؐ کا دامن مضبوط پکڑنے میں سب مجتمع رہو اسواسطے کہ جبتک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع

ظاہری و باطنی خوب مضبوطی کے ساتھ نکروگے منزل مقصود کی راہ نپا سکوگے مطلوب حقیقی تک

نہ پہنچوگے جو کوئی حضور کے قدم بقدم چلیگا وہی منزل مقصود پر پہنچیگا حدیث ایک وقت حضرت

جبرئیل تشریف لائے اور عرض کیا کہ خدا نے بعد درود وسلام کے حکم کیا ہے کہ جیسے ہم تم سے خوش ہوئے

ہیں ایسے ہی جو لوگ تم سے خوش ہوئے ہیں اور تیرا اتباع اُنھوں نے دل سے کیا ہے اب ہم بھی انکو

خلعت رضا کا عنایت کرتے ہیں کہ ہم اُن سے من بعد اسکے کبھی ناخوش نہونگے خلعت رضا

کا یہی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ترجمہ راضی ہوا اللہ انسے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے سبحان

اللہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ اور آل عباؑ کیا اللہ سے راضی ہوئے کہ جان مال گھربار عیال اطفال

سب اللہ کے راستہ میں فدا کر دیا - یہاں فقیر کچھ زیادہ گنجائش نہیں پاتا کہ ان حضرات کا پورا پورا

حال لکھے مگر مختصر ابطور تبرک لکھتا ہوں - ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ یہ حضرات کس درجہ کے صابر

لوگ ہیں خصوصاً حضرت امام حسین علیہ السلام پر تو صبر کو اللہ نے ختم ہی کر دیا ہے

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام

روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے بحکم رب العالمین جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی خدمت بابرکت میں عرض کیا کہ سرزمین شہر فلسطین میں خدا نے بنی اسرائیل پر جرجیس پیغمبر کو مبعوث کیا

اور ایک بادشاہ تہا ازالہ نام نہایت ظالم و خونخوار جفاکش تند خو بت پرست ملک شام کا فرمانروا تہا
اُسکی ہدایت کو خداوند عالم نے اُس پیغمبر جرجیس نبی کو بہیجا تہا۔ جبکہ وہ مقبول باری اُسکو آگے وعظ و
نصیحت کرنے لگے وہ شقی نہایت غیظ میں آیا جو جو رنج و تکالیف اُس مقبول الٰہی کو دے زبان کو یارا اُسکے
بیان کا نہیں ہے جسوقت اُنہوں نے فرمایا۔ اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ
وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ اسکے عوض میں اُس مقبول خدا کو اول جسم شریف اُنکا
بوک شانہاے آہنی زخمی کیا اُسمیں نمک بہرا پہر لوہے سے گرم کرکے سیخوں سے داغ دیا اور رات کو زہر
ہلاہل اور سم قاتل خموں میں کہواتا تہا اور تیل گرم کرکے بدن پر چہڑکواتا تہا ان سب صعوبتوں پر اُس
مقبول اللہ نے مُنہ سے بجز شکر خدا کوئی حرف نہیں نکالا۔ یہ سب سامان اُس لعین نے جناب کے قتل کے تہے لیکن
بسبب بقاے رشتہ حیات زندہ تہے فَنَزَلَ جِبْرَائِیْلُ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَءُکَ السَّلَامَ ترجمہ
پس نازل ہوئے جبرئیل اور عرض کیا کہ پروردگار عالم نے بعد تحفہ سلام یہ پیام دیا ہے کہ ہمیں قسم ہے خدائیت
کی کہ ہم تجہہ سے بہت راضی ہیں۔ اے جرجیس یہ لعین تجہے چار بار قتل کریگا اور ہم خلعت حیات تازہ سے
تجہے سرافراز کرینگے اگرچہ وہ شقی اسپر بہی راہ راست اختیار نہ کریگا۔ حضرت جرجیس نے عرض کی کہ خدایا میں
راضی ہوں تیری راہ رضا میں پس حکم کیا اُس شقی نے کہ بند بند جرجیس کا جدا کر۔ پس بند بند اُس خاصہ خدا کا
جدا کیا اور کوئیں میں ڈالدیا فَنَزَلَ مِیْکَائِیْلُ وَاَحْیَاہُ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ ترجمہ پس میکائیل نازل ہوئے اور
اُن ٹکڑوں کو جمع کیا۔ اور زندہ کیا اُنکو بحکم خدا پہر جرجیس نے اُسے سوے حق رہنمائی کی اور وہ لعین طیش میں آیا
اور ایک تختہ مسی سرخ کیا اور دست و پا اُس برگزیدہ خدا کے باندہے اور تختہ آتشی پر لٹا دیا اور سُرب
گرم کرکے پلایا اور میخہاے آہنی اُنکی چشمہاے مبارک میں جڑوائیں۔ اور جسد پاک
جلوا کر خاک ہوا میں اڑوا دی پہر میکائیل نازل ہوئے اور اُس خاک کو جمع کرکے بحکم خالق زندہ
کیا۔ پہر اُس برگزیدہ خدا نے اُس لعین کو سوے حق رہنمائی کی وہ شقی بولا بارے تو اپنے خالق کی قدرت
نمائی کرتا ہے اگر ہزار بار زندہ ہو تو بہی بجز انکار حرف اقرار زبان پر نہ لاؤنگا۔ پہر تختوں میں کسوا کے
آرے سے دو ٹکڑے کیا۔ اور دیگ میں رکہا اور اُسے گوگرد اور سرب سے معمور کیا اور اُسکے نیچے

کھینچ کردی اُس وقت تو عرش اعظم کو زلزلہ ہوا اور چرخ بریں بید وار کانپنے لگا اور ساکنان آسمان
نالہ و فغان کرکے عرض کرنے لگے درگاہ الٰہی میں - کہ بار الٰہا ایسا سانحہ روئے زمین پر نہیں ہوا - اور
اسرافیل نے ایک نعرہ مارا کہ زمین ہلنے لگی اور وہ دیگ چولھے سے گر پڑی پھر حضرت جرجیس بقدرت خدا
زندہ ہوئے - آخرکار بعد ظلم بیشمار رائے ناصواب نے اُس بادشاہ ملعون کے اوپر گردن مارنے اُس پیغمبر بے گناہ
کی قرار پایا - اور وعدہ اُنکا برابر ہوا حضرت جبرئیل نے آکر کہا - اے جرجیس خدائے تعالیٰ ان لعینوں
پر غضب نازل کریگا - تم دنیائے ناپائدار کو ترک کرو - غرض جب قاتل واسطے قتل کرنے کے آنحضرت کے
روبرو آیا تو ملائکہ اُنکے **استقبال** روح کو آئے - پس جب چاہا قاتل لعین نے کہ سر اقدس کو اُنکے
جدا کرے اور زیر تیغ بٹھایا اُنہیں - تو وہ پیغمبر چند ابیا خستہ ڈاڑھیں مار کے رونے لگے - جبریل نے
کہا اے جرجیس نہایت متعجب ہوں میں تمہارے رونے سے اسوقت کے تمنے بڑی بڑی مصیبتوں پر صبر کیا
اِس وقت عنش بار رونیکا کیا ہے فرمایا حضرت جرجیس علیہ السلام نے کہ اے جبریل سب مصیبتوں میں تصور کیا میں نے
احوال انبیا کو پس قید میں تصور کیا میں نے حال یونس کو اور زخموں میں خیال کیا میں نے حضرت ایوب کو
اور جلنے میں میں نے خیال کیا حال ابراہیم کو - آرے سے دو نیم ہونے میں تصور کیا میں نے حضرت زکریا
کو اور نابینائی کے وقت تصور رہا حال یعقوب اور شعیب کا وَالْآنَ ذَكَرْتُ مَصَائِبَ الْحُسَيْنِ
ابْنِ رَسُولِ اللهِ فَبَكَيْتُ ترجمہ اے جبریل اسوقت یاد آئیں مجھے مصیبتیں حسین فرزند رسول خدا کی
پس مجھ سے گریہ ضبط نہو سکا - اسواسطے کہ سب پر مصائب ہوئے - مگر مثل حسین کے کسی پر نہیں ہوئے - اور
اے جبرئیل جو مبتلا بہ بلا ہوا - خود بذات واحد ہوا ہے کسی نے جوان بیٹا قتل ہوتے نہیں دیکھا کیسکی
گود میں طفل شیرخوار کے گلے پر تیر نہیں لگا شعر تیر مارا حلق اصغر پہ تو سرور نے کہا : دل ترا آحرملہ
پتھر ہے یا فولاد ہے کسی نے اپنے بھائی بھتیجوں کا خون زمین پر بہتے نہیں دیکھا اور اُنہیں بیجان
ہوتے نہیں دیکھا اے جبرئیل کسکے اطفال خورد سال مثل ماہی بے آب تڑپ تڑپ کر ہلاک نہیں
ہوئے کسی کے اہل و عیال پر آب و دانہ بند نہیں ہوا کسکے جسم پر چار ہزار تیر اور ایکسو اسّی زخم شمشیر
نہیں لگے کسیکی نعش بے گور و کفن تابش آفتاب میں زمین گرم

قید ہو کر در بدر پھرائے نہیں گئے کہ جسکے پیچھے کوئی قطع نسل کا در پے نہیں ہوا ۞ ایسے
سلامی عیش و عشرت ہر زمانہ کے لئے ۞ اور مصیبت ہے محمد کے گھرانے کے لئے ۞ رونے والا
کوئی متصل نہیں تہا شبیر کا ۞ ہاں ہوا آتی تھی اکثر خاک اڑانے کے لئے ۞ وا مصطفی کی راتوں کو
سرہانے شاہ کی ۞ شمع ہی جلتی تھی آنسو بہانے کے لئے ۞ اسکے ہاتھ میں کیونکر روا ہیں حسین مظلوم نے
جان دی امت کو دوزخ سے بچانے کے لئے ۞ تن سے سر اسکا اتارا شمر نے جسکو نبی ۞ گود میں لیتے
تھے کاندھے پہ چڑھانے کے لئے ۞ افسوس کہ اسی شہر شام کے ساکنوں کے ہاتھوں سے یہ تمام مصیبتیں جناب ابن
رسالت پر گذر گئی با وصفیکہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ اور مالک تسلیم و رضا ہیں وہ بھی متحمل
اس مصیبت کے ہو سکینگے چنانچہ حدیث میں بھی ایسا ہی پایا۔ ابن عباس اور حضرت ام المومنین
ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ دیکھا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ایسے حال میں کہ آپ
کی ڈاڑھی مبارک اور سر مبارک پر غبار تھا۔ عرض کیا میں نے کہ یہ کیا حال ہے آپکا یا رسول اللہ۔
فرمایا قتل حسین میں میں ابھی موجود تھا القصہ جب نبی علیہ السلام نے فرمایا ای جبرئیل با وصفیکہ
ودنیا ... ہر چند چاک گریبان ... حسین ... کربلا میں
اے کاش یا لیتنی کنت معھم فافوز فوزا عظیما مرحبا ہمشکل میں بھی حاضر ہوتا اور جان اپنی
امام مظلوم پر نثار کر کے سعادت حاصل کرتا۔ آہ دیکھتا ہوں میں گویا سر حسین سوا قرابتیوں کے نیزوں پر
نصب ہیں ہر چند استغاثہ کرتے ہیں کوئی انکی فریاد کو نہیں سنتا امیدوار ہوں خدا سے حشر میرا ہمراہ حسین
اور رفیقان حسین کے ہو جب روز قیامت کو مادر مظلوم حسین دختر رسول الثقلین فاطمہ سراپا عرش الٰہی کو
داد خواہ خون حسین کی ہو تو میری ماں بھی سر برہنہ مثل کنیزکان فاطمہ ہمراہ ہوتی اس خون کی داد خواہ ہو جبرئیل کو
بیان حسین سے تاب نہ رہی اس طرح سے روئے کہ جیسے کسی کا بچہ مرجاتا ہے وہ بیقرار ہو کر روتی ہے فی زمانہ بھی ایسے
بندے مومنین اولاد علی آل نبی و نیز محبان اہلبیت سے موجود ہیں جنکا جان و مال آل عبا پر فدا ہے چنانچہ عالیجناب
معلی القاب مسند آرائے عز و جلال جلوہ افزائے چار بالش حشمت و اقبال فخر
خاندان شرف دودمان اولاد علی آل نبی نواب میر علی مراد خان

صاحب بہادر فرمانروا ے خیرپور سندہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان نہیں کر سکتا حسن خوبی کو جو میدان فکر میں دوڑایا تو ایک سے ایک کو بہتر پایا اول تو عالیجناب کے خوان کرم سے کوئی فرد بشر بچا ہوگا - آپ بڑے فیاض ہیں امیر ہو کر اور میر ہو کر فقیر بنے ہوئے ہیں - آپکا کل محاصل مساکین اور اہل حاجت کیلئے وقف ہے - آپکا سجع یہ ہے ما رعلی مراد مراد داد بخشت یاری کرد) آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم طائی کا جہان کے دل سے بھلا دیا - آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے - آپکی رفعت شان کے سامنے بلندی آسمان کی کمتر ہے - اور حشمت و اقبال کے جاہ سکندر و دستگاہ دارا ادنے تر ہے آپکی دولت عمیق کو دیکھکر قارون اپنی تہی دستی پر حیران ہے آپکی افراط بخشش کو دیکھکر ابر نیساں گریاں - آپ پابند صوم و صلوۃ ہیں ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - فی زمانا آپکا دم بہت غنیمت ہے نواب ممدوح کا شکریہ فقیر بھی تہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار -

جناب فیضمآب مہر سپہر جاہ و جلال خورشید آسمان دولت اقبال گوہر دریاے سخاوت نیر برج شرافت شمع شبستان مروت چراغ بزم ثروت مسند نشین دولت خداداد فرشتہ نہاد فخر خاندان شرف دودمان سیدی سندی اولاد علی آل نبی وزیر الدولہ مدبر الملک خلیفہ سید محمد حسن خان بہادر دام اقبالہ وزیر اعظم ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں انکو بیان نہیں کر سکتا - لیکن ایک شمہ تمیں لکھتا ہوں - کلام معجز نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت ہے - آپکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروان مٹا دیا - آپکی سخاوت و بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا - آپکی محاورات نازک سے حورے دلبران خجل - اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل - سودا کو آپ کے رشک سخن سے جنون ہے - اور آپکے کلام بلاغت نظام سے سرنگوں - آپکو علم تاریخ میں ملکہ تکمیل حاصل ہے - آپنے بہت کتابیں تصنیف و تالیف فرمائی ہیں - غرض جو جو خوبیاں حکماء و شعراء و فصحاء و صلحاء و بلغاء و علماے سلف

ملیں کسی کے ساتھ مختص نہیں بالتمامہ آپکی ذات بابرکات میں موجود ہیں - عدل و انصاف آپکا وصف حقیقی کو پسند ہے ہر ادنےٰ و اعلےٰ کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ آپ کی لطف وکرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو یہ ہے کہ آپ خلق مجسم ہیں - آپ بڑے بامروت ہیں شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی اور کشادہ پیشانی سے مسلوک ہوتے ہیں - آپ بدرجہ کمال پابند صوم وصلوۃ بھی ہیں فی زمانا آپکا دم لبسا غنیمت ہے فقیر بھی وزیر ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

عالیجناب معلےٰ القاب سید سندی اولاد علی آل نبی محمد تقی صاحب نائب ناظم انا حد گڈہ علاقہ ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ایک کو ایک سے برتر پایا - آپ سید سندی - بڑے ملنسار - نہایت خلیق - باذل - دیانتدار - سخی - فیاض - مسکین پرور - سیر چشم - متواضع - عادل - نیکبخت - دوست پرور - شریف نواز - رحمدل - خداترس - پابند صوم وصلوۃ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - ہر ادنےٰ و اعلےٰ کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ ومہ آپ کے لطف وکرم کا مداح ہے - برتاؤ سید صاحب کا نہایت عمدہ ہے جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چھوڑا وہاں کی رعایا چشم پر آب ہی ایسے لوگوں کا ہونا فی زمانا مغتنمات سے ہے فقیر بھی میر صاحب موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ حاصل کلام کیا واعظ ہے کہ اللہ کو بندوں کو بہم احکام اسلام سے مطلع کر رہا ہے یہ واعظ کون ہے محمد رسول اللہ کیا پیارہ رسول ہے (کیا پیارہ نام ہے)

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے کہ تمام مخلوقات اور جملہ کائنات آپکے سلامی ہیں پس کوئی آنحضرت کی صبح وشام کے سلام سے خالی نہیں حدیث فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعضے لوگ بہشت کے

جانیگا [illegible] رستہ [illegible] جانینگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے - فرمایا آپ نے
جو میرا نام سنتے ہیں محمد رسول اللہ اور درود نہیں بھیجتے **نقل** ہے کہ ابوجہل [illegible] کافر آیا
قریب بیت اللہ کے [illegible] ایک [illegible] نے [illegible] سوال کیا [illegible] فرعون نے بطور [illegible]
حضرت [illegible] کے [illegible] وہ [illegible] سائل نے یہ تمام [illegible]
العزت [illegible] تو [illegible] دونوں [illegible] - آپ نے پہلے آپکا نام محمد رسول [illegible]
[illegible] فرمایا کہ مٹھی کرلو - کفار کے روبرو جا کھولنا - سائل نے کفار کے روبرو
[illegible] دونوں ہاتھوں میں [illegible] جو قیمت میں ہر ایک ہزار دینار [illegible]
[illegible] مجھے موتی کہاں سے ملے میں کہا میرے ہاتھوں پر نام محمد رسول اللہ پڑھ کر کھولدیا سوائے
ابوجہل کے سب کفار نام [illegible] پر قربان ہوئے اور ایمان لائے واہ کیا پیارا نام ہے محمد رسول اللہ اسی عاشق
اس نام [illegible] کے عشق میں کیا خوب کہا ہے **اشعار** شعر دیکھ آئینہ کا تری تاب لا سکے ؛؛ خورشید [illegible]
تو تجھے ملا سکے ؛؛ تصویر تیری کھینچے مصور کیا مجال ؛؛ دست قضا تو پھر کوئی تجھ سا بنا سکے ؛؛ واہ کیا نام
نامی ہے مشکل کشا محمد رسول اللہ آپکا نام لینے سے کیا کیا مشکلیں آسان ہوتی ہیں **حدیث** جنت
مشتاق ہے اس شخص کی جو کہتا ہے محمد رسول اللہ خدا مہربان ہے اسپر جو کہتا ہے محمد رسول اللہ ہر دروازہ جنت
پر لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ کوئی مراد کو نہ پہنچیگا جبتک کہ نہ کہیگا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حکایت**
ہے کہ کسی شخص صالح امانت دار کے پاس کسی بادشاہ نے ایک نفیس جوہر امانت رکھا اس شخص نے اپنے گھر
میں ایک جگہہ رکھدیا - اسکے چھوٹے بچہ نے اسکو اٹھا کر پتھر پر دے مارا اسکے چار ٹکڑے ہوگئے اس امر کو
بادشاہ کا نہایت خوف دامنگیر ہوا اور ارادہ کسی جگہہ بھاگنے کا کیا اتفاق سے کسی اولیاء اللہ کی خدمت
میں حاضر ہوکر یہ حال عرض کیا اس شخص نے اس کو اس کو پڑھنے کی اجازت دی کہ تم یہاں ہر وقت پڑھا کرو
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ آخر تک اور فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ اس نام پاک سے تیری مشکل کشائی کریگا
[illegible] اس شخص نے [illegible] اس نام پاک کو پڑھا ایک روز بادشاہ کا قاصد اسکے پاس آیا اور کہا کہ بادشاہ نے سلام عرض
کیا ہے [illegible] بادشاہ [illegible] فرمایا ہے کہ ہمارے لشکر میں ایک [illegible] پیدا ہوگیا ہے حکیموں نے کہا ہے کہ ایک

[illegible] نظر سے [illegible] ہیں اور وہ پانی جیوش الہی میں اور وہ پانی لشکر کو دیا جائے لہذا بادشاہ نے
[illegible] کسی کی ہیکر ہوشیار [illegible] جو کچھ تمہارے پاس نشان رکھا ہوا ہے برابر چار ٹکڑے کر لاؤ کم زیادہ
[illegible] اس حکم کے عمل کیا جاویگا اور رنج وغم و خوف جو اُسکو تھا سب جاتا رہا بہت خوش ہوا
[illegible] اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس نعمت عظمے کا شکریہ ادا کیا پھر چاروں ٹکڑے لیکر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا
بادشاہ [illegible] خوش ہوا اور اُسکو انعام دیا (واہ کیا پیارا نام ہے کیا اُسکی مصیبت کو دور کیا) اگر ہم بھی
[illegible] دل و جان کو چاہے اسطرح ہماری بھی دین و دنیا کی مصیبت دور ہو جائیگی منزل مقصود کو پہنچینگے
جبتک کہ اس نام مبارک سے محبت نکرینگے۔ جو جو صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین نے اس نام پاک پر اپنا جان و مال
فدا کیا ہے میں بیان نہیں کر سکتا ہوں مگر ناظرین کے واسطے مختصر حال حضرات ممدوح الالقاب **صحابہ کرام**
کا بیان کرتا ہوں جو کچھ صحابہ کو اللہ کی راہ میں تکلیف پہنچی زخمی ہوئے ہیں مارے گئے ہیں گرمی اور بھوک پیاس
اٹھائی ہے پاپیادہ سفر کئے ہیں۔ اس سے بھی انکا جوش ایمان ٹھنڈا نہیں ہوا ہے نہ انمیں بوقت قتل کچھ
بودا پن پیدا ہوا ہے نہ اُسکے بعد وہ جہاد سے ضعیف ہوئے ہیں دشمنوں کی شوکت سے اُنکے حوصلہ پست
ہوئے ہیں پھر بھی وہ خدا سے یہی دعا کرتے تھے۔ جو کچھ ہم سے خدمت دین میں سستی ہوگئی ہے اُسکو
معاف کر دے اور آئندہ کو ثابت قدمی عطا کر اور کافروں پر فتحیاب کر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں بار بار یہی عرض کرتے تھے کہ ہمارا جان و مال حاضر ہے مگر آپ ہمسے خوش ہو جائیں اسلئے کہ خدا
آپکی شان میں فرماتا ہے (محمد رسول اللہ) **فقیر کہتا ہے** کہ اے امت محمدیہ تم بھی تو اس نام پاک سے
محبت پیدا کرو۔ محبت کے یہ معنے ہیں کہ اطاعت رسول اللہ بجا لاؤ۔ نور ایمان اور صداقت کی روشنی ذرا بھی
اس بات کو گوارا نہیں کرتی کہ اس چند روزہ زندگی پر خلاف رسول اللہ کا ہو۔ یا نماز قضا ہو جائے یا کسیکو
مکر و فریب دیا جائے۔ یا تکلیف دیجائے یا کسی کی غیبت کیجائے یا مال کی زکوٰۃ نہ دیجائے یا حق العباد تلف کیا جائے
افسوس ہے ایسے لوگوں پر کہ دو خشک روٹی پر احکام اسلام کو بالکل فراموش کر دیا۔ ہزار آفرین ان سچے
مسلمانوں پر کہ جنکے پاس ہر نعمت دنیا موجود ہے۔ پھر ان صاحبوں کا بجا آوری احکام اسلام میں یہ
حال ہے کہ بمقابلہ احکام اسلام اپنی خواہش نفسانی کو بالکل مٹا دیا

اطاعت خدا و رسول میں دل بستہ اور کمر بستہ ہیں۔ الحمد للہ فی زمانا وہ امراے صالحین و رؤساے
جلیل القدر ہیں کہ موجود ہیں کہ جنکے سبب سے اسلام کو تقویت اور غربا کو فیض اور رعایا کو امن ہے یہ فقیر بھی
مختصر طور پر اپنی تفسیر میں انکے نام نامی درج کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب
حاتم زمان سکندر دوران زیب افزاے مسند دولت و اقبال جلوہ
آراے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان نواب
ناصر علیخاں صاحب بہادر رئیس ابن رئیس نامدار رئیس اعظم قصبہ کوہانہ ضلع رہتک جو جو
خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں۔ وہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ دامن اخلاق
آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا
آپ نہایت مسکین پرور۔ بادل۔ سخی۔ فیاض۔ سیرچشم۔ دستگیر بیکسیاں۔ ارکان مروت آپ پر
ختم ہیں۔ آپکی مرادنے والے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے
شریف اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ حضرت سرور کائنات اور اہلبیت سے
بہت محبت ہے۔ اکثر حالات صحابہ اور تابعین و تبع تابعین و اولیاء اللہ دیکھتے رہتے ہیں۔ علماء
و فضلاء کے بہت قدردان ہیں۔ پابند صوم و صلوۃ ہیں۔ آپکے دم سے اسلام کو رونق ہے
آپکا ہونا بسا غنیمت ہے۔ فقیر بھی رئیس اعظم کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے شکر یہ طلبہ اللہ
قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار حضرت عالیجناب معلی
القاب گردوں رکاب فلک انتساب افتخار الامراء رئیس اعظم نامدار
جہاں نواب نجابت علیخاں صاحب عم نواب صاحب ذو جاہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے
ذات والا میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں کرسکتا۔ حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں
تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں۔ آپ نہایت فیاض۔ صاحب مروت۔ دیندار۔ بادل۔ پابند
صوم و صلوۃ۔ خداترس۔ رحمدل۔ متواضع۔ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے
آپ علماء سے بہت اچھی طرح سے ملتے ہیں۔ آپ کے منشی حفیظ الدین صاحب نہایت دیندار متقی

دیانتدار ہیں۔ بہرکیف نواب ممدوح کا ہونا فی زمانہ زینت اسلام ہے۔ یہ فقیر بھی رئیس اعظم کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکر سعیہ اللہ فنبک فی قلوب الابرار و زکی اعمالک فی عمل الاخیار الحاصل** واعظ نہایت اخلاق اور رفاقت سے احکام پیش کر رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کہ قرآن اور حدیث تمہارے لیے عجیب رفیق و شفیق ہیں **بیان رفاقت قرآن و حدیث نبویہ** سبحان اللہ واعظ کیا حکم کر رہا ہے **ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ** **ترجمہ** چھوڑے ہیں میں نے تم میں دو چیزیں کہ ہرگز گمراہ نہ ہوگے جب تک مضبوط پکڑے رہوگے ان دونوں کو ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ کو۔ اس حدیث کو روایت مالک بن انس کرتے ہیں اور یہ حدیث امام مالک کی موطا میں موجود ہے **ف** ایک عالم اجل نے اس حدیث کی شرح یوں کی ہے کہ آدمی عجیب کشمکش میں گرفتار ہے دنیا اپنی طرف بلاتی ہے شیطان اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ماں باپ اپنے رویہ پر چلایا چاہتے ہیں اور بادشاہ امیر اپنے رویہ پر اور استاد و پیر مرشد اپنے طریقہ پر اور دوست آشنا اپنی وضع پر۔ اور بیوی اور اولاد اپنی مرضی کے موافق آدمی کو چاہتے ہیں۔ اور آدمی کو ان سب سے کام ہیں درپیش۔ اسواے اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں دنیا کمانیکی اور شیطان و نفس کے حیلے اور اسباب اور ماں باپ کیطرح اور بادشاہ و امیر کی فرمانبرداری کی وضع اور استاد و پیر کی پیروی کا طریق اور دوست و آشنا کی دوستی نبھانے کے انواع اور جورو لڑکوں کے حقوق۔ سب مفصل بیان کیے تو جبتک آدمی اللہ کی کتاب اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رویہ و طریقہ کو مضبوط پکڑے رہیگا کبھی گمراہ نہوگا **فقیر** کہتا ہے کہ بہاسیو قرآن حدیث انسان کے عجیب رفیق و انیس ہیں دونوں حکایات کا بنظر غور ملاحظہ کریں تو رفاقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ بخوبی معلوم ہو جائیگی **حکایت** ہے کہ مدینہ شریف میں ایک بزرگ صحابہ کرام میں سے نقل کرتے تھے کہ دفن کیا ہم نے ایک جوان صالح کو وقت مغرب کے بعد دفن کے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جانور مثل کتے کی اس جوان کی قبر میں گھسا اور جلد کہا کر باہر نکل آیا۔ اور ایک نکہت اسکی پہولی ہوئی تھی۔ میں نے دلیر ہو کر پکڑ لیا۔ اور دریافت کیا کہ تو کون ہے اور اس نیکبخت کی قبر میں کیوں گیا تھا۔ کہا میں شیطان ہوں

ہوں میں نے ارادہ کیا تھا کہ اسکو قبر میں عذاب دیں - ایک شخص نے اسکی قبر میں سے نکلکر یہ ... دی
اور مجھپر بہت خفا ہوا کہ یہاں پر تو کیوں آیا تھا میں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کون تھا کہا سورہ یٰس تھی یہ
دنیا میں وقت سونیکے اس مردہ کو پڑھا کرتی تھی اگر سورہ ملک بھی پڑھتا ہوتا تو جو اسکے ... دونوں
آنکھوں سے اندھا کر دیتا - دوسری **حکایت** ایک بزرگ کسی دوسرے بزرگ کا حال نقل کرتے ہیں
کہ عالم رویا میں میں نے اس بزرگ سے دریافت کیا کہ ... اسکے ساتھ کیا ... اس
نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پر عمل کیا تھا - اسلئے خدا نے مجھکو بخشدیا - اس
بزرگ نے کہا کہ وہ کونسی حدیث ہے کہ جسپر عمل کرنے سے خدا نے تجھکو بخشدیا - کہا - حدیث میں فرمایا
حضرت نے جو کوئی بعد کھانیکے برتن کو چاٹ لے تو وہ برتن جناب باری میں دعا کرتا ہے کہ یا الٰہی جیسے اسنے
مجھکو شیطان سے آزاد کیا ہے تو اسکو دوزخ کی آگ سے آزاد کر - مجھسے فرشتوں نے پوچھا کہ دنیا میں کیا
عمل کرکے آیا - میں نے کہا کہ میں اس حدیث پر عمل کرکے آیا ہوں ... عمدہ کی ... چاہتا ہوں عجیب آوا
آتی کہ ... **فقیر کہتا ہے** بہائیو ایسے قرآن اور حدیث کا کیوں اتباع نہیں کرتے - تم تو ذرہ فہم اور ...
قرآن ہو خیال تو کیا کرو کہ دنیا میں بادشاہ پانچ سات روپیہ ماہوار پر سپاہی کو نوکر رکہتا ہے کہ
جسکو سر کٹانے میں کبھی دریغ نہیں ہوتا - پہر بادشاہ حقیقی نے جان دی جسم کو نور دی ... عطا کیں -
تندرستی دی لاکھوں نعمتیں دی بہشت عطا کرنا چاہا ہے پہر اس پر ... جنت کا ... عمدہ عطا فرمایا اور
رسول عنایت کیا تو ایسا شفیق عنایت کیا پہر اس چند روزہ دنیا ے فانی کے لذائذ کیلئے یہ سامان کرتی ہو
اور آخرت کا کچھ فکر و اندیشہ نہیں **عبرت** یہ دنیا کی تمام عیش و عشرت دولت و جوانی حسن و خوبی اقبال و شہرت
خواب و خیال ہے جسطرح کوئی رات کو خواب میں شادی کرے اور بہت خرمی کرے یا تخت سلطنت پاوے
پس صبح کو جب آنکہہ کہلے تو کچھہ نہیں دیکھتا یہی حال اس چند روزہ زندگی مستعار اور اسکی بہار کا ہے اگر کسیکو
بات کا معائنہ کرنا ہو تو پرانے کھنڈرات بالخصوص دہلی میں بادشاہوں کی شکستہ عمارات اور کوشک
ہزار ستونوں کی بنیاد کو دیکہے اور تزک سلاطین تیموریہ کا آئینہ عبرت لال قلعہ دہلی کے کسی بڑہے بادشاہ نے اخیر عمر میں کہ
جب سر سفر تہی ایک نہایت دردناک حسرت کے اشعار کہے ہیں کہ جسکے لفظ لفظ سے عجیب عبرت اور حسرت ٹپکتی ہے

اشعار بسیار ورین جہان جمیدیم بسیار نعیم نازدیدیم اسپان ملند بر نشستیم ترکان گراں بہا خریدیم کردیم بسے نشاط آخر چوں قامت ماہ نو خمیدیم۔ یہی کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ابہی تو بیٹھے ہوئے وہ باہم بتا رہے تھے غم والم کو اسی جگہہ پر تو منس رہے تھے بلا کشان رہ ستم کو کچھ ایسے سوئے کہ پہر نہ جاگے تھکے ہم انکو جگا جگا کے۔ اہل نکات نے لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو مخلوقات کے نام جاننے پر فرشتوں کا مسجود کیا۔ تو پروردگار کے اسماء و ذات و صفات کا جاننا کس حد کو پہنچا دیگا اور حضرت خضر علیہ السلام کو علم فراست نے حضرت موسی علیہ السلام کی صحبت کے ساتھ مشرف کیا تو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صحبت انبیاء تک پہنچا دے تو کیا بعید ہے۔ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ترجمہ اور جسنے اطاعت کی اللہ اور رسول کی وہ اُن لوگوں کے ساتھ رہیگا کہ جن لوگوں پر خدا نے انعام کیا اور وہ انبیاء اور صدیق اور شہداء اور صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں۔ رفاقت ان لوگوں کی جب حاصل ہوگی جو دل سے اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا ہوگا۔ کما قال اللہ تعالی۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ ترجمہ اے ایمان والو آجاؤ فرمانبرداری میں پورے پورے اور شیطان کے قدم قدم نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ تفسیر خداوند تبارک و تعالے اس آیت میں کل مومنوں سے خطاب کر رہا ہے اور سبکو سنا رہا ہے کہ دو رنگی اچھی نہیں ہوتی کسیکا ظاہر اچھا ہے اور باطن بُرا ہے اور کسیکا باطن اچھا ہے ظاہر بُرا ہے اسکے معنی اطاعت کی نہیں ہمارے رسول کی خدمت میں پورے پورے مومن ہوکے حاضر ہو اُنکے حکم کے آگے اُف نکرو اُنکا حکم میرا حکم ہے اُنکی اطاعت میری اطاعت ہے اُنکا خوش کرنا میرا خوش کرنا ہے خالق زمین و آسمان جنت و دوزخ کا میں ہوں اور مالک سب کا محمد ہے۔ ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ مجکو خواب میں حضرت کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حشر بھی آپ کے ساتھ ہوگا کیا میں جنت میں بھی آپ کے ساتھ رہونگا۔ فرمایا ہاں کیا مضائقہ ہے اگر تو اتباع کتاب اللہ اور میری سنت کی کریگا تو تو میرے ساتھ ہوگا۔ اگر تو نے جسکو دل چاہا مانا اور جسکو نہ چاہا نہ مانا یہ پیروی میری نہیں۔ بلکہ یہ رہنا پیروی شیطان

سے کیونکہ وہ تمہارا دشمن ظاہر ہے - اسکے تحت میں ایک حکایت لکھی ہے کہ شیطان انسان کا ایسا دشمن ہوتا ہے **حکایت** بروایت حسنؓ بصریؒ روایت کرتے ہیں حضرت علیؑ سے اور حضرت علیؓ نبیؐ سے کہ ایک عابد قوم بنی اسرائیل میں دو سو برس عبادت میں مصروف رہا مگر ہمیشہ اس عابد کے دل میں یہی آرزو رہی کہ ابلیس سے ملاقات کروں اتفاق سے ایک شب شیطان سے ملاقات ہو گئی - اُسنے پوچھا کہ میری عمر کتنی باقی ہے شیطان نے کہا دو سو برس کی تیری عمر اور ہے یہ کہکر چلا گیا عابد نے دل میں سوچا کہ عمر تو ابھی بہت باقی ہے کچھ دنیا کے عیش و عشرت کرنے چاہئیں پھر توبہ کر لونگا یہ خیال کرکے اُسی شب شراب پیکر ارادہ حرامکاری ایک طوائف کے کوٹھے پر پہنچا وہیں مرگیا - دو سو برس کی عبادت ایکدم میں برباد ہو گئی پس یہی خیال کرلو کہ شیطان انسان کا کیسا دشمن ہے کہ اس **عابد** کو ایک وسوسہ میں تباہ کر دیا ایسے ہی ہم تمکو بھی تو اُسنے فریب میں رکھا ہے - ہر فرد بشر کو خیال ہے کہ ابھی تو ہماری عمر بہت ہے ابھی کیا قرآن و حدیث کا اتباع کرکے ملا بنا ہے یہ محض وسوسہ شیطانی ہے **بہرکیف** اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہؐ سعادت دارین ہے مگر کچھ خیال نہیں - ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت اُنکو رضا جوئی اللہ اور رسول کا خیال رہتا ہے الحمد للہ فی زماننا ایسے اللہ کے بندے دیندار عامل قرآن و حدیث موجود ہیں - چنانچہ **حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب حامی دین سید المرسلین جنرل اعظم الدین خانصاحب بہادر مدار المہام ریاست رامپور** - جنرل صاحب نواب فخر الدولہ بہادر رئیس لوہارو کے ماموں ہیں آپ بڑی شان و شوکت کے آدمی ہیں وزیر بڑے مدبر ہیں آپکے استقلال اور بیدار مغزی کی تعریف نہیں ہو سکتی ہرچند کہ ہزارہا مصائب و مشکلات اور پیچیدگیاں سدراہ ہوئیں لیکن آفرین ہے اس شیر مرد پر کہ تیوری پر بل تک نہیں آیا بلکہ انتظام عمدہ روز بروز ترقی پذیر ہی ہوتا گیا ہزار آفرین باد بریں ہمت مردانہ تو آپ بڑے دیندار - پابند صوم و صلوٰۃ - بڑے فیاض - با دل چشم - متواضع - شریف نواز - مسکین پرور - عادل - آنکھ میں حیا شرم - بہت ہی خدا ترس - شریف اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں اسلام کی ترقی کا آپکو بہت خیال ہے آپکے ہونے ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** بھی جنرل صاحب

صدحسب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰہُ قَلْبَكَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰی عَمَلَكَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ **الغرض** سبحان اللہ کیا واعظ ہے کہ بندگان خدا کو احکام سے خبر دے رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ وَ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ واہ واہ واعظ کس عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ مضامین کو پیش کر رہا ہے کہ جس سے طبیعت سامع کو ایک فرحت حاصل ہوتی ہے اور مضامین کا آپس میں ایک عجیب ربط و ضبط ہے ایک جملہ دوسرے جملہ سے زنجیر کے حلقوں کی طرح مربوط اور مسلسل ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے مخاطب کے دل پر ذرا بھی بار نہیں معلوم ہوتا خیال تو کرو اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ وَ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ **ترجمہ** سخی اللہ کے قریب لوگوں کے قریب جنت کے قریب اور دوزخ سے بعید ہے **سبحان اللہ** کیا عمدہ کلام منویہ ہے جس پہلو سے چاہو مطلب پیدا ہو۔ ایک طرز معنی یہ بھی ہیں کہ سخی خدا کو بھاتا ہے خلقت کو محبوب ہے جنت کو پیارا ہے دوزخ سے کیا کام **حدیث** فرمایا حضرت نے سخاوت نام ایک درخت کا ہے وہ درخت بہشت میں ہے شاخیں اسکی دنیا میں قیامت کو میدان محشر میں ہونگی جو سخی ہوگا شاخیں اس درخت کی میدان محشر سے اسکو کھینچ کر جنت میں لیجاوینگی۔ ایسے ہی فرمایا حضرت نے کہ بخل بھی ایک درخت ہے کہ جڑ اسکی دوزخ میں اور شاخیں اسکی میدان محشر میں ہونگی جس بخیل کو چاہینگی پکڑ کر دوزخ میں لیجاوینگی **فرمایا** حضرت نے اَلْجَنَّةُ دَارُ الْاَسْخِیَاءِ یعنی جنت گھر سخیوں کا ہے **حکایت** حضرت عیسٰیؑ نے ایک مردہ کی قبر پر عذاب ہوتے ہوئے دیکھا۔ دعا کی وہ مردہ زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا۔ آپ نے فرمایا کتنے برس تجھے مرے ہوئے ہوئے عرض کیا چار سو برس ہوئے یا نبی اللہ فرمایا تو مسلمان ہے یا کافر۔ عرض کیا میں تمنا میں رہا کہ مسلمان ہوں اسی حال میں موت آگئی۔ اب ایمان لایا چار سو برس تک زندہ رہا حضرت عیسٰی علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کی کہ یہ درجہ اسکو کیوں ملا حکم ہوا یہ سخی تھا برکت سخاوت سے یہ مرتبہ اسکو دیا۔ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا یعنی ہم کسی کا اچھا عمل ضایع نہیں کرتے ہیں **حدیث** فرمایا حضرت نے اَلسَّخَاءُ اَصْلُ الْاِیْمَانِ۔ سخاوت اصل ایمان ہے **فقیر** کہتا ہے کہ دنیا میں اس سے بہتر اللہ اور رسول کے نزدیک کوئی عمل نہیں۔ حضرت نے **فرمایا** اُمت میری بہشت میں داخل نہوگی بہت نمازوں

پڑھنے اور روزہ رکھنے سے ملکہ داخل ہوگی برکت سخاوت سے مال کا صرف کرنا خدا کی راہ میں بڑی جوانمردی کا کام ہے۔ حضرت کے فیض اثر نے امت میں بھی سخاوت کا وہ اثر کیا۔ کہ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے سخی حامی اسلام و انصار اسلام موجود ہیں جن حضرت کی زبان ترجمان نے خبر دی ہے چنانچہ حضرت عالیجناب نواب ممدوح الالقاب بدر العلماء عندلیب گلستان دولت اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان زمان **نواب ممتاز علیخاں صاحب بہادر** المخاطب بخطاب جلال الدولہ مستقل جنگ رئیس **دوجانہ** دام اقبالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا آپکی رفعت شان کے آگے بلند سی آسمان پست اور دولت و حشمت کے سامنے قارون تنگدست ہی سخاوت حاتمانہ شجاعت رستمانہ نواب موصوف کی تمام عالم میں مشہور ہے آپ کے خوان کرم سے کوئی بھی فرد بشر بچا ہوگا۔ آپ بڑے فیاض۔ بادل سخی ہیں۔ آپکے خاندان میں کوئی ایسا سخی نہیں ہوا۔ آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہاں کے دل سے بھلا دیا۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت جناب کی ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ آپ نے ہزارہا غربا کو فیض سے آپکا ہونا بھی رونق اسلام ہے **فقیر** بھی نواب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکرہم** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔ حضرت **سید ظہور الحسن صاحب** مصاحب باختصاص حضور نواب ممدوح۔ آپ سندی سید ہیں۔ بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق۔ برتاؤ عمدہ۔ وعدہ کے سچے جوان صالح۔ بردبار۔ علماء کے قدردان۔ کلمہ خیر سے یاد کرنیوالے متواضع۔ شریف نواز۔ بامروت آدمی ہیں۔ شہر دہلی میں آپکا خاندان مشہور ہے۔ اور جناب سید احمد خاں صاحب بہادر علیگڑہ آپکے حقیقی ماموں ہوتے ہیں آپکا دم بھی بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکرہم** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔

فضائل قرض حسنہ از قرآن و حدیث

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا

آیت ۲۴۵ پارہ ۲ سورۃ بقرہ **ترجمہ** کوئی ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دیوے تاکہ پھر اُسکو خدا دوگنا کر کے بہت بڑا کر دیوے **تفسیر** سبحان اللہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو اپنی راہ میں مال صرف کرنیکی کس عمدہ طور سے ترغیب دی رہا ہے جو بیان سے باہر ہے۔ کہ کوئی ہے جو اللہ کو قرض دے اور اُسکا عوض دنیا و آخرت میں بیشمار لے **فقیر** کہتا ہے کہ خدا تعالےٰ قرض مانگنے سے پاک ہے مگر اللہ کی راہ میں صرف کرنیکو۔ اللہ نے قرض سے تعبیر کیا ہے۔ غرض اللہ کو اس سے حمایت غربا کی منظور تھی کہ جو اُنکو دیگا اُسکے ضامن ہم ہیں۔ اب اس زمانہ میں یہ کار خیر کافور ہوتے چلا جاتا ہے۔ اسواسطے میں نے چاہا کہ اسکے فضائل لوگوں کو یاد دلاؤں چونکہ انسان کیلئے یہی بڑا توشہ آخرت ہے اسلئے میں نے اسکے فضائل درج کتاب کیے کہ ناظرین کے ملاحظہ سے گذریں **حدیث** میں آیا ہے کہ ایک روز سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف کے کسی کوچہ میں تشریف لیگئے۔ حضور کا گذر ایک تیلی کے گھر پر ہوا۔ آپ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اس گھر کے مالک کو بلاؤ۔ صحابہ رضہ نے آواز دی۔ کہ گھر میں کوئی ہے جلد باہر آئے۔ ہمارے حضور تشریف رکھتے ہیں ایک عورت آئی آپ نے فرمایا کہ تو کیا عمل کرتی ہے عرض کیا فدا ہوں میرے ماں باپ حضور پر ہم لوگ تیلی ہیں۔ فرمایا تم کیا عمل کرتے ہو عرض کیا یہی صوم و صلوٰۃ آپ نے فرمایا سوا اسکے تم کچھ اور بھی عمل کرتے ہو۔ میں تمہارے گھر پر ایک نور معلق آسمان دیکھتا ہوں یہ نور عمل صوم و صلوٰۃ کا نہیں پاتا ہوں یہ عمل قرض حسنہ معلوم ہوتا ہے۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ میں نے ایک کو قرض حسنہ دیکر رکھا ہے۔ الغرض جب حضور واپس تشریف لائے آپ نے اُس نور کو اُسکے گھر پر نہ پایا حضور نے اُس عورت کو طلب کر کے فرمایا اے عورت وہ نور اب میں نہیں دیکھتا ہوں اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اُس قرضہ کو اللہ کیواسطے بخشدیا تب آپ نے فرمایا کہ وہ نور اب تیری قبر میں چلا گیا تیرے لئے وہی جلیس انیس کافی ہوگا **سبحان اللہ** یہ لوگ کیا دیندار تھے کہ اپنی جان و مال اللہ کے راستہ میں فدا کر لیتے تھے۔ الحمد للہ فی زمانہ بھی اللہ کے بندے ایسے دیندار موجود ہیں کہ جان و مال انکا اللہ کے رستہ میں فدا ہے۔ چنانچہ حضرت عالیجناب بلند القاب **رحیم بخش خانصاحب** رئیس نمبر دار موضع کھیرہ گجو تحصیل نور محل ضلع پنجور علاقہ ریاست پٹیالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو کہاں طاقت کہ وہ تحریر کرے۔ آپ نہایت دیندار۔ پابند صوم

صلوٰۃ - سخی - فیاض - متواضع - سیر چشم - شریف نواز - عابد - پرہیزگار - خدا ترس - اخلاق میں ہیچ تن
خلق لکھوں تو سجا ہے - مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے - ہر کہ و مہ آپ کے لطف و کرم کا مداح ہے
آپ علمائے دین کے بڑے قدردان ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا فی زمانہ بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی
خالصاً جناب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى أَعْمَالَكَ
فِي أَعْمَالِ الْأَخْيَارِ **سبحان اللہ** اللہ کے نام دینا بھی کیا عمدہ ہے - **حکایت** مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ
دہلوی کی خدمت میں ایک شخص امیرانہ لباس پہنے ہوئے آیا اور عرض کیا کہ میری سرگذشت سننے کے قابل ہے
حضرت میری عقل کام نہیں کرتی حیران ہوں کیا کروں اور کہاں جاؤں - آپ کی خدمت میں اسلئے آیا
ہوں - کہ جو ارشاد ہو بجا لاؤں - میں لکھنؤ کا باشندہ اور روزگار پیشہ آدمی تھا - ایک دفعہ بیکاری کے
باعث تنگی سے گذرنے لگی - ارادہ کیا کہ کہیں باہر نکلکر تلاش معاش کروں - سرمایہ کم رہگیا تھا
اور دیپور کو چلا - اثنائے راہ میں ریواڑی آئی جس سرائے میں چند بھٹیاریاں اور دو ایک سپاہی
رہتی تھیں میں اسی سرائے میں اترا - گھوڑا باندھکر خاموش چارپائی پر جا بیٹھا - چونکہ خرچ پاس نہ تھا - اسلئے
خلاف دستور مسافران حیران بیٹھا تھا اتنے میں ایک کسبی آئی اور کہنے لگی - میاں مسافر کس فکر میں بیٹھے
ہو کھانے والے کا سامان کیوں نہیں کرتے - میں نے کہا ابھی تھکا ماندہ آیا ہوں ذرا سستا لوں تو
کچھ بند و بست کروں - وہ چلی گئی - ذرا دیر بعد پھر آئی - اور کہا اب کیا دیر ہے - میں نے پھر وہی جواب دیا
تیسری بار پھر آئی بولی یہ کیا بات ہے گھوڑا ہانپتا ہے اور تمکو کچھ فکر نہیں - ناچار جو بات تھی میں نے سچ
سچ کہدی کہ کوڑی گرہ میں نہیں ہے اب گھوڑا یا ہتھیار بیچتا ہوں تو نوکری کیسے کرونگا اور نہ بیچوں تو
خرچ کہاں سے لاؤں وہ چپکی چلی گئی - اور دس روپیہ لاکر میرے حوالہ کئے کہ میں نے یہ روپیہ چرخہ کاتکر اپنے کفن
دفن کے لئے جمع کر رکھے تھے آپکو اللہ کے واسطے قرض حسنہ دیتی ہوں اگر تمکو خدا دے تو دیدینا ورنہ معاف
غرض میں وہ روپیہ خرچ کرتا ہوا دیپور پہنچا - وہاں پہنچتے ہی معقول نوکری مل گئی کچھ ایسا فضل خدا
کا ہوا کہ تھوڑے دنوں میں میں امیر کبیر ہو گیا - گھر سے خط آیا کہ لڑکا جوان ہوا ابھی والے بھی تقاضا
کر رہے ہیں جلد آنکر شادی کا سامان کرو میں راجہ سے رخصت لیکر بڑے امیرانہ ٹھاٹھ سے چلا پھر ریواڑی

میں اُسی سرائے میں آکر اترا تو کسی کا حال دریافت کیا لوگوں نے کہا کوئی روم کی مہمان ہے جلد اسکے
پاس گیا لیس سُنا ئی وہ سُنتے ہی آپس کے جاں بحق ہو گئی تجہیز و تکفین کی اپنے ہاتھ سے اسکو قبر میں اُتار دفن کرکے
چلے آئے جب آدھی رات گذری تب خیال آیا کہ ہنڈوی یا پنجہزار کی جیب میں نہیں بڑی پریشانی ہوئی خیال
کرتے کرتے یہ بات ذہن میں گذری کہ ضرور قبر میں ہی جا رہی ہے اُٹھہ قبرستان پہنچا قبر کھودی کیا دیکھتا ہوں
کہ میت قبر میں نہیں ہاں ایک طرف کو دروازہ سا نظر آتا ہے۔ اُسکے اندر چلا گیا نہایت پر فزا اور
دلکشا باغ نظر آیا اُسمیں ایک **مکان** عالیشان ہے فرش فروش سے آراستہ ہے اور ایک عورت نہایت
حسین و جمیل بیٹھی ہے۔ دل میں خیال آیا کہ آہا یہ تو کسی شاہزادی کا مکان ہے ایسا نہو کوئی مجھے روکے
ٹوکے جھجک کر قدم ہٹایا ہی تھا کہ اُسکے گرد جو پرستار و غلام دست بستہ کھڑے تھے اُنمیں سے ایک
کو میرے پاس بھیجا وہ بلا کر مجکو لے گیا وہ عورت دیکھتی ہے کہتی ہے کہ میاں صاحب تمنے مجکو نہیں پہچانا۔ کہا نہیں
کہا جی میں تو وہی ہوں جسے تمکو دس روپیہ قرض حسنہ دیے تھے آج اُسکی بدولت اللہ نے یہ عروج مجکو عطا فرمایا
ہے اور اللہ نے مجھے بخشدیا کہ اُسنے ہمارے حبیب **محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کی حدیث پر
عمل کیا۔ اب سے کیا بازپرس کروں **شعر** اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار + نہو اُس سے مایوس امیدوار
کہا میاں صاحب یہ آپکی ہنڈوی موجود ہے جو قبر میں گر پڑی تھی اب دیر نکرو جلد چلے جاؤ یہاں بدون عمل کے ٹھہرنا
مشکل ہے میں نے دست بستہ عرض کیا کہ ذرا یہاں کی سیر تو کر لوں وہ بولی یہاں کی سیر قیامت تک بھی نکر سکوگے
اور یہ آیت پڑھی کہ یہ وہ ملک ہے قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا
ترجمہ اور جب دیکھیگا تو پھر دیکھیگا نعمت اور بادشاہت بڑی - میاں صاحب ملک ہی اللہ کی شان فرمائے
پھر تو کیا دیکھ سکیگا اتنی ہی دیر میں دنیا کے اندر کیا سے کیا ہو گیا ہوگا بس تم جاؤ خیر میں اُسکے کہنے کو موافق
چلا آیا **یا مولانا شاہ صاحب** شاید کوئی تین گھڑی کا عرصہ لگا ہوگا قبر کے باہر نکلکر دیکھتا ہوں تو زمانہ
کا رنگ ہی اور ہے نہ وہ تکیہ نہ وہ سرائے نہ وہ آدمی نہ وہ بستی سرائے کی جگہہ پر شہر آباد ہے جس سے پہلا حال
پوچھتا ہوں وہ مجکو دیوانہ بتلاتا ہے اور کہتا ہے میاں خیر ہے کیسی سرا اور کون امیر ۵ اے
ہم نفس پوچھہ عبث ہی کہاں سرائے + ہم ہیں مسافر اور جہاں کاروانسرائے آخر ایک آدمی نے کہا کہ چلو میں

تمکو ایک بزرگ کے پاس بیجلوں شاید اُن سے کچھ پتا لگے وہ بڑا معمر آدمی تہا - میرا حال سنکر اُس نے
بہت تفکر میں غوطہ لگایا بہت تامل کے بعد کہا کہ ہاں کچھ کچھ مجھکو یاد ہے میرے پردادا فرمایا کرتے تھے کہ اگلے
زمانہ میں یہاں صرف ایک سرائے ہتی اور اُسمیں ایک کسبی آباد تھی ایک امیر آنکر ٹہیرا اور اُس کسبی کا گور کفن
کیا مگر آدہی رات کو وہ بہی غائب ہوگیا کچھ پتا نہ لگا ہمراہی اُسکے روپیٹ کر چلے گئے اس بات کو کوئی
تین سو برس کا عرصہ گذرا ہوگا - میں نے سب حال بیان کیا کہ وہ امیر میں ہوں میں نے قبر میں یہ کیفیت
دیکھی - لوگ حیرت کرنے لگے - اب مجھکو کچھ خبط سا ہوگیا نہ گھر ہے نہ در ہے کہاں جاؤں اور اس زندگی
کو کیا کروں - شاہ صاحب نے کہا کہ بیشک وہاں کی ایک گھڑی یہاں کی ایک صدی ہوتی ہے اب بیت اللہ
کو چلے جاؤ باقی عمر یاد الہی میں گذار دو - **فقیر** کہتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اثر فیض نے امت میں
وہ اثر کیا ہے کہ اس حدیث کی عامل اسوقت بہی موجود ہیں قرض حسنہ تو کیا چیز ہے انکا جان و مال
اللہ کیواسطے موجود ہے - چنانچہ **حضرت عالیجناب بدر الصلحا** رصاحب خلق محمدی تابع شریعت
احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت **خان بہادر حافظ محمد عبد الکریم**
صاحب رئیس قدیم میرٹھ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں
بیان نہیں کر سکتا - آپ نہایت متقی - اور دیندار - پابند صوم و صلوۃ - فیاض - سخی - باذل - متشرع
خلیق حلیم - حافظ قرآن - متواضع - مخیر باخیر - مسکین پرور - دستگیر بیکساں - شریف نواز - علماء و
فقرا کے بڑے قدر دان - آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہاں کے دل سے بھلا دیا دامن
اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت آپکی ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کہ و مہ آپکے
لطف و کرم کا مداح ہے آپکی ذات سے ہزارہا غربا کو فیض ہے - سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے
فقیر بہی خان بہادر کا تہ دل سے **شکریہ** ادا کرتا ہے طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ
وَزَکّٰی عَمَلَکَ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ - **رئیس صاحب موصوف** کو اللہ تعالے نے کیا کیا صالح
اور امین و دیانتدار لوگ عطا فرمائے ہیں جیسے **زبدۂ فقہائے جہاں صلحائے زماں**
اعرف العرفا افضل الفضلا توانگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ صفت

مفسر بے بدل فقیہ بے مثل محقق مسائل دین شرع متین حضرت مولانا **مولوی محمد سمیع صاحب** مصنف انوار ساطعہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان نہیں ہو سکتا یہ جناب عالم باعمل۔ مبرا از حرص و امل۔ عشاق رسول اللہ۔ اعلے درجہ کے مصنف۔ حدیث و تفسیر و فقہ میں کمال رکھتے ہیں۔ زہد و تقوے بدرجہ غایت ہے۔ دیانتدار متقی۔ امین۔ خدا ترس۔ متین۔ کم گو۔ متواضع۔ بامروت آدمی ہیں۔ اس حدیث کا آپ میں مصداق پایا جاتا ہے خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاس۔ کلمۂ خیر کہنے سے در گذر نہیں کرتے۔ اخلاق بدرجہ غایت ہے تو یہی الیسوں ہی کا ہونا زینت اسلام ہے۔ آپکا دم بہا غنیمت ہے **فقیر** بہی مولانا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰہُ قَلْبَكَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ۔

فضائل نماز

سبحان اللہ ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو چیز ہمارے لیے خدا سے لائے ایک سے ایک عمدہ لائے نماز لائے تو ایسی لائے کہ جسکی خوبیاں اور فوائد کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ میں جا بجا مذکور ہیں۔ مختصر طور پر **فقیر** بہی کچھہ فضائل بیان کرتا ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ہم تمکو خدا اور رسول سے نماز کیا عطا ہوئی ہے بلکہ ایک طریقہ محبت عطا ہوا ہے کہ جسکے ذریعہ سے ہم اپنا حال دربار الٰہی میں عرض کر سکتے ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ محبت وہ چیز ہے کہ جہاں انسان عقل کے ذریعہ سے برسوں میں مسافت طے کرتا ہے اس محبت کے وسیلہ سے ایک لمحہ میں پہنچتا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ حضرت جنید رحمہ اللہ ایک روز مسجد میں تشریف رکہتے تہے ایک شخص آیا اور کہا کہ حضرت آپکا وعظ شہر ہی میں کام کرتا ہے یا جنگل میں بہی تاثیر بخشتا ہے آپنے حال پوچہا اُسنے عرض کیا کہ چند اشخاص فلاں مقام پر جنگل کے اندر راگ رنگ میں **مصروف** اور دور شراب سے سرمست ہیں آپ اُسیدم تنہا اٹھ کہڑے ہوگئے اور منہ لپیٹ کر جنگل کی راہ لی قریب پہنچے تو وہ لوگ بہاگنے لگے فرمایا بہاگو مت میں بہی تمہارا ہم مشرب ہوں اسی لئے آیا ہوں وہ لوگ جمع ہوکر بیٹھہ گئے آپنے فرمایا کہ تمہارے واسطے ہی تو لاؤ شہر میں تو پی نہیں سکتا ہوں آج تمہارا حال سنکر پوشیدہ طور سے یہاں آیا ہوں کہ یاران ہم مشرب میں چلکر پیوں اُن لوگوں نے کہا کہ حضرت ہمکو یہ معلوم ہوتا

ہوتا تو ہمیشہ آنکو بلایا کرتے افسوس کہ اسوقت کچھ بھی شراب باقی نہیں ہے فرماؤ تو شہر سے منگائی جا
آپنے فرمایا کہ تمکو کوئی ایسی بات نہیں آتی کہ شراب خود بخود آجایا کرے وہ بولے اے صاحب یہ کمال تو ہم
میں نہیں ہے فرمایا کہ آؤ میں تمکو ایک ایسی بات سکھلا دوں کہ شراب خود آجائے پھر وہ اسکے اور بھی زیادہ
مشتاق ہوئے کہ یہ کمال تو ضرور بتلا دیجئے۔ کہا اچھا اول نہاؤ پھر کپڑے پاک کرو پھر میرے پاس آؤ وہ سب
غسل کیا اور کپڑے بدلکر آموجود ہوئے۔ آپ انکو وضو کراتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ ایسا وضو
کیا ہے ہمارے رسول اللہ نے اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے بعد وضو آپ نے فرمایا کہ تم
سب دو رکعت نماز پڑھو جب وہ صف باندھکر نماز میں مشغول ہوئے تو آپنے سر برہنہ ہو کر دست بدعا درگاہ
جناب باری میں اٹھائے کہ یا اللہ میرا تو اتنا ہی اختیار تھا کہ تیری جناب میں انکو کھڑا کر دیا۔ یا اللہ یہ تیرے
مہمان ہیں اور تیرے دسترخوان پر حاضر ہیں اپنے مہمان کی سبکو شرم ہوتی ہے اور تو تو بڑا ہی
مہمان نواز ہے تیری غفور الرحیمی کی بہت ہی تہمت ہے اب تجھکو اختیار ہے یُضِلُّ مَن یَّشَاءُ وَ
یَھدِی مَن یَّشَاءُ ترجمہ گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے۔
لکھا ہے آپکی دعا انکے حقمیں اسوقت قبول ہوئی کہ انکی زبان پر یہ آیت قیام میں جاری ہوگئی اِنَّا اِلٰی
رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ترجمہ تحقیق ہم اپنے رب کیطرف پھر جانیوالے ہیں اِنَّا نَطمَعُ اَن یَّغفِرَ لَنَا رَبُّنَا
خَطٰیٰنَا اَن کُنَّا اَوَّلَ المُؤمِنِینَ ترجمہ تحقیق ہم امید رکھتے ہیں کہ بخشے واسطے ہمارے پروردگار
ہمارا گناہ ہمارا اسواسطے کہ ہوئے ہم اول ایمان لانیوالے سبحان اللہ کیا مہمان نوازی فرمائی کہ سب
کی حالت قیام میں اہل اللہ اور کاملین ہوگئے حضرت جنید حقیقت میں بڑے فیاض تھے اور انکی
ذات سے بہت کچھ فیض ہوا فقیر کہتا ہے کیا ہی عمدہ نماز ہے یہ مختصر سا حال نماز کا عرض کیا
گیا ہے اور انکے صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں فنا اور تمام عاشقانہ ہیئت بنا کر ادب کے ساتھ جناب
کبریا میں جانا بیان باہر ہے۔ الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے باوجود احتلال و جلال اور عہدہ
جلیل القدر کے امرا سے صالحین ہیں ایسے ایسے متقی اور دیندار موجود ہیں کہ رات کو سجدہ میں
روتے ہیں جناب باری میں نہایت عجز و نیاز سے گریہ وزاری کرتے ہیں چنانچہ حضرت عالیجناب

بدر الصلحیٰ ابرار حسن صاحب صاحب بہادر رئیس اعظم شاہجہانپوری حال ڈپٹی کلکٹر ضلع مظفر نگر جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے۔ آپ نہایت پابند صوم و صلوٰۃ متقی سخاوت پسند عادل متواضع۔ دیانتدار متین۔ کم گو۔ اعلیٰ درجہ کے فیاض۔ بڑے صاحب مروت ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ آنکھ میں حیا و شرم بدرجہ غایت ہے۔ شریف نواز ہیں ادنےٰ و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ علماء و فقرا کے آپ بڑے قدرداں ہیں۔ آپکا دم غنیمت ہے آپ سے رونق اسلام ہے۔ فقیر بھی رئیس ممدوح کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ **حضرت عالیجناب معلی القاب بدر الصلحیٰ مولانا مولوی سید افتخار علی صاحب** خلف الصدق سید انور علی صاحب رئیس اعظم فرید آباد۔ جو جو خوبیاں اللہ تبارک تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان انکا نہیں ہو سکتا۔ آپ سید سندی اعلیٰ درجہ کے بزرگ ہیں۔ بڑے دریا دل۔ فیاض مسکین پرور سخی۔ آنکھ میں حیا و شرم ہے پابند صوم و صلوٰۃ متقی۔ عابد مرتاض۔ کل سادات عظام فرید آباد کی ناک معزز مستند رئیس ہیں گویا فرید آباد کی آپ عزت ہیں اور بزرگ ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہر کہ و مہ آپ کے لطف و کرم کا مداح ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے فقیر بھی رئیس ممدوح کا تہ دل سے شکر ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ بھائیو روسا کا و نیز لوگوں کا یہی حال اور نہ اللہ اور رسول کا خوف ہے اگر حال یہ ہے کہ ایک و خشک روٹی پر احکام اسلام سے غافل فاعتبروا یا اولی الالباب۔ گویا دنیا کی لاکھوں نعمتیں و بیشمار خوبیاں کسیکو اسکی رحمت سے حاصل ہو جائیں مگر تاہم آخر غریبانہ اس ملک سے جانا اور ہر چیز کو چھوڑ جانا ہے کیونکہ یہ ترکیب اجسام ایکروز منہدم ہونیوالی ہے یہ خاک کا گھر مٹی میں ملنے والا ہے۔ ہمارا بدن کہ وہ حالات جو تیس سے چالیس سن تک پیش آتے ہیں نہ بتلانا ہے یہ خبر سناتے ہیں ادھر بال سفید ہونے لگے ادھر چہرہ کی تازگی میں فرق آنے لگا آنکھ کان بھی جواب دینے لگے سب کیل پرزے ڈھیلے ہونے لگے طبیعت اپنے کاروبار سے معطل ہونے لگی ایک دن بلبلہ سا بیٹھ گیا سب عیش و آرام خواب خیال ہو گئے سب نعمتیں جاتی رہیں پس جب تک اس عالم میں سب نعماء اور ہر طرح کی فرحت نصیب

نہوئی تو کچھ بھی نہوا نتیجہ عبرت فقیر کہتا ہے کہ اس قید حیات میں اللہ اور رسول کو خوش کرو چندر روز کے عیش و آرام پر کہ جو فنا ہونیوالے دل نہ لگاؤ دنیا میں یہ وہ ہمیشہ نہ رہیگا آخر سفر دراز درپیش ہے۔ وہاں جانا ہے کہ جہاں سے پھر آنا نہیں شعر رخصت دے باغباں کہ ذرا دیکھ لیں چمن + جاتے ہیں وہاں جہاں سے پھر آیا نہ جائیگا +

ترک صلوٰۃ سے مشرک ہو جاتا ہے

کما قال اللہ تعالےٰ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ترجمہ اور قایم کرو نماز کو ست ہو جاؤ مشرکوں سے فائدہ یعنی ساتھ ترک نے نماز کے کذافی تفسیر حسینی پس جسنے نماز چھوڑ دی وہ مشرکوں میں داخل ہوا اور یہی ہے مفاد کلام شاہ عبدالعزیز دہلوی کا تحت آیت وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ کے اور حدیث میں ہے کہ فرق درمیان بندہ اور درمیان کفر و ایمان کے نماز ہے پس ثابت ہوا جو چھوڑا نماز کو پس تحقیق کہ اسنے شرک کیا حدیث قیامت کو روز ملائک شکر کرینگے کہ ہمارا ابتعالیٰ نے ہمکو آدمی کی خلقت میں نہیں پیدا کیا مسلمان شکر کرینگے کہ ہمکو یہودی نہ بنایا یہودی کہینگے کہ ہم نصرانی نہیں ہوئے نصرانی شکر کرینگے کہ ہم مجوسی نہیں ہوئے مجوسی شکر کرینگے کہ کافر نہیں ہوئے کافر شکر کرینگے کہ ہم منافق نہیں ہوئے منافق شکر کرینگے کہ ہم حاسد نہیں ہوئے حاسد شکر کرینگے کہ ہم حیوانات مثل ہاتھی گھوڑے واونٹ وگدہے وبکری کتے وسور کے نہیں ہوئے سور کہیگا الحمد للہ میں تارک الصلوٰۃ تو نہیں ہوں معلوم ہوا تارک الصلوٰۃ سے بدتر کوئی مخلوق دنیا میں نہیں شعر شیطاں ہزار مرتبہ بہتر زبے نماز + کو سجدہ پیش آدم وا پیش حق نکرد + حدیث عن عبداللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الصلوٰۃ یومًا فقال من حافظ علیہا کانت لہ نورًا وبرہانًا ونجاتًا یوم القیمۃ ومن لم یحافظ علیہا لم یکن لہ نورًا ولا برہانًا ولا نجاۃ وکان یوم القیمۃ مع قارون وفرعون وھامان وابی بن خلف ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے ذکر کیا نماز کا ایک دن پھر فرمایا کہ جسنے محافظت کی نماز پر ہوگی وہ اسکے لئے دن قیامت کے روشنی اور دلیل ایمان کی اور مخلصی آگ سے اور جسنے محافظت نہ کی اسپر نہ ہوگی وہ اسکے لیے روشنی اد۔

دلیل اور نہ نجات اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون ہامان اور ابی بن خلف کے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفر تارک الصلوۃ اعلی درجہ کا کفر ہے ورنہ قیامت کے روز اعلی درجہ کے کافروں کے ساتھ نہوتا **نکتہ عجیبہ** اس حدیث میں نکتہ عجیبہ یہ ہے کہ جسکو غافل کردیا نماز سے اسکے مال نے وہ قارون کے ساتھ ہوگا - اور جسکو غافل کیا نماز سے اسکے ملک اور سلطنت نے سو وہ ساتھ فرعون کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اسکی تجارت نے وہ ساتھ ابی بن خلف کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اسکی سرداری اور ملازمت نے وہ ہامان کے ساتھ ہوگا -

حکایت لطیف ایک شخص دلی میں وارد ہو کر لب دریائے جمن ٹھیرے بولتے نہیں تھے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب انکے پاس تشریف لیگئے - اس شخص نے مولانا صاحب کی تعظیم دی اور حال اپنا اس طرح پر بیان کیا کہ ہم دو شخص اعلی درجہ کے بیٹھے تھے آپسمیں بہت محبت رکھتے تھے بہت ملکوں کی سیر کی ایک دفعہ دوست میرا بیمار ہوگیا اور قضا کی ہم انکو دفن کرنے لگے ایک کٹار پانسو روپیہ کی قیمت کا میری کمر میں تھا وہ نکالکر قبر میں رکھدیا اور وہیں بھول گیا جب آدمی چلے آئے تو وہ مجکو یاد آیا بڑا افسوس کیا رات کو وقت میں نے جا کر قبر کھودی تو دیکھا کٹار بدستور رکھا ہے لیکن وہ مردہ قبر میں نہیں ہے حیران ہوا ایک کھڑکی نظر آئی اندر گیا دیکھا ایک باغ ہے وہ شخص دوست میرے بیٹھے ہیں اور کلام مجید پڑھتے ہیں مجکو دیکھکر بہت خوش ہوے کہا کیا عمدہ باغ ہے تم اسکی سیر کرو میں سیر کرتا کرتا فاصلہ بعید پر پہونچا وہاں جا کیا دیکھتا ہوں کہ آتشی مکان ہے لوگونکو پکڑ پکڑ کر اسمیں ڈالتے ہیں اور بہت بری سے عذاب دیتے ہیں ایک شخص نے یہ ہاتھ زور سے پکڑا کہ اب تک اسکی انگلیوں کے نشان موجود ہیں کہا تو نماز کیوں نہیں پڑھتا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی اور ہم تجکو عذاب دینگے اسی عرصہ میں وہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہاں پر آ پہونچا کہا یہ مجھ سے نہیں ہیں نہ ہیں بعد مرنیکے انکو اختیار ہے اب تو میری **ملاقات** کو آئے ہیں بڑی مشکل سے انہوں نے مجکو چھڑایا جب سے وحشت مزاج پر آگئی سب کچھ چھوڑ کر فقیر ہوگیا ہوں آخرت کا فکر بہت دامنگیر ہے کوئی اچھا نہیں لگتا - وہی عذاب آنکھوں کے سامنے ہے شاہ صاحب آپ مجکو نماز سکھلا - لکھا ہے کہ شاہ صاحب انکو ساتھ لے آئے اور نماز سکھلائی وہ شخص

تما

تا مدت عمر خدمت میں حاضر رہے انکو کبھی نے ہنستے نہیں دیکھا تا عمر روتے رہے **فقیر** کہتا ہے کہ اس حکایت کے پڑہنے والوں اور سننے والوں اور سنانیوالوں کو عبرت ہو۔

بے دلی سے نماز پڑہنا بہت برا ہے

کما قال اللہ تعالے فَوَیْلٌ لِلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ **ترجمہ** پس ویل ہے اُن نماز پڑہنے والوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں **حدیث** عن ابی قتادہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوء الناس سرقة الذی یسرق من صلوته قالوا یا رسول اللہ وکیف یسرقها من صلوته قال لا یتم رکوعها ولا سجودها وخشوعها رواہ احمد ورواہ ابو العلی والبوداؤد طیالسی عن ابو سعید مرفوعا قال العزیزی اسنادہ صحیح ورواہ الطبرانی نحوہ **ترجمہ** فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت برا لوگوں کا چوری میں وہ شخص ہے کہ چوری کرتا ہے اپنی نماز سے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کسطرح چوری کرتا ہے اپنی نماز سے فرمایا نہیں پورا کرتا رکوع اسکا اور نہ سجود و خشوع اسکا **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پورا نکرنا رکوع و سجود اور خشوع کا نماز میں جیسا کہ اس زمانہ میں مروج اور معمول ہے گناہ کبیرہ ہے **لطیفہ عجیب** ایک وقت حضرت زین العابدین علیہ السلام مسجد کوفہ میں تشریف رکھتے تھے ایک اعرابی آکر نماز جلدی جلدی پڑہنے لگا بعد نماز کے دعا مانگنی شروع کی کہ یا اللہ تو مجھکو حوریں عنایت کر اور جنت عطا فرما اسوقت حضرت زین العابدین نے قریب آکر فرمایا کہ بھائی تیری نماز تو خلاف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے تو حوریں اور جنت کی کیا طلب کرتا ہے تو نے تو منافقوں کی سی نماز پڑھی پھر جنت اور حوریں کہاں۔ جیسا کام ویسا انعام جیسی محبت ویسا ہی مرتبہ ملیگا **شعر** گندم گندم سے جو سے جو ہے ÷ پاؤ گے وہی جو بو رہے ہو ÷ یہ فرمانا حضرت امام زین العابدین کا اُس اعرابی کو بڑا ناگوار معلوم ہوا۔ بے ادبی پر مستعد ہو گیا۔ لکھا ہے کہ اسوقت اُس اعرابی کے روبرو دوزخ کیا گیا۔ کہ حضرت امام زین العابدین نے سچ تو کہا ہے تو نے بیشک نماز منافقوں کی سی پڑھی ہے تیرے لئے دوزخ ہی لائق ہے تو نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں **شعر** ھذا ابن فاطمة اِنْ کُنْتَ جَاهِلَهٗ ÷ بِجَدِّهٖ اَنْبِیَاءُ اللّٰهِ قَدْ خُتِمُوْا ÷ **ترجمہ** یہ حضرت فاطمہ کے فرزند ہیں

اگر تو انکو نہیں جانتا ہے تو اب جان لے انکا نام زین العابدین ہے انہیں کے جد پر اللہ کے جنتیوں کا خاتمہ ہوا ہے۔ **حکایت بزرگزادہ** ایک بزرگ مسجد میں تشریف لائے اُنکے ساتھ ایک اُنکا چھوٹا سا لڑکا تھا جب وہ بزرگ نماز میں مشغول ہوئے تو اُس لڑکے نے نماز پڑھنے والوں کی جوتیوں کو دو جگہ علیحدہ علیحدہ کر دیا۔ بعد نماز لوگوں نے پوچھا کہ اے لڑکے تو نے یہ کیا۔ کہا کہ ایک جگہ جوتیاں جنتیوں کی ہیں اور دوسری جگہ دوزخیوں کی۔ لوگوں نے کہا کہ اسکا کیا ثبوت ہے۔ کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ترجمہ پس اے یعنی دوزخ ہے واسطے اُن نماز پڑھنے والوں کے کہ وہ جو نماز اپنی سے بیخبر ہیں یعنی جو لوگ کہ احکام نماز سے غافل ہیں۔ **فقیر** کہتا ہے یہ بات سب پر واضح ہے کہ بعہد بادشاہ محمد شاہ مرحوم نادر شاہ **درانی** نے قتل عام کیا بعدہ یہ خبر جب بادشاہ محمد شاہ کو ہوئی تو نادر شاہ کے پاس گیا اور کہا کہ بھائی تو نے بہت مسلمانوں کو ناحق قتل کر دیا۔ آپ خدا کے آگے کیا جواب دینگے۔ میں اب آپ سے اس چاہتا ہوں۔ نادر شاہ نے اسکے جواب میں کہا کہ میں نے تو کوئی مسلمان نہیں مارا بلکہ مسلمانوں کو امن دیا ہے۔ محمد شاہ نے کہا کہ میں کیونکر اسکا یقین کروں نادر شاہ نے کہا کہ آپکے یہاں کوئی نامی **تیلی** ہے۔ کہا ہاں۔ فرمایا اُسکو بلواو۔ جب وہ تیلی آیا تو نادر شاہ نے اُس سے پوچھا کہ ایک لاکھ من تلوں میں سے کسقدر تیل نکلتا ہے اُسنے عرض کیا کہ اسقدر۔ نادر شاہ نے کہا کہ فرض و واجب نماز میں کتنے ہیں۔ کہا یہ تو میں نہیں جانتا۔ لکھا ہے کہ نادرشاہ نے اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور محمد شاہ سے کہا کہ میں نے ایسے مسلمانوں کو مارا ہے جو صرف نام کے مسلمان ہیں احکام اسلام سے واقف نہیں۔ **ناظرین** کو اسکے پڑھنے سے عبرت ہونی چاہیئے کہ ہم کس درجہ کے مسلمان ہیں۔ اگر احکام اسلام سے واقف ہیں تو بہتر ورنہ احکام اسلام کوشش کرکے حاصل کرنے چاہئیں **نقل لطیف** ایک بادشاہ نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ کل ہمارے دربار میں ایسے لوگ پیش کرو کہ جنہوں نے ایک علم میں دعوے کیا ہو اور اُس علم سے واقف نہوں۔ وزیر نے کہا بہت اچھا۔ کل ایسے لوگ پیش خدمت کرونگا۔ دوسرے روز وزیر نے دو چار ڈھول بجانیوالوں کو پیش کیا۔ بادشاہ نے پوچھا وزیر یہ کون لوگ ہیں عرض کیا کہ حضور یہ وہی لوگ ہیں کہ انہوں نے علم راگ میں دعوے کیا ہے اور کچھ نہیں جانتے۔ بادشاہ نے اُنسے پوچھا کہ تم کون ہو۔ عرض کیا کہ جہاں پناہ ہم لوگ شیخ ہیں ڈھول

بجانے

بجانے والے - بادشاہ نے کہا تم کیا کام کرتے ہو - عرض کیا کہ جہاں پناہ کچھ راگ گا کر مانگ کھاتے ہیں بادشاہ نے پوچھا کہ بتاؤ کتنے راگ اور راگنیاں ہیں - عرض کیا کہ حضور یہ تو ہم نہیں جانتے بادشاہ نے حکم کیا کہ انکو ہمارے دربار سے نکالدو - کہ انہوں نے علم راگ میں دعوے کیا اور کچھہ نہیں جانتے **نتیجہ** اگر احکام اسلام میں ہمارا بھی حال رہا تو اس بادشاہ شہنشاہ حقیقی وحدہ لاشریک کے دربار میں سے بیشک نکالے جاوینگے - اسوقت سوائے حسرت اور ندامت کے کچھہ نہو گا - فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ - وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ -

نماز جماعت کے ساتھ پڑہنے کی فضیلت

حدیث - روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے نماز پڑہی خدا کے لئے چالیس دن جماعت میں اسطرح سے کہ پائی تکبیر اولی لکھی جاتی ہیں واسطے اسکے دو خلاصیاں **ایک** آگ دوزخ سے اور **دوسرے** نفاق سے (یعنی اللہ اس میں کہتا ہے اسکو دنیا میں علامات منافقوں سے جیسے ریا کسل نماز میں - جہوٹ بولنا وعدہ خلافی کرنا اور فحش بکنے وغیرہ سے **حکایت لطیف** ایک بزرگ کے ہمسایہ میں ایک شخص رہتا تہا - وہ رات اسکا یہی شیوہ تہا جہوٹ بولنا اور فحش بکنا - اس بزرگ نے اس خیال سے کہ ہمسایہ کا حق بہت ہوتا ہے اگر یہ اس حدیث پر چالیس روز عمل کرلے تو یہ عادت اسکی جاتی رہیگی اس بزرگ نے اس سے کہا کہ میں تمکو نوکر رکھنا چاہتا ہوں - چار روپیہ ماہواری دونگا - کہا منظور ہیں - عرض کیا کام کیا ہوگا - فرمایا چالیس دنتک میرے ساتھ جماعت سے نماز پڑہنی ہوگی - اس بزرگ نے اس حکمت عملی سے چالیس روزتک نماز با جماعت پڑہائی - بعد چالیس روز کے اسنے تنخواہ چاہی اس بزرگ نے کہا میں نے اس حکمت سے چاہا تہا کہ تو اس حدیث پر عمل کریگا تو تیری یہ عادت جاتی رہیگی - اسنے کہا کہ حضرت میں نے تو نماز چالیس روز بے وضو ہی ٹرکائی ہے افسوس اس بے دلی کے کیا کہنے ہیں **سبحان اللہ** یہ نماز جسکو بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت کیا ہے - کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ **ترجمہ** یعنی ہمیشہ ایک تم میں کا نماز میں ہے جبتک انتظار کرتا ہے جماعت کی یعنی مسجد میں بیٹھکر جبتک جماعت کی انتظاری کرتا ہے نماز میں ہے اس حدیث سے فضیلت جماعت اور انتظاری جماعت کا ثواب بہت کچھہ ثابت ہوتا ہے **نقل** ہے کہ کسی شہر

میں ایک سوداگر دیندار کا مال کثیر تجارت ایک مکان میں رکھا ہوا تھا۔ وہ سوداگر مسجد میں بانتظاری نماز بیٹھا ہوا تھا۔ اُسکے نوکر نے آکر کہا کہ حضرت مال والے مکان میں آگ لگ گئی ہے آپ جلد چلیے۔ فرمایا یہاں پر جماعت تیار ہے میں نہیں جا سکتا۔ لکھا ہے اُسنے اچھی طرح باطمینان نماز جماعت سے فراغت پائی دل میں خیال کر حضرت نے فرمایا ہے مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ یعنی جو اللہ کے کام میں ہے اللہ اُسکے کام میں ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اللہ کے کام میں ہوں اور مال میرا جلجائے اسی حالت میں اُسکو غنودگی پیدا ہوئی کیا دیکھتا ہے کہ حضرت تشریف رکھتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تیرے مال کی حفاظت کر کے ابھی آیا ہوں مال تیرا جلا نہیں خدا نے مجھے رحمت بنا کے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تیرا امتی تیری حدیث کا پابند ہے ہم اُسکے مال کے حافظ ہیں اور تجھے بشارت کے لیے بھیجتے ہیں کہ بیشک جو ہمارے کام میں ہے ہم اُسکے کام میں ہیں۔ اللہ اللہ یہ دیندار لوگ کہاں گئے شعر سر احکام دیں پر جھکا دینے والے ÷ خدا کے لئے گھر لٹا دینے والے ÷ الحمد للہ فی زماننا بھی اللہ کے بندے اس حدیث کے عامل موجود ہیں کہ جن سے ہزارہا بندگان خدا کو فیض ہے چنانچہ سر آمد حکما سر حلقہ اطبا علامہ زماں عالی خاندان حکیم محمد حسن خاں صاحب خلف الرشید حکیم علامہ قادر خاں صاحب ساکنہ بستی علاؤ الدین ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں ہو سکتیں جس وصف ہی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں۔ آپ عابد متقی پابند صوم وصلوٰۃ۔ تہجد گذار۔ سخی حلیم۔ مرتاض خلیق۔ شریف نواز مسکین نواز۔ عاشق رسول اللہ خوش عقیدہ۔ اوصاف حمیدہ اخلاق پسندیدہ آپکی جامع از تقریر و بیرون از تحریر ہیں علم اخلاق و فن طبابت میں لاثانی اور بے نظیر ہیں۔ مبدا فیاض نے وہ دست شفا عطا کیا ہے۔ کہ جس مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اُٹھائے۔ وہ حضرت کے ایک نسخہ سے بھلا چنگا ہو جائے۔ ارسطو اور افلاطون آپ کے زمانہ میں ہوتے تو بمقتضائے رشک و غیرت اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔ ادنےٰ نسخہ نویس حضرت کے مطب کا۔ بوعلی سینا کے نسخہ پر نام دھرتا ہے حضرت کے دست شفا میں عنایت الٰہی سے وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے۔ دہلی کے بگڑے ہوئے بیمار حضرت کے نسخہ سے شفا پاتے ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے ادنے سے ادنے مریضوں سے باخلاق پیش آتے ہیں بڑے بڑے حکام سرکار خدمت میں جاتے ہیں۔ ایسا حکیم دیندار نہ دیکھا نہ سنا ہر وقت تلاوت قرآن میں

میں مشغول رہتے ہیں ... ... یہی ہے رونق اسلام ہے فقیر بھی حکیم صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طیبہا اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار۔

کیا پیارا نام ہے اللہ کا

سچ ہے یہ ایسا ہی نام نامی ہے کہ عاشقان الٰہی کے وظیفہ ہیں۔ **حکایت** سعدون مجنون کا معمول تھا کہ اپنے کف دست پر اللہ لکھے پھرتے تھے لوگ پوچھتے تھے یہ کیا ہے تو فرماتے کہ پہلے میں نے اللہ کا لفظ دل و زبان پر لکھا تھا کہ مجکو غیر کیطرف رغبت نہو۔ اب میں اُسکو ہتھیلیوں پر لکھے پھرتا ہوں کہ میری نظر غیر پر نہ پڑے **حکایت** سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ نے اثنا ے راہ میں دیکھا کہ عمارت تیار ہو رہی ہے اسمیں ایک مزدور تھا جب اینٹیں اٹھاتا تو کہتا اللہ اور جب اینٹیں دیتا تو کہتا اللہ۔ حضرت یہ حال دیکھکر بیحال ہو گئے چہرہ کا رنگ متغیر ہوا فرمانے لگے بار خدایا میں جانتا تھا کہ دل کے کا موں کی بنا اللہ پر ہے اب دیکھا تو کل کاموں کی بنا ہی اللہ ہی پر ہے۔ ندا آئی کہ ہاں اے بایزید اللہ کا نام وہ فرزانہ ہے کہ دوست دشمن یگانہ بیگانہ ہر ایک اُسکا پروانہ ہے **اشعار** اللہ اللہ ایں چہ شیرین ست نام ٭ شیر و شکر مے شود جانم تمام ٭ اللہ اللہ مستم از نام خدا ۔ مے چکد از ہر رگم راوق جدا ٭ اللہ اللہ انت لی نعم الوکیل ٭ انت ربی انت بی یا جلیل ٭ اللہ اللہ گو بروتا سقف عرش ٭ پیش معراج تو گرد چرخ فرش ٭ اللہ اللہ این چہ نام خوش مذاق ٭ نخرد فیض جان را رواق **حدیث** جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی ترغیب کی تو بقدر استعداد و فراخ حوصلہ ہر ایک اپنا مال لاتا تھا حضرت فرماتے تھے ما خلفت لعیالک اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا کوئی ربع کوئی ثلث کوئی نصف بتاتا تھا جب ابوبکر صدیق اپنا سب مال اُٹھا لائے تو بدستور حضرت نے استفسار فرمایا ما خلفت لعیالک تو نے اپنے بچوں کے لئے کیا چھوڑا عرض کیا اللہ **سبحان اللہ** اہلبیت کی کچھہ اور ہی شان ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی جان تک اللہ کے رستہ میں نثار کردی۔ جان ایک نہایت عمدہ چیز ہے مال کی اسکے آگے کچھہ حقیقت نہیں روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہہ سوئے کہ اگر خدا نکردہ کفار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کریں تو میں آپ پر سے اپنی جان قربان کر دوں حق تعالے نے حضرت جبرئیل اور میکائیل علیہما

خصوص اس عالی ہمت کا نام اپنی طرف سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں ۱۲

علیہما السلام سے فرمایا کہ تمہارے درمیان میں نے برادری کی اور ایک کی عمر دوسرے سے بڑی کی تم میں ایسا کون ہے کہ اپنی جان دوسرے کے لیے دیدے جیسا اسوقت علیؓ نے کیا ہے میں نے اسکو محمدؐ کے ساتھ برادری دی سو اُسنے اپنی جان فدا کر رکھی ہے دیکھو اپنے بھائی کی جگہہ سو رہا ہے تم دونو جاؤ اور اسکو دشمن سے بچاؤ۔ دونو آئے جبرئیل علیہ السلام سرہانے اور میکائیل علیہ السلام پائنتی کھڑے ہوگئے تھے تیرے اس حوصلہ عالی پر ہزار آفرین ہے اے فرزند ابوطالب کے۔ خدائے تعالے اپنے فرشتوں کے ساتھ تیری ذات سے فخر کرتا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ سبحان اللہ ان لوگوں کو اللہ سے کیا محبت تھی ایک ہم لوگ ہیں کہ دو خشک روٹیوں پر اپنے نام کو فراموش کر رکھا ہے الحمد للہ فی زماننا بھی ایسے دیندار بندگان خاص اللہ اور صالحین اور آنحضرت کی اولاد میں سے موجود ہیں کہ محبت الٰہی اپنے نہایت ترقی کی ہے کہ ہر کاروبار میں اسیکا واسطہ اور اُسی کا ذکر مقدم سمجھا ہے اور اپنی خواہش نفسانی کو بمقابلہ احکام اللہ و رسول بالکل مٹا دیا میں بھی انکا نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب میر ریاض علی صاحب خلف الرشید میر انتظام علی صاحب مرحوم رئیس اعظم فریدآباد۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں کرسکتا آپ سید سندی۔ بڑے ملنسار۔ عابد۔ مرتاض۔ پابند صوم و صلوۃ۔ متقی۔ بڑے فیاض۔ شریف نواز قدردان علماء و فضلاء۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ بامروت آدمی ہیں۔ علماء کے ساتھ بڑی فراخدلی اور کشادہ پیشانی سے سلوک ہوتے ہیں کارخیر کیطرف بہت خیال ہے فقیر بھی رئیس صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَذٰكِيْ اَعْمَالَهُمْ فِيْ عَمَلِ الْاَخْيَارِ۔

بیان عاملان قرآن و عابدان بنی اسرائیل

حکایت ریاض القدس میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن زید نے ایک فقیر دلگیر کو دیکھا کہ راہ میں پڑا ہے نہ آنکھ ہے نہ کان ہاتھ ہے نہ پاؤں بفصاحت تمام شکر ادا کرتا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ مجھپر بڑی اللہ کی نعمت ہے عبداللہ نے کہا اے بندۂ خدا شکر گذاری کے اسباب تیری ذات میں بالکل مفقود ہیں تو کس چیز پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ کہا اے بطال تو عجب نادان ہے اللہ نے جو مجھپر عنایت کی کسی پر کی ہوگی کیونکہ مجھسے معصیت

تفسیر جبرئیل کو اور میکائیل کو اور فرمایا کہ تمہارے درمیان میں نے برادری کی ہے [illegible] رضا مندی خدا تعالی کے

کہ آلات استماع فرمائے اگر آنکھ ہوتی میں بری چیز کو دیکھتا اگر کان ہوتے میں بری بات سنتا اگر
ہاتھ ہوتے انسے بری چیز پکڑتا یا ناحق کسیکو ستاتا۔ اگر پاؤں ہوتے برے کام کیطرف دوڑتا شکر کرتا ہوں
کہ اللہ کا فضل کیا کم ہے کہ دل میرا سلامت ہے۔ اور زبان میری اسکا شکر ادا کرتی ہے تا فردائے قیامت
شکر گذار دل میں جگہ پاؤں **حکایت** شیخ ذوالنون نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ پڑا سسکتا ہے فرمایا
آہ و نست عجیب ہے کیا تو عاشق ہے بولا۔ بلی۔ ہاں میں عاشق ہوں فرمایا کہ تیرا محبوب تجھ سے موافق ہے
یا مخالف۔ کہا موافق ہے۔ فرمایا۔ نزدیک ہے یا دور۔ کہا نزدیک ہے۔ فرمایا اگر محبوب موافق قریب ہے
پھر ضعف و ناتوانی نہایت عجیب۔ کہا یا بطال اما عرفت ان عذاب القرب اشد من
عذاب البعد ؎ عاشقان از فراق و در وصال ٭ جامہ خوں بایکشیدن حال حال بسوز
وصل از سوز ہجراں صعب تر ٭ در بیان نشنو مگر ٭ چونکہ ہنگام مناجات آمدے ٭ پائے کوباں سوئے
میقات آمدے ٭ در فراقش ذوق شکر سا بقا ٭ در وصالش خر موسے صاعقا ٭ در فراقش ہم
جوشش ہیں ٭ در وصال افتادہ مدہوشش ہیں ٭ در فراق صبر خود کار دلست ٭ در وصال
صبر کردن مشکل ست ٭ تا کہ پروانہ جدا از شمع بود ٭ خاطر از سوز نہانی جمع بود ٭ چونکہ با شمعش وصال
آمد پدید ٭ ہیں جیا پیرہان آں مسکین سعید ٭ سوخت خود را تا بکلی شمع شد ٭ تفرقہ بگذاشت
عین جمع شد ٭ تا جمال شمع را افروختند ٭ ہستی پروانہ یا سا سوختند ٭ در ظہور نور آن شمع طراز
حاصل پروانہ سوزست و گداز۔ **حکایت** ہے کہ حضرت موسیٰ نے ایک عابد کو صحرا میں دیکھا کہ
اپنے سر کی ریاضت اور مجاہدہ میں مصروف ہے اور پرندے ہوا اور چرندے صحرا انکے ساتھ مانوس
آپ اسکا اعزاز بجالائے حکم پہنچا کہ اسے موسیٰ یہ مرد با وجود اس عبادت اور سنت کے دوزخی ہے آپکا رنگ
فق ہوا عابد کو یہ مضمون سنایا عابد نے کہا اے موسے اندیشہ کا مقام نہیں ہے جبتک میرے دم میں دم ہے
اسکی یاد میں جنت و دوزخ ہوں من بعد پھر وہ جہاں بھیجیگا میں راضی ہوں۔ اسوقت حکم پہنچا اے موسے
یہ جو بہ راضی ہوا اب میں نے اسپر بہشت واجب کی۔ سو سنو مقام غور ہے کہ جو شخص ایسا دوزخی ہو
اور بوجہ رضا بالقضا ہو جائے ہم بھی اگر راضی برضا اور صابر بر بلا اور شاکر بہ نعما ہوں اور عقبیٰ میں

فائز بلقا و رضا ہو جائیں کیا عجب ہے - الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے ایسے دیندار موجود ہیں جو حکام
الٰہی اپنے قضا بالقضا راضی ہو گئے ہیں کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے با وجود ایسے محکمہ کی ملازمت کے یہ دینداری
اور پابندی صوم و صلوٰۃ بہ نسبت اور لوگوں اس محکمہ کے انکو افضل الناس ہی کہا جاوے تو درست ہے چنانچہ

حضرت عالیجناب فیض مآب سجاد و تعلیمی انصاحب خلف الرشید صفدر جنگ خانصاحب ڈپٹی [illegible]

جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں تحریر سے بیان نہیں ہو سکتیں آپ دیندار
پابند صوم و صلوٰۃ - تہجد گذار - خدا ترس - فیاض - سخی - کم گو - عادل - متواضع - بڑے صاحب مروت
ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے - علما کے آپ بڑے قدرداں ہیں - برتاؤ آپکا بڑا عمدہ ہے جبر بمقام
کو اپنے چھوٹوں اور انکی عایا چشم پر آپ ہی - قطع نظر اسکے آپ نے ملازمین ماتحت کو - احکام اسلام کا اکثر
حکم کرتے رہتے ہیں - اسوقت آپ تھانہ بہروالہ ضلع رہتک میں مقیم ہیں فقیر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے

شکریہ طَیَّبَ اللہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی اَعْمَالَکَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ

فضیلت علماء امت محمدیہ

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیْلَ **ترجمہ** علما
امت میری کے مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ہیں یعنی میری امت کے عالم ایسے ہیں جیسے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر
اگر اس حدیث سے یہ مطلب سمجھا جاوے کہ علماء امت محمدیہ مراتب و مناسب میں مثل موسیٰ عیسیٰ و ہارون علیہم السلام
وغیرہ وغیرہ کے ہیں یہ منشا ہمارے رسول خدا کا نہیں بلکہ منشا جناب سید عالم کا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
سے یہ ہے کہ میری امت کے علما سے ایسی ہدایت بندگان خدا کو ہوگی جیسے کہ انبیاء بنی اسرائیل سے ہوئی ہے
فقیر کہتا ہے ہمارے نبی علیہ السلام کی امت میں مختلف استعداد کے لوگ ہیں جنکے چار مرتبہ ہیں (۱)
عام لوگ ہیں جنکو خدا اور رسول کا کلام پڑھکر سنایا جاتا ہے - اسی لیے فرمایا - یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ (۲)
مرتبہ علماء ظواہریہ (۳) مرتبہ خاص لوگوں کا ہے - انکو وہ کتاب سکھائی جاتی ہے یہی عالم علماء
کا مرتبہ ہے اور بعض کو حکمت یعنی شریعت کے اسرار بتلائے جاتے ہیں - یہ مرتبہ علماء مجتہدین کا ہے - ان دو
گروہ کو یہ - وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ فرمایا اور ظاہر ہے کہ اگر نبی کی امت میں یہ دو گروہ نہوں

تو اُسکی ہدایت کا سلسلہ بعد اُسکے منقطع ہو جاوے چونکہ حسن رسول کے لئے حضرت ابراسیم یہ دعا کرتے ہیں
رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ
وہ رسول ختم المرسلین ہیں اُسکے بعد نبی کے آنیکی حاجت نہیں اسلئے اُسکے وارث علماء و ائمہ مجتہدین
ہونے چاہئیں کہ اُنکے بعد اس سلسلہ ہدایت کو قایم رکھیں اسلئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ف یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ظاہر الفاظ قرآن کے معنی
کے علاوہ اور بھی وہ کچھ اسرار حق قرآن میں ہیں کہ جو خاص لوگوں کا حصہ ہے جو نئی روشنی کے لوگ اُسکو نہیں
پہنچ سکتے اور یہ امر بدیہی ہے اسلئے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کی اس علم دین میں حاصل کرنے میں مختلف
حالات ہیں (رواہ البخاری) پس وہ جو بعض جہلا صرف ظاہری مطلب پر انحصار کرکے ان
لوگوں کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے کیا چاہیئے وہ بیخبر ہیں
(۴) مرتبہ اخص الخواص لوگوں کا ہے کہ جنکا جوہر روح آئینہ کیطرح برکت نبی علیہ السلام سے پاک اور
صاف ہے اور اسمیں پورا پورا انوار نبوت کا انعکاس ہوتا ہے کہ جسطرح آئینہ میں ہو بہو باہر کی چیز دکھائی
دیتی ہے۔ یہ لوگ نبی کے قائم مقام ہوتے ہیں جنکو اولیاء اللہ کہتے ہیں سو انکے لئے وَيُزَكِّيهِمْ فرمایا
یہ لوگ صحابہ میں تو عموماً تھے کہ بعد حضرت کے ان لوگوں کے فیض سے جہان منور ہو گیا۔ الحمد للہ اس
زمانہ میں بھی ایسے علماء صالحین موجود ہیں کہ جنکی ذات سے بندگان خدا کو بڑا فیض ہو رہا ہے
جیسے کہ پٹیالہ میں ہمارے ذی عزت مقتدر عالیجناب معلے القاب بدر الصلحاء فخر العلماء رئیس
المسلمین حامی دین متین سید المرسلین شمس العلماء اکمل الکملا شریعت پناہ حقیقت آگاہ رہنمائے
آفاق حضرت مولانا و مخدومنا مولوی حافظ محمد اسحاق صاحب محدث و مفتی و سلطان الواعظین ریاست
پٹیالہ دام فیضہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اُنمیں سے اگر
ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا
یہ حضرت جامع کمالات صوری و معنوی اور نکتہ سنج حدیث نبوی ہیں آپ کے اظہار اوصاف میں
نہ زبان کو طاقت تقریر اور نہ قلم کو یارائے تحریر دلائل عقلیہ اور فنون حکمیہ کو آپ طبع وقاد سے عتبار

اور علوم ادبیہ کو آپکی زباندانی سے افتخار۔ خلق و حلم کا کچھ حساب نہیں سحر البیانی میں دے
زمیں پر آپکا جواب نہیں اللہ جل جلالہٗ نے اُس شہر میں ایسے ہادی اور حامی اسلام والمسلمین کو مقیم
کردیا کہ جس شہر میں اسوئے شرک و کفر کے دوسری بات نہ تھی وہ وہ اعتقاد باطلہ وہ وہ خیالات
فاسدہ خرابی در خرابی پیچ در پیچ جہالت پر جہالت نہ عقیدہ صحیح نہ اخلاق درست نہ احوال سنجیدہ
نہ افعال پسندیدہ نہ لیاقت نہ اہلیت نہ آدمیت نہ انسانیت نہ ادب نہ آداب نہ اچھی گفتگو
نہ اچھی رفتار ایسے شہر کے لوگونکو آپکی صحبت نے رشک علماء و فضلاء و حکماء و عقلا بنادیا اللہ اللہ آپ کی صحبت
نے اُنکی طبیعتوں کو ایسا بدلدیا گویا جیسے کہ کسی نے سحر کردیا بجائے غیر اللہ اُنکا یار قرآن بنادیا ایسے شہر
میں نماز اور جمعہ عنقا کا ہوتا کہ جمعہ کو جامع مسجد میں پانسو آدمی موجود ہیں یہ صرف آپکی ذات کا فیض
ہے کہ اسوقت ہزاروں بے نمازی نمازی ہوگئے اور دن بدن ترقی اسلام ہوتی چلی جاتی ہے کہ آپکی
وعظ میں اللہ نے وہ تاثیر رکھی ہے کہ ہزاروں کو ہدایت ہوگئی آپکا کلام وہ پُر تاثیر ہے کہ سینہ عرفان کو
چیرتا چلا جاتا ہے بہرحال آپکی ذات فیض آیات سے ہزارہا بندگان خدا کو فیض ہے آپکی ذات فی زماننا
بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے آپکا ہونا اسوقت منتنمات میں سے
ہے فقیر بھی مولانا ے موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي
قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ اور **کانپور میں حضرت بدر الصلحاء**
عالم العلماء افضل الفضلاء سردار الواعظین مولانا مولوی حاجی حافظ **اشرف علی** صاحب واعظ جامع مسجد
کانپور دام فیوضہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو طاقت نہیں
کہ اُنکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے۔ حق سُبحانہ تعالےٰ نے اُس شہر میں ایسے ہادی و حامی اسلام
والمسلمین کو مقیم کردیا کہ جنکے وعظ میں اللہ نے ایسی برکت دی ہے کہ اسوقت ہزاروں بے نمازی
نمازی ہوگئے ہر محلہ میں نماز کا ایک جوش ہے ایک دوسرے کو نماز کی ہدایت کرتا ہے جسکو نہیں آتی اُسکو بتلاتا
ہے شہر میں اُن مسجدوں میں جنمیں پانچ وقتوں میں شاید ایک وقت بھی دو ایک نمازی کی صورت
نہیں دکھائی دیتی تھی اب اُن مسجدوں میں ایسی بڑی جماعت نمازیوں کی نظر آتی ہے کہ جگہ نہیں ملتی

کمہاروں کی یہاں لوٹے وضو کے دستیاب نہیں ہوتے مولانا کی ہمت پر ہزار آفرین ہے فقیر بھی مولانا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ **صاحب خلق محمدی** تابع شریعت احمدی اشرف العظام افضل الکرام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت عمدۃ الواعظین حضرت مولانا مولوی قاضی محمد وزیر الدین صاحب. واعظ **جامع مسجد دہلی** دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو کہاں طاقت کہ تحریر کرے آپ اعلےٰ درجہ کے واعظ ہیں آپکا کلام نہایت پُرتاثیر ہے آپکے وعظ میں لوگوں پر رقت طاری ہوجاتی ہے آپ کی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے۔ ہزارہا بندگان خدا کو فیض ہے ونیز اشاعت اسلام میں سرگرم رہتے ہیں چنانچہ آپ نے ایک مدرسہ اسلامیہ موسومہ مخزن العلوم جاری کیا ہے جو قریب لال چاہ کے ہے بہرحال فی زمانا آپ بھی مغتنمات میں سے ہیں فقیر بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ زبدۂ **فقہاء جہاں** اصلح صلحائے زمان اعرف العرفا رفاضل الفضلا رفقیہ بے بدل مفتی بے مثل محقق مسائل دین حضرت مولانا مولوی مفتی رحیم بخش صاحب المشہور مولانا محمد مسعود صاحب مفتی دہلی دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان کا بہت دشوار ہے۔ آپ دہلی میں اعلےٰ درجہ کے فقیہ اور مفتی ہیں آپ کی ذات سے بہت فیض جاری ہے۔ آپ صاحب نسبت صاحب دل۔ عابد۔ عارف باللہ۔ مرتاض۔ دیندار متقی۔ پرہیزگار۔ صاحب مروت۔ پیر کامل۔ ہادی طریقت۔ آپ پیش امام مسجد فتحپوری ہیں۔ آپ کی ذات سے فیض باطنی بہت جاری ہے۔ بڑے بڑے رؤسا آپکے مرید ہیں اور اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے بہرحال فی زمانا آپکا دم لبسا غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔ **جامع فضائل ظاہری** و باطنی و مجمع کمالات صوری و معنوی فخر الواعظین و المحدثین حضرت مولانا مولوی عبد العزیز

صاحب لدھیانوی واعظ جامع مسجد لدھیانہ دام فیوضہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں انکا بیان کرنا مشکل ہے آپ ہمہ صفت موصوف ہیں خصوصاً علم فقہ و حدیث و تفسیر میں مشہور و معروف ہیں - آپ بڑے صاحب عزت - صاحب دل - صاحب نسبت ہیں - آپکی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے آپکا بیان گویا سحر البیان ہے - آپکا کلام نہایت پُر درد ہے - آپکے دم سے پنجاب کو رونق ہے بہر حال فی زمانہ آپکا دم ہی غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار - **الکلام** سبحان اللہ کیا واعظ ہے اُس واعظ کی مجلس میں ایک عالم خلقت جمع ہے اُسکے کلمات پند آمیز کی تاثیر سے دل پژمردہ کو فرحت اور روح کو تازگی و لذت حاصل ہوتی ہے - کسیکو وہ واعظ ثواب کی رغبت اور نعمائے جنت کی یاد دلاتا ہے کہ جہاں عقل کا بھی قافیہ تنگ ہے **بیان جنت** کما قال اللہ تعالے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون **ترجمہ** پس نہیں جانتا کوئی جی کیا چھپایا گیا ہے واسطے اُنکے ٹھنڈک آنکھوں سے بدلا اُس چیز کا کرتے تھے - اسیطرح حدیث قدسی میں وارد ہے قال اللہ تعالے اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر (رواہ البخاری و مسلم) **ترجمہ** میں نے تیار رکھی ہے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں کہ نہ انکو آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر خطرے گذرے **فقیر** کہتا ہے اللہ تعالے ہم تمکو پوری پوری توفیق اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے اور بطفیل اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتمہ بالخیر کرے پھر تو نعمائے جنت کے مہمان ہوسکتے ہیں **سبحان اللہ** نعماء جنت ایک عجیب نعمت ہے انشاء اللہ مہمان ہونگے -

بیان دوزخ

حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت آدم کو خدا نے دنیا میں بھیجا تو جبرئیل کو حکم دیا کہ مالک دوزخ سے تھوڑی سی آگ مانگ کر آدم کیواسطے لیجاؤ وہ کھانا پکائیں - جبرئیل نے مالک سے آگ طلب کی - مالک نے کہا کتنی آگ چاہیے جبرئیل نے کہا چیونٹی کے برابر مالک نے کہا اسقدر آگ دنیا میں جائیگی تو زمین و آسمان

سب جل جاوینگے کہا آدمی چیونٹی کے برابر بھی - مالک نے کہا اسقدر آگ بھی اگر دنیا میں جاویگی تو ایک قطرہ پانی کا نہ برسیگا اور گھاس بھی پیدا نہ ہوگی - آخر جبرئیل نے درگاہ خدا میں عرض کی کہ کسقدر آگ ہوں حکم ہوا بقدر رائی ذرہ کے جبرئیل نے بموجب حکم ایک ذرہ آگ دوزخ سے لیکر ستر مرتبہ ستر نہروں میں غوطہ دیکر دنیا کی ایک پہاڑ کی چوٹی پر لاکر رکھدی وہ آگ تمام پہاڑ کو جلا کے پھر دوزخ میں چلی گئی اس آگ کی حرارت جو پتھروں میں باقی رہگئی اُسی سے تمام دنیا میں یہ آگ پھیلی ہے **فقیر** کہتا ہے لوگوں کو چاہئے کہ اپنے گناہوں کو سہل نہ سمجھیں اور یہ خیال نکریں کہ آخر جہنم سے نجات پائینگے اور بہشت میں جائینگے کیونکہ ہزاروں برس جہنم میں رہنا اور معذب ہونا کہاں کا تھوڑا ہے -

نماز عشا سے پہلے سونے کی برائی

حدیث جو شخص مغرب اور عشا کے درمیان میں سوتا ہے حضرت اُس سے بہت خفا ہیں خدا کے یہاں سے اسکو بہت بڑا عذاب ہوگا - فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایک دریا ہے پانی اُسکا نہایت سیاہ اور زہر قاتل بودار ہے اگر ایک قطرہ بھی اُس پانی کا دنیا میں ڈالا جاوے تو تمام دریا جہان کے بدبودار ہو جاویں اور تمام بندگان خدا اُسکی بو سے مرجاویں پس قیامت کو وہ پانی اُنکو پلایا جاویگا جو درمیان مغرب اور عشا کے سوتے ہیں - حضرت نے اسلئے تاکید فرمائی ہے کہ فرشتہ بعد نماز عشا کے دفتر بندوں نیکوں اور بدوں کے آسمان پر لیجاتے ہیں اور جناب باری میں عرض کرتے ہیں - پس جو شخص مغرب اور عشا کے درمیان سوتا ہے اُسپر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں تیرے لئے دوزخ لائق ہے - جیسے تو نے اللہ اور رسول کا خلاف کیا **فقیر** کہتا ہے عقلمندوں کو عبرت ہونی چاہیئے کہ اس خلاف رسول اللہ میں کیسا کچھ عذاب ہے - جو شخص اسکو پڑھے وہ اپنے دوست احباب و عزیز واقارب کو ضرور اس سے مطلع کرے -

دربیان اہل اللہ

حکایت قصب البیان موصلی رحمۃ اللہ علیہ نماز نہیں پڑھتے تھے - قاضی صلی پکا منکر تھا اسلئے کہ یہ نماز نہیں پڑھتے ایکروز ایک کوچہ میں قاضی کو قصب البیان سامنے سے آتے ہوئے نظر پڑے اسکے دلمیں خیال آیا کہ اسکو پکڑ کر حاکم کے پاس لیجا کر سزا دلواؤں ناگاہ قاضی نے دیکھا کہ ایک پہلو

چلا آتا ہے قصب البیان جب کچھ اور آگے آیا تو دیکھا ایک اعرابی ہے جب بالکل نزدیک پہنچا تو دیکھا ایک علامہ فقیہ ہے جب قاضی کے پاس پہنچے تو کہا اے قاضی کونسے قصب البیان کو حاکم کے پاس بیجائیگا اور اُسکو مروا ڈالیگا قاضی نے توبہ کی اور مرید ہوگیا۔ **حکایت ہے** شیخ عبداللہ یافعی ناقل ہیں کہ ایک فقیر نماز نہیں پڑھتا تھا۔ ایکروز ایک فقیہ نے جو قاضی وقت تھا کہا اُٹھ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ فقیر اُٹھا اور نماز میں شامل ہوگیا قاضی بھی اسکے پہلو میں تھا۔ اول رکعت میں دیکھا کہ فقیر نہیں ایک عالم ہے دوسری رکعت میں ایک فقیہ دیکھا تیسری رکعت میں ایک اعرابی دیکھا چوتھی رکعت میں ایک بزرگ پاکیزہ صورت دیکھا جب سلام پھیر تو دیکھا وہی فقیر ہے جو چہار کس بحالت نماز دیکھے تھے انکا مطلق نشان نہیں فقیر نے قاضی کیطرف دیکھکر تبسم کیا اور کہا کسنے تیرے ساتھ نماز پڑھی **فقیر** کہتا ہے یہ لوگ درجہ ابدالی کا رکھتے ہیں ہر وقت محبت رسول اللہ میں مستغرق رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو کیا روحانی طاقت عنایت فرمائی ہے یہ محض اطاعت رسول اللہ کا سبب ہے **الحاصل چھٹی مجلس** میں ایک عابد نورانی چہرہ بیٹھا ہوا ہے اور وہ عابد ورد و وظائف اور نوافل میں ایسا مشغول ہے کہ دنیا و ما فیہا سے کچھ خبر نہیں ہے صبح سے شام اور شام سے صبح تک تلاوت قرآن میں مشغول ہے اور انوار و اذکار کی کثرت سے فرشتہائے آسمان اور اہل زمین اس عابد کی مجلس سے انسیت حاصل کر رہے ہیں آہ کیا عابد ہے کہ خدا بھی عاشق ہو رہا ہے اور اپنی زبان قدرت سے فرما رہا ہے یا عبدی انت عشقی ومحبتی وانا عشقک ومحبتک **ترجمہ** اے بندے میرے تو عاشق اور محبوب میرا ہے اور میں عاشق اور محبوب تیرا ہوں اور فرشتوں کو حکم ہو رہا ہے دیکھو تو عابد اسکو کہتے ہیں کہ ہمارے ذکر میں ایسا محو ہو رہا ہے کہ دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہیں۔ دور دور دراز سے ہزار ہا عابد در دولت پر حاضر ہیں وہ عابد سبکو نمازوں کے نفلوں کے ادا کرنیکی کیفیت تعلیم کر رہا ہے اور کبھی یہ ارشاد کرتا ہے کہ خدا سے دعا مانگا کرو اسلئے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ تھوڑی سی بات میں انسان جتا ہے کہ جب سے ہمہ تن عجز و انکسار سے ہاتھ پھیلا کے کہ خداوند امیں تیرا بندہ گنہگار ہوں بس آدمی ہوگیا۔ کیسلئے کہ اسوقت ایک روحانی نیاز اور ارتباط پیدا ہوتا ہے جو بہت سی عبادت سے نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ ہمارے نبی علیہ السلام نے دعا کو عبادت کا مغز فرمایا۔ اسی لئے ہر عبادت کے ساتھ دعا کا مانگنا۔ اسلام

میں لازم اور قرار دیا گیا نماز پنجگانہ کے بعد ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام دعا مانگا
کرتے تھے اور سب انبیاء اکثر اوقات دعا کرتے تھے اسلئے حکیموں کا قول ہے کہ جب بندہ دعا کرتا ہے تو
عرش الٰہی حرکت کرتا ہے یعنی بندہ اور خدا میں جیسے ایک واسطہ یا رابطہ ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور اسی لئے اسکے
بعد اکثر بندہ کا مقصود خدائے تعالےٰ عطا فرماتا ہے **حکایت** ہے کہ ایک جماعت حضرت جنید رحمۃ اللہ کی
خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ایک آدمی ہمارے محلہ میں نہایت بدچلن رہتا ہے ہم اس سے بہت تنگ ہیں
اگر آپ ہمارے ساتھ تشریف لیچلیں تو اسکو سمجھائیں غرضکہ آپ تشریف لیگئے اور اسکو طلب کیا اور فرمایا کہ
یہ لوگ تیری بدچلنی سے تنگ ہیں تو اس محلہ سے کسی اور جگہہ چلا جا اسنے عرض کیا حضرت میں کرایہ دار
نہیں ہوں میں جاؤنگا۔ آپنے فرمایا میں تیرے حق میں بددعا کرونگا۔ اسنے عرض کیا وہانبھی میرا
ایک واسطہ ہے۔ فرمایا کیا واسطہ ہے۔ کہا میں اسکا گنہگار ہوں میں بھی عرض معروض کرونگا۔ لکھا ہے
کہ حضرت جنید نے وقت معمولی اپنے جناب باری میں اسکے لئے بددعا کرنی چاہی قریب تہا کہ آپ
ہاتھ اٹھائیں غیب سے آواز آئی کہ اے جنید ہمنے اسکو نوازلیا۔ تو سمجھا نہیں اسنے کیا کہا تہا کہ ہمارا
بھی جناب باری میں ایک واسطہ ہے اسیوقت اسکو ہمنے اپنا کرلیا تم مت بددعا کرو لکھا ہے کہ صبح کو حضرت
جنید اسکے مکان پر تشریف لیگئے اور آواز دی وہ شخص مع تمام اہل وعیال باہر نکلا اور حضرت جنید
کے آگے گیا رو رو عرض کیا کہ یہ مکان اور عیال واطفال سب آپکے حوالہ ہے آپ نے فرمایا کیوں۔ عرض کیا بندہ نے
تیرے واسطے کچھہ اور ہی عمدہ تجویز کر لیا ہے۔ میں اس کام کا نرہا۔ واہ کیا دعا ہے۔ ہاتھ پہیلاتے ہی اہل اللہ
ہوگیا۔ اور صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں رونا اور دعا کرنا اور تمام عاشقانہ ہیئت بنا کے ادب کے ساتھ
اسکی جناب کبریائی میں جانا بیان سے باہر ہے۔ الحمد للہ فی زمانا اللہ کے بندے ایسے پیر دیندار امراء
صالحین میں سے موجود ہیں کہ بعد نماز جناب باری میں کیسے گڑگڑاتے اور دعا کرتے ہیں میں بھی انکا
نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ یادگار ہے۔ چنانچہ حضرت عالیجناب
ممدوح الالقاب بدر الصلحاء وقار الامراء منشی **شیخ باغ علی صاحب** اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
گوجرانوالہ خلف الرشید منشی مبارک علی صاحب رئیس ملتان جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرما

ہیں میں بیان نہیں کر سکتا نہ قلم میں طاقت ہے کہ تحریر کرے حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا
ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں آپ نہایت دیندار پابند صوم و صلوٰۃ۔ دیانتدار امین۔ دریا
دل۔ بڑے فیاض سخی۔ باذل۔ سیر چشم۔ حامی سلام۔ عالی خاندان۔ بزرگ زادہ۔ عادل۔
رحمدل۔ خدا ترس عالی ہمت۔ شریف نواز۔ قدر دان علماء و فضلاء۔ خوش عقیدہ۔ مسکین پرور
متواضع بامروت آدمی ہیں۔ برتاؤ آپکا عمدہ ہے۔ عدل آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ ہر ادنےٰ
و اعلیٰ کی طرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور
کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے یہ حضرت امیر ابن امیر ابن امیر ہیں مستغنی دل
مسکینوں کے لئے اکسیر ہیں۔ فی زمانہ آپکا دم بسا غنیمت ہے فقیر بھی بخصوص صاحب موصوف کا تہ
دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى اَعْمَالَكَ**
فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ الغرض وہ عابد اپنے مریدوں کو احکام عبادت سے مطلع کر رہا ہے کہ معنی عبادت
ایک نہایت درجہ کی عاجزی و انکساری ہے فی الحقیقت عبادت کے معنے قربان ہونا ہے **حکایت**
ہے کہ ایک عورت صالحہ نماز میں جو مشغول ہوئی یہانتک کہ جناب باری میں ہمہ تن مستغرق ہو گئی لکھا ہے
کہ اسکا لڑکا سات ماہ کا اسکے روبرو لیٹا ہوا تھا ایک زاغ نے آکر اسکی دونوں آنکھیں چونچ
سے نکالیں عورت نیکبخت بہمہ استقلال نماز میں مشغول رہی ذرا جنبش نہ کی دل میں یہ خیال تھا کہ نماز ضائع
نہ ہو لڑکا تلف ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں اسی حالت میں جناب سرور کائنات علیہ السلام کی زیارت ہوئی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عورت شاباش شاباش آفرین ہے اس عالی ہمتی اور استقلال
پر **وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا**
هُمْ يَحْزَنُوْنَ ترجمہ اور قایم رکھا نماز کو اور دی زکوٰۃ واسطے انکے ہے ثواب انکا نزدیک پروردگار
انکے سے اور نہیں ڈر اوپر انکے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ فرمایا اے عورت خدا نے تجھکو تیرے پاس رحمت
بنا کر بھیجا ہے تو کیا چاہتی ہے عرض کیا حضور کے ساتھ حشر ہو فرمایا منظور اور کیا سوال کرتی ہے عرض
کیا آپ کی محبت فرمایا خدا تجھے عنایت کرے اور کیا مانگتی ہے عرض کیا حضور کی ازواج مطہرات

کی زیارت - ارشاد ہوا یہ حاضر ہیں زیارت کرو اور کیا چاہتی ہے - عرض کیا صحابہ کرام کی بھی زیارت
چاہتی ہوں فرمایا بہت اچھا - اور بھی کچھ چاہتی ہے عرض کیا خاتمہ بالخیر فرمایا سنتو سبحان اللہ
کیا سرکار رحمۃ للعالمین ہے شعر نبی تجھسا نہیں پیدا نہ مجھ سا پر گنہ پیدا ۞ سر شاہا عنایت ہو شفاعت
کی دعا مجھکو ۞ فرمایا حضرت نے تدبیتے اپنے لڑکے کیواسطے کچھ نہ کہا جسکے لیے میں محنت ہو کر آیا ہوں -
عرض کیا یا رسول اللہ خدا اور رسول کی محبت کے آگے اولاد کی محبت کیا چیز ہے - آپنے فرمایا اللہ اسکو
بینا کریگا لکھا ہے کہ جب وہ عورت نماز سے فارغ ہوئی جناب باری میں دعا کی کہ یا اللہ بطفیل جناب
سید المرسلین اسکو بینائی عطا کر - راوی لکھتا ہے کہ جب آنکھ کے ڈھیلوں کو شیخانہ میں رکھکر دعا
کی بمجرد دعا اللہ تعالے نے اسکو بینائی عطا فرمائی فقیر کہتا ہے محبت نہایت عمدہ چیز ہے کہ بگڑے ہوے
کام بناتی ہے - ایسا خلوص پیدا کرے - تب یہ بھائی جنت کے قابل ہوگئے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرماتا ہے
تحیتھم یوم یلقونہ سلام و اعد لھم اجرا کریما ترجمہ تحفہ انکا یا دعا انکی اس دن
کہ قبروں سے اٹھینگے یا وقت دخول جنت ملاقات کرینگے اس سے سلام ہے - یعنی فرشتہ کہینگے یہ گھر تمکو
مبارک ہو القصہ عابد عالی حوصلہ اپنے مریدان خاص کو مطلع کر رہا ہے کہ کمالات انسانی گویا
اسی دو فقروں میں منحصر ہے اول حب الدنیا راس کل خطیئۃ یعنی محبت دنیا کی اصل
تمام خطیئات کی ہے کہ اگر محبت دنیا کی دلمیں مرتسخ ہو اور اس عالم باقی سے غفلت آوے
تو پھر کیا بدی نہیں ہو سکتی ہے فقرہ دوم ترک الدنیا راس کل حسنۃ یعنی دنیا کا
اصل کل حسنات کی ہے نقل ایک پیر اور ایک مرید باہم سفر کو چلے اثنا راہ میں ایک میدان وسیع
خطرناک میں ایک دو راسہ آیا مرید کو زر کے ساتھ زیادہ محبت تھی اور اسکے پاس کچھ روپے موجود تھے انکی وجہ
سے دوراسہ پر کھڑا ہو کر دلمیں سوچنے لگا کہ دونوں راہیں سے کونسی راہ امن و امان کی ہوگی جو لوٹ
کھسوٹ سے بچوں لگا پیر کو چشم باطن سے معلوم ہو گیا کہ اسکے پاس روپیہ ہیں اور بخوف تلف ہو جانے
کی یہ راہ روی سے مجبور ناچار ہو رہا ہے فرمایا جو کچھ تیری بغل میں ہے اسکو بغل سے نکالکر پھینکدے
[illegible] جو طالبان حق ہیں انکو سوائے ذات حق نہ آرزو

بہشت نہ غم دوزخ نہ کسی ثواب کے طالب نہ عذاب سے خائف فقط عشق ذات میں مستغرق اور محو رضای مولا
میں سرور مشیت حق سے جام کے نشہ میں مخمور اور بیہوش رہتے ہیں **شعر** باغ وبہشت وسایہ طوبی و قصر و حور
با خاک کوے دوست برابر نے کنم **فقیر** کہتا ہے اللہ و رسول کی ایسی طاعت بجا لاؤ کہ جس سے توشہ آخرت
حاصل ہو یہ دنیا اور مال دنیا سب ہیچ ہے **عبرت** جب ہم تنہا بیٹھکر آج سے سو برس تک کا گذشتہ
زمانہ خیال میں لاتے ہیں تو ہم اس عہد کے نامور با کمال اہل اللہ یا جمال لوگوں کے تذکرے ہی دوسروں کی زبانی
سنکر کہہ لیتے ہیں تو دلمیں ایک ہوا سا اٹھتا ہے اور یہ عالم دریائے رواں کی موج معلوم ہوتا ہے کہ ایسے
اس عہد کے حسینوں اور شہ زوروں اور دولتمندوں اور رئیسوں امیروں غریبوں میں سے ایک بھی باقی نہیں
کہ جس سے اس عہد کا حال پوچھئے ہر رات کو اسکا نمونہ دیکھتے ہیں کہ سناٹا ہوتا ہے کہیں سے آواز نہیں آتی بازار
اور شہر اجاڑ معلوم ہوتا ہے مگر دلکو عبرت نہیں ہوتی کیا معنی صحبت اچھی نہیں۔ **سبحان اللہ**۔
صحبت فقرا کا فیض و فائدہ عجیب نفع خیز اور فائدہ مند ہے جسکو خدا جہان آفرین بلند اقبال اور خوش طالع
پیدا کرتا ہے اسکے دل میں فقرا کی صحبت کا خیال ڈالتا ہے وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَلْیَجْلِسْ
مَعَ الْفُقَرَاءِ **ترجمہ** جو شخص ارادہ کرے اس بات کا کہ بیٹھے ساتھ اللہ کے اسکو چاہیے کہ بیٹھے ساتھ فقیروں کے
حضرت عباسؓ سے نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ اولیاء اللہ کون ہیں
فرمایا اَلَّذِیْنَ اِذَا رَاٰھُمْ ذُکِرَ اللّٰہُ یعنی وہ لوگ ہیں جب انکو کوئی دیکھے حق تعالیٰ کو یاد آوے۔

در بیان تصوف

بیان طریقہ صوفیہ کا کسے کیا ہو سکتا ہے کہ تصوف ایک بہت بڑا علم ہے اور اسمیں باتیں بہت باریک نازک
ہیں کہ درمیان کفر اور اسلام کے ایک فرق باریک رہجاتا ہے مگر تمام خلاصہ اس طریقہ کا کہ موضوع اس فن شریف
کا خداشناسی ہے اور اسی طریق کے لوگوں کے دیکھنے سے یہ قول صادق آتا ہے کہ مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور
اور مشق توحید الٰہی کی اسقدر ہے کہ خود فراموشی یعنی اپنی ذات کا کچھہ خیال نہیں رہتا ہے **الغرض** یہ فیض
محمدی احمدی کو ایک خاص طور پر حضرت علی علیہ السلام کو اور باقی دوازدہ امام کو پہنچا انکے طفیل سے اولیاء اللہ بھی اس
کاسہ شراب حقانی سے سیراب ہیں بحسب قول وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ **ترجمہ** یعنی کریموں

کے پیانے سے زمین کو بھی کچھ حصہ آخریں شراب کا ملتا ہے۔ کاملین اور اہل اللہ جو اگلے محمدیہ میں گذرے ہیں اُنکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا۔ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے اہل اللہ صوفیان کرام میں سے موجود ہیں جنکے دیکھنے سے حق یاد آتا ہے جیسے کہ ہمارے ذی عزت سجادہ نشین ردولی شریف حضرت عالیجناب شیخ المشایخ بدر الصلحاء عظام اوقار الصوفیہ کرام حضرت التفات احمد صاحب چشتی صابری ردولوی دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات و فیض آیات میں عطا فرمائی ہیں۔ قلم تحریر نہیں کر سکتی۔ آپ حاجی حرمین شریفین عارف باللہ۔ سراج الصوفیہ۔ فخر خاندان چشتیہ صابریہ۔ عابد۔ زاہد۔ ذاکر۔ شاغل۔ مرتاض سیاح۔ سخی۔ سیر چشم۔ دریا معرفت۔ باذل۔ فیاض۔ صاحب مروت۔ فقراؤ علما کی عزت۔ مسکین پرور دستگیر بیکسان۔ صاحب کرامات وسیع۔ آپ بڑے سخنور سخن سنج سخندان۔ آپکی رسیلی رسیلی باتیں سفینہ عرفان کو چیرتی چلی جاتی ہیں۔ آپ کی ذات سے بندگان خدا یعنی فقرا و علماء کو بہت فیض ہے جو شخص فقرا یا علماء میں سے قدمبوسی کیواسطے حاضر ہوتا ہے نہایت تواضع و تکریم سے پیش آتے ہیں حسب لیاقت بوقت رخصت سلوک ہوتے ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے طبیعت بر تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپ کے لطف کرم کا مداح ہے۔ حضرت شیخ المشایخ عالم ربانی حضرت شیخ احمد عبد الحق صاحب توشہ ردولوی قدس سرہ آپ کے جد امجد ہیں۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی بزرگوں سے زیب و زینت اسلام ہے۔ فی زمانا آپکا دم بہت غنیمت ہے فقیر بھی حضرت شیخ المشایخ کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طیب اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار الغرض وہ عابد اپنے مریدونکو تعلیم توکل فرماتا ہے کما قال اللہ تعالی ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ترجمہ یعنی جو شخص اللہ تعالے پر توکل کرتا ہے اُسکے واسطے اللہ بس ہے حدیث فرمایا رسول خدا نے کہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بیحساب جنت میں جاوینگے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے فرمایا کہ جو منتر اور داغ اور فال پر کاربند نہیں ہوتے ہیں بلکہ وہ خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں تب عکاشہ نے اُٹھکر

عرض کیا کہ یارسول اللہ دعا فرمائیں کہ میں بھی انہیں سے ہوں آپ نے دعا فرمائی پھر ایک اور صحابی نے اٹھکر
عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ میرے لیے بھی دعا کریں آپ نے فرمایا سبقت لے گیا اس امر میں عکاشہ حکایت
نقل ہے کہ خراسان میں کوئی سلطان ابراہیم ادہم کا عزیز قریب انتقال کر گیا اور بہت مال کل حلال سے
چھوڑ گیا اور سوائے ابراہیم رحمۃ اللہ کے اور کوئی اُسکا وارث نہ تھا ابراہیم اس خیال سے اُسطرف کو چلے کہ اس مال کو
صرف کرو مبادا کوئی مصارف بیجا میں صرف کرے راہ میں قدرت الٰہی نے عجب تماشا دکھلایا کیا دیکھتے ہیں کہ دریا کے
کنارے ایک جانور اندھا بیٹھا ہے اور مینڈک دریا سے منہ میں کیڑا لاتا ہے اور اُسکو کھلاتا ہے ابراہیم متحیر ہو کر
ہمراہیوں سے کہنے لگے تم نے قدرت خدا کا تماشا دیکھا۔ پس ہمنے اب خراسان کا جانا موقوف رکھا اللہ پر بھروسا
کیا اگر ہمارے مقسوم میں ہے تو از خود آجاویگا ہمارے جانیکی کچھ حاجت نہیں پھر جوش میں آکر تین دن تک
جنگل میں پھرتے رہے کہیں پیاس لگی پھر کسی مقام پر پانی نہ پایا ناگاہ ایک کنواں ملا اسمیں ڈول ڈالا درہم سے لبریز پایا پھر ڈالا
دینار سے بھرا پایا پھر ڈالا جواہر سے بھرا آیا تب ابراہیم نے کہا مجکو زر و جواہر کی کچھ آرزو نہیں صرف
وضو کو پانی درکار ہے ناگاہ آواز دلنواز غیب سے آئی کہ اے ابراہیم تو نے زر و جواہر خراسان کا چھوڑ کر
ہمارے اوپر بھروسا کیا ہمنے اُسکے بدلے زر و جواہر سے بھرا ہوا کنواں بھر دیا کہا اور لگا جہاں تیرا جی چاہے اُٹھا۔
حکایت نقل ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اللہ کے نام پر بھروسا کر کے موسیٰ علیہ السلام کو
ایک صندوق میں چاروں طرف تالا لگا کر اور خوب مضبوط کر کے اُس چاند سی صورت کو چھپا دیا اور
خدا کا نام لیکر دریائے نیل میں صندوق ڈالدیا ڈال تو دیا مگر دل کا اللہ ہی مالک تھا زار زار روتی تھیں اور یہ کہتی تھیں
س میروی میر و دجانم بتو خوش برو فاللہ خیر حافظا۔ آپکی پیدائش اور پرورش اور سرگذشت عبرت
کا باعث ہے خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو دشمن کے ہاتھ سے پرورش کرادیا۔ **فقیر** کہتا ہے کہ فرمایا حضرت نے
تم لوگ ایسا توکل اپنے اللہ پر کرو جیسے جانوروں کا توکل خدا پر کوئی جانور ہم تم نے کھیتی کرتے یا سوداگری
کرتے یا کیمیا بناتے یا ذخیرہ جمع کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور آپ صاحبوں نے بغور دیکھا ہوگا کہ جو جانور
ہم رکھتے ہیں وہ کیسے دبلے اور کمزور رہتے ہیں حالانکہ خوراک بھی انکو اچھی ملتی ہے۔ برخلاف جنگلی جانوروں کے
کہ وہ کیسے فربہ اور تیار رہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ انکا توکل خدا پر ہے **واضح** رہے کہ

توکل تین قسم پر ہے (۱) جیسے توکل مردہ کا زندو نیز جو چاہیں اسکے حق میں کریں یہ توکل اعلےٰ درجہ کے لوگوں کا ہے اور (۲) توکل لڑکے کا ماں پر خواہ دودھ پلاوے یا نہ پلاوے اسکو کچھ عذر نہیں (۳) توکل موکل کا وکیل پر وکیل جو موکل کے حق میں کرے اسکو منظور ہے سبحان اللہ کیا عابد ہے کہ اپنے مریدونکو تعلیم کر رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کما قال اللہ تعالیٰ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۵ ترجمہ اے ہمارے رب ہمارے دلونکو پھیر جبکہ تو ہمکو ہدایت کر چکا اور عطا کر ہمارے لیے اپنے پاس سے رحمت بیشک تو ہے دینے والا تفسیر اللہ جل جلالہ سے ہم تمکو یہ دعا معرفت جناب سید المرسلین کہ جنکا لقب محمد رسول اللہ ہے عنایت ہوئی کہ ہماری جناب میں اسطرح دعا کیا کرو فقیر کہتا ہے کہ یہ عنایت بحساب ہے کہ اسطرح سے تم ہماری جناب میں عاجزی کیا کرو مقبول کرونگا - اگر کوئی صاحب نہیں سمجھے تو میں اسکو ایک عقلیہ مثال سے سمجھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا اس ارشاد سے یہ منشا ہے کہ جیسے کوئی کسی حاکم بالا کو کسی کا مقدمہ فیصل کرنا منظور ہوتا ہے تو اسکو اپنے پاس طلب کر کے خود اپنی قلم سے مسودہ لکھکر دیتا ہے کہ اس مسودہ کی نقل کر کے ہمارے محکمہ میں عرضی دینا مقدمہ تمہارا کر دونگا - معلوم ہوا کہ اس حاکم کو اسکا مقدمہ کرنا منظور تھا اگر منظور نہوتا تو اپنے ہاں سے ایسا مسودہ کیوں دیتا - واضح رہے کہ وہ حاکم بالا کون ہے وہ اللہ جل جلالہ ہے اور مسودہ کیا ہے قرآن شریف ہے کہ ایسے ایسے مضامین پائے جاتے ہیں - پس اسلئے وہ عابد اپنے مریدونکو یہ تعلیم کر رہا ہے - اے رب تو نے ہمکو ہدایت دی اور فہم سلیم عطا کی ہے اب ایسا نہو کہ ہمارے دل کبھی کیطرف میلان کر جاویں - کیونکہ استقامت تیرے ہاتھ میں ہے - کہیں وہ عابد مریدونکو اسطرح پر سمجھا رہا ہے کہ بنی آدم کے دل خدا کی دو انگلیوں میں ہیں جدہر چاہتا ہے پھیر دیتا ہے اداعیہ خیر اور داعیہ شر قلب میں اسکیطرف سے پیدا ہوتا ہے اور دلی استقامت کے بعد ہمکو اپنی رحمت خالصہ بھی عطا کر فقیر کہتا ہے کہ رحمت کی چند قسمیں ہیں اول یہ کہ دلمیں توحید حاصل ہو دوم یہ کہ اعضا پر اطاعت اور خدمت کے انوار ظاہر ہوں سوم یہ کہ دنیا میں رزق اور اسباب معاش سہل ہو جاویں اور تندرستی اور امن و عافیت حاصل ہو چہارم یہ کہ شدت موت اور اسکے بعد قبر و حشر میں رستگاری ہو

حدیث قدسی مشکوٰۃ

پنجم یہ کہ عالم آخرت میں خدا کا دیدار پیمبر کی شفاعت اور نعماے بیشمار حاصل ہوویں لفظ رحمت ان سبکو شامل ہے مگر اسمیں قید ایمان کی لگی ہوئی ہے کہ نور ایمان لایں ہو سبحان اللہ ایمان اللہ تعالے نے انسان کو عنایت فرمایا ہے اصل تو یہ ہے کہ دار و مدار دو جہان کا اسی پر ہے

دربیان فضایل ایمان

حدیث قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجُوْہُ فَیُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیٰوۃِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْحَبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّھَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِیَۃً (متفق علیہ) **ترجمہ** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا پیمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں فرماویگا اللہ تعالے یعنی انبیا کو یا اور شفیعوں کو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہے جیسا کہ روایت ابو ہریرہ میں ہے کہ جو شخص ہوا کے دلمیں ابرابر رائی کے ایمان سے پس نکالو اسکو دوزخ سے **حکایت** نقل ہے کہ مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سمین صاحب جو دہلی کے بڑے کشنر تھے گئے اور شاہ صاحب سے یہ سوال کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ ایک دانہ رائی کے برابر ایمان داخلہ جنت کیواسطے کافی ہوگا میرے خیال میں یہ حدیث نہیں آتی — وہ محمد صاحب کہ جو تمام انبیاء کا سردار ہے اُسکا یہ ارشاد ہے اے مولانا میرے قیاس میں یہ بات نہیں آتی کہ ایک ذرہ ایمان ہو اور وہ قبر میں مردہ کے ساتھ بھی رہے اور روح کے ساتھ علیین تک جاوے — میں کیا بلکہ کسی عقلمند کے قیاس میں یہ بات نہیں آتی — مولانا نے فرمایا کہ آپ امتحان چاہتے ہیں — عرض کیا نہیں بلکہ اطمینان چاہتا ہوں مولانا نے فرمایا کہ آپکے ہاں کچھہ گلاب بھی موجود ہے عرض کیا بہت ہے — فرمایا ایک بوتل اُسمیں سے منگاؤ — صاحب نے نہایت عمدہ گلاب کی ایک بوتل طلب کرکر حاضر کی آپنے فرمایا کچھہ گرم پانی بھی منگواؤ — وہ بھی آیا — آپ نے سمین صاحب سے فرمایا کہ تم اس گلاب کو اپنے ہاتھ سے زمین پر گرا دو اُنہنے بموجب فرمانے شاہ صاحب کے عمل کیا — شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم اپنے

نوکر سے اس بوتل کو گرم پانی سے صاف کراکر میرے پاس لے آو چنانچہ بعد صاف کرنیکے وہ بوتل مولانا صاحب کی پیش لیگئی آپنے صاحب سے فرمایا کہ تم نے بوتل کو اچھی طرح سے صاف نہیں کرایا اُسنے عرض کیا کہ مولانا میں نے اپنے روبرو خوب صاف کرایا ہی مگر اسکی خوشبو نہیں گئی اُسوقت مولانا صاحب نے فرمایا کہ تم نے اپنے سوال کا جواب پایا یا نہیں صاحب نے عرض کیا آپنے میرے سوال کا جواب کہاں دیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ صاحب تم خود دیکھتے ہو کہ گلاب کو ہم نے زمین پر گرادیا اور بوتل کو خوب صاف کرادیا مگر خوشبو نہ گئی اسوقت شاہ صاحب نے فرمایا کہ وہ گلاب جو زمین پر گرادیا تھا وہ بجای روح کے ہے اور بوتل بجای جسم آدمی کے ہی اسیطرح ایمان آدمی کے ساتھ قبر میں بھی جاتا ہی اور علیین میں بہی ہمارے رسول اللہ کا فرمانا کوئی خلاف نہیں ہے اسکے سمجھنے کے لئی عقل سلیم ہونی چاہیئے۔ لکہا ہے کہ صاحب نے اپنی ٹوپی مولانا کی پاؤں پر رکھدی اور عرض کیا کہ آپکا دم بسا غنیمت ہے اسی تذکرہ میں **لکھا ہے** کہ ایک فقیر صاحب نے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت ایمان کیا چیز ہے۔ آپنے فرمایا کہ ایمان ایک کھٹکے کا نام ہے عرض کیا کہ کھٹکا کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ اللہ رسول کی رضاجوئی کا ہر وقت خیال رہے اسکے بعد آپنے فرمایا کہ حضرت حسن بصری بحوالہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا فاسق و فاجر تھا کہ اسکی بدکاری کا شہرہ ایک جہان میں تھا مرنیکے وقت اُسنے اپنی ماں سے تین وصیتیں کیں اول یہ کہ ای میری ماں میرے مرنیکے بعد میرے گلے میں رسی ڈالکر چاروں طرف مکان کے کھینچنا اور باواز بلند کہنا کہ جو کوئی اپنے حاکم حقیقی کے حکم سے پھریگا وہ ایسا ہی ذلیل ہوگا دوسرے آدہی رات کو دفنانا کہ دیکھنے جو کوئی میرا جنازہ دیکھیگا لعنت ملامت کریگا تیسرے اپنا ایک سفید بال جنازہ کے ساتھ قبر میں رکھدینا شاید کہ اللہ تعالے اُسکے سبب سے میری نجات کرے **بیت** دلم میدہد وقت وقت این امید ۔ کہ حق شرم دارد ز موی سفید۔ پھر انتقال کیا بعد رنج والم کے ماں نے کفن دفن کا سامان کرکے چاہا تھا کہ وصیت اول ادا کرے یکایک غیب سے آواز آئی کہ اے بڑہیا اس کام سے باز آ ہمنے اسکو بخشدیا۔ فرمایا شاہ صاحب نے کہ کھٹکا ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس بنی اسرائیل کی اول وصیت سے خدا نے اُسکو بخشدیا اسلئے کہ وہ خدا سے ڈرا **فقط** کہتا ہے کہ ایسا کھٹکا اگر ہم تمکو اللہ رسول کا رہے

تو پھر یہ احکام اسلام کا سکو ضایع ہوں ایمان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس وقت **ایک قصہ** عورتوں کا مجکو یاد آگیا جو قابل بیان ہے انکی ایک بات سے بڑے بڑے عقلمند حیران ہیں وہ یہ ہے کہ اگر انکا کوئی زیور ٹوٹ جائے تو اپنے خاوند سے کہتی ہیں کہ ہمارا فلاں زیور ٹوٹ گیا مگر جب انکی نتھ ٹوٹ جاتی ہے تو یہ کہتی ہیں کہ نتھ ٹھنڈی ہوگئی اسواسطے کہ نتھ کو اپنا سہاگ جانتی ہیں **غرض** میرا مقصود اس قصہ سے اس مقام پر یہ ہے کہ ہمارا سہاگ زیور ایمان ہے جبکہ یہی ٹھنڈا ہو گیا پھر ہم کس کام کے رہے **نور ایمان** اور صداقت کی روشنی ذرا بھی اس بات کو گوارا نہیں کر سکتی ہے کہ ہم کسیکو گالی دیں یا فریب دیں یا غیبت کریں یا نماز دانستہ قضا کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے صحابہ تو اپنی حالت قلبیہ میں ذرا فرق آنیکو بھی نفاق سمجھتے تھے **چنانچہ** امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ حنظلہ بن ربیع اسدی حضرت ابوبکرؓ سے ملے ابوبکرؓ نے پوچھا کیا حال ہے اسنے کہا میں تو منافق ہو گیا ابوبکرؓ نے فرمایا تو یہ کیا کہتا ہے اسنے عرض کیا کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گھر میں آتے ہیں اور بیوی بچوں میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ کیفیت جو وہاں ہوتی ہے اسکو بھول جاتے ہیں ابوبکرؓ نے کہا میرا بھی یہی حال ہے تب وہ دونو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا اپنا حال عرض کیا آنحضرت نے فرمایا اے حنظلہ اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں ہو جو میرے پاس ہوتی ہے اور یاد الہی میں ہو تو ملائکہ تم سے گلی کوچوں میں اور بستروں پر مصافحہ کیا کرتے مگر یہ بات کبھی کبھی ہوا کرتی ہے **سبحان اللہ** ہمارے حضرت کے فیض صحبت کی برکت سے صحابہ کی یہ کیفیت رہتی تھی ان لوگوں کا یہی حال رہا کہ جنہوں نے حالات صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین دیکھے اور انکا سا اپنا برتاؤ کیا۔ اکثر اوقات فقیر اہل اللہ پر بھی یہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ سب خوبیاں ایمان کی ہیں۔ الحمد للہ فی زماننا بھی ایسے ایسے خیار ایمان اور دیندار متقی امرائے صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکو ہر وقت اللہ اور رسول کی رضا جوئی کا خیال ہے ایسے لوگونکا دنیا میں ہونا باعث برکت ہے۔
چنانچہ حضرت عالیجناب بدر الصلحاء وقار الحکماء کریم اللہ صاحب رفیق الملک ریاست پٹیالہ

جو جو خوبیاں ذات بابرکات میں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں انکا بیان کرنا دشوار ہے۔ یہ حضرت نہایت دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ جوان صالح متواضع نیکبخت متقی۔ خداترس۔ متین۔ کم گو۔ چاشت و اشراق و تہجد سب ادا کرتے ہیں۔ نہایت خلیق۔ بڑے ملنسار۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے علماء کے قدردان۔ شریف نواز بامروت آدمی ہیں۔ ہر مریض سے باخلاص پیش آتے ہیں۔ فن طب اور ڈاکٹری میں یکتائے جہاں اور استعداد و حکمت میں علامۂ زماں۔ آپکی ذات سے امرا و غربا کو بہت فیض ہے۔ فی زمانا آپکا دم غنیمت ہے **فقیر** بھی حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکر** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار **القصہ** وہ عابد اپنے مریدوں کو سمجھاتا ہے کما قال اللہ عزوجل قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ **ترجمہ** کہ کسنے حرام کردی ہیں اللہ کی وہ زینت کی چیزیں جو اسنے اپنے بندوں کے لیئے پیدا کی ہیں جیسے کھانے ہیں اور یہی ارشاد ہو رہا ہے۔ لا رہبانیۃ فی الاسلام (مشکوٰۃ) اسلام میں رہبانیت کا کچھ کام نہیں۔ بعضے علماء کہتے ہیں کہ زینت میں ایک قسم کی تزئینات شامل ہیں۔ جیسے نہانا خوشبو لگانا۔ عمدہ نفیس کپڑے پہننا۔ اور اسیطرح والطیبات من الرزق سے علماء دین نے ہر ایک قسم کی غذائیں عمدہ عمدہ اور کہانے لذیذ و خوشگوار مراد لیئے ہیں۔ جیسے متنجن۔ مزعفر۔ زردہ۔ بریانی۔ قورمہ۔ قلیہ۔ فرنی۔ باقرخانی۔ شیرمال۔ کباب۔ مربہ۔ چٹنی وغیرہ **فقیر** کہتا ہے کہ جس چیز کو اللہ اور رسول نے کہانے اور کپڑے میں ممنوع فرمایا ہے سوائے اسکے جو چاہو کہاؤ اور جو چاہو پہنو لیکن بندے ہو کر بہرحال احکام اللہ اور رسول کا خیال رہے اور یہ بہرے لیئے خیالات بعض کٹ ملاؤں کے دل سے دور کرو۔ کیونکہ رہبانیت اسلام میں نہیں ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے سب بندوں کیواسطے ہے مگر حلال و حرام کا خیال رہے **واہ** کیا عابد ہے اپنے مریدوں کو سمجھا رہا ہے کہ تم آپس میں

ایک دوسرے کو برا نہ کہو

کما قال اللہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ ج **ترجمہ** اے لوگو جو ایمان لائے ہو

نہ ٹھٹھا کرے کوئی قوم کسی قوم سے شاید کہ وہ بہتر ہوں ان سے اور نہ بی بیاں کسی بی بیوں سے شاید کہ وہ ہوں بہتر ان سے
حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت حفصہؓ کی طرف نظر حقارت سے دیکھکر کہا کہ یہ تو بہت ٹھنگنی
ہیں اسیوقت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ خدائے تعالے بعد درود و سلام کے
فرماتا ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ کی نسبت ایسا کہا ہے ہم صرف تمہارا لحاظ کرتے ہیں بھلا
کہو تو عائشہ ایسا بنا تو دے چنانچہ سرور کائنات نے ازواج مطہرہ کو بہت سمجھایا اور اس آیت کا وعظ فرمایا
وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ
لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ترجمہ اور مت عیب لگاؤ آپس میں ایک کو اور مت
بدنام کرو ساتھ برے لقبوں کے برا نام ہے بدکاری پیچھے ایمان کے اور جس نے نہ توبہ کی بس لوگ وہی ہیں ظالم
حکایت لطیف ایک محفل میں بہت سے لوگ جمع تھے ایک آدمی اسمیں بہت جسیم و فربہ تھا اس محفل میں سے
ایک شخص نے قریب جا کر کہا کہ میری کچھ عرض ہے اسنے کہا فرمائیے عرض کیا اگر آپ خفا نہوں تو میں گذارش
کروں کہا حضرت کار دنیا دو طرح پر ہوتے ہیں۔ ایک امانی دوسرے ٹھیکے۔ امانی کام اچھا ہوتا ہے اور
ٹھیکہ کا کام اچھا نہیں ہوتا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ٹھیکہ میں بنے ہوئے ہیں۔ اسنے کہا یہ مقام رضا و تسلیم ہے
جیسا مجکو خدا نے بنا دیا سو موجود ہوں قلم قدرت اسکے ہاتھ میں تھے لیکن اسکے بنانیوالے کی بڑی شان ہے
فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ترجمہ پس بہت برکت والا ہے اللہ بہتر پیدا کرنیوالوں کا غیب سے
آواز آئی کہ اگر یہ شخص تو ایسا بنا سکتا ہے۔ لکھا ہے اسیوقت اسپر رقت طاری ہوگئی بعدہ بہت نادم ہوا
اور تمسخر سے توبہ کی فقیر کہتا ہے کہ روا ہے کبریائی ذات باری کو سزاوار ہے ہم سبکے سب عبد ضعیف
ہیں سبکو خاتمہ کا شک ہے پھر کس بات پر تکبر ہے۔ حکایت ایک بزرگ کا وقت جانکنی قریب تھا اسوقت
کسی مست نے کوئی مسئلہ پوچھا اسکے جواب میں کہا کہ حضرت میں جس دروازہ کو بچاس برس سے ٹھونکتا تھا
وہ میرے لیے اس گھڑی کھولا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ سعادت کے ساتھ کھولا جاویگا یا شقاوت کے
ساتھ۔ اے بھائیو جبکہ ہمارا یہ حال ہے پھر آپس میں ایک دوسرے کو حقیر جاننا بڑی نادانی ہے۔ اور
کہیں وہ عابد اپنے مریدوں کو غیبت کی برائیوں سے مطلع کر

مذمت غیبت

کما قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرًا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضًا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتًا فکرھتموہ۔ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سے گمانوں سے اسلئے کہ بعض گمان گناہ ہے اور مت عیب جوئی کرو آپس میں ایک دوسرے کی اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکھتا ہے کوئی تم میں سے اس بات کو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی مرے ہوئے کا پس تم گوارا نہ کروگے اس بات کو (یعنی تمہاری عقل سلیم بھی اس بات کو پسند نہ کریگی) حدیث ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت میں عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں یا رسول اللہ میں رمضان کے روزہ بھی رکھتا ہوں اور پنجگانہ نماز بھی پڑھتا ہوں اس سے زیادہ عبادت نہیں کرتا زکوٰۃ و حج مجھ پر فرض نہیں سو اسطے کہ مفلس ہوں یا رسول اللہ فردای قیامت کو کسکے ساتھ ہونگا آپ نے سنکر فرمایا تو میرے ساتھ ہوگا۔ بشرطیکہ کپٹ اور حسد سے دلکو محفوظ رکھے اور غیبت اور جھوٹ سے زبان کو بچا رکھے اور نامحرم کے دیکھنے سے اور خلق خدا کیطرف نظر حقارت کرنے سے آنکھ کو نگاہ رکھے تو تو میرے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا میں اپنی اس ہتیلی پر تجھے عزیز رکھونگا اگر ایسا نہ کریگا تو مجھکو نہ پائیگا فاعتبروا یا اولی الالباب پس اے عقلمندو اس سے عبرت پکڑو اور غور کرو کہ حضرت نے کیا ارشاد فرمایا ہے خواب ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں جناب سرور کائنات کی مجھکو چالیس برس تک زیارت ہوتی رہی پھر ایک بخت بند ہوگئی ایک دفعہ ایک بزرگ جامع ازہر کی چھت پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے عالم خواب میں دیکھا آپ نے میرے دل پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اے میرے محب غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالے کا قول نہیں سنا ولا یغتب بعضکم بعضا تیرے پاس ایک جماعت آتی ہے وہ لوگوں کی غیبت کرتی رہتی ہے اور تم اُن سے کچھ نہیں کہتے اس لئے میں نے تمہارا ملنا چھوڑ دیا اگر تم اس جماعت سے توبہ کراو تو بہت بہتر ورنہ میری شفاعت سے وہ محروم رہینگے وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے بعد بیداری اُن کو اطلاع

دی انہوں نے اس فعل بد سے توبہ کی فقیر کہتا ہے یہ بہت برا مرض ہے اسمیں ایک جہان مبتلا ہے عقلمندونکو چاہیئے جہانتک ممکن ہو غیبت سے نفرت کریں کیونکہ اللہ تعالے اور رسول اس سے بہت خفا ہیں مسئلہ جسطرح غیبت زبان سے ہوتی ہے اشارہ سے بھی ہوتی ہے مثلاً اگر کسیکا نام لیکر ایک آنکھ بند کرلے اس اشارہ کے لئے کہ وہ کانا ہے یا ہاتھوں سے اشارہ کرے اور ٹھنگنے ہونیکا یا سوتے ہونیکا اسطرح کہ جو وہ مطلع ہو تو برا مانے یہ غیبت ہو جاویگی۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی غیبت سے دوسرے کو روکے اللہ تعالے پر حق ہے کہ اسکو دوزخ سے آزاد کرے سبحان اللہ ایک تھوڑی سی بات پر یہ انعام ہے جو چاہے وہ یہ انعام حاصل کرے۔ کہیں وہ عابد اپنے مریدونکو ادب سکھلاتا ہے

فضائل ادب

ادب بھی ایک عمدہ چیز ہے کما قال اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو آوازیں اپنی اوپر آواز نبی کے اور مت آواز بلند کرو ساتھ اسکے بیچ بولی کے جیسا بلند کرتے ہیں بعض تمہارے واسطے بعض کے ایسا نہو کہ کھوئے جائیں عمل تمہارے اور تم نہیں سمجھتے ہو۔ فائدہ یہاں پر اللہ جل جلالہ نے صحابہ کرام کو ادب کی تعلیم دی ہے کہ تم ہمارے نبی کے روبرو چیخکر نہ بولو۔ ورنہ تمہارے عمل چھین لئے جاینگے سبحان اللہ ہمارے نبی عربی کی کیا شان ہے صحابہ کا بلند آواز سے بولنا کیسا ناگوار ہوا۔ خدا نے یہ ارشاد فرمایا ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون فقیر کہتا ہے کہ آپ صاحبان کو معلوم ہوا کہ اس آیت شریف کی مخاطب کون لوگ ہیں جنکی شان قطعی جنتی جنکو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں انکی طرف اللہ خطاب فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ گو اسوقت تمام مومنین سمجھے جاتے ہیں مگر اسوقت تو اسکے مخاطب صحابہ کرام ہی تھے جبکہ انکو واسطے خطاب یہ تھا کہ تم اگر ہمارے رسول سے کسی معاملہ میں پیشقدمی کروگے ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ پھر ہم کون بیچارے ہیں کہ حضرت پر پیشقدمی کریں یہ مقام قابل غور ہے کہ ہمارے رسول خدا کی کیسی بڑی شان ہے خدا اپنے حبیب کی کیا حمایت کر رہا ہے

یہی مناسب ہے کہ ہر حال میں احکام اسلام کو مقدم سمجھیں اسی میں ہماری سعادت دارین ہے ورنہ حسرت
لیجائینگے اور پچھتائینگے بلکہ انکے یہ اعمال بھلے کے کار ہوجائینگے ہر وقت اس آتش حسرت میں جلیں اور ہاتھ ملینگے
ہائے ہم ایسے تھے کس کام کو کیا کر چلے - لکھا ہے کہ جسوقت حضرت ابوبکر صدیق جناب پیغمبر
کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتے تھے تو اپنے منہ میں کنکریاں ڈال لیتے تھے جبکہ حضرت سے کچھ عرض معروض
کرتے تو زبان لکنت کرتی تھی - حضرت فرماتے یا حبیبا یا صدیقا یہ کیا حال ہے - تمہاری زبان ایسی بگڑی ہوئی
معلوم ہوتی ہے - آپ آبدیدہ ہوکر عرض کرتے کہ اللہ فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ
آخر تک - **عبرت** عقلمند و عبرت کا مقام ہے کہ جو لوگ انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں
کیا کرتے تھے کہ اگر تم احکام الٰہی ہمکو سناؤ گے تو ہم تمکو اپنے ملک سے نکال دینگے یہ بڑے بول بول
اپنی حکومت اور شوکت کے گھمنڈ پر بولتے تھے - مگر اللہ کے آگے کسیکا زور کیا چل سکتا ہے دنیا کی بادشاہ
کے ایلچیوں کی جو کوئی بے حرمتی کرتا ہے اپنے کئے کو پاتا ہے چہ جائے کہ اللہ کے پیغمبروں کی بے حرمتی کریں اور اسے
ملک سے نکال دینے کی دھمکی دیں اسلئے فَاَوْحٰی اِلَیْھِمْ رَبُّھُمْ لَنُھْلِکَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ہ رب نے انکی
طرف وحی کی کہ ہم ہی ظالموں کو ہلاک کر دینگے اور جس ملک اور زمین میں سے تمہیں نکالنے کو کہتے ہیں اسکا وارث
تمہیں کو کیا جاویگا - چنانچہ ایسا ہی ہوا - کہ دنیا میں وہ نافرمان ہلاک ہوئے اور آخرت میں عذاب شدید میں
گرفتار ہونگے کہ لہو اور پیپ پئینگے اور گلے سے نہ اتار سکینگے اور ہر طرف سے سامان موت نظر آوینگے
مرنے نہ پاوینگے - یہ عبرت اس مقام پر اسواسطے لکھی گئی ہے کہ آجکل ہمارے مذہبوں میں بھی ایسی ہی سلاطین
پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں - خبردار اے امت محمدیہ جناب سید العالمین کی مخالفت مکرنا ایسا نہو کہ تمہارا
بھی یہی حال ہوجائے - اچھے لوگ تو اس رسول پر جان و مال فدا ہیں انکے دل میں نبی عربی کا بڑا ادب ہے
اور انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اسطرح پر یاد فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی ط لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ
اَجْرٌ عَظِیْمٌ ہ ترجمہ تحقیق جو لوگ پست کرتے ہیں آوازیں اپنی کو نزدیک رسول خدا کے یہ لوگ ہیں جو
آزمایا ہے اللہ نے دلوں انکے کو واسطے پرہیزگاری کے واسطے انکو بخشش ہے اور ثواب بڑا خیال

ہ گستاخی بلفظ بشری ہو چکی ہے — نوکرو — یہ لوگ یا نہ مصنف انکیں سے ایک حرف پر نقل

چونکہ وہ کیا لوگ تھے انکا انتقال جب کو پہنچ گیا تہا حکایت نقل ہے کہ ایک ولی اللہ کی نظر ایک چیز منع پر
پڑی اُسوقت جناب باری میں عرض کیا کہ یا الٰہی یہ نظر صرف تیرے کام کی لئے تہی پس آج مخالفت کی اُسنے
تیرے حبیب کی پس میں نہیں چاہتا ہوں ایسی بینائی کو۔ لکہا ہے کہ وہ بزرگ اُسوقت اندہے ہو گئے سبحان
اللہ ان لوگوں کے دل میں کیا ادب رسول اللہ تہا حکایت نقل ہے کہ ایک بزرگ پہاڑ میں رہتے تہے اور اللہ
کی عبادت میں مشغول تہے ایک روز رات کو وقت لیں خیال آیا کہ کبہی چراغ بہی اس پہاڑ میں نہ جلایا۔ کیا دیکہتے ہیں
کہ پہاڑ سے نکلا ہے سجدہ میں گر گئے اور مناجات کی یا الٰہی یہ کیا بہید ہے۔ آواز آئی۔ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ
اللّٰهُ لَهٗ جو شخص تمہارے کام میں ہے ہم اُسکے کام میں ہیں۔ اللہ اللہ یہ کیا لوگ تہے۔ نقل ہے کہ رابعہ بصری کا
وقت موت قریب آیا تو مالک بن دینار پوچھنے کو آئے کہا تمکو کسنے تکلیف دی ہے بولیں معصیت نے کہا کس چیز
کو جی چاہتا ہے کہا مغفرت کو کہا دنیا کی کسی چیز کی خواہش ہے کہا نہیں بس ایک تازہ خرما کو جی چاہتا ہے وہ ابتک نہیں کہایا
مالک بن دینار نے پوچھا کیوں نہیں کہایا انہوں نے یہ آیت پڑہی کما قال اللہ تعالیٰ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ
فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۙ ترجمہ اور منع کیا جی اپنے کو خواہشوں سے پس تحقیق بہشت وہی جگہ ہے
رہنے کی ہے۔ مالک بن دینار نے خیال کیا کہ اسوقت تازہ خرما کہاں سے آوے ناگاہ ایک جانور پرند منہ میں تازہ چہوہارہ لے کر
نمودار ہوا تماشہ یہ ہے کہ منقار سے ڈال گیا مالک نے وہ اٹہا کر رابعہ کے پاس لے گیا۔ رابعہ نے پوچھا یہ کہاں سے آیا انہوں نے سب ماجرا
بیان کیا وہ بولیں خدا جانے جانور کس باغ سے لایا ہوگا میں کہاؤنگی اب اپنے پیارے خدا کے پاس جا کر کہاؤنگی
پہر کہا مجہکو تنہا کر دو اور دروازہ مکان کا بند کر دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تب ہم کیا سنتے ہیں کہ آواز
ایک غیب سے آئی یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۚ فَادْخُلِیْ
فِیْ عِبٰدِیْ ۙ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۠ ترجمہ اے جان آرام پکڑنیوالی پہر جا طرف پروردگار اپنے کے خوش ہے تو
پسند کیگئی پس داخل ہو بیچ بندوں میرے کے اور داخل ہو بیچ بہشت میری کے یہ لوگ عشاق رسول اللہ تہے کیا
ادب و آداب رسول اللہ کا انکے دل میں تہا اسلئے تو انکے لئے من جانب اللہ ایسا خاتمہ بالخیر ہوا۔ الحمد للہ ہمارے
رسول خدا کے فی زمانہ بہی ایسے جان نثار اور عشاق موجود ہیں چنانچہ حضرت عالیجناب ملجاء الصلحا
صدر الامرا عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری

سرمست نشۂ سخندانی نظر باز شاہد نکتہ دانی غواص محیط تدقیق آشنائے بحر تحقیق افصح الفصحاء ابلغ البلغاء بادشاہ کشور فصاحت فرمانروائے اقلیم بلاغت خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ و ردیف ناظم بے بدل ناثر بے مثل زبدۂ شعرائے جہاں مداح رسول الثقلین منشی **محمد اقبال حسین صاحب** عاشق تخلص دہلوی وکیل و معتمد راجہ بیکانیر متعینہ ریزیڈنسی راجپوتانہ مقیم کوہ آبو - آپکی کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیرون اور احاطہ شمار سے افزون ہے یعنی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے - آپکے محاورات نازک سے خوبان دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل سودا کو آپ کے رشک سخن سے جنون - اور میر آپکے کلام بلاغت سے سرنگوں - ملاحت کلام سعدی آپکے خوان فیض کی نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز آپکے مقال سے ریزہ وار - جو جو خوبیاں شعرائے سلف میں صلحاء خلف میں سب کے ساتھ مختص تھیں وہ بہ تمامہ حضرت کی ذات بابرکات میں موجود ہیں آپ شاعر غرا شمار ہوتے ہیں نظیر از تلامذہ ارشد شعرائے جہاں حضرت نجم الدولہ دبیر الملک نواب اسد اللہ خان صاحب غالب بہادر مرحوم مغفور - آپکا کلام نظم فارسی اردو دونوں میں لاجواب اور انتخاب ہے - حضرت کے دواوین فارسی و اردو مع مثنوی بفضل اللہ چھپنے شروع ہو گئے ہیں - آپ بڑے فیاض - علما نواز - مہمان نواز - اور دوست پرور ہیں - آپ صادق الوعد - چشم پوش متقی عابد - مرتاض آپکا کلام سینہ عرفان کیطرح گہرا ہوا چلا جاتا ہے آپکی عاشقانہ مضمون میں تصوف اور معرفت بھری ہوئی ہوتی ہے - آپ بڑے عاشق رسول اللہ ہیں یہ بھی ایک الہامی نعتیہ کتاب میں درج کرتا ہوں

غزل

فلک گردیست از کوی محمد ٭ قمر عکسیست از روی محمد ٭ جہان پر کند از نافہ چین ٭ شمیم چین گیسوی محمد ٭ بہشت از بہر آن شد کہ سجدہ ٭ کند در طاق ابروی محمد ٭ بود شرمندہ اندر خلد طوبے ز سرو قد دلجوی محمد ٭ نسیم آرد حیات جاودانی ٭ گر آید از سر کوی محمد ٭ بود تا حشر پا بند از شوق دیدہ اگر بیند دمے سوی محمد ٭ ز اعجازش بشد شق روز روشن ٭ قمر چون دید نیروی محمد ٭ از آن بوئید گل را از سر شوق ٭ کہ دارد بوی از خوی محمد ٭ چنان محوم ز شوق نام پاکش ٭ کہ ہر سو آیدم بوی محمد ٭ ہزاران موج دریا زد ولیکن ٭ نیامد تا بزانوی محمد ٭ از آن نازد بخود عنبر کہ بوئے

تمہید از خلق نیکوے محمدؐ بود در نزد او فردوس خجل ہر انکو دیدہ مشکوے محمدؐ امید من بود آخر کہ
روزے شوم خاک در کوے محمدؐ از انش بر فلک فخر ست ہر دم کہ شد عاشق ثنا گوے محمدؐ
بہر کیف آپکا ہونا ہی زمانا غنیمت ہے۔ میں نے نہایت فخر اور خوشی سے نام نامی کو اپنی تفسیر
میں درج کیا ہے اسلیے کہ مجھکو فخر ہو اور نام نامی کو بقا رہے اور فقیر تہ دل سے منشی صاحب موصوف کا
شکریہ ادا کرتا ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ ه

در بیان اطاعت رسول اللہ صلعم

کما قال اللہ تعالیٰ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ترجمہ
اور جو کچھ دے تمکو رسول پس لیلو اور جو کچھ منع کرے تمکو اس سے پس باز رہو تفسیر جو رسول تمکو حکم
کرے اسکو قبول کرو فقیر کہتا ہے کہ اے امت محمدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی کسقدر تاکید
فرمائی ہے اور ہم اسکا عکس کر رہے ہیں حدیث عن جابر ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رواہ مسلم وابو داود
والترمذی وصححہ ابن ماجہ ترجمہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاپ میان بندہ کے اور درمیان شرک
اور کفر کے ترک نماز ہے فائدہ امام نووی نے تحت اس حدیث کے کہا ہے جو چیز کہ اسکو کفر سے روکتی ہے
وہ یہ ہے کہ اسنے نماز کو ترک نہیں کیا تہا پس جب سے نماز کو ترک کیا تو وہ روک جو درمیان اسکے اور درمیان کفر کے
تہی اٹھگئی بلکہ وہ شخص کفر میں داخل ہوگیا حدیث عن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول العہد الذی بیننا وبینہم الصلوۃ فمن ترکہا فقد کفر رواہ احمد وابو داود والترمذی
والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم فی المستدرک باسانید صحیحہ ترجمہ کہا بریدہ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا وہ عہد سلام کا جو درمیان ہمارے اور منافقوں کے ہے نماز ہے پہر جس نے
ترک کیا اسکو وہ کافر ہے فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا تارک الصلوۃ کافروں میں داخل ہے معلوم ہوا
کہ نماز ایسی اچھی چیز ہے کہ اسی سے زیب و زینت اسلام ہے اسکے چہوڑنے سے اسلام ہاتہ سے جاتا ہے۔
سبحان اللہ ایسی نماز کو چہوڑ رکہا ہے کہ جسکی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ارشاد فرماتے ہیں

دربیان فضائل نماز

حدیث شریف حضرت ابو ذر صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور موسم خزاں تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کو جو ہلایا تو اسکے تمام پتے گر پڑے فرمایا اے ابو ذر جو کوئی اللہ کیواسطے نماز پڑھتا ہے نماز اسکے ایسے گناہ دور کرتی ہے جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے۔ **حکایت** نقل ہے کہ ایک بزرگ پر ایک حاکم بہت خفا ہوا اور یہ حکم دیا کہ اسکو شیر کے آگے ڈالدو جب اسکو شیر کے سامنے کھڑا کیا تو شیر کانپنے لگا حاضرین جلسہ اور حاکم نے یہ حال دیکھکر اس سے دریافت کیا یہ کیا سبب ہے شیر تجھپر حملہ نہیں کرتا اس بزرگ نے کہا کہ میری نماز نے اسکو ہیبت دیدی حاضرین جلسہ اور حاکم جان و مال سے فدا ہوگئے اور اپنے ظلم سے توبہ کی **حکایت** ایک بزرگ سے ایک نماز قضا ہوگئی اسنے اپنے نفس سے مخاطب ہوکر کہا کہ تجھکو آج شیر سے ہلاک کراؤنگا اسواسطے کہ تونے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اسی خیال میں جنگل کو چلے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شیر چلا آتا ہے انکی طرف یہ بزرگ بہاگے شیر بھی انکے پیچھے دوڑکر بہاگا۔ اسی حالت میں وہ بزرگ تھک کر بیٹھ گئے نیند نے جو غلبہ کیا تو سو رہے۔ عالم رویا میں کیا دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ جسکی نماز حالت سونے میں قضا ہوجاے تو اسکو پھر پڑھ لے۔ کیا تمکو یقین ہے کہ شیر تمکو ہلاک کریگا ہرگز نہیں۔ اسلئے میں تمکو بشارت دیتا ہوں کہ تم میری امت میں ہو۔ نماز اور درود تمہارا خدا کے یہاں قبول ہوگیا۔ جاؤ ایسا نکرو وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ الحمد للہ فی زمانا بھی ایسے ایسے مومنین دیندار متقی امرا صالحین جلیل القدر ہیں سے موجود ہیں کہ جنکو ہروقت اللہ و رسول کی رضاجوئی کا خیال ہے ایسے دیندار ونکا ہونا فی زمانا باعث برکت ہے میں بھی ایک نہایت فخر سے نام نامی اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو لقا ہے چنانچہ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت عالی جناب ممدوح الالقاب بدر العلما و قار الامرا محمد نامدار خاں صاحب بہادر ممبر کونسل ریاست پٹیالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں انکا

بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار متقی نیک شیم۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ عابد معروف ورع و تقوےٰ اور لیاقت علمی میں ہندوستان کے رئیسوں پر سبقت لیگئے ہیں۔ دست پرور شریف زادہ خدا ترس بصحو ل۔ عالی خاندان۔ باذل سخی فیاض۔ امین۔ دیانتدار۔ دریا دل شہرہ داد گستری اور رعایا پروری چہار طرف گیتی میں بلند ہے۔ عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ سرا دو واعلیٰ آپ پرایف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ارکان دولت آپ خوش ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ ہندوستان میں اس بات کا چرچا ہے اور راجہ ہیں ہمسر آپ کے نسل بنیادہ میں آپ میں کسی طرح کی نا اتفاقی نہیں ہوئی ہے بڑے بڑے ارکین گورنمنٹ حیران ہیں یہ صرف آپکے ہی اخلاق کا باعث ہے۔ آپ بھی ملنسار ہیں۔ علماء کے بڑے قدر دان ہیں اصل تو یہ ہے کہ آپ ہی سے زینت اسلام ہے۔ آپ ہندوستان میں متممات میں سے ہیں فقیر بھی صاحب الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِيْ قُلُوْبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔ وَمَا نَهٰكُمْ فَانْتَهُوْا کے یہی معنے ہیں کہ جس بات کو رسول منع کرے اس سے باز رہو **حدیث** عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ وصیت کی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی شے کو اگرچہ قتل کیا جائے تو یا جلایا جائے تو۔ شرک ایسا برا ہے کہ مرجانا اور جل جانا اس سے بہتر ہے اسلئے کہ اسمیں تھوڑی دیر کی تکلیف ہے اور شرک کرنے سے ہمیشہ کی خوشنودی ہاتھ سے جاتی ہے اور جنت ہمیشہ کیلئے حرام ہوتی ہے **حکایت** حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ نے جب وصال کیا کسی شخص نے انکو خواب میں دیکھا عرض کیا کہ بایزید حق تعالےٰ سے کیا معاملہ گذرا فرمایا جب میں نے اس دار نا پائدار کو چھوڑا سرکار والا سے ارشاد ہوا کہ بایزید کیا لائے عرض کیا خدایا توحید۔ ارشاد ہوا لیلۃ اللبن بھی یاد ہے شرمندگی اور خجالت پیش آئی اصل یہ ہے کہ ایک رات میں نے دودھ پیا تھا شکم میں اتفاقاً درد ہوا تھا میری زبان سے نکلا کہ دودھ نے درد کیا یہ کلمہ خلاف توحید زبان سے نکلا ناگوار شہنشاہ احد ہوا اور اسیکا طعن ہوا جب

ایسے کاملان راہ اور مقبولان بارگاہ پر ایک دو دہ کی شکایت سے طعن ہوا ہم گم کردہ راہان بادیہ
نادانی کا کیا ذکر ہے اور کیا دم ہے کہ دعوے توحید کریں اور اپنے آپ کو موحد سمجھیں **فقیر** کہتا ہے کہ ہمارے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں باتوں میں نرمی تہی اور نہیں تہی تو توحید کے بارے میں فتح بدر کے بعد لڑکیاں
شادیانہ گانے لگیں آپ خاموش لیٹے ہوئے سُنا کیے جب یہ بولیں کہا ہم میں پیغمبر غیب دان جب آپ
نے رو کا صحابہ نے چاہا کہ فارس کے قاعدہ کے مطابق تعظیماً سجدہ کریں منع فرمایا۔ بلکہ لوگوں کے کھڑے ہونے
سے بھی ناخوش ہوتے تہے اس خیال سے کہ مبادا میرے پیچھے لوگ پرستش کرنے لگیں۔ وصیت کی کہ
میری قبر زمین سے بنانا خلاصہ یہ کہ جبتک زندہ ہے توحید کی نشو نما کا خیال لیے رہے صحابہ کا بھی یہی حال رہا
حکایت نقل ہے کہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں ایک صحابی ملک شام کی حاکم ہوکر گئے صرف ایک اونٹ
سواری اور ایک حبشی خدمتگاری میں تہا جب قریب دار الحکومت پہنچے تو سردار وہاں کے سنکر
پیشوائی کو آئے راہ میں اُس حاکم کو مسافر جانکر پوچھا کہ تمکو یہاں کے امیر کا کچھ حال معلوم ہے
کہ کہاں تک آئے غلام نے کہا کہ امیر یہی ہیں پھر سب سرداروں نے حسب عادت [illegible]
بطور سجدہ اُنکی تعظیم کی امیر نے متحیر ہوکر کہا کہ یہ کیا سجدہ سا کرتے ہو [illegible]
ہو کہ ہم حاکم وقت کی ایسی ہی تعظیم کرتے ہیں پھر تو حاکم وقت نے غضبناک ہوکر [illegible]
نہیں دیکھا اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انکو کوئی سجدہ [illegible]
عزوجل کے سوا کسیکو سجدہ نہیں چاہیے۔ فرمایا ایک وقت صحابہ کیطرف [illegible] اگر ہم اپنے ایمان کو [illegible]
کرو صحابہ رو پڑے کہ یا رسول اللہ کیونکر درست کریں اسوقت آپ خاموش تہے تو فوراً وحی آئی کہ وَاِذْ
قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ
ترجمہ اور جسوقت کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے اور وہ نصیحت کرتا تہا اُسکو اے بیٹے میرے
مت شریک کر ساتہ اللہ کے تحقیق شریک کرنا البتہ بڑا ظلم ہے۔ اُسوقت حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے
ایمان کو شرک سے صاف رکہو۔ غرض وہ صحابی اُن سرداروں سے یہ فرمارہے تہے کہ میں نے رسول اللہ سے
ایسا سُنا تم میرے رسول اللہ کا **خلاف** کرتے ہو۔ یہ کہکر ایک چیخ ماری اور وہاں سے

واپس چلے آئے اور مسند حکومت آگے امیر المومنین کے ڈالدی اور سب قصہ بیان کر کے کہا کہ
اے عمر ایسی حکومت میں نہیں چاہتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے صحابہ کی طبیعتوں کو
ایسے بدل دیا جیسے کہ سحر کر دیا صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور انکے ملنے والے سبحان اللہ نور
علی نور تھے جن لوگوں نے ان حضرات کو بھی نہیں دیکھا صرف انکا برتاؤ اور حالات دیکھکر کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ پر ایسا کچھ عمل کر دکھایا۔ الحمد للہ کہ ایسے ایسے ذخیرہ عالی ہمت ہی زمانہ موجود
ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضا جوئی
اللہ اور دل کا دھیان ہے۔ ایسے عالی ہمت کا نام میں اپنی تفسیر میں نہایت فخر سے درج کرتا ہوں اسلئے کہ میری
کتاب کو فخر ہوا اور نام نامی کو بقا ہے۔ چنانچہ ہمارے ذی عزت اور لائق دوست حضرت عالی جناب
صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت یگانہ عابد
جہان منشی غلام محی الدین خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر رجسٹری سندھ ہی خلف الرشید حضرت عالیجناب
سرفراز خانصاحب مرحوم و مغفور ساکن شہر جالندھر۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے انکی ذات بابرکات میں عطا
فرمائی ہیں اگر ایک شمہ اسمیں سے لکھوں تو کیا امکان حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک سے
ایک بڑھ پاتا ہوں۔ آپ بڑے دیندار۔ پابند صوم و صلوۃ۔ بڑے فیاض۔ باذل۔ سیر چشم۔ امین۔
متواضع مسکین پرور۔ پرلے درجہ کے بردبار۔ شریف نواز دوست پرور۔ عادل انکھ میں حیا و شرم
بہت ہے۔ شریف عالیخاندان۔ خدا ترس۔ رحمدل علماء صلحاء کے قدردان۔ آپکا دامن اخلاق بڑا
وسیع اور کشادہ ہے۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ اس عالی ہمت نے
اب قرآن حفظ کرنا شروع کیا ہے عاشق رسول اللہ ہیں۔ آپ امیر ابن امیر ہیں۔ اصل تو یہ ہے ایسوں
ہی سے رونق اسلام مقصود ہے خانصاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ حفظکم اللہ و قلبک
فی قلوبکم لا ابرار و ذکر عملک فی عمل الاخیار۔ الغرض وہ عابد جہان کو احکام الٰہی سے
مطلع کر رہا ہے وہ عابد کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلعم ہی ساتویں مجلس میں ایک قاضی مسند
عدالت پر بیٹھا ہوا احکام الٰہی کے بموجب لوگوں کے جھگڑے فیصل کر رہا ہے لوگ بھی اس قاضی کے فیصلے

ہوئے خوش ہورہے ہیں اور تمام روئے زمین کے قاضی اور منصف وہاں پر حاضر ہیں اور اُس قاضی کے فیصلوں کی نقل کر رہے ہیں اور ہدایت نامہ بنا رہے ہیں اور اُسپر عمل کر رہے ہیں وہ قاضی کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے **آٹھویں مجلس** میں ایک مفتی علامہ بیٹھا ہوا ہے اور ایک فتوہ نکا دریا اُسکی زبان سے جوش مار رہا ہے ہر ایک معاملہ میں حکم موافق اصول کے فقہاء کے کتاب اللہ اور سنت سے نکالکر بیان کر رہا ہے اور روئے زمین کے مفتی اُسکے گرداگرد جمع ہو رہے ہیں اور اُسکے احکام کی نقل کر رہے ہیں وہ مفتی کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ ہے **نویں مجلس** میں ایک محتسب مسند حکومت پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور جلاد اُسکے روبرو کھڑے ہو رہے ہیں اور گنہگاروں اور فاسقوں اور فاجروں کو اُسکے روبرو کیا جاتا ہے ہر ایک کو موافق گناہ کے سزا کا حکم کر رہا ہے کسی پر حد جاری کر رہا ہے کسی کی نسبت قید کا حکم دے رہا ہے کسی سے چشم نمائی ہو رہی ہے کسیکی نسبت حکم معافی کا ہوتا ہے کیا صاحب حکومت ہے وہ کون ہے وہ اعلے الحاکم محمد رسول اللہ ہیں **دسویں مجلس** میں ایک سلطان تشریف رکھتے ہیں روئے زمین کے قیصر اور بادشاہ خدمت بابرکت میں حاضر ہیں اور دست بستہ عرض معروض کر رہے ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ **گیارہویں مجلس** میں ایک حکیم حاذق بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے حکیم خدمت بابرکت میں حاضر ہیں وہ حکیم حاذق اُنکے مرضوں کو طب روحانی سے شفا بخش رہا ہے کسیکو تنہا تعلیم تلقین ہو رہی ہے کسیکو اخلاق کے بارہ میں فہمائش ہو رہی ہے وہ حکیم کون ہے وہ ہمارا محمد رسول اللہ ہیں **بارہویں مجلس** میں ایک قاری خوش الحان بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے قاری اُسکے سامنے حاضر ہیں عجب قاری ہے ساتوں قرأتیں کلام مجید کی ادا کر رہا ہے اور لوگ اُسکی خوش الحانی سے لوٹ پوٹ ہوئے چلے جاتے ہیں ہمارا اشتاق بیٹھے ہوئے یہ عرض معروض کرتے ہے واللہ ایسا قاری کوئی نہیں دیکھا وہ قاری کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

بیان رفاقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے اے بھائیو ہم تمکو ایسا شفیق اور رفیق رسول ملا کہ امت کی ہمدردی کا اسکو ہر وقت دل خیال رہتا تھا اور ہر وقت امت کی صلاحیت اور غمخواری میں رہتے تھے اور رات دن کسیوقت یہ خیال نہ جاتا تھا

[illegible] یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ حدیث آپ صاحبان کو یاد ہے یا نہیں فرمایا کہ خدا نے ایک ایک دعا کے واسطے ایک نبی کو حکم دیا تھا کہ ایک ایک دعا تمہاری خواہ کسی مضمون کی ہو تم ہماری جناب میں کرو ہم قبول کرینگے چنانچہ یاد ہوگی دعا اور بددعا نوح علیہ السلام کی کفار کے بارہ میں بددعا تو یہ ہے وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ **ترجمہ** اور کہا نوح نے اے رب میرے مت چھوڑ اوپر زمین کے کافروں سے بسنے والا تحقیق تو اگر چھوڑ دیگا انکو گمراہ کرینگے بندوں تیرے کو اور نہ جنینگے مگر بدکار کفر کرنیوالا اور دعا یہ ہے رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝ **ترجمہ** اے پروردگار میرے بخش مجھکو اور واسطے ماں باپ میرے کے اور واسطے اس شخص کے کہ داخل ہو گھر میں میرے ایمان لاکر اور واسطے سب ایمان لانیوالوں کے اور ایمان والیوں کے اور مت زیادہ کر ظالموں کو مگر ہلاک کرنا۔ چنانچہ حضرت نے فرمایا ایسے ہی میرے لئے بھی حکم تھا کہ تم دعا اور بددعا کرو میں قبول کرونگا **فقیر** کہتا ہے آپ صاحبوں کو خوب معلوم ہے کہ وہ دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے نہیں مانگی محض امت کے لئے آپ نے اٹھا رکھی ہے کیونکہ آپکو اسقدر تکلیف کفار سے ہوئی کہ انبیاء اولو العزم کو بھی نہیں ہوئی بڑے بڑے صحابہ جلیل القدر شہید ہوئے اور آپ کے دندان مبارک بھی شہید ہوگئے یہاں تک

ایک حکایت لطیف ہے جسکا لکھنا مناسب معلوم ہوا **نقل** ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے عرض کیا کہ بعد آپکی وفات کے جبہ مبارک آپکا کسکو دیا جاوے آپ نے فرمایا اویس قرنی کو۔ بعد وفات حضور کے حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما کوفہ کو گئے اور اویس کی تلاش کی لوگوں نے کہا ایک شخص وادی عرفہ میں رہتا ہے اور شتربانی کرتا ہے شاید کہ وہی ہو دونوں حضرات تشریف لیگئے دیکھا کہ اویس نماز میں مشغول ہیں اور فرشتہ مقرر ہے کہ اونٹوں کی نگہبانی کرتا ہے اور اسطرف دونوں صاحبوں کے دل میں خیال ہوا کہ افسوس حضرت نے ایسے دیوانہ کو اپنا پیراہن بھیجا ہمکو نہ دیا حضرت علیؓ کے دل میں تو یہ خیال آیا کہ مجھ سے زیادہ کون مستحق ہوگا اسلئے کہ میں داماد رسول اللہ ہوں اور بھائی رسول اللہ کا ہوں اور حضرت عمر کو یہ خیال ہوا کہ میں بھی اصحاب جلیل القدر میں سے ہوں اسلئے کہ حضرت نے میری نسبت فرمایا ہے کہ میرے

بعد اگر نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ بیشک میں اس پیراہن کا مستحق تھا۔ لیکن چند نشانات ایک [illegible]
ظاہر نہیں ہوئے اس عرصہ میں اویس نے نماز تمام کی حضرت عمرؓ نے سلام کیا اویس نے [illegible]
حضرت علیؓ نے آپکا نام پوچھا اویس نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ [illegible]
نام بھی ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا میں نام خاص پوچھتا ہوں عرض کیا [illegible] فرمایا [illegible]
آپ نے دیکھا یا حضرت عمرؓ نے اسی سفید داغ کا نشان پایا جو حضرت نے فرمایا تھا حضرت [illegible]
فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ میری امت کیلئے دعا کرو اویس نے
کہا تم دعا کیلئے اولیٰ تر ہو دونوں صاحبوں نے فرمایا کہ ہم وصیت رسول اللہ کو بجا لائے رسول اللہ نے [illegible]
دیا ہے اویس نے کہا میں نے سنا ہے کہ جنگ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید [illegible]
تھے دونوں صاحبوں نے کہا ہاں۔ آپنے فرمایا تم اپنے دانت دکھلاؤ دونوں صاحبوں نے دانت دکھلائے [illegible]
نے فرمایا تم کیسے اہل دعا ہو اور حضرت عمر کیطرف اشارہ کیا تم کیسے صحابی ہو کہ تم نے دانت اپنے نہ توڑے [illegible]
تو جسوقت سنا اپنے تمام دانت پتھر سے توڑ ڈالے اسوقت دونوں صاحبوں نے خیال کیا کہ بیشک یہ لائق
خرقہ کے ہیں اور فرمایا یا علی تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ فرمایا ایک دفعہ در خدمت نہیں
ہر وقت حاضر رہا اویس نے کہا خرقہ مجھکو دو تو میں دعا کروں اویس نے خرقہ لیکر کہا آپ الگ [illegible]
میں دعا کرتا ہوں پس آپ گوشہ میں گئے اویس نے خرقہ شریف کو آگے رکھ لیا اور سجدہ میں جا کر [illegible]
کرنے لگے کہ الٰہی بحق خداوندا اس خرقہ کے اس خرقہ کو نہ پہنونگا جبتک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
تو نہ بخشیگا تیرے پیغمبر نے مجھپر حوالہ کیا ہے کہ میری امت میں ایک شخص ہے کہ ربیعہ اور مضر کی بکریوں کے
جتنے بال ہیں میری امت کے لوگوں کی شفاعت کریگا ربیعہ اور مضر دو قبیلے عرب میں تھے۔ [illegible]
بہت تھیں صحابہ نے عرض کیا کہ نام اسکا کیا ہے فرمایا ایک بندہ ہے بندوں خدا میں سے اور نام [illegible] اویس
غیب سے آواز آئی کہ بہت لوگونکو ہے بخشا خرقہ کو پہن لو اویس نے عرض کیا کہ سبکو بخش ندا آئی کہ [illegible]
بخشا عرض کیا سبکو بخشدے اتنے میں فاروق اور مرتضیٰ رضی اللہ عنہما آہی تو گئے کہ دیکھیں اویس
کیا کرتے ہیں جب قریب پہنچے آپ نے فرمایا اگر ایک ساعت آپ نہ آتے تو ساری امت کو بخشوا لیتا

[illegible]

اویسی نے خرقہ پہن لیا۔ فرمایا حوالہ کے بموجب اب یہی سمجھئے کہ سبحان اللہ کیا عشاق رسول اللہ
تھے کہ اپنے آپ کو راہ امت کا اچھوڑ دیا۔ الحمد للہ فی زمانہ بھی ایسے [illegible] اسلام وامراء کے عاشقان
[illegible] ان حضرت کی عالی ہمتی [illegible] باوجود عہدہ [illegible] ہر وقت انکو رضا
جوئی اللہ ورسول کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمت کا اسم [illegible]
درج کرتا ہوں اسلئے کہ میری کتاب کو فخر ہو [illegible]
الالقاب [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
عطا فرمائی ہیں میری [illegible] کہاں طاقت ہے کہ بیان کرے حسن خوبی کو جو وزن کرتا ہوں تو ایک سے ایک کو
بڑھا پاتا ہوں۔ آپ بڑے دیندار حامی اسلام۔ پابند صوم وصلوۃ۔ بڑے فیاض۔ باذل۔ سیرچشم
متواضع۔ شریف نواز۔ نیک مزاج مسکین پرور۔ عادل۔ آنکھ میں حیا وشرم بہت ہے۔ خداترس۔
سخی۔ نیکنام۔ برتاؤ عمدہ۔ غریبوں اور حاجتمندوں کے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ اسلام
کی ترقی کا انکو بڑا خیال رہتا ہے۔ علماء کے آپ بڑے قدردان ہیں وہ اس اخلاق آپکا بڑا وسیع
اور کشادہ ہے۔ اصل توجہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی ان ممدوح الاوصاف کا
دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ
فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔ الغرض حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار سے بہت ہی تکلیف پہنچی کہ جسکا بیان
نہیں ہوسکتا۔ بدن پر [illegible] کلمہ سے [illegible] اور کلیجہ منہ کو آتا ہے مگر آپ نے وہ دعا نہ کی امت کے
لئے رکھی۔ اے امت محمدیہ آپکے لخت جگر شہیدان کربلا یعنی سید الشہدا جناب امام حسین علیہ السلام
اور ہمراہیوں کو کربلا میں کیا کیا تکلیفات پہنچیں۔ گویا کہ باغ محمدی برباد ہو گیا۔ کسکا دل لایا جائے کہ
وہ حال بیان کیا جائے۔ واللہ کلیجہ باہر آتا ہے قلم لکھنے سے رکتی ہے۔ دنیا میں یہ سانحہ ہی عجیب و
غریب ہوا ہے۔ یہ فقیر کچھ مختصر طور پر بیان شہادت ومصائب امام علیہ السلام بیان کرتا ہے
کہ ناظرین دیکھیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام وجگر گوشہ رسول انام کا صبر کس درجہ کا
صبر تھا۔ کیوں نہو آخر کس نانا کے آپ نواسے ہیں۔

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام

هو حسین جناب یونس شکم ماہی سے زمین پر تشریف لائے تو بعض روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دن روز عاشورہ اور وہ روز یوم جمعہ اور وہ وقت وقت دوپہر اور وہ صحرا صحرائے کربلا اور وہ دریا دریائے فرات تھا حضرت اس حکایت میں سات امر قابل غور و انصاف ہیں **اول** یہ کہ جناب یونس علیہ السلام نے تو خامس آل عبا کیواسطے ریان پانی افسوس ہزار افسوس کہ وہی حضرت اسی دن اسی صحرا میں اسی فرات کو کنارے کس کس مصیبتوں میں گرفتار ہوئے تین دن پانی بند رہا پانی کی یہ نایابی کہ ایک قطرہ میسر نہ تھا پیاس کی وہ شدت کہ کلیجہ کباب ہوا جاتا تھا بار بار امام مظلوم اپنی سوکھی ہوئی زبان ہونٹھوں پر پھیراتے تھے فاقوں کی وہ ایذا کہ کلام تمام ہوا جاتا تھا تمازت آفتاب کی وہ گرمی کہ ریگستان کربلا کا یہ حال تھا کہ مثل برادہ آہن تپ رہا تھا جسم پر زخم کھائے داغ پر داغ اٹھائے علی اکبر سا فرزند جوان قاسم سا بھتیجا عباس سا بھائی ان سبکو آنکھوں کے سامنے ایڑیاں رگڑتے دیکھا **شعر** شاہ کہتے تھے نہ بھولیگا کبھی اکبر کا داغ ؛ اسکو پائیگا وہی جو جیا اولاد ہے ؛ تیر مارا حلق اصغر پر تو سرور نے کہا ؛ دل ترا اے حرملہ پتھر ہے یا فولاد ہے ؛ ساقی کوثر سے کوثر پر کہا شبیر نے ؛ کیا مزا ہے آب خنجر میں کہ اب تک یاد ہے ؛ کہتے تھے عباس شانوں کا تو کچھ بھی غم نہیں ؛ یہ گیا گر آب تو محنت مری برباد ہے ؛ **دوسرا** امر یہ ہے کہ وہ ماہی باوجودیکہ حیوان تھی مگر چالیس روز محض اس خیال سے کہ نبی خدا کو کسی طرح کا صدمہ نہ پہنچے آپ دانہ نہیں سبحفاظت تمام اپنے شکم میں امانت رکھا مگر وائے ہو ان انسانوں پر جو خود آب و دانہ سے سیر ہوتے تھے اور اپنے نبی کے نواسے پر آب و طعام بند کیا اور عوض خدمت کے کوئی درجہ اہانت کا اٹھا نہیں رکھا **تیسرا** امر یہ ہے کہ جناب یونس علیہ السلام کے جسم اطہر پر درخت کدو کا سایہ ہوا تھا کہ وہ جناب اس سایہ میں بعافیت تمام بسر کرتے تھے مگر افسوس حضرات مظلوم کربلا کی لاش مقدس چالیس روز میں کس بلا پر بے گور و کفن عریاں پڑی رہی اور سایہ بجز آفتاب عالمتاب کے اور کسی کا نہ تھا **شعر** بے دفن و کفن ہے جو یہ اللہ کے پیارے ؛ واللہ گڑا جاتا ہوں میں شرم کے مارے ؛ بکھرے ہوئے یہاں پھول محمد کے ہیں سارے ؛ صحرا میں کوئی ہے کوئی دریا کے کنارے ؛ ان پھولوں کو مقتل سے اٹھا لینے دو مجھکو ؛ مٹی میں ستارونکو چھپا لینے دو مجھکو ؛ اہلبیت اطہار کے

ع شاہ کہتے تھے کہ ... [illegible] ... ساحب *

پاس بھی کوئی چادر نہ تھی کہ جس سے لاش پر سایہ کرتیں وہ بی بیاں خود ایسی محتاج ردا تھیں کہ بالوں سے اپنے منہ چھپاتی تھیں سے بی بیوں کے سر سے اعدا نے ردائیں چھین لیں رہ گئی بالونکی چلمن منہ چھپانیکے لیئے چوتھا امر یہ ہے کہ جب وہ درخت خشک ہو گیا تو جناب یونس علیہ السلام متحمل تمازت آفتاب کے نہوئے بیقرار ہوکر درگاہ الٰہی میں جزع فزع کی مگر واہ کیا صبر تھا امام حسینؑ کا کہ جسوقت الشمس تلبیس لئے جناب احدیت میں اس امر کی استدعا کی کہ میں صبر حسینؑ کا جب قائل ہوں کہ آفتاب چرخ چہارم اول آسمان پر آجاوے اور رخ اسکا جانب زمین کر دیا جاوے اور ستر درجہ حرارت اسکی زیادہ ہوجاوے اسوقت اگر تیرا حسین راہ رضا میں ثابت قدم رہے اور بجز شکر کے کوئی کلمہ زبان پر نہ لاوے تب میں جانوں کہ حسین تیرا صابر و شاکر ہے پس بحکم جناب باری موکلان آفتاب کو اول آسمان پر لے آئے اور رخ اسکا جانب زمین کر دیا حدت ستر درجہ سے زیادہ ہوگئی دریا جوش کھانے لگا جانوران دریا خروش میں آئے اور مظلوم کربلا کی نظروں میں دنیا تار ہوگئی اسوقت حضرت نے متبسم ہوکر بند قبا کھولدئے۔ مگر جبرئیل سے یہ حال حضرت کا دیکھا نگیا فوراً حاضر ہوکر سر اطہر پر اپنے پروں کا سایہ کیا۔ حضرت نے جو اس حدت میں خنکی پائی جانب بالا نگاہ کی دیکھا کہ خادم دیرینہ روح الامین پروں سے سایہ کیئے بالائے سر ہوا استادہ ہیں حضرت نے فرمایا شعر

اسوقت حکم ہو تو کون و مکاں کا ہے ؛ پس ہٹ جاو جبرئیل یہ وقت امتحاں کا ہے ؛

فی الحقیقت حضرات جو صبر جناب امام حسین علیہ السلام نے کیا وہ کسی انبیا سے ظہور میں نہیں آیا۔ اسکا ثبوت قرآن سے بھی پایا جاتا ہے روایت ہے کہ قیامت کے دن جناب سید المرسلینؐ جناب باری میں عرض کرینگے کہ یا الٰہ العالمین مجھکو ذرا میزان عدل بھیج کہ میں ہاں جاکر دیکھوں کہ صبر بھائی ایوب کا زیادہ ہے یا میرے فرزند حسینؑ کا حکم ہوگا کہ اچھا جاؤ تو حضور میزان عدل پر تشریف لیجاوینگے تو صبر امام حسینؑ کا زیادہ ایوبؑ سے پاوینگے اسلئے کہ حضرت امام حسینؑ سے کوئی کلمہ شکایت اور اضطرابی کا نہیں صادر ہوا برخلاف حضرت ایوبؑ کے کہ یہ کلمہ اضطرابی کا زبان پر لائے تھے قال اللہ تعالیٰ وَ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ؏ ترجمہ اور ایوبؑ کو جسوقت پکارا اسنے رب اپنے کو یہ کہ مجھکو پہنچی ہے مضرت اور سختی اور تو بڑا رحم کرنیوالا ہے رحم کرنیوالوں میں سے۔ اسلئے حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ میں دن قیامت کی جناب باری میں عرض کرونگا کہ مجھکو میزان عدل

پہنچ تا کہ میں صبر آپ کا ایسا صبر امام حسینؑ کہوں سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے کفار کے ستونکا خاتمہ جناب
رسول اللہ پر کر دیا کہ آپ پر [illegible] یہ خدا بزرگ و برتر [illegible]
چھٹا تھا [illegible] شہیدوں کے فراق میں بچہ ہوا [illegible] دو پہر [illegible] ہو گیا سب
[illegible] کیا [illegible] نکلا کیا [illegible] لاش پسر کا منھ
کی شکر خدا کیا سولہ پہر حسین کو گذرے جو پیاسے رہیں طاقت رہی کہاں [illegible] شکر
خدا تھا لب پہ اُن اندوہ و پیاس میں افسوس صبر فرق نہ تھا کچھ جو اس میں سب کچھ لٹا دیا تھا
فقط اسی بات پر سوالا [illegible] قدم کے ثبات پر ایسا نہ ہوگا کبھی یہ صبر اک بیان
لاکھوں درد [illegible] اک دل ہزار جبر تڑپے نہ مثل برق [illegible] مثال ابر غربت میں ہاتھوں سے کھودی پسر
کی قبر [illegible] دیکھا جو منھ سے [illegible] اگلتے سفیر کو اپنے جگر سے کھینچ لیا آپ تیر کو پانچواں امر ہے یہ
کہ جب حضرت یونس علیہ السلام زمین پر گرے تھے تو بز کوہی کو حکم ہوا کہ اپنے شیر سے سیر کرے
مگر افسوس جناب سیدالشہدا جب پشت ذوالجناح سے زمین پر تشریف لائے تو شمر بے حیا نے حضرت کے گلوئے خشک
کو آب خنجر سے سیراب کیا ۵ ذبح کرتے وقت پانی دیتے ہیں مذبوح کو ذبح کرنا تشنہ لب یہ شمر کا ایجاد
ہے ۵ دیگا شہ کی بیگناہی پہ شہادت روز حشر خنجر قاتل زبان بنکر خدا کے سامنے شعر
سنگ تراشیدے کہ برد سنگ جہاں را [illegible] شمر لعین خشک گلوئے شہ والا فریاد خدایا
چھٹا امر یہ ہے کہ جب حضرت یونس زمین پر آئے تو کوئی زخم بدن پر نہ تھا فقط اضمحلال اور ضعف
تھا اس سے بھی حضرت نے صحت پائی مگر جب جناب سیدالشہدا [illegible] زمین پر گرے تو ایک ہزار نو سو
اکیاون زخم جسم مبارک پر تھے بعض روایت میں ایک لاکھ [illegible] زخم تھے جسکا بیان حکایات جبرئیل کی
میں گذرا اور اسقدر خون بدن سے بہ گیا تھا کہ کثرت ضعف سے تین ساعت تک آپ کی غشی نے آنکھیں
نہ کھولیں۔ ساتواں امر یہ ہے کہ حضرت یونس کو انکی قوم اس جگہ سے بعزت و احترام لیگئی اور
ایمان لائی افسوس یہ امت محمدیہ یہ کلمہ گو عزت کے بدلے کس ذلت سے سر امام نیزہ پر چڑھا کر بطور ہدیہ
پیش یزید لیگئے شعر جب بڑھائیں عدو اسکو نیزہ پہ آہ محمد کے زانو پہ جو سر رہے اور [illegible] عورتیں جو

باقی

باقی رکھی تھیں انکے شانوں میں رسیاں باندھ کے سر برہنہ شتران بے کجاوا پر شہر بشہر پھراتے تھے
یہاں ان شام میں مقید کیا مسلمانوں کو اب خیال کرنا چاہیئے کہ اولاد ختم المرسلین نے کیا کیا تکلیفیں
ہمارے تکلیف کے واسطے اٹھائیں اگر ہم اپنا جان و مال اگر انکی محبت میں صرف کریں تو کیا بڑی چیز ہے۔
الحمد للہ کہ زمانہ ابھی ایسے ایسے مومنین دیندار اولاد علی آل نبی و نیز محبان اہلبیت امرا اعدا الحسین ہمیں ہے
موجود ہیں کہ جنکا نام نامی میں ایک فخر سے درج کتاب کرتا ہوں اور اپنا نامہ اعمال حسنات سے بھرتا ہوں
اسلیئے کہ انکے نام کو پکارا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب معلے القاب بدر الصلحا صدر الامرا سید
سندی شیخ الاسلام والمسلمین رئیس المومنین ابو القاسم مولانا مولوی خلیفہ سید محمد کاظم
صاحب دام فیوضہ۔ آپ بڑے اعلے درجے کے متقی و پرہیزگار و مومن دیندار ہیں۔ اور ورع و تقوے
اور لیاقت علمی میں آپ مجتہدوں کے برابر ہیں۔ پابند صوم و صلواۃ۔ تہجد گزار۔ اشراق و چاشت
کبھی سفر و حضر میں قضا نہیں کرتے۔ آپکو سراج المومنین ہی کہا جائے تو صحیح ہے۔ خداترس۔
رحمدل۔ متدین۔ امین۔ عابد۔ مرتاض۔ بڑے دریادل۔ سیرچشم۔ بڑے فیاض۔ آنکھ میں
حیا و شرم بہت ہے۔ متواضع۔ منکسر المزاج۔ عاشق آل عبا و ائمہ اثنا عشر ہیں۔ آپکا وعظ سینہ
عرفان کو چیرتا چلا جاتا ہے۔ تلاوت اور معائنہ کتب حدیث میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر اہل تشیع
ائمہ علیہم السلام ولایت کے قائل نہ ہوتے تو آنجناب کو ضرور ولی کے خطاب سے یاد کرتے اور میرے ہم
مذہب تو ولی کہتے ہی ہیں غرض ایسا فرشتہ خصلت اور خلق مجسم ہونا بہت مشکل ہے۔ آپ
علما کے بڑے قدر دان ہیں۔ بادل اعلے درجہ کے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے
آپ میرے محسن ہیں فقیر ہی سید صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے طہر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار و ذکی اعمالک فی عمل الاخیار حضرت عالیجناب معلے القاب
صادق الاقوال خوش افعال ممدوح الخطاب بدر الصلحا وقار الامرا عندلیب گلستان دولت و
اقبال بلبل بوستان جاہ و جلال حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیرواں زماں سندی
اولاد علی آل نبی خان بہادر خلیفہ سید محمد حسین خانصاحب بہادر میر منشی ریاست
پٹیالہ

پٹیالہ دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کس کیا امکان حسن خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا - آپکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیرون اور حیطہ شمار سے افزوں ہے معانی تازہ ہر قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور الفاظ عیسوی سے معانی پژمردہ کو تر و تازہ از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے آپکے محاورات نازک سے خوبے دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل آپکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے - آپکی شیریں بیانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے آپکی ذات سے ہم لوگوں کو فخر ہے ریاست پٹیالہ کے لوگوں کو کیا کچھ فخر ہوگا آپکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں مٹا دیا اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہاں کے دل سے بھلا دیا ابر نیساں آپکی گوہر باری سے عرق آلودہ انفعال ہے اور دریا آپکے جود سے مالامال ہے - آپ بڑے دیندار مومن - پابند صوم و صلواۃ - حلیم متواضع منکسر المزاج - شریف نواز - دوست پرور - خدا ترس آنکھ میں حیا و شرم ہے - علماء کے بڑے قدردان بڑے حامی اسلام - برتاؤ عمدہ - حاجتمندوں اور شریفوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں - سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی رونق ہے فقیر بھی منشی صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکر سعیہ حفظہ اللّٰہ قلبک بی ذنوب الاکبر مزکی عملک فی عمل الاخیار حضرت عالیجناب ممدوح الاوصاف وقار الحکام صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت سید سندی اولاد علی آل نبی میر امداد علی صاحب بہادر سشن جج حاکم صدر عدالت ریاست پٹیالہ - آپکی خوبیونکو تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے حضرت کے کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے آپکی رفعت شان آسمان سے ہم پہلو آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ساتھ ہم بازو ہے آپ بڑے عالی حوصلہ صاحب حوصلہ ہیں بڑے فیاض - آپکی سخاوت نے قصہ حاتم کو طے کر دیا - آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا آپکی عنایت جس پر ہوا اسکو مالامال کر دے باایں ہمہ وسعت داماں اخلاق وسیع اور کشادہ ہے مروت اور تواضع حد سے زیادہ ہے ادنے و اعلےٰ کیطرف نظر فلاح ہے سرگروہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں - سچ تو

یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ علماء کی ساتھ بڑی عزت سے پیش آتے ہیں۔ مزاج میں تحقیق بہت ہے۔ پابند
صوم و صلوٰۃ بڑے دیندار ہیں۔ بڑے صاف گو۔ مزاج میں نفرت بغض و تعصب نہیں **بہر کیف** آپکا دم غنیمت
ہے فقیر بھی جہم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ طیب اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکّی**
عملک فی عمل الاخیار **القصہ** رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار سے اسقدر تکلیف ہوئی اور
آپنے امت کی خاطر سب برادری کو ترک کر دیا۔ اور آپ کی آل پر اسقدر سختی پہنچی کہ ایک دن میں باغ محمدی
برباد ہو گیا۔ حالانکہ اسکی آپکو خبر تھی۔ مگر وہ دعا نہ مانگی۔ اگر مانگتے تو ضرور قبول ہوتی۔ اور یہ تمام تکلیفیں
باقی رہتیں مگر حضرت نے وہ دعا نہ مانگی۔ آپ صاحبوں کو معلوم ہے کیوں نہ مانگی۔ اسواسطے کہ حضرت نے چاہا کہ میں وہ
دعا اسوقت مانگونگا کہ خدانخواستہ میری امت کا گمنہ جہنم پر ہوگا یا الٰہی میری امت کا گمنہ جہنم میں نہو یہ دعا
میں نے اسی روز کے واسطے رکھی تھی۔ اب وقت ہے یا الٰہی تو قبول فرما تاکہ میری امت دوزخ سے آزاد ہو جائے
وہ دعا آپکی قبول ہوگی **سبحان اللہ** پیغمبر ہو تو ایسا ہو عالی حوصلہ ہو تو ایسا ہو بہادر ہو تو ایسا ہو
کیمیاگر ہو تو ایسا ہو کہ جسکے پاس ایسا پارس ہووے (یعنی دعا) پھر وہ دعا اپنے کام میں صرف نہ آسکے انکو
صرف امت کی محبت دامنگیر تھی۔ محب ہو تو ایسا ہو شفیق ہو تو ایسا ہو عالی ظرف ہو تو ایسا ہو پیشوا ہو تو
ایسا ہو مجتہد ہو تو ایسا ہو کہ دعا میں اسوقت طلب کرونگا جسوقت کہ میری امت کنارہ دوزخ کے قریب پہنچیگی
اے لوگو مقام عبرت ہے کہ یزید پلید نے ایک ہی فعل برا کیا تھا کہ حضور کے لخت جگر کو شہید کیا۔ اے مسلمانو
تم ہر روز مخالفت رسول اللہ کرتے ہو (یعنی احکام اسلام نہ بجالانا) معلوم ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے بیعت
یزید کیوں نہیں کی اور جان دیدی **سبحان اللہ** عالی حوصلہ ہو تو ایسا ہو فقط اسوجہ سے نہ کی کہ وہ
مخالفت رسول اللہ میں تھا اور حضرت کے احکام کو نہیں مانتا تھا فسق و فجور میں رہتا تھا۔ بے نماز
شرابخوار تماشا بین جیسے کہ ہم تم لوگ ہر روز مخالفت رسول اللہ کرتے ہیں کیا ہمارے تمہارے ساتھ رسول اللہ
نے دشمنی کی ہے بلکہ ہمارے تمہارے سے تو وہ سلوک کیا ہے کہ وہی دعا اسوقت طلب کرونگا کہ جب میری امت
کنارہ دوزخ پر پہنچیگی **سبحان اللہ** رہبر ہو تو ایسا ہو۔ بھائیو کیا غضب کرتے ہو یہ قاعدہ تو ابتک ہم تم
میں جاری ہے کہ تم ہمیں چاہو ہم تمہیں چاہیں جیسے ضمادہ عمر میں کہ جنکو ہمارے رسول اللہ نے ناقص العقل و ناقص

دیت فرمایا ہے کہا کرتی ہیں کہ ہم چاہیں تیرے داہنی کو تم چاہو ہمارے بائیں کو ۞ شعر ۞ تم میں مہر ہے نہ دلاسا
نہ دلبری ۞ کس آسرے پہ کوئی جان فدا کرے ۞ اب تمہارا اتحاد بیان کرتا ہوں ابھی تم ہی تو کہا کرتے
ہو ابھی جہاں آپکا پسینہ گریگا میں خون گراؤنگا - اب یہ تو کہیے آدمی ہو یا جانور مقتضائے محبت تو یہ ہے کہ ذرا
گریبان میں منہ ڈالو تم ہی لوگ کہا کرتے ہو جبکے آپ سے اُس سے جواب جاتے - رکے آپ سے اُس سے رک جاتے
اپنے پر غور کرو کہ رسول اللہ نے کسقدر رنج اٹھائے تم بھی تو ذرا مجھکو شرماؤ غور کرو کہ ہم تمکو رسول اللہ ایسا چاہیں کہ وہ
ایسی مظلوم شدہ گویا انکو یاد بھی کہا جاوے تو بجا ہے رسول اللہ اپنے کسی کام میں لائے باوجودیکہ حضرت کو
کفار سے اسقدر تکلیف ہوئی اور آپکا باغ برباد ہوگیا یعنی آپ کی آل شہید ہوگئی کیسی کیسی تکلیف ہوئی میدان
کربلا میں حضرت امام زین العابدین نے نقل کیا ہے کہ میں مدینہ منورہ میں چلا جاتا تھا اُسوقت ایک قصاب دوسرے سے کہتا
کہ میاں اس بکرے کو ذبح کرتا ہے کچھ دانا پانی بھی کہلا پلا دیا ہے تو آپنے اُسوقت مخاطب ہو کر فرمایا کہ
میاں وقت ذبح دانہ پانی بھی دیا جاتا ہے انہوں نے عرض کیا - واہ امام صاحب کیا اچھی طرح ذبح کیا جاتا ہو
آپنے فرمایا کہ میاں میرے اباجان تو مع عیال و اطفال میدان کربلا میں بے آب و دانہ ذبح ہوگئے - اس سے
زیادہ اور کیا تکلیف ہوگی ہمکو کچھ خیال نہیں ہے کہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے اور بانی اسلام کون ہے
کیا تم شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف نہیں ہو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عالی شان
ہے **اشعار** وہ کون تھا شمشیر جسے عرش سے آئی ۞ کفار کے لشکر پہ ظفر جسنے ہے پائی ۞ سر کس سے ہوئی خیبر
خندق کی لڑائی ۞ کس شخص نے ہے کفر کی بنیاد مٹائی ۞ رائج ہوا دین کس شہ ذیجاہ کے گھر سے ۞ بت کسنے نکالے
دیے اللہ کے گھر سے ۞ اصنام پرستی کو زبون کر دیا کسنے ۞ سر لات اور عزےٰ کا نگوں کر دیا کسنے ۞ اسلام
کے رتبہ کو فزوں کر دیا کسنے ۞ شیروں کا جگر خوف سے خوں کر دیا کسنے ۞ باطل کے سوا حق کا کہو نام کہاں
تھا ۞ یہ دین یہ آئین یہ اسلام کہاں تھا ۞ یہ فیض اسی گھر سے ہوا خلق میں جاری ۞ لازم ہے عداوت
نہیں یا شکر گذاری ۞ نازل نہ کہیں ہو غضب ایزد باری ۞ چلتی ہے تو رکتی نہیں تلوار ہماری ۞ افسوس
صد افسوس اے امت محمدیہ ہمارا کاروبار دنیا میں کسی چیز میں ناغہ نہیں - ناغہ ہے تو نماز میں خلاف ہے تو سنت
کا ہے بھلا ایسے کہیں ہو سکتا ہے جو اطاعت رسول اللہ کریں اور انکو حضرت نہ چاہیں **خواب** ایک بزرگ

 روایت

روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مجکو زیارت ہوئی حضور نے میرا منہ چوم لیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایسا نہیں ہوں کہ میرا منہ چومنے کے قابل ہو۔ آپنے فرمایا یہ منہ چومنے ہی کے لائق ہے۔ تو مجھسے محبت کرتا ہے اور مجھپر محبت سے درود بھیجتا ہے تو قابل اسکے ہے کہ تیرا منہ چوما جاوے آپنے فرمایا کہ تیری نماز اور تیرا درود خدا کی درگاہ میں قبول ہو گیا۔ مجکو اسوقت ایک حکایت لطیف یاد آئی کہ بیان اسکا یہاں پر کیا جاتا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ سلطان محمود غزنوی ایاز کو بہت دوست رکھتا تھا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ چلتے لشکر میں ایک صندوق جواہرات کا تڑوا دیا اور حکم دیا کہ لوٹ لو سب لشکری لوٹنے کے درپے ہوئے۔ مگر ایاز کو اپنے ہمراہ پایا۔ فرمایا تم لوٹ میں کیوں نہیں گئے۔ عرض کیا مجکو آپکی محبت ہی سے فرصت نہیں جاؤں تو کہاں جاؤں۔ وہ ایسی عاکو کسی رنج و مصیبت میں حضرت صرف نکریں محض ہمارا لئے رکھیں کہ وقت دوزخ کے طلب کریں ہمکو کچھہ بھی خیال نہیں حضرت نے ہمکو بہت چاہا ہے کچھہ نہ کیا مگر سب لوگ یکساں نہیں۔ چاہنے والے حضرت کے اسوقت بھی موجود ہیں۔ الحمد للہ اسوقت بھی مطیع سنت رسول خدا ایسے ایسے مومن دیندار امرائے صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکا جان و مال اللہ اور رسول کے واسطے حاضر ہے اور احکام سنت کو ہر حال میں مقدم کر رکھا ہے انکا نام نامی میں نہایت فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو تبارک ہے۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب بدر الصلحا** رفیع الالقاب صدر الامرا **شیخ امیر الدین صاحب** تحصیلدار اجنالہ دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان انکا غیر ممکن ہے۔ آپ بڑے دیندار پابند صوم و صلوة۔ عالی ہمت عابد۔ مرتاض فیاض سخی۔ حامی اسلام مسکین نواز۔ خدا ترس۔ عادل۔ باذل المال۔ آپ نہایت متواضع منکسر المزاج ہیں آنکھہ میں حیا و شرم بہت ہے۔ دامن اخلاق انکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے آپ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ آپ علماء کے بڑے قدردان ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی رونق ہے **فقیر** بھی شیخ صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ کلماتک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار **لکھا ہے** کہ جسوقت امت محمدیہ کے گنہگاروں کو پیش جناب باری کیا جاویگا انکے ہاتھ پاؤں خود

ہمکو دیکھ کر پہونچاتے کہ یا اللہ ہمنے تیرا خلاف کیا تیرے نبی کی سنت سے نفرت کی تیرے احکام بجا نہ لائے
اور وہ سر نگوں ہونگے اور خیال کرینگے کہ یہ اعضا تو ہمارے حکم میں تھے ہمکو اگر یہ معلوم ہوتا کہ یہ اسطرح پر گویا
ہونگے اور ہمارے عیب جناب باری میں ظاہر کرینگے تو ہم کبھی خلاف اللہ اور رسول کا نکرتے بہا شیوہ کیا خوف
کا مقام ہے کہ خدا کے روبرو کھڑا ہونا ہوگا **شعر** یارب بے پروا و فریاد دل من نرسے اثر چگہ زدل فریاد
میدارم گہے فریادرس ؛ اور وہاں فرشتے کرامن کاتبین بھی حاضر ہونگے اور جناب باری میں ان
گنہگاروں کی فرد پیش کرینگے یہ خبر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچیگی کہ انکی امت
کے گنہگاروں کا یہ حال ہے ۔ یہاں پر ایک قصیدہ ہم اپنے ذی عزت دوست مولانا مولوی
احمد رضا خان صاحب جناب قادری برکاتی آل رسول بانس بریلوی مدظلہ اللہ تعالےٰ کا جو بڑے عاشق رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہیں درج کرتے ہیں ناظرین اسکے پڑھنے سے نہایت محظوظ ہونگے اور معلوم کرینگے
کہ ہمارے رسول اللہ اپنی امت کے لیے کیسے شفیق ہیں اور مولانا موصوف کو بھی حق میں دعا کرینگے کہ انہوں
نے کس محبت سے تصنیف کیا ہے الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے عاشق رسول اللہ موجود ہیں

قصیدہ پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائینگے ؛ آپ روتے جائینگے ہمکو ہنساتے جائینگے
کشتگان گرمی محشر کو وہ جان مسیح ؛ آج دامن کی ہوا دیکر جلاتے جائینگے ؛ دل نکلجانیکی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہمسے پیاسوں کے لیے دریا بہاتے جائینگے ؛ کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ ؛ نعمت خلد اپنے صدقہ میں لٹاتے جائینگے
گل کھلیگا آج یہ انکی نسیم فیض سے ؛ خون روتے آئینگے ہم مسکراتے جائینگے ؛ ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جسکی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائینگے ؛ آج عید عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ ؛ ابروئے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائینگے
وسعتیں دی ہیں خدانے دامن محبوب کو ؛ جرم کھلتے جائینگے اور وہ چھپاتے جائینگے ؛ لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمن عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائینگے ؛ آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں ؛ لوح دل سے نقش غم کو اب مٹاتے جائینگے
سوختہ جانوں پہ وہ پرجوش رحمت آئے ہیں ؛ آب کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائینگے ؛ پائے کوباں پل سے گذرینگے تری آواز پر
رب سلم کی صدا پر وجد لاتے جائینگے ؛ آفتاب انکا ہی چمکیگا جب اوروں کے چراغ ؛ صرصر جوش بلا سے جھلملاتے جائینگے
حشر تک ڈالینگے ہم پیدائش مولا کی دھوم ؛ مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائینگے ؛ خاک ہوجائیں عدو جلکر مگر ہمتو رضا

دم ہیں جبتک دم ہے ذکر انکا سناتے جائینگے ۔ عرض کراما کاتبین بھی گنہگاروں کی فریاد میں پیش
کرینگے اور اپنے سر نیچے چھپاتے جاوینگے سر جھکائے ہوئے جناب باری میں عرض معروض کرینگے کہ یہ لوگ بہت ضعیف
اور ناتوان ہیں انکا ایمان بالغیب ہے انکو تونے توفیق کیوں دی تھی جیسکہ میرے نام حکم صادر یا تھا وَاصْبِرْ
وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ اور صبر کر اور نہیں ہے صبر تیرا مگر ساتھ توفیق اللہ کے آپ عرض کرینگے یا الٰہی
تونے تو انکی شکایت مجھ سے کی ہے تیرے بندوں نے میرے دانت توڑ ڈالے انکی شکایت میں کس سے کروں
یا اللہ میں تیرا بندہ ایک مخلوق میں سے تیری ہوں ۔ بردباری فرما ۔ یا اللہ تو تو غفور الرحیم ہے اور ستار العیوب
حلیم ہے تیرے حلم نے میری امت کو بےخوف کر دیا ۔ اگر تو انکے گناہوں پر انکو عبرت دیتا تو یہ دوسرا گناہ کیوں
کرتے ۔ اب تو معافی چاہتا ہوں ۔ انکی رسوائی نہو تیرا مجھ سے وعدہ ہے یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ ترجمہ اسدن کہ نہ رسوا کریگا اللہ نبی کو اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اسکے حکم ہوگا
ہم نے معاف کیا ۔ واہ کیا بندہ ہے کیا خاطر ہے ۔ لکھا ہے کہ ہمارے حضرت سید المرسلین صلعم شب
معراج میں تشریف لیگئے جب آپ کا بہشت میں گذر ہوا تو جنت نے عرض کیا یا رسول اللہ جب سے خدا نے
مجھے پیدا کیا ہے اسوقت سے مجھے اشتیاق اسکے دیدار کا رہا ہے کہ کونسا چہرہ مبارک ہے جسکی قسم خدا کھاتا ہے
وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی شعر حسن وہ ہے کہ اللہ ہی مائل جسپر ۔ جلوہ کس شان سے ہیں آپ دکھا ہوئے ہیں ۔ اور
عرض کیا جنت نے یا رسول اللہ ایک ساعت مجھ میں آرام فرمائیے ۔ آپ نے فرمایا کہ بدون امت کے مجھکو گوارا
نہیں اسواسطے کہ شاید میری امت کے لوگ کم ہمت ادھر ادھر کہیں ۔ کیا رفیق امت ہیں ۔ تمام انبیا روز
قیامت نفسی نفسی پکارینگے اور آپ بلا خوف و خطر امتی امتی فرماوینگے ۔ پھر جنت نے عرض کیا مجھکو کسیکو صحابہ میں سے
بخشدو آپنے فرمایا میں نے تجھے بلال بخشا ۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپکو اسجگہ بلال کیونکر یاد آیا ۔ فرمایا کہ اسکی
جوتیوں کی آواز یہاں سنتا ہوں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بلال حبشی آپنے بخشا ۔ فرمایا میں نے تو بخشدیا مگر شاید وہ
تجھے قبول نکرے عرض کیا کیا وہ اپنے جمال پر نازاں ہے فرمایا کیوں نہیں قیامت کے دن اللہ تعالی بلال کی
سیاہی سے تجھے رونق دیگا جب تو قبولیت کا باعث ہوگی ۔ فرمایا حضرت نے کہ ایک ایک تل سیاہ رخسار و لب
حوروں اور غلمانوں اور ترکوں کے سیاہی بلال سے دیکھیگا جب جمال مقبول ہوگا ۔ حضور نے بلال کی طرف

متوجہ ہوا اور فرمایا اے بلال اس جگہ تمکو کون سی چیز لائی عرض کیا یا رسول اللہ میں با وضو رہتا ہوں اور دو رکعت تحیۃ الوضو کی پڑھتا ہوں اسلئے میرا یہاں آنا ہوا۔ بھائیو غور کیا چیز ہے کہ دو رکعت تحیۃ الوضو بلال کی باعث دخول جنت ہوئی پھر کیا بعید ہے کہ تمکو بھی انشاء اللہ جنت میں جانا نصیب ہو جاوے۔ بس اب فقیر عرض کرتا ہے مدعا اصلی پر آتا ہے اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم جاننا چاہئے انشاء اللہ یہ ذکر درود سے ہوتا کہ اللہ تعالے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرماتا ہے۔

فضیلت درود شریف

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ ترجمہ فرمایا اللہ جل جلالہ نے اے ایمان والو درود و سلام بھیجو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انپر ہم بھی درود بھیجتے ہیں اور ہمارے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں پس جاننا چاہئے کہ درود اللہ کا کیا ہے رحمت نازل کرنا اور ہدایت محمدی کی ہے اور درود فرشتوں کا کیا ہے گواہی دینا اور برکت کے لیے اور درود ہم لوگوں کا کیا ہے زبان سے کہنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ اس آیت پاک سے نہایت عظمت اور بزرگی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پائی جاتی ہے۔ پہلے اللہ جل شانہ نے اپنا بذات خاص درود بھیجنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر واسطے اظہار قدر و منزلت اور واسطے رغبت دلانے امت کی ثابت فرمایا دیکھو جب اللہ جل شانہ باوجود بے پرواہی اپنی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا رہتا ہے تو امت کو لائق اور واجب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب محتاج ہونے کے درود بھیجنا اور حق تعالے نے اپنا درود بھیجنا اسواسطے پہلے بیان کیا تا صلوۃ ملائکہ اور مومنین کو تقویت ہو پھر صلوۃ ملائکہ کا درود بھیجنا ارشاد فرمایا اور ملائکہ کے درود بھیجنے کو لفظ اِنَّ سے کہ کلام عرب میں واسطے تاکید اور تحقیق کے موضوع ہے تاکید فرمائی اسواسطے کہ فرشتے بھی مثل بنی آدم کے بلیات اور روز ازل قضا سے ڈرتے ہیں اور اللہ جل شانہ سے پناہ چاہتے ہیں انکو بھی جمعیت خاطر حاصل ہو اور درود کی برکت سے بلیات سے امان ملے اور مومنین میں اسکے پڑھنے کا رواج جاری ہو اور طرح طرح کے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اللہ جل شانہ نے انکو اس آیت پاک میں نبی کر کے یاد فرمایا اور نام پاک آپکا نہ لیا یعنی نہ کہا یُصَلُّوْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ بلکہ اور آیات میں بھی

بدون اجازت مصنف دمیں کے ایک حرف نہیں نکل سکتا اس کتاب کی ملفوظ رجسٹری ہو چکی ہے

یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول کے ساتھ ندا کی اور بغیر خطاب آپکا اسم مبارک نہیں لیا جیسے اور نبیونکو یاد فرمایا ہے یا اٰدم اسکن انت و زوجک الجنۃ و یا نوح اھبط بسلام منا و برکٰت و یا ابراھیم اعرض عن ھٰذا اور یا موسیٰ انی اصطفیتک علی الناس و یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض و یا زکریا انا نبشرک بغلام و یا یحییٰ خذ الکتٰب بقوۃ و یا عیسیٰ بن مریم اذکر نعمتی و یا لوط انا رسل ربک — اور جو کہیں صراحۃً بغیر خطاب اسم مبارک آپکا قرآن مجید میں واقع ہے وہ از روے محبت اور پیار اور آگاہی امت کے ہے جسمیں وہ جانیں کہ آپ رسول اللہ ہیں اور اسپر اعتقاد کریں **حدیث** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے خدا تعالیٰ اسپر دس بار درود بھیجتا ہے یعنی اسکے حق میں رحمت نازل کرتا ہے اور فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے تم بھی اسکے لیے تین درجات لکھو — فرشتے اسکے گناہ تین دن تک نہیں لکھتے ہیں **فقیر** کہتا ہے آپ پر درود شریف بھیجنا باعث سعادت دارین ہے حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی حضرت پر درود شریف بھیجتا ہے آپ اس سے محبت زیادہ کرتے ہیں بلکہ اکثر درود خوانونکا آپنے حالت خواب میں منہ چوم لیا ہے **خواب** ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عالم رویا میں میرا منہ چوم لیا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ منہ تو لائق چومنے کے نہ تھا فرمایا آپنے یہ منہ لائق چومنے کے ہے اسواسطے کہ مجھپر درود شریف پڑھتا ہے — اور بعضونکو آپ نے اپنے گلے سے لگایا ہے — ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم خواب میں حضرت سید المرسلین نے مجھکو اپنے گلے سے خوب لگایا اور فرمایا کہ بیٹا تیرا درود خدا کے یہاں قبول ہو گیا ہے مجھکو خدا نے تیرے پاس رحمت بناکر بھیجا ہے کہ اسکو تو اپنے سے لگا — فلاں بندہ ہمارا اسکو بہت دوست رکھتا ہے میں اسلیے آیا ہوں اور تجھے گلے لگاتا ہوں اور یہی تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ میں تیرا دنیا میں بھی محب ہوں اور آخرت میں تیرا شفیع ہوں اور گلے سے تمکو میں نے اسواسطے لگایا کہ تجھکو آگ دوزخ کی نہ لگیگی **سبحان اللہ** آپ پر درود بھیجنے سے کیا کیا خدا رحمت نازل کرتا ہے **فقیر** — کہتا ہے جو آپ پر درود شریف محبت سے بھیجتا ہے آپ اسکو وقت مرگ مدد دیتے ہیں دنیا میں اسکی رسوائی ہونے نہیں دیتے **حکایت عجیب** ایک مسلمان ثقہ متدین نے بیان کیا

کہ ہم دو آدمی سفر میں چلے جاتے تھے ایک صحرا غیر آباد پیش آیا اس جگہہ ساتھی میرا بیمار ہوا اور مرگیا
اسکی تجہیز و تکفین کیواسطے تلاش اسباب اور آدمی کے دور دور تک چاروں سمت میں گیا آبادی نظر نہیں
آئی پریشان ہوا اس میت کے پاس واپس آیا حیرت میں بیٹھا فکر کرتا تھا کہ اس مرد صالح کی نعش کو
چھوڑ کر میں کیونکر چلا جاؤں ناگہاں دیکھا کہ کچھ آدمی چلے آتے ہیں میں خوش ہوا جب نزدیک آئے
تو پانچ شخص تھے ایک آگے اور اسکے پیچھے چار کس اور سر ننگے ہیں آکر بیٹھے حال پوچھا میں نے سب حال اور
بے سامانی گور و کفن کی اور اپنی بیکسی عرض کی ان بزرگ نے ان چار شخصوں کو فرمایا کہ اس میت کے
گور و کفن کا سرانجام کرو وہ لوگ ایک جانب کو گئے اور سب سامان درست لے آئے اور گور و کفن کر دیا پھر وہ
واپس گئے چلے میں بھی چلا پیچھے کے ان چاروں میں سے ایک سے پوچھا کہ وہ جو آگے جاتے ہیں کون بزرگ ہیں
اور آپ لوگ کون ہیں کہا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہم انکے چاروں خلفاء راشدین ہیں
وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے حضرت کا دامن پکڑ کر یہ عرض کیا **اشعار** تو نبیوں میں رحمت لقب پانیوالا
مرادیں غریبوں کی بر لانیوالا ٭ مصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا ٭ وہ اپنے پرائے کا غم کھانیوالا ٭
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوے ٭ یتیموں کا والی غلاموں کا مولا ٭ خطا کار سے درگذر کرنیوالا ٭ بد اندیش
کے دلمیں گھر کرنیوالا ٭ مفاسد کا زیر و زبر کرنیوالا ٭ قبائل کو شیر و شکر کرنیوالا ٭ میں نے باعث
تشریف فرمائی کا استفسار کیا فرمایا یہ میت مدام باخلاص تمام بہت درود بھیجا کرتی تھی اور یہ شخص حالت
زندگی میں اس عمل کا عشق رکھتا تھا اور مدام درود اسکا ہمارے پاس پہنچتا تھا آج نہ پہنچا تفتیش حال کیا
معلوم ہوا کہ مر گیا مگر ایسے لق و دق بیابان میں مرا پڑا ہے کہ گور و کفن اسکا غیر ممکن ہے پس مجھے اسکی
اس حق رسانی کا خیال آیا اور اسکا یہ گور و کفن کا کام بنا دیا۔ پھر ننگے سر تشریف لانیکی وجہ پوچھی
فرمایا کہ بغیر بسم اللہ کے درود شریف پڑھا کرتا تھا جب سے بسم اللہ کا تاج نہیں رکھا تو یہ سبب ہوا
اسکا۔ یہ فرما کر میری نظروں سے غائب ہو گئے **سبحان اللہ** دل سے دل کو راہ ہے۔ **شعر** بغض
کا بغض صلہ ہے تو ضرور ٭ مہر سے مہر و محبت ہو گی ٭ وہ حضرت کو چاہتا تھا حضرت نے بھی اسکو
ایسے جنگل بے پایاں میں نواز لیا۔ الحمد للہ فی زمانہ بھی ایسے ایسے دیندار اللہ کے بندے امرائے عظام

میں ہے کہ جنکی ہمت پر بزرا آفرین ہے انکو ہر وقت چلتے پھرتے بیٹھے لیٹے ہوئے درود شریف ہی کا خیال رہتا ہے اسیلئے عالی ہمتوں کا نام میں بہی اپنی تفسیر میں ایک نہایت فخر سے درج کرتا کہ نام نامی کو بقا رہے۔ چنانچہ عالیجناب معلی القاب بدر الصلحا صدر الامراء صاحب خلق محمدی تابع شریعت محمدی افضل الکرام شرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت پاکیزہ جمال حمیدہ خصال صادق الاقوال مرفہ الحال خوش افعال نواب فیض محمد خانصاحب خلف الرشید حضرت نواب محمد نجف خان صاحب بہادر دہلوی حاکم مرافعہ ممبر کونسل ٹونک دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں ودیعت کی ہیں ان میں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا آپ بڑے دیندار۔ پابند صوم وصلوۃ۔ مخیر۔ باذل۔ عدیم المثل رحیم۔ متین امین۔ کم گو۔ قدردان علماء متواضع منکسر المزاج۔ نرم طبیعت۔ دوست نواز ہیں۔ جوان صالح یہی ہیں کو کہنا چاہیے۔ اعلے درجہ کے خلیق ہیں دامن اخلاق آپکا بڑی وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ سے بتواضع وتکریم آمادہ ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے فقیر بہی نواب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار۔

بیان تاثیر درود شریف

حدیث فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص محبت سے درود پڑہتا ہے اللہ تعالے اسکو اسن وامان میں رکھتا ہے ہر بلیات سے اور یہانتک کہ زہر بھی اسپر اثر نہیں کرتا **حکایت** ابو درداء صحابی کی لونڈی نے ابو درداء سے کہا کہ میں نے آپ کو ایک برس سے زہر دیا لیکن تجھپر میں نے تاثیر نہ کی۔ پوچھا ابو درداء نے کہ تو مجھکو زہر کس لیے دیتی تھی عرض کیا اسلئے دیتی تھی کہ تم مرجاؤ تو میں نجات پاؤں آپنے فرمایا میں نے اللہ کیواسطے تجھکو آزاد کیا اسوقت اس لونڈی نے عرض کیا کہ آپ یہ تو فرمائے کہ زہر نے آپ کیوں نہ اثر کیا فرمایا آپنے کہ میں محبت سے حضرت پر درود پڑھتا ہوں اور حضرت کی یہ دعا ہے کہ جو مجھپر محبت سے درود شریف پڑہیگا اسپر کوئی چیز اثر نہ کریگی عرض کیا کونسا درود پڑھا کرتے ہو فرمایا آپنے اللھم صل علے

تم تیار وعلی آل محمد وبارک وسلم لونڈی نے عرض کیا میرے لئے بھی اجازت ہے فرمایا
تو بھی پس ہی اور وہ کو پڑھا کر سبحان اللہ صحابہ کو حضور سے ۔۔۔۔ کیا محبت تھی اور حق تعالیٰ
نے اپنے حبیب کے نام مبارک میں بھی کیا اثر رکھا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ امیر النحل نے
حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بولی میں عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کے لئے شہد جمع کیا ہے
آپ کسی صحابی کو میرے ہمراہ بھیج دیں تو ہم انکو شہد دیدیں آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ یہ امیر النحل ہی آئے
اپنی بولی میں اسوقت یہ بیان کیا کہ انکو شہد زیادہ مرغوب ہے اسواسطے ہم نے آپ کے واسطے شہد جمع کیا ہی آپ نے حضرت
علی کو امیر النحل کے ہمراہ کر دیا جب حضرت علی شہد لیکر خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں
بہت حیران ہوں کہ جس جنگل سے یہ شہد لایا ہوں اس جنگل میں تمام درخت تلخ ہیں مگر شہد وہاں کا نہایت شیریں
اور عمدہ معلوم ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا یا علی تم نے امیر النحل سے نہ دریافت کیا راوی کہتا ہے کہ اسی اثنا میں امیر النحل
بھی حاضر ہوا آپ نے امیر النحل سے فرمایا کہ حضرت علی کا یہ سوال ہے اسکا جواب دے امیر النحل نے جواب دیا یا رسول اللہ
بیشک اس جنگل کے درخت تلخ ہیں مگر حقیقت ہم آپ پر اور آپکی آل پر درود پڑھتے ہیں تو وہ درخت شیریں ہو جاتے ہیں
اللہ اللہ کیا نام مبارک ہے **حکایت** ایک بزرگ اپنی تصنیفات میں لکھتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید سے
مقابل کے لوگوں نے یہ کہا کہ تم جو اسلام کے مدعی ہو اور پیغمبر سے خطاب سیف اللہ کا عطا ہوا ہے کوئی کرامات تو دکھلاؤ
تا کہ ہمارا دین کی حقیت معلوم ہو جو فرمایا جو کہو ۔ انہوں نے کہا کہ یہ زہر ہلاہل کی شیشی ہے آپ نوش کریں اگر
آپ پر اس نے کچھ اثر نہ کیا تو ہم جانینگے کہ یہ دین حق ہے آپ نے فرمایا بہت اچھا وہ شیشی کہاں ہے انہوں نے
پیش کی خالد بن ولید نے وہ شیشی انکے ہاتھ سے لیکر بسم اللہ پڑھکر بعدہ درود شریف باواز بلند پڑھا اور
انکے روبرو وہ زہر ہلاہل کی شیشی نوش کی اور انکے پاس کھڑے رہے شان خدا کی کہ زہر نے کچھ اثر نہ کیا اس
قسم کے صد ہا شواہد ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ بعض کلمات کا عالم برزخ یا عالم مثال میں کوئی شکل ہوتی الی آخرہ
خاص ہوتا ہے کہ جسطرح عالم عنصری میں ان کا اثر محسوس ہوتا ہے منجملہ انکے یہ درود شریف بھی ہے جسکے
پڑھنے سے برکت کا نازل ہونا اور شیطان اور خبیث اور زہر کا اثر نہ ہونا وغیرہ فوائد ہیں **سوال** لیا وقات
ہم درود پڑھتے ہیں ہمکو اس قسم کی کوئی بات نہیں معلوم ہوتی اور نہ کسی قسم کی کیفیت حاصل ہوتی ہے

عادتاً پڑھتے ہیں **جواب** خواہ دوا یا کوئی کلام ہو اُسکی تاثیر کے لئے دو باتیں ضرور ہیں اجتماع شروط ارتفاع موانع دیکھو تریاق کے اثر میں کسی دانشمند کو شک نہیں مگر جب اُسکی ایک بھی شرط فوت ہو جاتی ہے یا کوئی مانع حائل ہو جاتا ہے پھر تاثیر نہیں کرتا۔ اسیطرح سے خلوص نیت راست گوئی صدق مقالی خوش عقیدگی ابتغاء الوجہ وغیرہ ان باتوں کے لئے شرط ہیں اور ریاکاری اور خیالات فاسدہ بد اعتقادی توہمات شیطانی ان چیزوں کے لئے مانع ہے پھر ہم ان چیزوں سے کسطرح کیفیت حاصل کریں اس صورت میں اُسکا یا اُسکے حبیب کا وصل نہیں ہو سکتا **سوال** مگر کیونکر ہمکو ان چیزوں میں کیفیت حاصل ہو کہ جسسے اُس محبوب عالم معبود حقیقی کا یا اُسکے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال باکمال ہمارے نصیب ہو اور سعادت عظمے ملے اس وادی پُر خار اور اس بحر زخار میں سینکڑوں بیباک کر مرتے بڑے بڑے عقلمندوں کی کشتیاں غرق ہو گئیں

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار ۔ کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

جواب درود شریف کے ذریعہ سے اس مشکل کو حل کر دیا اور اپنی طرف اسکا رستہ سہل کر دیا کہ جو کوئی ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ درود سے خوش کرتا ہے وہ ہمکو خوش کرتا ہے **حدیث** تشریف لائے پیغمبر ایکدن یعنی صحابہ پاس اور خوشی معلوم ہوتی تھی چہرہ مبارک پر اُنکے پس فرمایا تحقیق آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام پس کہا تحقیق رب تیرا فرماتا ہے کیا نہیں خوش کرتی تجکو یہ بات کہ تحقیق نہ درود بھیجے تجھپر کوئی امت تیری میں سے مگر کہ سلام بھیجوں میں اُسپر دس بار اور نہ سلام بھیجے تجھپر کوئی امت تیری میں سے مگر کہ سلام بھیجوں میں اُسپر دس بار **سبحان اللہ** کیا عنایت پروردگار ہے کہ جو کوئی ہمارے نبی کو خوش کرتا ہے ہم بھی اُسکو اسطرح پر نوازتے ہیں الحمد للہ فی زماننا ایسے ایسے بندے اللہ کے دیندار متقی اور پرہیزگار موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے اُنکو ہر وقت اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال دامنگیر رہتا ہے اور ایسے مشغول باللہ کہ ہر وقت اُنکی زبان درود شریف سے تر رہتی ہے اُن امراء صالحین کا نام نامی میں بھی ایک بڑے فخر سے اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی اُنکا یہ ہے چنانچہ حضرت عالی جناب عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال حاتم کرم سکندر دوراں رستم صفت نوشیرواں زماں حضرت بدر الصلحاء وقار الامرا **شیخ میراں بخش صاحب** جلالی رئیس اعظم سیالکوٹ دام اقبالہ و اجلالہ ۔ آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں نہیں

آپ دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے آپکے کمالات کا بیان جو احاطہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے آپکی رفعت شان
آسمان سے ہمپہلو اور آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ہم بازو ہے۔ آپکی سخاوت نے قصۂ حاتم کو طے کر دیا آپکی ہمت مردانہ
نے نام رستم کا صفحۂ ہستی سے مٹا دیا باسینہ و صفا دامن اخلاق آپکا نہایت وسیع اور کشادہ ہے طبیعت ہمیشہ سے شیوۂ احسان
و تکریم پر آمادہ ہے۔ آپ بڑے اعلےٰ درجہ کے دیندار متقی۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ حامی اسلام۔ بڑے فیاض باذل
مخیر سخی حلیم چشم پوش متواضع منکسر المزاج۔ شریف نواز مسکین پرور۔ عادل منصف۔ آنکھ میں حیا و شرم
بہت ہے۔ خدا ترس متین۔ کم گو۔ مرتاض عابد۔ عاشق رسول اللہ۔ صادق الوعدہ۔ برتاؤ ہمدردی۔ قدردان
علماء و صالحین میں اپنا وقت گزارتے ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتا ہے
سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بھی ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔
شعر طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَذَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔ اے طالبان
راہ نجات و اے جویندگان آب حیات تم بھی زبان سے یوں کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ پھر اسی درود شریف کو الفاظ رنگ و معنی سے اپنی روح کو رنگین بناؤ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ کے معنی کو خوب دل میں جما لو گے اور خیال میں لاؤ گے تو تمہاری روح کی ظلمت
اور کثافت اور بہیمیت دور ہو جاویگی فقیر کہتا ہے کہ بات متفق علیہ ہے کہ جبتک روح کو صفائی نہیں
اُس تک رسائی نہیں اصل و بالذات روح کی صفائی مقصود ہے شعر تجکو اگر وصل صنم ؛ دلکو خالی
غیر سے کر یکقلم ؛ ع بیجا مانہ در آ در کاشانہ ما ؛ کہ کسے نیست بجز درد تو در خانہ ما۔

جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اسکا گھر دوزخ ہے

حدیث فرمایا مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ ترجمہ جسکے قریب میرا
ذکر ہو اور وہ مجھپر درود نہ پڑھے اور اسی حالت میں مر جاوے پس داخل ہوگا دوزخ میں اور بعض روایت
میں ایسا بھی آیا ہے فَقَدْ جَفَانِيْ پس تحقیق اُسنے مجھپر ظلم کیا **حکایت** مالک بن دینار رضی اللہ عنہ
ایک پڑوسی کے پاس گئے وہ اُسوقت حالت نزاع میں تھا اسکو سخت تکلیف ہو رہی تھی . . . . مالک نے
اُس سے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے اُسنے کہا دو پہاڑ آگ کے میرے سامنے موجود ہیں مجھے اُنپر زبردستی چڑھایا

 جاتا ہو

جاتا ہے میں نے کہا تو نے ایسا کیا بد عمل کیا تھا کہ جسکے مواخذہ میں تجھے یہ سزا دیجاتی ہے کہا
وقت ذکر نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں درود نہیں بھیجا کرتا تھا اسلئے یہ عذاب ہو رہا ہے **حدیث**
وشقی من ذکرت عنده فلم یصل علی ترجمہ یعنی بدترین لوگوں کا وہ شخص ہے کہ میں اسکے سامنے مذکور
ہوں اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے **حکایت** نقل ہے کہ ایک شخص مر گیا اور اسکی بہتر جگہ قبر کہودی
گئی پر ایک قبر میں سانپ نکلا۔ ناچار وہ سانپ قدرت خدا سے گویا ہوا کہ میں اسکا عمل بد ہوں
تم لوگ کہانتک قبریں کہودوگے لوگوں نے کہا یہ کیا عمل بد کیا کرتا تھا۔ کہا جسوقت کوئی اسکے روبرو
حضرت کا نام لیتا تھا یہ درود نہیں بھیجتا تھا۔ اسلئے اسپر خدا نے مجھے مسلط کیا ہے میں اسکو عذاب
دونگا تم اسکے لئے کیا کر سکتے ہو لوگوں نے ناچار ہو کر اسکو اسی قبر میں دفن کیا **حدیث** فرمایا ہے **البخیل**
من ذکرت عنده فلم یصل علی ترجمہ یعنی بڑا بخیل وہ شخص ہے کہ میرا ذکر کیا جائے نزدیک
اسکے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے **ومن لم یصل علی فانا بری منه ترجمہ**
یعنی جسنے مجھپر درود نہ بھیجا اس سے میں بری الذمہ ہوں مجھے اس سے کچھ کام نہیں **حکایت** نقل ہے
کہ ایک شخص کو بہتر جگہ قبر میں دفن کیا مگر زمین نے اسکو قبول نہ کیا یعنی قبر سے باہر پھینکدیا غیب سے آواز
آئی کہ یہ ہمارے حبیب کے نام سے بخل رکھتا تھا قبر کیا اسکو عالم تک قبول نہ کریگا تم بھی اسکو ایسے ہی
پھینکدو وعیاذا باللہ **فقیر** کہتا ہے کہ جس امر میں حق تعالیٰ سب بندگان مومنین کو درود پڑھنے کی ہدایت
فرمائے کس سبب بھولی دنیا اور وسیلہ حضرت اسی میں ہو پھر ہمارا غفلت کرنا سعادت دارین سے محروم ہونا ہے اسلئے
فرمایا حضرت نے کہ بعضے لوگ میری امت میں سے بہشت کے جانیکا رستہ بھول جاینگے۔ صحابہ نے عرض کیا
وہ کون ہونگے یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ ہونگے جو میرا نام سنتے تھے اور مجھپر درود نہیں بھیجتے تھے پس یہاں ان
ہر فرد بشر خیال کرے کہ ہمارے رسول اللہ کی کیا شان ہے **وما علینا الا البلاغ** محبت کرنیوالوں
نے حضور سے ایک بڑے فخر سے محبت کی اور وقت نام لینے کے درود شریف بھیجا۔ الحمد للہ فی زماننا
بھی ایسے دیندار حامی اسلام کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت
انکو اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال رہتا ہے اور حضرت پر ہر وقت درود شریف بھیجتے رہتے

ہیں اور جسوقت نام آتا ہے تو قربان ہو جاتے ہیں انکو افضل الناس بھی کہا جاے تو درست ہے انکا نام نامی میں اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ حضرت عالیجناب صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ڈپٹی انسپکٹر **شمس الدین خان صاحب لودی** ستعینہ سوفی پیٹ دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے - آپ بڑے پابند صوم و صلوۃ - دیندار - سیرچشم نیکنام متواضع منکسر المزاج - شریف نواز - عالی خاندان مسکین پرور - عادل - آنکھ میں حیا و شرم ہے ہے بڑے فیاض مخیر خدا ترس - رحمدل - قدردان علماء صادق الوعد - متین - صاحب وجاہت و وقار - برتاؤ آپکا نہایت عمدہ - آپ بڑے اعلےٰ درجہ کے خلیق ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - طبیعت ہمیشہ سے بتواضع و تکریم آمادہ ہے بہرکیف آپکا دم غنیمت ہے ایسوں کا ہونا فی زمانا رونق اسلام ہے فقیر بھی خانصاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی اعمال الاخیار

بیان ثمرہ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا باعث نجات کا ہے چنانچہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ ومالہ وولدہ ووالدیہ والناس اجمعین ترجمہ یعنی مومن کامل نہیں ہوتا جب تک عزیز نہ رکھے مجھکو زیادہ اپنے مال اور اولاد اور ماں باپ اور سارے دنیا سے حدیث لکھا ہے کہ ایک صحابی نے آنحضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں کب مسلمان ہونگا فرمایا جسوقت تو دوست رکھے اللہ کو التماس کیا کس چیز سے پہچانی جاے دوستی اللہ کی فرمایا جسوقت تو دوست رکھے اللہ کے رسول کو یعنی نشانی دوستی اللہ کی محبت رسول ہے بیشک جو لوگ کہ محبت رسول میں قوی ہیں ایمان بھی انکا قوی ہے اور جو لوگ کہ انکی محبت میں ضعیف ہیں انکا ایمان بھی ضعیف ہے پھر تیسرا بار فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ یعنی ہرگز اسکو ایمان کامل نصیب نہوگا جسکو رسول کے ساتھ

اس کتاب کی ملفظہ جبری ہو چکی ہے

محبت ہوگی حضرت کی محبت اہل مکہ و مدینہ کے دلمیں ایسی سماگئی تھی حکایت لطیف نقل ہے
کہ ایک عورت مدینہ ہر روز حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر دیدار فیض آثار سے مشرف ہوا کرتی تھی جس روز
حضور کو نہ پاتی تو دیوانوں کی طرح پھرتی تھی ایک دن وہ عورت جو آئی تو حضور کو نہ پایا ایک صحابی اُنہوں نے
… انہوں نے کہا کہ اے عورت تو ہمارے رسول خدا کو دوست رکھتی ہے اُس نے کہا ہاں۔ …
ان صحابی نے یہ کہا کہ اگر تو ہمارے رسول خدا کو دوست رکھتی ہے تو اپنے چہرہ سے نقاب اُتار ڈال پس
عورت نے اسی وقت اپنے چہرہ سے نقاب اتار دیا اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان و مال تصدق ہے
غرض وہ عورت اپنے گھر گئی اور اپنا خاوند سے کیفیت بیان کی کہ مجھ سے خیانت ہوئی ہے صبح فرمائی اسکے
خاوند نے کہا کہ اگر تو عاشق رسول اللہ ہے تو تیرے کہنے سے اس تنور گرم میں گر جا خیانت …
اُتر جائیگا اُس عورت نے اسکے کہنے کی تعمیل کی دل میں خیال تھا کہ جو حبیب کی محبت میں جان دیتی
ہوں میں اللہ نے اسکو آگ سے محفوظ رکھا تھوڑی دیر کے بعد اسکا خاوند پشیمان آیا کہ دیکھوں اسکا
محبت سچا تھا یا جھوٹا تنور میں جو دیکھا تو عورت کو صحیح و سالم پایا بڑی خوشی سے اسکو نکالا اور حضرت کی خدمت
میں حاضر ہو کر سارا حال عرض کیا حضرت نے سنا اور فرمایا میری محبت پر اللہ نے دوزخ کو بھی حرام کر دیا
پھر تو کیا آگ ہے سبحان اللہ کیا محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

بیان عشاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث شریف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الجنۃ تشتاق الی خمس نفر مصلے
… بالرحمٰن و تالی القرآن و حافظ اللسان و مطعم الجیعان و مکتسی العریان
ترجمہ یعنی البتہ جنت اشتیاق رکھتی ہے پانچ شخصوں کا اول جو کوئی درود بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پر (یعنی خلوص نیت سے) لکھا ہے کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک آدمی کو
… گرفتار کیا اور گواہوں نے حضور کے روبرو گواہی دی کہ یہ چور ہے حضور کی عدالت میں
… ہاتھ اسکا کاٹا جائے وہاں پر ایک شتر بھی کھڑا تھا یہ صدا سے کہا میں حضرت کی …
… لا تقطعوا ید فانہ لیس بسارق اسکا ہاتھ مت کاٹو … فرمایا حق …

حکایت منقول ہے کہ ایک عالم وقت نے ایک شب خیالات موت اور حالات قبر اور عبور پل صراط اور عذاب دوزخ اور دیدار خدا اور بہشت وسیلہ نجات میں غور کیا کہ کونسا میرا عمل ایسا ہے کہ اسکو کسی نجات خیال کروں اول تو اسنے اپنی نماز اور قیام شب میں فکر کیا مگر نظر عجز و انکسار سے جو خیال کیا تو ایک سجدہ بھی اپنا بہ حدیث میں قابل قبولیت نہ پایا پھر روزہ کیطرف فکر کیا اسکو بھی محض فاقہ پایا پھر حج اور علم کیطرف غور کیا تو ان دونوں کو بھی شہرت پایا اسی طرح اپنی جس عمل میں خیال کرتا تھا قابل خدا کے نہ پاتا تھا بیساختہ رو پڑا غیب سے ایک آواز دل نواز سنی کہ مولوی صاحب تم محبت سے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اس سے زیادہ کوئی وسیلہ نہ پاؤگے آخر مولوی صاحب نے درود پڑھا اور اسی فکر میں سو گئے تو عالم رویا میں کیا دیکھتے ہیں کہ میں مر گیا ہوں میرے اہل و عیال نے میرا جنازہ تیار کر کے قبرستان میں لیجا کر دفن کیا ناگاہ منکر نکیر دو فرشتے ہیبتناک میری قبر میں آئے اور مجھسے سوال کیا۔ من ربک و من نبیک و دینک و اسلامک و قرانک و قبلتک یعنی تیرا خدا اور تیرا نبی کون ہے اور تیرا دین و اسلام کیا ہے تو قرآن سے بھی واقف ہے کونسا رجل ہے کہ تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ یہ جواب دینے سے حیران لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ نورانی چہرہ کی میری قبر میں نمودار ہوئے اس بزرگ نے ان فرشتوں سے کہا کہ تم بد خلقی سے سوال کرتے ہو اور اسکو یہ معلوم نہیں کہ میں کہاں ہوں ابھی تک اسکی موت کی تلخی نہیں گئی ورنہ یہ ابھی کہتا تھا کہ خدا میرا وحدہ لاشریک ہے نبی میرا محمد رسول اللہ ہے دین میرا اسلام ہے قرآن میں نے معلوم کیا اور رجل سے مراد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جبکہ یہ تقریر اس مرد نورانی چہرہ کی اس مردہ کے کان میں پہنچی تو اسنے یہ سب تقریر فرشتوں کے روبرو بیان کی منکر نے کہا یہ قابل نجات ہے کہ اسنے جواب معقول دیا نکیر نے کہا کہ نہیں اسنے اس بزرگ کا قول نقل کیا ہے یہ بتلانا اس بزرگ کا ہے یعنی یہ مردہ قابل نجات نہیں منکر نے کہا اے نکیر تو نہیں جانتا یہ بزرگ محمد رسول اللہ ہیں انکی خوشی بھی ... سکا معقول سمجھا گیا اسلئے کہ دنیا میں یہ محبت انکو دوست رکھتی تھی اسلئے خدا نے انکو محبت بنا کر بھیجا ... اچھا ہی ہے اب سمجھا گیا۔ **سبحان اللہ** کیا محبت رسول

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عذاب قبر سے ایسی نجات ہو کہ فرشتے بھی حیران ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ اے بھائیو گور کی تنگی اور عذاب کا کچھ حال نہ پوچھو عیاذاً باللہ منہ ایک مردہ کو قبر میں لٹا کر سینکڑوں من مٹی کا انبار کر دیتے ہیں کہ مردہ بیچارا اسکے بار سے مطلقاً حرکت نہیں کر سکتا جب عزیز و اقارب بعد تجہیز و تکفین کے واپس آتے ہیں تو دو فرشتے جنکا نام منکر نکیر ہے انکی کرنجی آنکھیں ہیبت ناک صورت ہوتی ہے اور گرز آتشیں ہاتھ میں لیکر قبر میں واسطے سوال جواب کے آتے ہیں اور نہایت غضب اور غصہ سے پوچھتے ہیں کون ہے رب تیرا کیا ہے دین تیرا اور تو کس کی امت ہے اور شبیہ آنحضرت کی دکھائی دیتی ہے اور کہتے ہیں تو انکے حق میں کیا کہتا ہے سبحان اللہ اگر مردہ با ایمان ہے تو کہتا ہے یہی تو میرے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہی تو غمخوار امت ہیں اور قبر میں سے اٹھکر فدا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو جاتا ہے اور اگر مردہ دنیا سے بے ایمان مرا ہے اور اسکو محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھی تو وہ اسوقت شرمساری سے دریائے ندامت میں ڈوب جاتا ہے اور افسوس کرتا ہے **يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ۝** اسوقت اسکو حکم عذاب قبر کا ہوتا ہے زمین اس طرح سے دبوچتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں ادھر چور چور ہو جاتی ہیں اور دماغ کا گودا نتھنوں کی راہ سے باہر نکل آتا ہے افسوس حیف صد حیف روزہ زندگی ناپائدار پر ایسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت نکی یہ عذاب اپنے سر لیا فاعتبروا یا اولی الابصار **فقیر کہتا ہے** بھائیو حسرت اور افسوس اس بات کا ہے کہ جسوقت موت آپہنچتی ہے اور ملک الموت آکر گلا دباتا ہے اسوقت بندہ ہکا بکا سا خاموش رہجاتا ہے اور تمام عزیز و اقارب بلکہ سارا جہان اسکی نظر میں تیرہ و تاریک معلوم ہوتا ہے کہ دن تھوڑا سا رہگیا اور سفر آخرت درپیش ہے منزل دور و دراز نہ رفیق نہ بغل میں توشہ جہاں جاتا ہے وہاں کسی سے جان پہچان نہ یار نہ غمگسار نہ کوئی ساتھی اسوقت مردہ کہتا ہے کہ کیا ہوئے ہمارے والدین اور کہاں گئے وہ بھائی بیٹے جنکے واسطے دنیا میں طرح طرح کی ذلت و خواری اٹھائی ہائے عجب طرح کا محضر ہے واحسرتاہ و امصیبتاہ۔ اگر مردہ عاشق خدا و رسول ہے تو آپ فرماتے ہیں اے ملک الموت یہ تو میرا عاشق زار ہے اسنے حج کئے روزہ رکھے زکوٰۃ دی نماز پڑھی درود شریف کی کثرت کی اسکی روح آسانی سے قبض

کرنا

کرتا ہے اگر مردہ عشق محمدی نہیں رکھتا خدا اور رسول کو نہیں پہچانتا تو نہایت مشکل اور سختی سے
قبض روح ہوتی ہے طبرانی سے روایت ہے کہ جب میت کو غسل دیتے ہیں تب وہ کہتا ہے اے نہلانے والے
آہستہ کپڑے میرے بدن سے اتار کیونکہ میرا بدن سختی جانکنی سے بالکل چور ہو گیا ہے اور جب
کفن پہناتے ہیں تب کہتا ہے کہ آہستہ کفن پہناؤ میری ہڈی ہڈی پسلی پسلی جانکنی سے ٹوٹی ہوئی
ہے جب مردہ کا منہ چھپا دیتے ہیں اور لیجانیکا قصد کرتے ہیں تو وہ بیچارہ مصیبت کا مارا کہتا ہے
کہ اے میرے عزیزو تم لوگوں کیلئے میں نے تمام عمر ہزاروں مکر و فریب کما کما کر کھلایا اور صرف عمر عزیز اپنی
تمہاری محبت میں بسر کی اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں مجھ سے تا قیامت ملاقات نہ ہوگی سو عجب حسرت
کا مقام ہے کہ یہاں تو نفسی نفسی کا معاملہ ہوتا ہے اور اُدھر جورو مال و اسباب دیکھکر قفل لگاتی ہے
دیکھو کیا مقام عبرت ہے کہ جسکا سارا کمایا اور جمع کیا ہوا ہوتا ہے اسکے ساتھ ایک
حبہ بھی نہیں جاتا ہے اور نہ کام آتا ہے اگر ساتھ جاتا ہے تو محبت رسولؐ خدا کی جاتی ہے ۔ مقصود
ہمارا آنا دنیا میں اسلیئے ہے کہ محبت خدا اور رسول پیدا کریں یہی کام آئیگی **حکایت** نقل ہے کہ حضرت
حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے چند آدمیوں کو دیکھا کہ ایک جنازہ کو اٹھائے
ہوئے لیئے جاتے ہیں انکے سوا اور کوئی جنازہ کے ساتھ نہ تھا میں نے پوچھا کہ یہ شخص اہل برادری نہیں
رکھتا تھا کیوں نہیں پھر میں نے کہا اسکے ساتھ لوگ کیوں نہیں ہیں انہوں نے کہا یہ شخص
نہایت درجہ کا گنہگار تھا فسق و فجور اسکا عالم میں شہرت پا گیا تھا اسلیئے لوگوں نے اس سے
نفرت کی جب یہ آپ نے سنا تو کہا کہ یہ شخص قابل رحم ہے آپ نے جنازہ اٹھا لیا اور جنازہ لیکر
اسکے لیئے دعا کرنی شروع کی یا الٰہی یہ تیری لونڈی کا جنا ہوا ہے یہ قابل رحم ہے اب تو اسکو
بخشدے یہی کہتے ہوئے قبرستان میں پہنچے اور دیکھا قبر آپ نے یہی کھودی ہوئی سینہ جو آیا اسکی قبر میں لیٹے
اس خیال سے کہ حضرت فاطمہ کا سینہ حضرت علی سے لگا ہے اور حضرت علی کے سینے میں بھی
مشرف ہوا ہوں میرا سینہ قبر میں لگیگا تو شاید ہے خدا اسکی برکت سے اسکو بخشدے ایسے خیال
کرکے آپ نے اسکے جنازہ کی نماز پڑھی اور اسکو قبر میں رکھا اور فرمایا بسم اللہ و باللہ علی ملت

رسول اللہ اور یہ آیت پڑھی مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى
بعد دفن کے میں ایک درخت کے سایہ میں جا کر سو رہا خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اترے اور اُسکی قبر کو کھودا
ایک فرشتہ قبر میں اُترا اور دوسرے فرشتے سے کہا تو اسکو اعمال نامے تاکہ دیکھ سکا کوئی عضو بھی ہے یا کہ معاصی سے
سالم ہو یا نہ اسنے اسکو ہی کہا کہ بھائی تو جلدی نکر اسکی آنکھوں کو جانچ اُسنے کہا میں جانچ چکا اللہ
عزوجل کے محارم کیطرف دیکھنی سے بھری ہوئی ہیں۔ اُسنے کہا اسکے کانوں کا امتحان کر اُسنے کہا انکا
بھی امتحان کر چکا فواحش اور منکرات کے سننے سے بھر گئے ہیں اسنے کہا اسکی زبان کا امتحان کر اُسنے کہا اسکا
بھی امتحان کر چکا ممنوعات محرمات غیبت کرنیکے ساتھ بھری ہوئی ہے اسنے کہا اسکے ہاتھوں کا امتحان کر
کہا میں انکا بھی امتحان کر چکا لذات اور شہوات حرام کے ساتھ بھر گئے ہیں۔ اسنے کہا اسکے پاؤں کا امتحان کر
اسنے کہا میں انکا بھی امتحان کر چکا مذموم کاموں اور نجاستوں میں کوشش کرنیکے ساتھ بھر گئے ہیں۔ اسنے
کہا اسکے بھائی جلدی نکر دلکو دیکھ اسنے کہا میں نے دل کو بھی دیکھا وہ بھی ممنوعات سے لبریز ہے اسنے کہا
اسکو اعمال نامہ میں لکھ۔ بارہ دوسرے فرشتے نے کہا تو ٹھہر جا میں خود اسکی قبر میں اُتر کر دیکھتا ہوں یہ قبر میں گیا
اور اسکے دلکو دیکھا اور کہا کہ میں نے اسکے دل کا امتحان کیا ایمان سے بھرا ہوا پایا کہ اسکے دل میں نبی عربی کی محبت
پاتا ہوں جو تو کہتا ہے کہ اسکے دل میں ایمان نہیں اُسنے کہا کہ ایمان کہاں ہے کیا بھائی محبت رسول اللہ ایمان
نہیں تھی اور کیا ہی اُسنے کہا کوئی ثبوت پیش کر یہ کہا میں یہ حدیث پیش کرتا ہوں قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَ
وَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ یعنی مومن کامل نہیں ہے تا جبتک کہ عزیز رکھے مجھکو زیادہ اپنی مال اور
اولاد اور ماں باپ اور ساری دنیا سے ان دونوں فرشتوں کی آپس میں بحث ہوئی ایک تو یہ کہتا تھا کہ محبت
رسول اللہ ایمان ہے دوسرا کہتا تھا یہ ایمان نہیں دونوں نے فیصلہ خدا سے چاہا حکم ہوا کہ بیشک ایمان محبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس میت کو مغفور لکھو اور حسب قاعدہ جنت میں پیش کرو سبحان اللہ
نبی کی محبت بھی ایسی ہی ہے بیشک دار مدار ایمان کا محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے جو چاہے
پیدا کرے چاہنے والوں نے حضرت کو کیسا کچھ چاہا صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے کیا کیا جان نثار رہا

کمیں کہ جنکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا الحمد للہ کہ فی زماننا بھی ایسے ایسے دیندار مومنین عشاق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرا صاحب تمکین جنکے تئیں ظل اللہ یہیں سے موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے میں بھی انکے نام نامی نہایت فخر سے اپنی تفسیر میں درج کرکے اپنے نامہ اعمال کو حسنات سے پر کرتا ہوں کہ نام نامی کو ہمیشہ یادگار ہے [illegible] عالی جناب ممدوح الالقاب بدر المعلی وقار الامرا حامی دین متین منشی حمید الدین صاحب [illegible] رئیس قصبہ سنبھل دام اقبالہ بہت خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں جمع فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی تو درکنار کیا تو یہ ہے ایک [illegible] سنبھل کی دینداری ماشاء اللہ بڑی تعریف کے قابل ہے بڑے دیندار [illegible] متقی - [illegible] بڑے پابند صوم وصلوٰۃ - عابد - مرتاض - عاشق رسول اللہ تلاوت قرآن مجید - و اوراد [illegible] کہ ہوتے ہیں حضر میں - چاشت - اشراق - تہجد سب ادا کرتے ہیں - سیر چشم دریا دل [illegible] - باذل - فیاض - کوئی سائل انکے دروازہ سے خالی نہیں جاتا ہے - بڑے شریف نواز - دستگیر بیکساں - [illegible] مسکین پرور - آپ بڑے سخنور - اور سخن سنج - اور سخندان بھی ہیں - آپ شعر [illegible] حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں - آپکا برتاؤ عمدہ - قدردان علما فقرا ہیں - آپ حضرت عالیجناب بدر العلما وقار العلما مولانا مخدومنا مولوی محمد قاسم علیہ الرحمہ کے مرید ہیں - آپ بڑے حمول - خدا ترس - متواضع - منکسر المزاج - نیکنام - آنکھ میں حیا وشرم بہت ہے [illegible] انکی طرف نظر [illegible] ہر کہ ومہ آپکی لطف وکرم کا مداح ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع وکشادہ ہے فی زماننا سنبھل کیا آپ ہندوستان میں مغتنمات سے ہیں اصل یہ ہے کہ [illegible] ہیں زیب وزینت اسلام ہیں فقیر بھی ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے

طَہَّرَ اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکّٰی عملک فی عمل الاخیار -

اہل محبت کی آپس میں گفتگو اور تحقیق

حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے روایت ہے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ البتہ محبوب تر ہیں نزدیک میرے جان میری سے اور اہل میرے سے اور فرزندوں میرے سے

سے میں گھر میں جاتا ہوں بے تاب یاد کرتا ہوں آپ کو پس نہیں صبر کرتا میں یہاں تک کہ آتا ہوں میں آپکی حضور میں
اور دیکھتا ہوں آپکو اور جب یاد کرتا ہوں میں موت اپنی کو اور موت آپکی کو تو خیال کرتا ہوں کہ آپ جنت اعلےٰ
میں ہونگے ساتھ نبیوں اولوالعزم کے اگر داخل ہوا بہشت میں میں بھی تو ڈرتا ہوں اس سے کہ نہیں دیکھونگا آپکو
اسکا جواب حضور نے نہیں دیا یہاں تک کہ اتری یہ آیہ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا
ترجمہ جو اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی پس وہ ساتھ ہے اُن لوگوں کے ہونگے انعام کیا اللہ نے اُن پر
وہ نبی ہیں اور صدیق ہیں اور شہید ہیں اور صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں **فقیر کہتا ہے**۔ اُس شخص کو
کیا خوشی ہوئی ہوگی یہاں تک کہ ہم لوگوں کی زبان پر بھی تحسین ہوں آیت کے پڑھنے سے اور اس حدیث کے
سُننے سے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ وبحمدہ جاری ہوگیا۔ محبت سے اُن لوگوں کو ایسے لوگوں کی
خصوصًا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت حاصل ہوئی محبت ایک عجب چیز ہے کہ پہنچے محب کو
محبوب تک پہنچاتی ہے۔ حاضرو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو بیشک ہمکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کردیگی۔ اَللّٰھُمَّ احْشُرْنَا مَعَ النَّبِیّٖنَ خصوصًا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وصدیقین وشہدار وصالحین۔ کیونکہ اچھے لوگوں کی ہمنشینی صلحا اور علما کی نفع دیتی ہے دنیا اور آخرت میں
شعر صحبت صالح ترا صالح کند ؛ صحبت طالح ترا طالح کند ؛ صحابہ کرام صحبت انبیاء علیہم السلام اور تربیت
انکی سے اُس حد تک پہنچے کہ خطاب صدیق پاگئے جیسے کہ صحابہ میں ابوبکر صدیق اور تابعین اور تبع تابعین
اور انکے بعد ہزارہا صدیق گذرے کہ جنکے فیوض وانوار نے ایک عالم کو منور کر رکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ عالم الغیب
سے یہ صراط مستقیم اول انبیا کو عطا ہوا بعد انکے انکا پرتو صدیقوں پر پڑا اور انکا شہیدوں پر اور انکا
صالحین پر۔ پس محبت رکھنا انبیاء وصدیقین اور شہیدوں اور صلحا سے باعث دخول جنت کا ہے جو صاحب جنت
چاہیں صلحا کی صحبت اختیار کریں انکا برخلاف جو کریگا اپنی فلاح سے نامراد رہیگا جیسا کہ اس حدیث کو
واضح ہے عن ابن مسعود قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
کیف تقول فی رجل احب قومًا ولم یلحق بہم فقال المرء مع من احب [illegible]

[illegible] ترجمہ واضح ہو کی ملفظہ [illegible] ہوچکی ہے

حضرت عبداللہ روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں اور عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں آپ اس شخص کے حق میں کہ دوست رکھتا ہو ایک قوم کو یعنی علماء و صلحاء سے
[illegible] فرمایا حضرت نے وہ شخص ساتھ
[illegible] وہی ساتھ محبوب
اسکے ہوگا [illegible] پس لوگوں کو انکی محبت کا باعث ہے اس حدیث شریف
سے دوستی اور [illegible] علما اور انقیا اور اولیاء کو امید ہے کہ قیامت کے دن انکے زمرہ میں
ہونگے اور انکے ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالے الحمدللہ فی زماننا ہی ایسے اللہ کے نیک بندے اور مومن
اور صالحین [illegible] القدر میں موجود ہیں کہ بزرگان دین سے نہایت خوش عقیدہ اور محبت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر وقت رطب اللسان رہتے ہیں اللہ تعالے انکا حشر اولیاء صالحین اور علماء اور انقیا
اور انبیاء علیہم السلام خصوصاً جناب رسول اللہ کے ساتھ کرے میں بھی انکا نام نامی بڑی خوشی اور فخر سے اپنی
کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو تبرکاً رہتا ہے آمین چنانچہ حضرت عالیجناب افتخار الامرا
جامع صفات پسندیدہ مجمع صفات حمیدہ یگانہ عماید روزگار سید سندی اولاد علی آل نبی
حضرت محمد [illegible] خلف الرشید حضرت مخدومنا سید عابد علی صاحب دام اقبالہم
جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے۔ آپ نہایت
خدا ترس۔ رحمدل۔ حامی اسلام۔ محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پابند صوم وصلوۃ۔ امین
متدین۔ آپ بڑے فیاض۔ باذل سخی۔ آنکھ میں حیاء و شرم بہت ہے۔ آپ جوان صالح نیکنام
خوش عقیدہ۔ بڑے صاحب مروت۔ علماء فقراء سے بڑی انکساری اور تواضع سے پیش آتے ہیں۔
[illegible] انکا عمدہ۔ آپ نہایت خوش خو اور حسین ہیں۔ عدل انصاف آپکا صفت [illegible] پسند ہے
[illegible] نظر غلط ہے۔ ہر کہ دید آنکہ لطف وکرم کا مداح ہے سچ تو یہ ہے کہ اس دور میں ہی
رونق اسلام آپ امیر ابن امیر ہیں۔ آپکا دم اس وقت غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا
کرتا ہے شکریہ۔ ہے طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَذَکّٰی عَمَلَکَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ

حضرت عالیجناب بدر الصلحا شیخ فخر الدین صاحب سوداگر دام اقبالہم

شیخ صاحب کے اوصاف بیان نہیں ہوسکتے۔ حضرت کا دل نہایت بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے۔ جو سائل دروازہ پر گیا محروم نہیں آیا۔ آپ کے بہت سے اچھے لوگوں سے بہت صحبت ہے۔ علماء فضلاء صلحاء اتقیاء فقراء پر جاں نثار ہیں۔ مال کی تو کیا حقیقت ہے۔ ایکے جلسہ میں اکثر تذکرہ صالحین رہتا ہے شیخ صاحب مشتاق رسول اللہ ہیں سوداگری میں اسوقت ایسا ہونا مغتنمات سے ہے ایکے والد بھی بڑے نیکنام ہیں فقیر بھی شیخ صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا اللہ انکا حشر بھی نیک لوگوں کے ساتھ کیجیو۔ آمین۔ عن انس ان رجلا قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی الساعۃ قال ویلک وما اعددت لها قال ما اعددت لها الا انی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رایت المسلمین فرحوا بشئ بعد الاسلام فرحهم بها (متفق علیہ) ترجمہ روایت ہے حضرت انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب قیامت ہوگی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس ہے تجکو کیا تیار کیا تو نے قیامت کیلیے اعمال صالحہ سے اسکو دریافت کرتا ہے کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کب ہی ہو وے اس نے عرض کیا نہیں تیار کیا میں نے اسکے لیے کچھ مگر دوست رکھتا ہوں میں اللہ اور رسول کو فرمایا حضرت نے تو اسکے ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکھتا ہے۔ انس کہتے ہیں کہ میں نے ایسی خوشی ہوتے نہیں دیکھا مسلمانوں کو ساتھ کسی چیز کے پیچھے اسلام کے جیسے کہ اب خوش ہوگئے ساتھ اس کلمہ کے اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا۔ بیشک یہ مقام خوشی کا ہے اللہ اور رسول کو دوست رکھنا ایسا ہی ہوتا ہے اسوقت بھی اللہ کے بندے دیندار اخیار و ابرار اور صالحین اور رؤسا جلیل القدر ایسے موجود ہیں کہ اللہ و رسول کی محبت نے انپر ایسا غلبہ کیا ہے کہ بجا آوری احکام اسلام میں اپنے نفس کی خواہشوں کو بمقابلہ اللہ و رسول بالکل مٹا دیا ہر وقت انکو اللہ و رسول کی رضا جوئی کا خیال رہتا ہے میں بھی انکا نام نامی ایک بڑی خوشی اور فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ **حضرت عالیجناب صدر الامراء بدر الصلحاء** رئیس المسلمین عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال اجاثتم کرمہم

سکندر دوراں رستم صفت نوشیرواں زماں **نواب عظمت علیخاں صاحب** بہادر
رئیس اعظم کرنال دام اجلالہ آپکی کیا کیا خوبیاں بیان کیجاویں۔ آپ نہایت دیندار پابند صوم وصلوٰۃ
آپ بڑے متواضع حضرت کی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دل سے بھلا دیا
اہل دنیا آپکی گہرباری سے عرق آلود انفعال ہے اور دنیا آپکے جود وکرم سے مالامال ہے۔ آپ
بڑے درجہ کے عادل اور منصف ہیں۔ عدل وانصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے آپکی عدالت
گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروان مٹا دیا۔ آپ اعلےٰ درجہ کے متقی وپرہیزگار۔ متشرع
از عشاق رسول اللہ بڑے فیاض ملازمان ذی شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک
ہوتے ہیں۔ آنکھوں میں حیا و شرم بہت ہے۔ آپکے دم سے اسلام کو بڑی تقویت ہے۔ علماء کے آپ
قدردان ہیں صالحین سے آپ ہر طرح سے پیش آتے ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ
ہے طبیعت ہمیشہ سے بتواضع وتکریم آمادہ ہے فی زماننا نواب صاحب موصوف کا دم بہت غنیمت ہے
سچ تو یہ ہے ایسوں ہی سے زیب وزینت اسلام ہے فقیر بھی رئیس اعظم کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ۔

حکایت لطیف نقل ہے کہ حضرت امام مالکؒ کی روایت کرتے ہیں کہ یہ بزرگ اعلےٰ درجہ
کے عاشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تھے انکو جناب رسول خدا سے بہت محبت تھی اور علم حدیث میں
آپ اول درجہ کے محدث تھے اگر آپکو رئیس المحدثین بھی کہا جاے تو بجا ہے یہ بزرگ تابعین میں سے ہیں اور
مدینہ میں آپ اہل دول میں شمار ہوتے تھے لکھا ہے کہ آپکے گھوڑوں تک میں سونے کی زنجیریں
بجائے رسیوں کے رہتی تھیں۔ باوجودیکہ آپ پر حج فرض تھا لیکن آپ مدینہ کو نہیں چھوڑتے تھے
اکثر لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ حج کیوں نہیں کرتے آپ حضرت کا خلاف کرتے ہیں آپ اسکے جواب
میں فرمایا کرتے کہ میں ایک بات کا منتظر ہوں اگر وہ بات ظہور میں آگئی تو میں آج ہی حج کو تیار ہوں
لوگوں نے کہا کہ وہ کیا بات ہے جسکے آپ منتظر ہیں آپ نے فرمایا اگر میں حج کو گیا اور وہیں مرگیا تو
پھر میں اپنے محبوب کا مدینہ کہاں پاونگا سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکو اسدرجہ محبت تھی

لکھا ہے کہ اسی رات حضرت امام مالک کو خواب میں حضرت رسول اکرم کی زیارت ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا مالک تیرا اس بات کا میں ضامن ہوں کہ تو حج کرکے یہاں ہی آجاویگا اور تو میرے ہی مدینہ میں مریگا اور تیرا انتقال نہ ہوگا امام صاحب حسب الارشاد حضور کے مکہ شریف میں تشریف لائے کہا ہے جب آپ داخلی میں داخل ہوگئے اور آپ نے اللّٰھم لبیک بآواز بلند کہا اور دل میں خیال آیا کہ شاید یہ میرا حج اور یہ کہنا جناب باری میں قبول ہوا ہے یا نہیں غیب سے آواز آئی کہ اے امام صاحب جو شخص ہمارے حبیب محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے آیا ہو اسکا حج کیونکر نہ قبول کریں آپکا حج قبول اور اللّٰھم لبیک ہم تمہاری سن چکے ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ اللہ تعالے کو ان لوگوں کی کیا خاطر تھی جو اللہ کے پیارے بندے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں۔ امام مالک کو حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم سے کسقدر محبت تھی لکھا ہے کہ یہ بزرگ بیس برس مدینہ منورہ میں پا برہنہ پھرے اس خیال سے کہ میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں پر قدم رکھا ہوگا **سبحان اللہ** کیا آداب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لحاظ کیا تھا۔ کہ میرے رسول خدا یہاں ننگے پیر ہونگے پھر میں یہاں جوتیاں پہنکر پھروں یا اللہ ہمکو بھی ایسی محبت رسول خدا کی عطا کر۔ الحمد للہ اسوقت بھی ایسے محب رسول خدا امرا صالحین اور رؤسا عظام ابرار میں سے موجود ہیں کہ جنکے دلوں میں آداب رسول اللہ سما گیا ہے کہ جسوقت نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے جان و مال اس نام پاک پر فدا ہے۔ **میں** بھی بڑے فخر سے نام نامی گرامی انکا اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا ہے **چنانچہ** حضرت عالیجناب صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت بدر الضحٰی صدر الامرا منشی **محمد امام صاحب** تحصیلدار چاندپور ضلع بجنور خلف الرشید جناب معلے القاب شیخ محمد سلطان خانصاحب بہادر مرحوم مغفور۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات با برکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ہر ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ بڑے نیکنام۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ اور عالی خاندان ہیں۔ امین متین۔ بڑے فیاض جو سائل دروازہ پر آیا خالی نہ گیا۔ با دل سخی متواضع منکسر المزاج مسکین پرور۔ آنکھ میں حیا اور شرم بہت ہے۔ نیکبخت۔ دوست پرست۔ سیر چشم۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ بامروت آدمی ہیں نوجوان خلق مجسم خوشرو۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں علاوہ

... آپ کے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن الٰہی پیدا ہے اور
... اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت متواضع
... مولانا مولوی حافظ محمد عبد القدوس صاحب حنفی قدس ہی امام ...
... مستفیضوں کے لئے اکسیر ہیں راقم کو بھی ...
... ہے اور انکی ہی نظر عنایت اور چشم شفقت اس ...
... سے شکریہ ادا کرتا ہے شکوہ یہ ہے یا الٰہی جبتک ...
... اور دنیں اب اور آب میں موج باقی ہے ہمارے تحصیلدار صاحب موصوف کو گرداب فتنہ و فساد
... اقبال روز افزوں شادماں محفوظ رکہیو بحرمتہ النبی صلعم و آلہ واصحابہ - ایں دعا از من
... اس باب حکایت ہے کہ ابو عمر رحمہ اللہ نے کہا رابعہ رحمہ اللہ نے ایک دن رباح قیسی کی
طرف دیکھا کہ وہ اپنے کسی گہر کے چہوٹے بچے کو کمال محبت سے بوسہ لے رہے تہے رابعہ رحمہ اللہ نے کہا کہ یا رباح
بچہ جانتے تو اسکو دوست رکہتے ہے زیادہ کیا تجکو یہ حدیث رسول اللہ نہیں پہنچی حدیث لا یؤمن احدکم
حتی اکون احب الیہ من نفسہ وماله وولده والدہ والناس اجمعین ترجمہ
مومن کامل نہیں ہوتا جبتک کہ عزیز نہ رکہے مجکو زیادہ اپنے مال اور اولاد اور ماں باپ اور ساری دنیا سے
بعد بیان اس حدیث کے رابعہ نے کہا اے رباح تم نے ذائقہ ایمان نہیں چکہا ہے اور نہیں پہنچی تمکو یہ
حدیث عن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاق طعم
الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا رواہ مسلم ترجمہ ذائقہ
چکہ لیا ایمان کا اس شخص نے جو راضی ہوا ساتھ اللہ کے ازروے رب کے اور ساتھ اسلام کے ازروے دین کے
اور ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ازروے رسول کے یہ حدیث بیان کرکے رابعہ نے کہا رباح سے کہ اے
رباح میں جانتی تہی کہ تجہ سواے اللہ اور رسول کے کسی کی محبت نہیں ہی ہے رباح نے جبکہ یہ سنا تو غش کر کے
گر پڑے اسی حالت میں حضرت کی رباح کو زیارت ہوئی آپنے فرمایا اے رباح رابعہ نے سچ کہا ہے اسکی تصدیق
کیواسطے خدا نے رحمت بہیجکر تیرے پاس بہیجا ہے حضور نے فرمایا حدیث لا یؤمن احدکم حتی

 اکون

اکون احب الیہ من نفسہ ومالہ وولدہ والناس اجمعین بعد اسکے حضرت نے فرمایا
اے رباح میں تیرے لیے خدا کیطرف سے ایک رحمت ہوں مرنے سے پہلے مجھکو بہت دوست رکہیو پہر نجات پاویگا ورنہ
تو عذاب الہی میں مبتلا ہو جاویگا اے رباح اگر تمام جہان مجھکو دوست رکہتا تو خدا دوزخ کو ہرگز نہ پیدا کرتا اے
رباح مجھسے اب محبت پیدا کرو ورنہ حسرت لیجاؤگے فقیر کہتا ہے بہائیو رسول اللہ کی محبت دل سے
پیدا کرو ورنہ ایمان نصیب نہ ہوگا۔ الحمد للہ اسوقت بہی اللہ کے ایسے بندے مومن دیندار اور صالحین بہی ہیں
اعلے درجہ کے روسا موجود ہیں کہ جنکو ذات اللہ سے یہی تمنا ہے کہ یا اللہ محبت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عطا کر جنکا نام نامی ہیں بڑے فخر سے درج کرتا ہوں تاکہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ حضرت
عالیجناب بدر الصلحا صدر العلما گلدستہ حدیقہ دولت بلبل چمن حشمت مہر سپہر جاہ و ثروت
ماہ برج عظمت کوکب چرخ اجلال خورشید گردون اقبال عالی مرتبہ والاشان نواب رستم علیخان
صاحب بہادر رئیس اعظم کرنال دام اقبالہ۔ آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ
سے ماپنا ہے۔ آپکی کمالات کا بیان حیطۂ القلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے۔ آپکی رفعت شان آسمان سے
ہم پہلو ہے اور آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ساتھ ہم بازو ہے۔ آپکی سخاوت نے قصہ حاتم کو طے کر دیا اور
آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا باینہمہ اوصاف دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے
مروت اور تواضع حد سے زیادہ ہے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار۔ عاشق رسول اللہ۔ حامی اسلام پابند
صوم صلوۃ۔ باذل۔ صاحب مروت۔ ذی علم۔ چاشت اشراق و تہجد سب ادا کرتے ہیں۔ کوئی
سائل آپکے دروازہ سے خالی نہیں جاتا ہے۔ بڑے شریف نواز دستگیر بیکساں مسکین ہیں۔ ہر
ادنے و اعلی کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ پر
ختم ہیں۔ آپکا دم فی زمانہ تنا غنیمت ہے۔ آپکی ذات سے اسلام کو رونق ہے فقیر بہی نواب صاحب
موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک
فی عمل الاخیار۔ منشی احمد علی صاحب مختار خاص ور آپ کے کارکن ہیں یہ حضرت بہی بڑے
دیندار اور امین آدمی ہیں کلمہ خیر کہنے سے دریغ نہیں کرتے ایسے لائق آدمیونکا ملنا اہل قسمت

تعشقا ہے غنیمت ہے سبحان اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمکو کیا نعمت عظمی عطا ہوئے
ہیں اسواسطے خداوند کریم اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ترجمہ
پہر البتہ سوال کیئے جاؤگے ان سب نعمتوں سے جو دنیا میں دی تہیں - اس آیت کے تحت میں مفسرین نے بہت
کچہہ لکہا ہے بیان کرنا اسکا مختصر تفسیر میں مشکل ہے ایک قول یہی لکہا ہے کہ اللہ تعالی قیامت
کو اپنے بندوں سے سوال کریگا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمکو کسقدر نعمت عنایت کی تہی کہ جنکے دیکہنے
سے آتش دوزخ حرام ہو گئی جنکی اطاعت کرنا اللہ کی اطاعت ہو تمنے ہمارے ایسے رسول کو غنیمت سمجہا
فقیر کہتا ہے آلوگو ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے سینئے حضرت موسی
علیہ السلام کا عصا اگر اژدہا ہوا اور حضرت عیسی علیہ السلام کی دعا سے مردہ زندہ ہو گیا تو کیا
ہوا انکا تو ہوئی یہی معجز بات ہے وہ بات انمیں کہاں تم ہی غور کرو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
میں جسکو تمام جہان جانتا ہے وہ یہی سوکہا ہوا کہجور کی لکڑی کا ستون آپکی پشت مبارک کی
مس کی برکت سے آپ کے فراق میں درد فراق کی سوزش کے صدمہ سے چلایا چنانچہ مولانا روم نے
اپنی مثنوی میں اسکا قصہ اسطرح پر بیان کیا ہے کہ جسکے سننے سے عبرت ہوتی ہے -

اشعار

استن حنانہ از ہجر رسول ٭ نالہ میزد ہمچو ارباب عقول ٭ گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ٭ گفت جانم
در فراقت گشت خون ٭ مسندت من بودم از من تافتی ٭ بر سر منبر تو مسند ساختی ٭ گفت خواہی
کہ ترا نخلی کنند ٭ شرقی و غربی از تو میوہ چینند ٭ یا دراں حقت ترا سروے کنند ٭ کہ تر و تازہ بمانی
تا ابد ٭ گفت آن خواہم کہ دائم شد بقاش ٭ بشنو اے غافل کم از چوبے مباش ٭ فقیر کہتا ہے
علیہ الرحمہ مولوی محمد شاہ صاحب محدث دہلوی سے یہ قصہ صحیح بخاری میں اسطرح پر پہنچا جسکا مختصر یہ ہے
کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں کہجور کا ایک درخت تہا آپ اسکے سہارے سے خطبہ
پڑہا کرتے تہے جب منبر تیار ہوا تو آپنے منبر پر خطبہ شروع کیا ستون کے سہارا نہ لگایا تب تو وہ ایسی
بیقراری سے رونے لگا جیسے دودہ پیتا بچہ ماں کے جدا ہونے سے بلبلاتا ہے - پہر تو ایسے درد کی آواز

چلا کر رویا کہ قریب پھٹنے کے ہوا اور مسجد گونج گئی اور لرزنے لگی اسکے رونے کے اثر سے سب لوگ حاضرین بھی رونے لگے تب حضرت نبی منبر سے اتر کر اُسپر اپنا ہاتھ مبارک رکھدیا تب وہ ستون اسطرح سسکیاں لینے لگا جیسے روتا ہوا بچہ ماں کی گود میں ہچکیاں لیتا ہے حضرت نے فرمایا قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر میں اسکو گلے نہ لگاتا تو قیامت تک یہ اسیطرح ہجر و فراق محبت میں رویا کرتا۔ اے لوگو عبرت کا مقام ہے کہ ستون حضور سے اسقدر محبت رکھے اور مسلمانوں کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسقدر غفلت ہو۔

اشعار سنت شعار

درخت خشک کو دیکھو یہ کیا حب پیمبر ہے — نہ ہو جسکو محبت آپکی لکڑی سے بھی بدتر ہے
رولا دے جب کہ لکڑی کو پیمبر کا جدا ہونا — نہ روئے آدمی ہو کر تو اُس سے سنگ بہتر ہے
جسے الفت رسول اللہ کی سب سے زیادہ ہو — وہی پورا مسلماں ہو گیا قول پیمبر ہے
نبی کے حکم پر چلتا ہے جو ہر کام میں لاسے — درود مصطفٰے کا ہی زباں کو ورد اکثر ہے
یہ ہے حب پیمبر کی علامت اور سن لینا — سدا منہ سے نکلتا شوق دل سے ذکر سرور ہے
کریں آنسو نبی کے ذکر میں دل تڑپ جاوے — یہ عشق مصطفٰے کے درد کی پہچان اکثر ہے
خلاف سنت نبوی چھوڑے رسم دنیا کی — کرے دعوے محبت کا تو وہ کذاب ابتر ہے
یہ ساری الفتیں جھوٹی نہیں کچھ کام آویگی — نبی کے عشق کا ثمرہ مگر در روز محشر ہے
الٰہی انہیں الٰہی کے ملا اپنی عنایت سے — جنہیں ہے عشق تیری ذات کا حب پیمبر ہے
نبی کی آل کا صدقہ سبھی اصحاب کا انکی — حضور صا جو ابوبکر و عمر عثمان و حیدر ہے
عذاب قبر و محشر سے خداوندا بچا مجھکو — ملے وہاں جنت اعلےٰ جو وہ فردوس اکبر ہے

اسوقت بھی ایسے ایسے دیندار عاشق رسول اللہ امرار صالحین امرا سروسار جلیل القدر میں موجود ہیں کہ جسوقت نام نامی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں اُسیوقت درود شریف بھیجنا شروع کرتے ہیں اگر لیٹے ہوئے ہوتے ہیں تو نام نامی سنکر جلد اٹھ بیٹھتے ہیں میں بھی بے فخر سے انکا نام [illegible]

کتاب [illegible]

آپ بیعت سے مشرف ہوا چنانچہ حضرت عالیجناب معلی القاب مسند آرای عز و جلال جلوہ افزا سریر ریاست مملکت و اقبال فخر خاندان شرف و دودمان بخشی ولی محمد خان صاحب بہادر خلف الرشید بخشی بدر الدین خان صاحب بہادر مرحوم و مغفور سابق بخشی ریاست ٹانک دام اقبالہ اللہ تعالے نے آپکو پھر وہ حامد پیدا کیا ہے آپ اعلے درجہ کے دیندار اور محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ادائے نماز پنجوقتہ میں کمر بستہ ہیں بڑے خلیق۔ نیکنام۔ جوان صالح۔ نیک مزاج۔ سیر چشم۔ فیاض متواضع ہیں کوئی سائل در دولت سے محروم نہیں جاتا۔ امین متین با مروت آدمی ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہمیشہ طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے ہر اونے والے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ ماشاء اللہ چشم بد دور عہدہ بخشی گری کی خدمت کو اس نے حسن لیاقت ارادت سے انجام دیا ہے مہاراجہ صاحب بہادر بھی آپ سے بہت خوش ہیں کیوں نہو آپ امیر ابن امیر ابن امیر ہیں۔ نامدار خلق اور ہمت میں انتخاب۔ حلم و مروت میں لا جواب فی زمانہ بخشی صاحب موصوف کا دم غنیمت ہے فقیر بھی بخشی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی بخشی صاحب کی عمر طویل اور دشمن ذلیل ہوں۔ روایت ہی ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ سے یہ کہتے ہیں میں نے سنا عثمان بن عمارہ سے کہا جس شخص کے دل میں اللہ اور رسول کی محبت جم جاتی ہے اسکو نہ گرمی معلوم ہوتی ہے نہ سردی وہ اسی نام کے نشہ میں مسرور رہتا ہے درحقیقت یہ عبادت خداے تعالی کی وہ امانت ہے کہ جسکا انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا ۵ میں اشارہ ہے سو یہ بوجہ بھاری بغیر کسی سہارے کے نہیں اٹھ سکتا پس اس تکان اور درماندگی دفع کرنے کے لیے پیشتر شربت حضوری کا پیالہ پلا دیا کہ اسکے نشہ اور سرور میں چور ہو کر دنیا ومافیہا سے غافل ہو کر ہمہ تن عبادت میں مستغرق ہو جاے اور اسپر تکان اور درماندگی نہ آے ؎ ہر چند پیر و خستہ دل و ناتوان شدم ہر گاہ یاد روے تو کردم جوان شدم۔ دیکھیے جب کوئی کسی پر عاشق زار ہوتا ہے تو جب اسکے محبوب کا نام لیکر کوئی اس سے کیسے ہی بھاری کام کو کہتا ہے تو اسکے نشہ میں آکر کس خوشی سے

کرتا ہے اور جب کوئی اسکے سامنے کھڑا ہو کر یوں کہے کہ تیرے قربان - کیونکہ عبادت دراصل قربان ہونا ہی ہے محبوب کا تو نام سننے ہی سے دل بیقرار ہو جاتا ہے چہ جائیکہ وصال اور مشاہدہ جمال ہو سو جو میرے سامنے تیرا کسی نے نام لیا ؛ دل ستمزدہ کو میں نے تھام تھام لیا - اور یہ محویت کچھ تعجب کی بات نہیں عشق مجازی میں محبوب کو دیکھکر سب کچھ بھول جاتا ہے - دیکھئے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھکر مصر کی عورتوں نے بیخود ہو کر ترنج کی جگہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے ہمارے نبی عربی کے عاشقوں کا کیا حال ہو گا کہ جنہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو گا آپ کا ادنے مرتبہ یہ ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر ڈالے گئے انکو وحشت اور اضطراب بہت ہوا اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کلمات اذان کہے جیسے کہ اب کہے جاتے ہیں پس جسوقت کہ اشہد ان محمد رسول اللہ پر پہنچے نام پاک کو سنکر آدم علیہ السلام کو عجب طرح کا سرور ہوا اور وہ وحشت و اضطراب انکا دور ہوا **حدیث** فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن میرے ہمنام ہونکو بہشت میں جانیکا حکم ہو گا وہ لوگ نہایت تعجب سے جناب باری میں عرض کرینگے یا اللہ ہم نے تو کوئی ایسا کام باعث دخول جنت کا نہیں کیا ہے کہ جسکے عوض میں ہمکو جنت ملتی ہے اسکے جواب میں اللہ فرمائیگا کہ اے لوگو میں نے اپنے پر عہد کیا ہے کہ ہرگز اسکو دوزخ میں نہ بھیجونگا جسکا نام محمد یا احمد ہو گا - **حدیث** میں وارد ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُدْخِلُ النَّارَ اَحَدًا مِنْ كُفَّارِ بَنِیْ آدَمَ اِلَّا وَقَدْ يُغَيِّرُهُمْ مِنْ صُوْرَتِهٖ اِلٰی صُوْرَتِ الشَّيَاطِيْنِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ اِنْتَهٰی **ترجمہ** یعنی حق تعالے بنی آدم میں جس کافر کو جہنم میں ڈالیگا تو اسکی اصلی صورت بدل دیگا شیطان کی صورت کیطرف اسواسطے کہ حق تعالے نے پیدا کیا میرے نام کی صورت پر یعنی منظور نہو گا کہ میرے نام کی صورت پر کوئی دوزخ میں داخل ہووے اسواسطے کافر کی صورت شیطان کی صورت بناکر دوزخ میں داخل فرمائیگا اے لوگو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے پس ہم نہایت فخر و ناز سے کہ سکتے ہیں کہ ہمارا گھر وہ ہے کہ جہاں سے دین و حکمت کی روشنی پہلی ہماری قوم وہ ہے جسنے تعلیم ہدایت سے سارے جہان کو روشن کر دیا بلا شبہ ہمکو ناز ہے کہ ہم اس نبی کی امت اور اسکی اولاد میں سے ہیں جو نزا آسمان کا فرشتہ

تہا نہ خدا کا اکلوتا بیٹا بلکہ آمنہ کا غریب بچہ اور عبداللہ کا یتیم فرزند مگر کیسا غریب جس نے دین و علم کی دولت سے جہان کو مالا مال کر دیا اور ایسا یتیم جس نے سلاطین روئے زمین کا غرور توڑ دیا ہے عالم میں زلزلہ نوشیرواں کے قصر میں آیا ؛ عرب عیش رانہا جب کہ تیری آمد آمد کا (روحی فداک یارسول اللہ) جو ارادہ اور وعدہ خدا نے کیا تہا وہ آخر پورا ہوا۔ ایک صدی بھی گذرنے نہ پائی تہی کہ اسلام چار دانگ عالم میں پہیل گیا روم۔ شام۔ ایران۔ توران۔ یورپ وافریقہ میں۔ اللہ اکبر کیا شان ہے۔

یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۝ ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بہیجو اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سلام بہیجو نبی علیہ السلام پر سلام بہیجنا۔

بیان کیفیت درود شریف

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نازل ہوئی جب یہ آیت شریف (یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) تو کہڑے ہوگئے ہم اور عرض کیا ہم نے کہ پہچانا ہم نے سلام کرنا آپکا یارسول اللہ آپ فرمائیے کہ کیونکر درود شریف پڑہیں ہم آپ پر فرمایا رسول خدا نے اللّٰھم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید و بارک علی محمد کما بارکت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید ہم بڑے فخر کے ساتہ اس مقام پر دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہمکو بہی اللہ نے اس نبی عربی کے درود بہیجنے میں شامل کیا اور ہمکو اللہ نے لفظ (امنوا) سے یاد فرمایا یعنی (یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بہیجو اوپر نبی عربی کے اور سلام بہیجو نبی علیہ السلام پر سلام بہیجنا

حدیث تشریف لائے ایک روز پیغمبر خدا اصحاب پاس اور خوشی معلوم ہوتی تہی چہرہ مبارک پر حضور کے فرمایا آپ نے تحقیق میرے پاس آئے جبرئیل پس کہا تحقیق رب تیرا فرماتا ہے کیا نہیں خوش کرتی تجہکو اے محمد یہ بات کہ تحقیق نہ درود بہیجے تجہپر امت تیری میں سے مگر سلام بہیجوں میں اسپر دس بار نقل کیا اس حدیث کو نسائی اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ابی شیبہ اور دارمی نے سبحان اللہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح افزائی باتوں نے صحابہ کرام کا دل کیسا مشتاق کیا تہا حدیث

ابی بن کعبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود شریف بھیجوں پس کسقدر مقرر کروں واسطے درود آپکے اس وقت میں سے کہ میں نے اپنی دعا کیواسطے مقرر کیا ہے فرمایا جسقدر چاہو صرف کرو ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ چوتہائی حصہ وقت ورد کا نمیں سے آپکے درود میں صرف کردوں فرمایا جسقدر چاہے تو لیکن زیادہ کرنا تیرے لئے بہتر ہے پھر عرض کیا دو تہائی کروں فرمایا جسقدر چاہے تو اگر دو تہائی سے زیادہ کریگا تیرے لیے بہتر ہوگا تب انہوں نے عرض کیا جعلت لک صلوٰتی کلہا یعنی کیا میں نے آپکے درود کیواسطے کل وقت - فرمایا آپ نے من کان للہ کان اللہ لہ ترجمہ جو اللہ کے کام میں ہے اللہ اسکو کافی ہے - صحابہ کرام کو حضور سے کیا محبت تھی اپنا کل کا کل وقت حضرت کے درود شریف کی واسطے مقرر کردیا - الحمد للہ اسوقت بھی اللہ کے نیکنام بندے مومنین ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے انکو ہر وقت رضا جوئی اللہ رسول کا خیال دامنگیر رہتا ہے ہر وقت درود شریف انکی زبان پر ہے چنانچہ **حضرت عالیجناب** افتخار الامرا بدر الصلحا **میر محمد علی صاحب** سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع مہندر گڈہ علاقہ ریاست پٹیالہ - آپ بڑے عالیخاندان سید سند ہیں - بڑے فیاض فروتن - اتقا شعار - حسن شیم دریادل - امین - باذل - بیدار مغز - لیاقت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے ہیں - سائل کو خالی جواب دینا نہیں جانتے - بڑے مسکین پرور - دوست نواز - خلیق - متواضع - بامروت آدمی ہیں - شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں علمائے دین سے بڑی تواضع سے پیش آتے ہیں - جو اوصاف اہل اللہ میں ہونے چاہیں آپ میں موجود ہیں یہ خیر اندیش اور فریادرس ہیں - از عشاق رسول اللہ ہیں - در اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے اسلام کی زیب و زینت ہے فقیر بھی میر صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے - یا الٰہی انکو دو جہان میں سرخرو رکھیو حشر انکا ابرار و اخیار ائمہ اثنا عشر معصومین سے کریو - **نقل ہے** کہ شیخ شبلی رحمۃ نے ایک مرد کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا کہ طواف کرتا تھا اور درود بھیجتا تھا ہر ایک مقام میں وہ نظر آیا درود پڑھتا ہوا شیخ شبلی نے کہا اے مرد جوان شاید کہ تو نے دعاؤں کو یاد نہیں

کیا ہے

کیا ہے کہ تو ہر جگہ درود کہتا ہے کہا اے شیخ تمام دعائیں مجھے یاد ہیں لیکن جو کچھ میں نے درود میں پایا کسی دعا میں نہیں پایا میں نے کہا کیونکر کہا فلانے سال میں میں اپنے باپ کے ساتھ کعبہ کو آتا تھا جبکہ ہم بغداد میں پہنچے میرا باپ بیمار ہوا بعد کتنے دنوں کے مرگیا جبکہ اُسکے بدن سے چادر اٹھائی اور دیکھا تو سر میرے باپ کا مانند سر خوک کے مجھے نظر آیا اور تمام بدن میرے باپ کا سیاہ ہوگیا تھا یہ حال دیکھکر میں بہت ڈرا اور بارے شرم کے میں کسی سے نہیں کہہ سکتا تھا اسی فکر میں کہ سر باپ اپنے کا زانو پر رکھے ہوئے تھا مجھکو اس حالت میں نیند جو آگئی تو عالم رویا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نورانی چہرہ والا بزرگ سفید کپڑے پہنے ہوئے میرے پاس آیا اور میرے باپ کے مُنہ پر سے کپڑا دور کر کے اپنا دست مبارک میرے باپ کے چہرہ پر پھیرا تو میرے باپ کا مُنہ مثل چاند کے روشن ہوگیا اور تمام بدن خوبصورت ہوگیا جبکہ وہ بزرگ چلنے لگا میں اُس بزرگ عالی ہمت کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا حضور کون ہیں کہ اللہ نے حضور کو رحمت بنا کر ہمارے لیے بھیجا ایسے وقت میں ہماری فریاد کو پہنچا یا فرمایا میں شفاعت کرنیوالا گنہگاروں کا ہوں اور نام میرا محمد رسول اللہ ہے یہ سُنکر اُسیوقت میں نے اپنا سر آپکے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکو یہ خبر کیونکر ہوئی فرمایا کہ تیرا باپ ہر رات کو تین سو بار درود مجھپر بھیجتا تھا آجکی رات کو وہ درود میرے پاس نہ آیا میں نے اُس فرشتہ سے کہ جو مجھپاس درود پہنچاتا ہے .... دریافت کیا کہ فلاں بن فلاں کا آج درود تو نے پیش نہیں کیا کہا یا رسول اللہ آج وہ مرگیا اور حال اُسکا ایسا ہو رہا ہے یہ سُنکر میں نہ رہ سکا کہ میرے راحت رساں کا یہ حال ہے میں چلے آیا وہ شخص کہتا ہے .... کہ جب میں نے نماز صبح کی پڑھی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ تمام خلقت شہر کی میرے مکان کے دروازہ کے آگے موجود ہے میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ تمکو کس نے خبر دیدی کہ فلاں شخص مرگیا ہے کہا اُنہوں نے کہ ہمنے آسمان سے ندا سُنی کہ جو کوئی چاہتا ہے کہ میں نجات پاؤں تو وہ اُسکے جنازہ کی نماز پڑھے کہا اے شیخ میں اسیلئے ہر وقت نبی عربی پر درود پڑھتا ہوں ۔ کہا شیخ شبلی نے میں بھی کہتا ہوں کہ مت چھوڑ تو یہی باعث نجات کا ہے الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے دیندار عالی مقام ایسے بھی ہیں کہ پیر کامل کی صحبت نے انہیں ایسا اثر کیا ہے کہ ہر وقت محبت رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مستغرق ہیں چنانچہ حضرت عالیجناب معزز مراتب شیخ مولا بخش
صاحب چشتی المنشی بکر سو بلا انظامت نارنول دام اقبالہ۔ شیخ صاحب بڑے ملنسار۔ محب رسول خدا۔
نیک نیت۔ مہمان نواز۔ متقی۔ مقید فریضہ۔ پابند نوافل و سنن و تلاوت قرآن مجید۔ اوراد نہ سفر نہ
ترک ہوتے ہیں حضر میں یہ حضرت اعلے درجہ کی خلیق اور خیر آدمی ہیں۔ آپکو علمی لیاقت بھی ماشاء اللہ بہت اچھے ہے
اور ظالم و مظلوم کو خوب پہچانتے ہیں ایسے لوگونکا ہونا ایسے فی زماننا غنیمت ہے۔ فقیر بھی شیخ صاحب کا
دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی انکی عمر طویل ہو اور آپکے دشمن ذلیل ہوں۔ آمین حدیث فرمایا
حضرت نے کہ جو کوئی فراموش کرے مجھپر درود بھیجنا گویا اُس نے فراموش کیا راستہ جنت کا یعنی دن قیامت کے
اُنکو راستہ جنت کا نہ ملیگا فرشتے کہینگے افسوس اے شخص تیرے پر کہ تو نے دنیا میں ایسے نبی عربی صلی
اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا اسبب نہ بھیجنے درود شریف کی تو اسوقت جنت سے محروم ہے سبحان اللہ
کیا اچھے وقت پر خبر ہوئی کہ جبتک اب بند و لبست ہو سکتا ہے آبہا سیوا ب نبی عربی پر درود بھیجو اگر جنت چاہتے
ہو شعر وہ جنت جسکی شہرت ہے وہ نقشہ ہے تیرے گھر کا ٭ وہ طوبے جسکا چرچہ ہے ستون ہے تیری مسجد کا
روایت ہے کہ آسمان میں ایک دریا ہے اُسکو دریا ے برکات کہتے ہیں اور کنارے پر اُسکے ایک درخت
ہے اُسکو درخت تحیات کہتے ہیں اور اُس درخت پر ایک جانور ہے اُسکا نام مرغ صلوۃ ہے اُسکے بیشمار پر ہیں
جب کوئی بندہ اللہ کا حضرت پر درود بھیجتا ہے اُس وقت وہ مرغ دریا میں غوطہ لگاتا ہے پھر اُس درخت
پر آبیٹھتا ہے اور پر اپنے جھاڑتا ہے ہر قطرہ سے اُسکے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور سب فرشتے حمد و
ثنا اللہ تعالیٰ کی کرتے ہیں۔ ثواب اُن سبکا اُس درود پڑھنے والے کے دفتر میں لکھا جاتا ہے نقل کیا ہے
شیخ ابو موسیٰ ضریر نے کہ ہم ایک جماعت کے ساتھ کشتی میں بیٹھے تھے کہ ناگہاں ہوا مخالف چلنی شروع ہوئی
کہ نوبت ہلاکت کشتی کی پہنچی اہل کشتی نے گریہ وزاری شروع کی اور ایک دوسرے کو وصیت کرنے لگا ناگاہ
مجھے نیند آگئی خواب میں دیکھا کہ رسول خدا تشریف لائے اور فرمایا ابو موسیٰ اہل کشتی کو ہدایت کر کہ درود
تنجینا ایک ہزار بار پڑھیں میری آنکھ کھل گئی تو درود شریف تنجینا پڑھنا شروع کیا ہوا طوفان کی
بند ہو گئی اور سلامتی کے ساتھ کشتی روانہ ہوئی درود تنجینا یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

صلوٰۃ تنجینا بہا من جمیع الاھوال والآفات و تقضی لنا بہا جمیع الحاجات
و تطھرنا بہا من جمیع السیئات و ترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات و تبلغنا
بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیات و بعد الممات انک علی کل شیء قدیر

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے درود شریف جمعہ کے دن اسی بار بخشے
جاتے ہیں اسکے گناہ اسی برس کے **حدیث** فرمایا حضرت نے جو کوئی پڑھے درود شریف پانسو بار
ہر رات جمعہ کے کسی دن کبھی محتاج نہ ہوگا اور حدیث میں ایسا ہی آیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کی رات حضرت پر
ہزار بار درود پڑھیگا وہ البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھیگا - یہاں پر دو چار قسم کے
درود لکھتا ہوں جسکو جس سے محبت ہو پڑھے اسکو اس سے فائدہ ہوگا اللّٰھم صل علی محمد
وعلی آل محمد وبارک وسلم یہ عام درود ہے سب لوگوں کی زبان پر ہے اور یہ درود واسطے
زیادتی مال کے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اللّٰھم صل علی محمد عبدک و رسولک وعلی المؤمنین
والمؤمنات والمسلمین والمسلمات ۔ جو کوئی اس درود کو پڑھتا ہے اسکے عمل قبول
ہوکر آسمان کو چڑھتے ہیں اور امن میں رہتا ہے سب بلا اور آفت سے محفوظ اور قطاع الطریق اور
چوروں کے خوف سے اور زیارت رسول خدا ہوتی ہے **نقل** ہے ایک شخص سلطان محمود غزنوی کے
پاس آیا اور عرض کیا کہ ایک مدت سے آرزو تھی کہ جمال پاک رسول خدا کا خواب میں دیکھوں اور عرض حاجت
کروں سو تمنا ہے کہ خواب ہی میں جمال یار کو دیکھوں ؛ اور اس روئے منور کے وہاں انوار کو دیکھوں
قسمت سے ایک رات یہ دولت نصیب ہوئی کہ جمال مبارک مثل قمر لیلۃ البدر اور مانند نور لیلۃ القدر کے
دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہزار دینار کا مجھپر قرض ہوگیا ہے اور میں اسکے ادا پر قادر نہیں ہوں
عذاب قیامت سے سخت خوف ہے آپنے فرمایا تو محمود سبکتگین کے پاس جا وہ تیرا قرضہ ادا کردیگا میں نے عرض
کیا وہ میرا کیونکر اعتبار کریگا فرمایا حضور نے کہ تو اسطرح سے کہنا کہ اے تیس ہزار بار درود پڑھنے والے
صبح کو اور تیس ہزار درود پڑھنے والے شام کے میرا قرضہ ادا کر جب اسنے یہ قصہ سنا سلطان رو دیا اور کہا
کہ تونے مجھکو کیونکر جانا عرض کیا کہ حضور سے یہ ارشاد تھا کہ اسطرح سے کہنا اسنے علاوہ قرضہ کے اور بہت

کچھ دیا اسکو مالا مال کر دیا سبحان اللہ محبت اسکو کہتے ہیں ایک اس طریقہ سے بھی آپ پر درود شریف پڑھا جاتا ہے اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ دَائِمَۃً اَبَدًا وَّ اَبَدًا اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ عَدَدَ خَلْقِکَ وَ رِضَاءَ نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ فقیر نے جو درود شریف ہر قسم سے بھائی مسلمانوں کی حاجت روائی کی واسطے ہدیہ ملت مکرر رسالہ کیا اگرچہ مجھے دخل نہ تھا اس بارہ میں اور جلیس بننا درباریان خاص کا کمال گستاخی ہے پر فقیر یہ سمجھا ہے کہ کہاں اس کا حسن ظن ہی خالی حضور سے نہیں گر قبول فرماویں تو بندہ نوازی سے بعید نہ ہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَشْفِیْنَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَمْرَاضِ وَ الْاَسْقَامِ ترجمہ یا اللہ جل شانہ درود بھیج اوپر سردار اور مولا ہمارے کے ایسا درود کہ شفا دیوے ہمکو سب مرضوں سے وَ تُوَفِّیْنَا بِھَا کُلَّ الْاَغْرَاضِ اور پوری پوری دے ہمکو اس درود کی برکت سے سب غرضیں ہماری وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ فَاشْفِنَا یَا مَوْلَانَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اس وقت بھی اللہ کے بندے مومنین دیندار ولی صفت ایسے عالی ہمت موجود ہیں جو ہر وقت درود کو محبوب رکھتے ہیں جن کا نام نامی بڑے فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ حضرت عالیجناب ممدوح الخطاب بیاض لاثانی نسخہ امراض جسمانی ارسطو فطرت فلاطون حکمت شیخ الزمان حکیم خیر الدین خان صاحب رئیس کھیڑی گجو علاقہ سرکار پٹیالہ حضرت فن طب میں یکتائے جہان اور استعداد حکمت میں علامہ زمان یہ حکیم صاحب مشہور متقی ۔ پابند فرائض نیکی پسند نیک راہ ۔ عالی نسب عالی خاندان خادم علماء و صلحاء و سالکین کتب تفاسیر اکثر حکیم صاحب کے زیر مطالعہ رہتی ہیں ۔ مریضوں سے باخلاق پیش آتے ہیں ادنیٰ مریض سے بھی روا بے پرواہی نہیں رکھتے جناب کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے ۔ آپکی ذات بابرکات سے اللہ کے بندوں کو بہت فیض ہے بہر حال حکیم صاحب کا دم اس وقت بہت غنیمت ہے فقیر بھی حکیم صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے [illegible]

اس کتاب کی بلفظہ تصحیح ہو چکی ہے اور بلا اجازت مصنف [illegible]

اور حشر توفنا مع الابرار ہو۔

دربیان آداب درود شریف

آداب درود شریف کا یہ ہے کہ حضور قلب سے شان محمدی کا تصور کر کے پڑھے اور آداب یہ ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بلند آواز سے پڑھے کہ صیقل ہو جاوے غبار سے کہ اسکے اندر جو حسد و بغض و کدورت کا ایک قسم کا غبار بھرا ہوا ہے اس غبار سے طبیعت صاف ہو جاوے نام تو صیقلست کہ دلہای تیرہ را روشن کند چو آئینہ ہا سے سکندری۔ اور ایک آداب یہ ہے کہ درود پڑھنے کے وقت نیت سچا اور ہی فرمان الٰہی کی ہو کہ وہ یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہے اور ایک آداب یہ ہے کہ خیال شفاعت کا ہووے نقل ہے ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا منہ چوم لیا میں نے اسی حالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو اس قابل نہیں ہے آپنے فرمایا کہ تیری شفاعت مجھپر لازم ہوگئی جنت میں جب قدم رکھونگا جب تجکو ساتھ اپنے لیلونگا یہ تیرا یہی تو خیال ہے کہ حضرت میری شفاعت کراویں تیری شفاعت کے لئے مجکو جناب باری سے حکم ہو چکا ہے کہ فلاں میرا بندہ اسی خیال سے ایک بڑے ادب سے درود شریف پڑھتا ہے اسکا یہی خیال ہے کہ حضرت میری شفاعت کریں جاؤ ہماری طرف سے اسکو خوشخبری دیدو کہ تیری شفاعت میرے پر واجب ہوگئی اسلئے خدا نے مجکو تیرے پاس حرمت بنا کر بھیجا ہے کہ تجکو خوشخبری دوں کہ تیرے حق میں میری شفاعت جناب باری سے قبول ہو چکی تیرا حشر میرے ساتھ ہوگا۔ ان اللہ کے بندونکو مبارک ہو کہ اس خیال سے ایک بڑے آداب سے درود شریف حضرت پر پڑھتے ہیں ان معززوں اور عالی ہمتوں کا نام نامی میں ایک بڑی خوشی سے درج کرتا ہوں کہ ان حضرات کا حشر ہمارے رسول کے ساتھ ہو آمین چنانچہ **حضرت رفیع المنزلت منشی شیخ وزیر علی صاحب** النسکپٹر ضلع بہوانی گڈہ عرف کرمگڈہ علاقہ ریاست پٹیالہ۔ یہ حضرت بڑے نیکنام دیندار پابند صوم وصلوٰۃ۔ عادل جس علاقہ کو آپنے چھوڑا رعایا وہاں کی یاد ہی کرتی ہے پٹیالہ میں ماشاء اللہ آپنے وہ ہوم دہام اور نیک نیتی سے عہدہ کوتوالی کو انجام دیا کہ آجتک لوگ یاد کرتے ہیں۔ آپ بڑے

مہماں نواز۔ دوست پرور۔ شریف نواز۔ بڑے خوش عقیدہ۔ علماء و فضلاء کے بڑے قدردان
آپ جیسے رئیس بن بن ہیں آپکا دم بہرکیف غنیمت ہے۔ اللہ اکبر آپ بڑے باپکے بیٹے ہیں یادش
بخیر حضرت کے والد کا نام منشی داؤد مغفور و مبرور جو کہ میر منشی اجنبی انبالہ کے تھے۔ آپ نہایت
نیکنام تھے۔ ہرکہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح تھا۔ اصل تو یہ ہے کہ ارکان مروت آپ پر ختم
تھے۔ فقیر بھی انکو دعائے خیر سے یاد کرتا ہے یاالہی انکو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو۔ آمین
اکثر آدمی درود شریف پڑھنے کا یہ سر اپنے آپ کو اسوقت حاضر مجلس حضور میں سمجھے خواہی نخواہی
اتنا تو جانے کہ میرا یہ پڑھنا حضور سید المرسلین میں پہنچیگا اگر ایسا نہیں تو فقط زبان ہلانا اور تسبیح کے
دانہ پھیرنے سے کیا ہوتا ہے فقیر کہتا ہے ایسے پڑھنے میں اگرچہ حظ اور لذت نہیں ہے مگر امید ہے
کہ خالی تو ثواب سے وہ بھی نہ رہیگا کیونکہ تسلیم امر الٰہی تو اسنے کی کما قال اللہ تعالے یا ایہا الذین
امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما اسوقت بھی اللہ کے بندے دیندار نیکنام آپ ایسے موجود ہیں
کہ جنکی زبان پر ہروقت درود رہتا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب افتخار الامرا معلے القاب
سکندر بخت فریدوں تخت جناب نواب بہادر خانصاحب بہادر رئیس جوناگڈہ
کاٹھیاواڑ دام فیضہ یہ حضرت بڑے سخی۔ فیاض کوئی سائل محروم نہیں جاتا اشعار عالم
موجود میں تیرا کوئی ثانی نہیں آتا نظر ؛ روم سے لے شام تک اور شام سے تا اصفہاں ؛ برسے اے
ابر کرم جس جا ترا ابر عطا ؛ دربکنوں کیا تعجب ہے جو پیدا ہوں وہاں ؛ آپ بڑے دیندار
محب رسول خدا۔ رحمدل۔ خداترس متقی پابند صوم و صلوٰۃ مشفق متواضع۔ دامن اخلاق
آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ہر ادنے و اعلیٰ
کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہرکہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے فی زماننا ایسوں کا ہونا زینت
اسلام ہے فقیر بھی نواب صاحب کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ بہرحال ہمارے سو تحفہ اقابل محبت ہیں
فقیر کہتا ہے اگر کوئی کسیکو بسبب خوبصورتی کے دوست رکھتا ہے تو ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں ہے **روایت** ہے کہ شب معراج میں جسوقت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسند قرب رب العزت سے مشرف کیا گیا جناب باری سے خطاب آیا اور جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اے جبرئیل ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ستر ہزار پردہ غیرت میں پوشیدہ کیا ہے تو آج رات ایک پردہ اُن پردوں میں جمال باکمال محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اٹھا دے تو قدسی لوگ عالم بالا جمال باکمال میرے حبیب کا ملاحظہ کریں جبرئیل علیہ السلام نے حسب الارشاد رب العزت ایک پردہ جمال محمدی سے اٹھا دیا تو ایسا نور ظاہر ہوا کہ جسکی چمک سے عرش کا نور رہا نہ کرسی کا نہ آفتاب کا نہ مہتاب کا اور ستاروں کا اور عالم قدس میں ایک شور برپا ہو گیا اللہ اللہ یہ جلوہ کس صبح کا ہے اور یہ آمد کس مطلوب کی ہے **شعر** یارب یہ کیسا ہے بشر جسکی ادا سے سر بسر عالم میں آتا ہے نظر سب سے نرالا بانکپن ❊ کیا حسن کیا رفتار ہے کیا طرۂ طرار ہے کیا نرگس بیمار ہے کیا ابرو خمدار ہے کیا لب ہے کیا گفتار ہے کیا قد ہے کیا رفتار ہے کیا جامہ کیا دستار ہے پوشاک کی کیا دھوم دھام ❊ بعدہ خطاب آیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو غم امت کا کھائیگا ہم نے آجکی رات ایک پردہ ستر ہزار پردوں میں سے اٹھایا ہے جسکے سامنے نور آفتاب و ستاروں و عرش و لوح و قلم کا ناچیز ہو گیا فردائے قیامت کو جبکہ یہ ستر ہزار پردے اٹھائے جائینگے اُسوقت تیری امت گناہگار کے گناہوں کی سیاہی اُس رخ کے سامنے ناچیز ہو جائیگی کیا تعجب ہے جبکہ آپ نے یہ حال شب معراج کا صحابہ کرام کے روبرو بیان فرمایا تو مارے خوشی کے انکی زبان پر یہ مضمون جاری ہو گیا ہو **شعر** آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام ❊ بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری **اشعار** پہنچا رسولؐ پردہ قدرت کے پاس جب ❊ دل کانپتا تھا خوف سے لرزاں بدن تھا سب ❊ گردن تھی خم زمین پہ نظر تھی بصد ادب ❊ تنہا ادھر تھا میں تو ادھر ذات پاک رب ❊ خاطر جو تھی خدا کو رسالت مآب کی ❊ پردہ سے صاف آئی صدا بوتراب کی ❊ سبحان اللہ صحابہ کرام کو حضور سے کیا محبت تھی اب بھی فی زمانا جنکو خدا محبت عطا کرتا ہے اور انکو دلوں سے حجاب اٹھا لیتا ہے وہ اس نبی عربی کے حکم کو سب پر مقدم رکھتے ہے

رکھتے ہیں اور ہر وقت ہی عربی کی محبت میں مستغرق رہتے ہیں ان حضرت کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضا جوئی اللہ و رسول کا خیال رہتا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب زبدۃ الصلحا رحاجی حرمین الشریفین منشی محمد عبدالواحد صاحب منصف ضلع رہتک - آپ نہایت صاحب تقوے و دیانتدار اپنی حسن کارگذاری سے حکام میں نیکنام ہیں - آپ بڑے سادہ مزاج پابند صوم و صلوٰۃ عادل و ورد و ظائف خواں نہایت متقی آدمی ہیں بغرض و اپکا وصف جو کچھ ہو کم ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آپ بڑے مہمان نواز ہیں علماء فقراء کے بڑے قدردان ہیں راقم کو بھی آپ کی خدمت میں نیاز حاصل ہے - بہرکیف آپکا دم غنیمت ہے فقیر بھی آپکا شکر تہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ ہے للّٰہم اللّٰہ قلبک فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار - اگر کوئی کسیکو بسبب شفقت کے دوست رکھتا ہے تو ہمارے رسول خدا سے زیادہ کوئی رفیق شفیق بھی نہوگا حضرت کو امت کا بڑا خیال رہتا تھا ہر وقت امت کی کی صلاحیت اور غمخواری میں رہتے تھے رات دن کسوقت نہیں بھولتے تھے یہانتک کہ جانکندنی وہ وقت نازک ہوتا ہے کسیکو اگر بخار بھی آجاوے تو اسکی شدت میں سب کچھ بھول جاتا ہے اپنی جان کی پڑ جاتی ہے ایسے وقت نازک میں حضرت نے ملک الموت سے فرمایا جانکندنی کی تکلیف جتنی ہوسکے مجھے میری امت کی بھی دیدو میری امت کو نہ دینا اور امت کے واسطے دعائے خیر کرتے کرتے جان بحق ہوئے اور خوشی کی حالت میں بھی آدمی سبکو بھول جاتا ہے معراج کے برابر اور خوشی کیا ہوگی اُسوقت بھی حضرت نے اپنے ساتھ امت کو شامل کر لیا یعنی السّلام علینا وعلیٰ عباد اللّٰہ الصالحین اور شفاعت کا حال دیکھو تو ایسا ہی ہے حدیث آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا شفاعتی لاھل الکبائر من امتی کما قال اللّٰہ تعالیٰ کان بالمومنین رحیما ترجمہ نہایا اللّٰہ تعالیٰ نے ازل میں قبل ایجاد ملائکہ مقربین کے مومنوں پر شفیق اور مہربان ہاں ... شفقت ازل میں تھی جبتک رسول بھی ہمیشہ شفیق ہیں

سورہ توبہ میں فرماتا ہے بالمؤمنین رؤف رحیم یعنی ہے رسول مومنوں پر شفیق اور
رحیم بلکہ بڑی عنایت یہ ہے کہ صفت ہمارے رسول کی اسی سورہ میں حریص علیکم فرمائی ہے یعنی رسول مومنوں
کے ایمان کا حریص ہے عزیز اور رؤف اور رحیم اللہ جل شانہ کے تینوں نام صفاتی ہیں ایسی نہایت
رحمت جو ہمپر ہے کہ خیر الامم فرمایا ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمائی بڑی خوشی
اور شمار کیا دی ہے ہمکو کہ ہمارا خوب نبی کا مسئلہ ور ہمارا دل لگی اور ایسی ہزاروں نعمتیں طفیل
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمکو ملیں ایسے ان میں ایک آیت یہ ہے کہ فرماتا ہے ولسوف یعطیک
ربک فترضٰی قریب ہے کہ دیویگا رب تیرا تجکو قیامت کے دن ایسا کہ تو راضی ہوجاوے سبحان اللہ
عطا کی انتہا نہ اسے تعالٰے نے رضا رسول کی رکھدی ور رسول اللہ صلعم نے بعد نزول اس آیت کی فرمایا
میں راضی ہرگز نہوں گا جبتک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہیگا اس آیت سے ہمارا بیڑا پار ہوگیا ہے
چہ غم دیوار امت را کہ دارد چو تو پشتی بان ، چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتی بان ، مقام تعجب ہے
کہ حضرت امت پر ایسے مہربان اور امت کو کچھ خیال نہیں یہ حال تمام کا نہیں اسوقت اللہ کے بندے
دیندار ایسے ایسے عالی ہمت موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہا
جلیل القدر کے ہروقت انکو رضا جوئی رسول کا خیال رہتا ہے انکی زبان پہ ہروقت درود شریف
جاری ہے چنانچہ جناب مستطاب معلے القاب [illegible] زمان زینت افزای مسند
دولت و اقبال جلوہ آرای وسادہ مکنت و اجلال [illegible] صاحب عز و شان نواب
سعادت علیخان صاحب [illegible] سبحان اللہ [illegible] عجیب شخص ہیں
کہ کتاب فضل ترا آب بحر کافی نیست ، کہ تر کنم سر انگشت و صفحہ بشمارم ، آپ نہایت خوش
عقیدہ منکسر المزاج - درویش طبیعت رئیس ہیں - شریف نواز ادب دار علماء و فضلا سخی
ترس رحمدل - آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان پست اور دولت و حشمت کے سامنے
قارون تنگدست - اخلاق میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے - مروت میں مروت مجسم لکھوں تو
زیبا ہے راقم کو اس بندہ ابا کیش روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور انکی بھی نظر

[illegible]

عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے آپ آخری جمعہ رمضان المبارک اور
عیدین کی نماز ایک ہی خوشی سے مسجد فتحپوری میں پڑھتے ہیں بہرکیف نواب صاحب ممدوح کا وجود
غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی نواب صاحب ممدوح کا دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی
عمل الاخیار۔ اگر کوئی کسیکو بسبب اچھے خلق کے دوست رکھتا ہو تو ہمارے رسول خدا سے
زیادہ کوئی خلیق نہیں۔ حدیث میں ہے کہ حجۃ الوداع میں ایک صحابی نے حضور کی خدمت میں
عرض کیا کہ یا رسول اللہ ترکیب ارکان حج میں مجھ سے بے ترتیبی ہوئی اسکے جواب میں ہمارے حضور نے
ارشاد فرمایا لا باس اور ایک گنوار نے مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام اسکے
مارنے کو دوڑے آپنے صحابہ سے فرمایا تم اسکو مت کچھ کہو بلکہ آپنے اس سے کہا کہ تم اچھی طرح
سے پیشاب سے فارغ ہو لو جبکہ وہ فارغ ہو لیا تو آپنے فرمایا کہ یہ مسجد اللہ کا گھر ہے اسمیں اللہ
کی کلام پڑھی جاتی ہے سبحان اللہ کیا حضور اس گنوار کو سمجھاتے ہیں سبحان اللہ ہمارے رسول خدا کا
کسقدر خلق بڑھا ہوا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی نے کلام پاک میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ کی مدح
فرماتا ہے انک لعلےٰ خلق عظیم ترجمہ یعنی بیشک تمہارا خلق اچھا ہے (خلق بھی ایک عمدہ
چیز ہے) حدیث۔ فرمایا رسول خدا نے جانتے ہو تم اس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگوں کو
آگ میں وہ دو خالی چیزیں ہیں یعنی منہ اور ستر فقیر کہتا ہے کہ حسن خلق کا باعث یہ ہوتا ہے
کہ جب روح پر انوار قدس فائز ہوتے ہیں تو اسکی قوت نظریہ اور عملیہ دونوں مکمل ہو جاتی ہیں
پھر جو کچھ صدمہ اسکو پہنچتا ہے اسکو خدا ہی کیطرف سے جانتے ہیں نہ کسی پر غصہ آتا ہے نہ انتقام
لیتا ہے یا جو راحت غیر کو پہنچتی ہے حسد نہیں کرتا علیٰ ہذا القیاس جسقدر باتیں بدخلقی کی خام خیالی
کے متعلق ہیں سب ہو جاتی ہیں جب اسکو روحانیات کا مشاہدہ ہوتا ہے تو جسمانیات اور یہاں کے
لذائذ اسکی آنکھوں میں حقیر ہو جاتے ہیں نہ شہوت ناجائز رہتی ہے نہ حب جاہ و مال جو تمام
خرابیوں کا سرچشمہ ہے اسلئے بزرگوں کے اخلاق حمیدہ ہوتے ہیں اسوقت ایسے ایسے اللہ کے بندے

وہ دیندار بندہ ہے کہ اخلاق میں اُنکو ہمہ تن خلق کہا جاوے تو بجا ہے مروت میں مروت مجسم لکھوں
تو زیبا ہے کہ آنحضرت کے فیض برکت نے اُن عالی ہمتوں میں ایسا اثر کیا ہے کہ اللہ کے بندوں
سے اُس تعلق سے پیش آتے ہیں جیسے کہ صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کا آپس میں اخلاق پایا جاتا
تھا اور ایک دوسرے کو دیکھکر خوش ہوتا تھا۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب** ممدوح الخطاب بدر
الصلحا جناب **صادق محمد خان صاحب** مختار کار سرکار خواجہ صاحب چاچڑان شریف
آنحضرت کو حضور عالی جناب حضرت خواجہ خواجگان دام فیوضہ سے وہ نسبت روحانی حاصل ہے
جو مولانا حسام الدین علیہ الرحمہ کو مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی آپ ایک تارک الدنیا
پرہیزگار۔ زاویہ نشین کنج عبادت اور نیک طینت اور نیک نیت ہیں اعلے درجہ کے متقی ہیں نماز
چاشت۔ اشراق تہجد سب پڑھتے ہیں۔ خلیق و با مروت آدمی ہیں۔ منکسر المزاج۔ متواضع
شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں فی زمانا آپکا دم غنیمت ہے
فقیر بھی آپ کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے **طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار وزکی
عملك فی عمل الاخیار**۔ حاصل کلام اخلاق حاصل کرنا ہمارے لیے ضروریات سے ہے جبتک کہ ہم
اخلاق نہ پیدا کریں گے اصلی مقصد سے محروم رہینگے بعضی روایت میں یوں آیا ہے کہ جب آنحضرت جمالی
آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے **اللھم کما حسنت خلقی فاحسن خُلقی وحرم وجہی
علے النار** یا اللہ جیسا کہ اچھی کی تو نے صورت میری ویسا اچھا کر خُلق میرا اور حرام کر منہ میرا
جہنم پر **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے کیا نہ خبر دوں میں تمہارے اچھوں کی کہا صحابہ کرام نے ہاں فرمائیے
فرمایا اچھے تمہارے وہ ہیں کہ بہت بڑی ہوں عمریں انکی اور بہت اچھے ہوں خلق انکے **فقیر**
کہتا ہے بہ ایں ہمہ اخلاق پیغمبر اکرم **علیہ السلام** اگر کوئی کسی کو بسبب معاصی کے دوست رکھتا ہو
تو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر معافی میں کون ہوگا۔ حدیث فرمایا علیہ السلام
نے کہ جو کوئی مجھپر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اُسکے دو سو برس کے گناہ معاف۔ (حلیۃ المعتبر)
حدیث میں آیا ہے کہ ایک روز حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف رکھتے

تو اس درخت نے کہا سبحان من جعل تحت ظلی سید الانبیاء ترجمہ پاکی ہے واسطے خدائے عزوجل کے کہ جسنے میرے سایہ کے نیچے پیغمبروں کے سردار کو بٹھایا آپنے تبسم کیا اور فرمایا قولہ تعالیٰ ھو العزیز الحکیم اسکے بعد اس آیت کو تلاوت فرمایا وتعز من تشآء وتذل من تشآء سبحان اللہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو درختوں تک نے چاہا افسوس ہے انسانوں پر جو حضرت سے محبت نہیں کرتے ہمارے حضرت قابل محبت ہیں **اشعار** اک شب کو آسمان رسالت کا آفتاب ٭ تھا عائشہ کے گھر شرف افزائے فرش خواب ٭ حاضر ملک تھے بہر نگہبانی جناب ٭ چونکی جو عائشہ تو ہوا سخت اضطراب ٭ بالا فرش زینت عرش خدا نہ تھا ٭ یعنی شرف میں جلوہ شمس الضحیٰ نہ تھا ٭ نکلی جو ڈھونڈنے کو نبی کے وہ ناگہاں ٭ دیکھا کہ سقف بام پہ ہیں قبلۂ زماں ٭ عریاں ہے سر دوش سے ڈھلکی ہے طیلساں ٭ اٹھے ہوئے ہیں دست دعا سوئے آسماں ٭ کہتے ہیں ان کا حال سمیع وعلیم ہے ٭ آنسو رواں ہیں چشم رسول کریم سے ٭ مضمون فقرہائے دعا ہے کہ اے کریم ٭ حادث ہیں سب جہاں میں تری ذات ہے قدیم ٭ تجکو قسم ہے اسکی جو کوثر کا ہے قسیم ٭ رکھیو صراط پر میری امت کو مستقیم ٭ ۔ ہمارے حضرت کو امت کا ہر وقت خیال رہا جو ایسے رسول سے بھی خوش نہیں ہوا اسکا بھی جہنم ٹھکانہ ہی گیا فرمایا علیہ السلام نے لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ یعنی بے پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اسکی تابع واسطے اس چیز کے کہ لایا میں اسکو یعنی دین اسلام کو۔ اور شریعت کو فقیر کہتا ہے کہ غایت سو لہذا ایسے الیسی محبت ہو کہ بمقابلہ اللہ و رسول کے اپنی خواہش کو بالکل مٹادے الحمد للہ فی زمانا اللہ کے بندے ایسے ایسے دیندار مومنین ابرار صالحین میں موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ جلیل القدر کے ہر وقت انکو اللہ اور رسول کی رضا جوئی کا خیال دامنگیر رہتا ہے کہ بمقابلہ احکام اسلام انہوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو بالکل مٹادیا اور محبت الہی نے ان پر ایسی ترقی کی ہے کہ ہر ایک کاروبار میں اسیکا واسطہ اسیکا ذکر مقدم ہے چنانچہ حضرت عالیجناب **محمد عبد الرحمن خانصاحب** دام فیوضہ۔ میں بڑی خوشی سے اپنے معزز دوست کا نام نامی

کتاب مذکور پر یادداشت لکھتا ہوں - اہل دہلی کی تقدیر اچھی ہے کہ ڈاکٹر محمد عبدالرحمان خاں
صاحب یہاں مقیم ہیں جنکا پیشہ بزرگ دستی تھی - دنیا اور پیشہ نگار ہیں - یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق ڈاکٹر
ہیں جنکا دم دہلی میں غنیمت ہے - انکی میں حیا شرم بہت ہی - نیک نام نیکی پسند - نیک صلح - نیک طینت
محب لحمد ہیں - اور غریب پر ہمیشہ ملتفت ہوتے ہیں - اسوقت انکی تقرری شفاخانہ لال چاہ پر ہے
یا الٰہی ڈاکٹر صاحب کو دو جہان میں سرفراز رکھیو - آمین - اور حضرت مالیجناب میرے معتمد دوست
منشی عبدالرحمن صاحب نائب داروغہ تحصیل دہلی دام اقبالہ منشی صاحب پابند فرائض شرع
رحمدل - فیاض - مخلص - اشفاق دوست خادم علما و مساکین - اعلےٰ درجہ کا و شید تقی
ہیں - امین متین - کم گو متواضع - جوان صالح و احسن اخلاق حضرت کا دل وسیع اور کشادہ
ہے ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے - بہر حال دہلی میں آپکا دم غنیمت ہے یا الٰہی
انکو دارین میں خوش رکھیو ؛

فضائل تسبیح

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ
عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ (متفق علیہ) ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہیں
ہلکے زبان پر بھاری ترازو میں یعنی ثواب اُنکا بھاری ہوگا میزان اعمال میں پیارے طرف بخشنے
والے خدا کے وہ دو کلمہ یہ ہیں پاک ہے اللہ اور موصوف ہے ساتھ حمد اپنی کے پاک ہے اللہ بڑا
نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** وہ دو کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ
الْعَظِيْمِ۔ **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار شام کے
وقت اور سو بار صبح کو اللہ تعالےٰ مٹا دیگا گناہ اُسکے اگرچہ ہوں دریا کے کف کے برابر یا
ریگ بیابان کی مقدار کیوں نہوں **شعر** پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی ؛ کہ یکدم با
خدا بودن بہ از تخت سلیمانی - **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی کہے ہر روز میں سو مرتبہ

سبحان

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لکھا جاویگا نام اسکا صدیقون
کے دفتر میں اور ہوگا رفیق میرا جنت میں حدیث میں ہے کہ ایکدن ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکہاؤ مجھے وہ چیز کہ
جس سے خدا تعالے خوش ہووے فرمایا حضور نے کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و
اللہ اکبر اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم تمام تسبیح وتہلیل اسکے واسطے ہے
میرے واسطے کیا ہے فرمایا حضور نے کہ بعد اسکے کہا کر اللہم اغفرلی وعافنی واعف عنی وتب
علی وارض عنی ترجمہ یعنی بارخدایا بخش مجھے اور عافیت دے مجکو اور عفو کر میرے سے اور توبہ قبول کر میری
اور راضی ہو میرے سے پہر اُس اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم یہ تو میرے لئے دنیا
میں ہے اور آخرت میں میرے لئے خدا سے کیا عطا ہوگا فرمایا حضرت نے اے اعرابی سبحان اللہ تیرے
آگے ہوگا اور الحمد للہ تیرے پیچھے اور لا الہ الا اللہ تیرے بائیں طرف ہوگا اور اللہ اکبر تیرے سیدہی
طرف ہوگا اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ لا الہ الا اللہ بہترین کلام سوا ہے بائیں طرف
کیوں ہوگا آپنے فرمایا دن قیامت کی دوزخ بائیں طرف ہوگا جبکہ آگ اُسپر حملہ کریگی لا الہ الا
اللہ اُسکو باز رکہیگا عرض کیا اعرابی نے یا رسول اللہ میرے لئے خاص ہے فرمایا نہیں میری تمام
امت کے لئے سبحان اللہ ہمارے رسول خدا کی کیا رحمت ہی کیا امت کو نوازلیا صحابہ کرام اور
تابعین اور تبع تابعین اور بزرگان دین کو ان کلمات طیبات سے کیا محبت تہی کہ ہر وقت انکی زبان
ان کلمات طیبات سے تر رہتی تہی صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں رونا اور انکی وظائف کا اور انکی تمام
عاشقانہ ہیئت بنا کی ادب کے ساتہ انکی جناب کبریائی میں جانا تو بیان سے باہر ہے الحمد للہ فی
زماننا بہی اللہ کے بندے ایسے ایسے متقی اور دیندار امرائے صالحین وابرار اخیار ہیں موجود ہیں جو
ہر وقت انکی زبان اللہ ورسول کے ذکر میں تر رہتی ہے انکے نام نامی واسماء گرامی بطور یادداشت
اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں جنسیکہ انسے میرا نیک گمان ہے خدا ورسول کا بہی انسے نیک گمان ہے اور
انکا حشر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ہووے وہ نام نامی واسماء گرامی یہ ہیں حضرت عالیجناب

سالار الابرار منشی عبد اللہ صاحب اصلباقی نویس صدر جنگ دام عالیہ بھی [illegible] مستثنیات علیہ سے ہے آپ علمی درجہ کے دیندار اور بابرکت شخص ہیں [illegible] نیک نہاد نیک اطوار عالی نسب خادم علماء و مساکین اور [illegible] صاحب کا دم غنیمت ہے فقیر بھی منشی صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے [illegible] الٰہی انکی عمر دراز ہو اور حشر انکا و توفیق [illegible] الاخیار ہو۔ حضرت [illegible] منشی [illegible] صاحب محافظ دفتر جنگ دام عالیہ بھی ایک مستثنیات سے ہے۔ آپ [illegible] مشہور دیندار [illegible] با مروت آدمی ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے [illegible] اس عالی منصب پر بعد حج کے وہ نیکنامی حاصل کی کہ زمانہ کے اراکین لوگ آپ [illegible] مشہور استاد وقت ہیں۔ آپ پہلے درجہ کے لئیق ہیں۔ آپکی لیاقت علمی کا یہ حال ہے کہ معانی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معنی مردہ کو دوبارہ [illegible] کام ہے آپ کے محاورات نازک سے خوبی دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے [illegible] آپکے ارشادات بابرکات سے اہل زمانہ کو بہت فیض ہوا کہ آپکے تلامذ بڑے بڑے جلیل القدر حکام وقت ہیں۔ چنانچہ حضرت سالار الابرار عالی جناب معلے القاب **بخشی ولی محمد خانصاحب** بہادر ہیں جو بڑے لئیق مقنن نیکنام نیک مزاج جنہوں نے عہدہ بخشی گری کو اس دیانت و محنت لیاقت و ارادت سے انجام دیا جسکی ہر ایک ریاست مداح ہے یہ رئیس نامدار خلق و ہمت میں انتخاب ہیں جنکی ہر اعلے و ادنے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ لطف و کرم کا ثناخواں ہے کہو تو یہ کسکی لیاقت کا باعث ہے صرف منشی نادر علی صاحب کا ہی فیض ہے بہر کیف فی زماننا ہر دو صاحبان مستثنیات میں سے ہیں **فقیر** بھی ہر دو عالیجناب کا دل سے **شکریہ** ادا کرتا ہے طہر اللہ قلبکما فی قلوب الابرار و ذکی عملکما فی عمل الاخیار۔ حضرت عالیجناب معلے القاب ممدوح الخطاب نباض لاثانی متشخص امراض ابدانی رشک افزائے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ سخنوران متاخرین یکتائے جہان **محمد عبد الکریم صاحب** خلف الصدق وقار الحکما حضرت **حکیم بدر الحسن صاحب**

دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں لیاقت اور ادبی امراض طبی

انکا ہے حسن خوبی کو جو سیران فکر میں تن کیا تو ایک سے ایک برتر پایا۔ حکیم صاحب کے اوصاف حمیدہ اخلاق

پسندیدہ مزاج از تقریر بیرون از تحریر ہیں اخلاق اور فن طبابت میں لاثانی اور بے نظیر ہیں۔ مسیحائی مطلق

وہ دست شفا عطا کیا ہے کہ جس مریض کے علاج کو مسیحا ہاتھ اٹھائے وہ حضرت کا ایک نسخہ میں بالکل

چنگا ہو جائے آپکا دم ریاست نابھہ میں غنیمت ہے آپ امیر ابن امیر ہیں مریضوں کے لئے اکسیر ہیں۔

حضرت بڑے معزز معتمد حکماے ریاست میں ہیں مہاراجہ نابھہ آپکو بڑا قرب ہے۔ مہاراجہ صاحب

کے محلسرا کے سبھی رانیوں کا معالجہ آپ ہی کرتے ہیں یہ کچھ تھوڑی عزت نہیں ہے۔ یہ مرتبہ ہر ایک کو

نصیب کہاں ہے۔ آپکے بزرگوں نے ریاست نابھہ میں بڑی عزت پائی ہے اور آپ کے در دولت پر بڑے بڑے

جلیل القدر رئیس حاضر باش رہتے ہیں حکیم صاحب کے بزرگوں کے مناصب اعزاز اور نیکنامی اور نیک نیتی

انکی ریاست میں مشہور ہے آپ قدیم سے ایک معزز حکیم ریاست نابھہ ہیں آپکے بزرگوں نے عزت پائی ہے وہ کسیکو

نصیب ہی کیسے بزرگوں سے اللہ کے بندوں کو بڑا فیض ہوا اور ہو رہا ہے حکیم صاحب نہایت دیندار پابند صوم و صلوٰۃ

معدل خلیق۔ آپ مشفق متقی نیکنام نیکی پسند نیک طینت نیک نیت نیک مزاج از عشاق

اللہ دوست [illegible] علما و فضلا کے بڑے قدردان ہیں [illegible] دامن اخلاق آپکا بڑا

وسیع اور کشادہ ہے۔ مریضوں سے با اخلاق پیش آتے ہیں۔ ادنے مریض سے بھی ذرہ بے التفاتی نہیں

فرماتے۔ بہرحال ہمارے معزز اور معتمد حکیم صاحب موصوف کا دم ریاست نابھہ میں غنیمت ہے راقم کو اس بدل اکسیر

روزگار کی خدمت میں ایک تعلق مریدانہ ہے فقیر بھی حکیم صاحب ممدوح کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ

ہے یا الٰہی حکیم صاحب کی عمر طویل اور دشمن ذلیل ہوں حکیم صاحب کا حشر و اتو مع الابرار ہو۔ آمین۔

حضرت عوالی مرتبت بدر العلما منشی الٰہی بخش صاحب خوشنویس دام فیضہ۔ آپکی لیاقت علمی اور آپکی

خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں جس خوبی کو جو سیران فکر میں تن کیا تو ایک کو ایک سے برتر

پایا۔ یہ حضرت خط نستعلیق میں مشہور قریب و بعید ہیں آپ شاگرد رشید مرزا عباد اللہ بیگ مغفور دہلوی

کے ہیں۔ اگر سیر بادا آپکے قطعات کو معائنہ کرے تو انہی خوش قلمی کے دعوے کو بالا طاق دہرے۔ ریاست

نابہ میں ہے آپکے مثل کوئی نہیں دیکھا نہ سنا حضرت فی زمانناریاست نابہ میں سرکار میں عنایت الٰہی سے صاحب عزو وقار ہیں یعنی کل لیجنا بہ میں ملازم ہیں۔ آپ اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار ہیں۔ ماشاء اللہ آپکی دینداری مشہور ہے آپکو تلاوت قرآن کا بڑا شوق ہے اور قرآن بہت صحیح پڑھتے ہیں۔ آپ بڑے ذی علم ہیں حضرت کے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے۔ آپکی شیریں بیانی پر لطف کلام جامی ہویدا ہے **فقیر** یوسف منشی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار۔ **حضرت** ممدوح الخطاب عوالی مرتبت حکیم حذاقت منش طبیب عیسیٰ روش حکیم الحکماء اکمل الکملاء زبدۃ الاطباء حکیم **محمد عظیم** صاحب خلف الرشید حضرت بدر الصلحاء رئیس الحکماء حکیم **کرم بخش** صاحب دام فیضہ۔ آپکی خوبیاں اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہیں ادنے اور اعلیٰ حضرت کی مروت جبلی اور خلق طبعی سے ماہر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ آجتک دیکھا نہ سنا جو مریض لا دوا ہو انکے علاج سے ایک دم میں چھا ہو آپکا دم بھی ریاست نابہ میں لبا غنیمت ہے آپ بھی امیر ابن امیر ابن امیر ہیں معلول المزاجوں کے لیے اکسیر ہیں یہ حضرت بڑے معزز ہیں اور معتمد حکماء میں سے ہیں مہاراجہ صاحب نابہ آپ پر بہت مہربان ہیں اور بہت عزت کرتے ہیں۔ واقعی یہ حضرت بڑے دیندار خدا ترس حسیم مہماں نواز متقی مقید فریضہ۔ پابند نوافل و سنن محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ عابد۔ نیک مزاج۔ عالی ہمت ہیں۔ علماء کی بہت عزت کرتے ہیں آپکو علمی لیاقت ماشاء اللہ خوب ہے یہ حضرت نبض شناسی اور مرض دانی میں بے عدیل و بے نظیر ہیں کسیکو معاصرین سے انکے ساتھ یارائے مناظرہ نہیں آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ راقم کو اس بدہ اراکین روزگار کی خدمت میں ایک تعلق نہ بیگانہ ہے بہرکیف حکیم صاحب ریاست نابہ میں ایک مغتنمات میں سے ہیں **فقیر** حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار۔ **حضرت** معزز معتمد حکیم یکرنگ طبیب بافرہنگ فلاطون زمان حکیم **محمد رمضان علی** صاحب خلف الرشید حضرت ممدوح الخطاب قدوہ کملا دوران

فخر حکمار زمان حکیم محمد امیر الدین صاحب مرحوم و مغفور میر ور دام اجلالہ و عم فیضہ
یہ صاحب نبض شناسی میں یگانہ اور مرض دانی میں مشہور زمانہ ہیں آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع و کشادہ
ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ تواضع و تکریم آمادہ ہے آپکا دم بھی ریاست نابھ میں غنیمت ہے۔ آپ سرکار نابھ
میں معزز اور معتمد ملازم ہیں۔ آپ باخیر و بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی
فراخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ آپ میر ابن امیر ابن امیر ہیں اصل
تو یہ ہے کہ علم طب آپ ہی کے خاندان کا حصہ ہے۔ بہر حال حکیم صاحب نابھ میں مغتنمات میں سے ہیں فقیر بھی
حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے۔ طہر اللہ قلبك فی قلوب
الابرار و ذکی عملك فی عمل الاخیار۔ حضرت عالیجناب معین الضعفاء و الفقراء محب العلماء
والصلحاء برگزیدہ حضرت لا الہ الا اللہ و مقبول درگاہ محمد رسول اللہ۔ وکیل شیخ
مستان علی صاحب دام اقبالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انکا تو
بیان کرنا دشوار ہے۔ یہ حضرت بڑے نیکبخت۔ نیکنام پسندیدہ لسان۔ آپ بڑے سخن سنج اور
سخندان ہیں۔ انکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ آپکی بذلہ سنجیاں اور چہ میگوئیاں اللہ
اللہ کیا ہیں دل یہی چاہتا ہے کہ سنے جائیں۔ انکا دم ریاست پٹیالہ میں مغتنمات سے ہے۔
جنکے وجود باجود سے باعتبار دین و دنیا ادہر تو مجمع اتقیا کو رونق ہے ادہر بزم وکلا کو زیب و زینت
انکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور شیرین بیانی میں لطف کلام جامی ہویدا
ہے۔ آپ بڑے دیندار باخیر۔ پابند صوم و صلوۃ۔ بڑے فیاض باذل۔ عالی ہمت۔ محب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم۔ علماء فضلاء کی قدر دان۔ رحمدل۔ خدا ترس۔ امین متین۔ بامروت آدمی
ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے
فی زمانا شیخ صاحب کا ہونا غنیمت ہے فقیر بھی شیخ صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ
ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و ذکی عملك فی عمل الاخیار۔ صاحب
خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام حضرت منشی شیخ عبید اللہ صاحب

دام اقبالہ آپکی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالٰی نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔
آپ اعلٰے درجہ کے دیندار سچے مسلمان جنکا دم پٹیالہ میں غنیمت ہے آپکا مصاحبہ تابعین اور تبع تابعین رضہ
کیسا تزاد پایا جاتا ہے۔ یہ سچا دیندار۔ عالی ہمت کپڑے کی تجارت کرتا ہے۔ انکی سچی کوٹھی احمد
کی پٹیالہ بیچ بازار خاص مشہور ہے۔ یہ شخص بڑے نیکنام نیک نیت اور نیک طینت نیک مزاج
صادق الوعد۔ بامروت۔ آدمی ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ یہ حضرت
منشی صاحب۔ پابند صوم و صلوٰۃ عامل بالحدیث۔ مہمان نواز دوست پرور۔ شریفوں اور
حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک کرتے ہیں۔ راقم کو اس پارسا دیندار زندہ اراکین روزگار
کی خدمت میں نیاز بدرجہ نہایت ہے اور انکی بھی نظر عنایت بدرجہ نہایت ہے۔ بہر کیف منشی صاحب
کا پٹیالہ میں ہونا غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی
حضرت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے اللھم اختم بالخیر واحشرہ مع النبیین
خصوصًا حضرت صلعم والصدیقین والشھداء والصالحین۔ آمین
اے بار خدایا شیخ صاحب کا خاتمہ بالخیر کر اور انکا حشر نبیوں اور خاصکر حضرت سید المرسلین اور
صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کے ساتھ کر آمین۔ حکمت مآب کمالات اکتساب
عیسٰی کاروان مسیحا قدم قدوہ کملاے زمان زبدہ حکماء جہاں حضرت عالیجناب معلٰی القاب زین الصلحاء
حکیم کرم بخش صاحب دام فیضہ۔ اس پارسا دیندار تابع شریعت احمدی صاحب خلق
محمدی المفضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت کے اوصاف کمال کی صفت نہ
زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہے نہ حیطہ خیال میں سما سکتی ہے۔ یہ حضرت دیندار اولوالعزم شب و روز
عبادت الٰہی میں بسر کرتے ہیں۔ آپ بڑے سیرچشم۔ فیاض مزاج سے بزرگ بامروت
آدمی ہیں۔ حضرت کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت
اکسیر ہے۔ آپکا دم نا ہیں پٹیالہ غنیمت ہے۔ یہ حضرت مہاراجہ نابھہ کے بڑے معززین اور معتقدین میں سے
ہیں۔ مہاراجہ صاحب بہادر آپکی بہت تعظیم کرتے ہیں اور بڑی عزت سے پیش آتے ہیں۔ آپ ایک معمر

آدمی ہیں یعنی ۷۰ برس کا سن شریف ہے چراغ سحری ہیں خدا نگہبان فقیر بھی اس باپیا کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے یا الٰہی حکیمصاحب کی عمر دراز او حشر و توفنا مع الابرار ہو حضرت معلے القاب سرآمد حکماء سر حلقہ اطبا حکیم یگانہ طبیب بافرہنگ حکیم دیدار بخش صاحب خلف الرشید حضرت مدبر الصلحا رئیس الاطبا حکیم محمد بخش صاحب مغفور مرحوم مبرور دام فیضہ۔ آپکی خوبیوں کا تحریر میں لانا آپ دریا کو پیمانہ میں ناپنا ہے حکیمصاحب کی کمالات کا بیان حیطہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے۔ آپ بڑے معزز معتمد نامور حکماء میں سے ہیں آپکا ہونا ہمیں مغتنمات میں سے ہے۔ یہ نیکبخت نیکنام صاحب فن طب میں یکتاے زماں اور استعداد حکمت میں علامہ زمان ہیں۔ آج ناہیر میں ما شاء اللہ جو بات آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہو اصل تو یہ ہے کہ مہاراجہ نابہہ کو آپکی ذات سے فخر ہے کہ ہنوز ایسے سیر چشم۔ نیک مزاج خلیق حکیم میری ریاست میں موجود ہیں۔ آپکی ذات بابرکات سے بندگان خدا کو بڑا فیض ہو رہا ہے۔ حکیمصاحب حاجی حرمین الشریفین بڑے دیندار پابند صوم وصلوٰۃ۔ فیاض۔ متواضع باخیر آدمی ہیں بہرحال آپکی ذات فی زمانا غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں سے زیب وزینت اسلام ہے فقیر بھی حکیمصاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی حکیمصاحب کو دوجہان میں سرخرو رکھیو۔

حدیث فرمایا علیہ السلام نے جبکہ گذرو تم صحرا میں بہشت کے تو میوہ تھوڑی بنے چیرو اس سے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے وہ صحرا فرمایا وہ مسجدیں ہیں ـــــ عرض کیا صحابہ کرام نے یا رسول اللہ کیا چیریں جو چیریں ہم اس سے فرمایا کہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر حدیث حضرت انس رضی اللہ نے روایت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک درخت سوکھے پر ہوا پس حضور نے اس درخت پر تازیانہ مارا تمام پتے اسکے گر گئے فرمایا آپنے جو کوئی کہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر گرتے ہیں گناہ اسکے جیسے کہ گرے پتے اس درخت کے حدیث فرمایا رسول علیہ السلام نے لا تقتلوا الضفدع فانہ کثیرا التسبیح وتسبیحہ سبحان الملک المعبود ترجمہ نہ مارو مینڈک کو

کو کہ تسبیح کرتا ہے بہت - افسوس اے مومن تو مینڈک سے بھی کم مت ہو خیال تو کر طرف مینڈک
کے کیونکر پکارتا ہے **حدیث** ایکروز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے آواز
تسبیح مینڈک کی آپکے گوش مبارک میں آئی تو حضور اُس مینڈک کے قریب گئے اُسیوقت حضرت جبرئیل
تشریف لائے اور بعد درود و سلام کے کہا کہ اللہ فرماتا ہے کہ یہ مینڈک چھ مہینے ہوئے اس ہی درخت کے نیچے
بیٹھا ہوا یہی تسبیح کر رہا ہے دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہیں رکھتا ہے - جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اسکا حال دیکھکر رو پڑے اور فرمایا طوبیٰ لک یا ضفدع بعد حسنہ فرمایا آپنے اے مینڈک تو کتنی
بار دن رات میں میرے خدا کی تسبیح کرتا ہے عرض کیا یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں دن رات میں دو لاکھ
بار اپنے خدا کی تسبیح کرتا ہوں ہمکو انسان ہو کر اسقدر غفلت ہو فاعتبروا یا اولی الالباب مگر کیوں
نہیں اسوقت بھی اللہ کے نیکنام بندے امرار صاحبین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ جنکی ہر وقت
زبان پر سبحان اللہ اور درود شریف جاری رہتا ہے جنکے نام نامی و اسمائے گرامی میں بخوشی تمام
برائے یادداشت اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں اور اپنے نامہ اعمال کو نیکی سے پر کرتا ہوں چنانچہ **حضرت**
عالیجناب معلی القاب ممدوح الاوصاف عندلیب شاخسار فصاحت بلبل بوستان بلاغت سرو سخن گویان
جہان سراج فصیحان زمان خانصاحب حکیم منشی **غوث محمد خان** صاحب نائب عدالتی سرکار پٹیالہ
خلف الصدق حضرت ممدوح الخطاب فخر الکتاب افتخار الامراء امیر الہند والا جاہ المخاطب بخطاب
میر منشی **عبد النبی خانصاحب** بہادر سابق میر منشی ریاست پٹیالہ جنت مکان مرحوم و مغفور مسرور دام اجلالہ
عدالتی صاحب کی اوصاف بیان سے بیشک باہر ہیں اللہ اکبر آپ بڑے عالی حوصلہ نیکنام کے صاحبزادہ ہیں - آپ بڑے
لسیق ہیں اور آپکے علم کی لیاقت کا یہ حال ہے کہ کملائے متقدمین و متاخرین کو اپنے کلام معجز
نظام پر رشید کیا فصاحت و بلاغت کا یہ طرز و انداز ہے کہ لطافت و ملاحت کا اسیر ہزار بار ہے
آپکی کلام انوری و خاقانی مائل ہے - آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے - آپ بڑے نیکنام
عادل - عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند - سر اور دینے والے کی طرف نظر فلاح ہے
ہر دم آپکے لطف و کرم کا ملجا ہے - آپ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں ارکان دین آپ پر ختم ہیں - سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم
ہیں

ہیں۔ حضرت اعلیٰ درجے کے دیندار۔ محب رسول اللہ۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ منکسر المزاج۔ پاک دل۔ مخیر۔ با مروت آدمی ہیں۔
آپ بئیس برس تک آپکا ہم پیالہ رہا غنیمت ہے فقیر بھی عبدالنبی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے یا الٰہی خانصاحب کی عمر دراز خانصاحب کا حشر مع النبیین خصوصاً حضرت محمد رسول
اللہ والصدیقین والشہداء والصالحین کے ساتھ کرو۔ آمین۔ یادش بخیر عندلیب ہزار بستان سخن
گستری طوطی شکرستان معنی پروری۔ سرمست نشہ سخندانی۔ نظرباز شاہد نکتہ دانی۔ غواص محیط
تدقیق آشنائے بحر تحقیق۔ افصح الفصحا ابلغ البلغا حضرت عالیجناب ممدوح الاوصاف بدر الصلحا
افتخار الامراء اعنی میر منشی عبدالنبی خانصاحب مرحوم و مغفور طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ
آپکے کمالات لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے۔ کلام معجز نظام آپکا سراسر فصاحت و بلاغت تھا۔ نثر ایسی کہ
نظم ثریا اسپر نثار تھی اور نظم ایسی کہ سلک گوہر اس سے شرمسار تھی علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار۔ پابند
صوم و صلوٰۃ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ بڑے فیاض دریا دل سیرچشم تھے۔ آپ
کی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کی بھی پست تھی۔ اور دولت و حشمت کے سامنے قارون
بھی تنگدست تھا۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ تھا۔ ارکان مروت آپ پر ختم تھے۔ ریاست پٹیالہ
و نیز ہندوستان میں جو آپنے نام پایا تھا آجتک وہ بات کسیکو میسر نہ آئی۔ آپکو امیر الہند بھی کہا جاوے تو بجا ہے
فن طبابت میں آپ یکتائے جہان تھے۔ اور استعداد حکمت میں آپ علامہ زمان تھے شافی مطلق نے
آپکے ہاتھ میں ایسی شفا رکھی تھی۔ جو مریض کہ علاج حضرت سے رجوع لاتا تھا وہ ایک نسخہ میں شفا پاتا تھا
اللہ اللہ آپکی بذلہ سنجیاں اور چہ میگوئیاں ایسی عام پسند تھیں جو آپ ہی پر تمام ہوگئیں۔ آپ بڑے
متواضع منکسر المزاج تھے فقراء اور علماء کے بڑے قدردان تھے۔ حضرت کو میاں بہادر علیشاہ خلیفہ سید بھیک
صاحب رحمۃ اللہ علیہم سے بڑا حسن ظن تھا۔ راقم کو اس بدہ ایام کیں روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ
غایت تھا اور حضرت کی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بمرتبہ نہایت تھی فقیر بھی اس
عالی نیکنام کو دعائے خیر سے یاد کرتا ہے یا اللہ میر منشی صاحب مرحوم مغفور کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو
حضرت عالیجناب عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال شیخ علی احمد صاحب

 خلف

خلف الرشید شیخ چراغ الدین صاحب ابن شیخ رحیم علی صاحب رئیس اعظم قدیم جمال پورہ ضلع حصار
تحصیل بروالہ تھانہ ٹوہانہ دام اجلالہ۔ آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا
ہے۔ عالیجناب بڑے نیکنام۔ اللہ تعالے نے آپکو مجموعہ محامد کیا ہے۔ آپ اعلے درجہ کے دیندار
فیاض متواضع۔ باذل سخی مسکین پرور۔ شریف نواز۔ بڑے دریادل۔ محب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم۔ کوئی سائل آپکے دروازہ سے محروم نہیں جاتا ہے۔ شفیق۔ بامروت آدمی ہیں۔
علماء و فضلاء کے بڑے قدرداں ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ ہمیشہ سے
طبیعت متواضع و کریم آمادہ ہے۔ اس نیکنام کا مہاراجہ صاحب والی پٹیالہ سے عرصہ دراز سے برابر
برتاؤ ہے۔ ماشاء اللہ یہ کچھ تھوڑی عزت نہیں۔ موقع نہیں ملا کہ اس عالی ہمت کا نام نامی سے
یادداشت اپنی تفسیر میں تحت اجزاء و اخبار ذکر کروں اور میں بھی ممدوح کا دل سے شکریہ
ادا کرتا ہوں۔ یا الٰہی اس نیک نیت حمیدہ خصلت رئیس کو دونوں جہان میں خوش رکھیو
آمین۔ عالیجناب بدر الصلحاء صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف
المعظم ملک سیرت فرشتہ صورت افضل الفضلاء اکمل الکملاء مولانا مولوی عبد الصمد
صاحب تحصیلدار ... دام فیوضہ۔ یہ حضرت عالم باعمل از حد صاحب کمال ہیں حدیث و
تفسیر میں ایسا کمال بہم پہنچایا ہے۔ کہ آج تک سلف سے ایسا مفسر دیکھا ہے نہ سنا۔ جواہر التفسیر
آپ ہی کی تصنیفات میں سے ہے۔ یہ صاحب بڑے دیندار خدا ترس۔ نیکنام رحمدل۔ باذل سخی
پابند صوم و صلوۃ۔ متقی مہمان نواز۔ شریف پرور۔ محب رسول اللہ۔ تلاوت قرآن و
اوراد و وظیفہ سفر میں ترک ہوتے ہیں نہ حضر میں۔ آپ بڑے ملنسار منکسر خلیق بامروت بابرکت
شخص ہیں۔ جنکا دم پٹیالہ میں غنیمت ہے۔ فقیر بھی مولانا صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔
حضرت معلی القاب ممدوح الخلائق جناب صاحب ولی محمد خان تحصیلدار راجپورہ دام اقبالہ
جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انہیں سے اگر شمہ لکھوں تو کیا

امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان خلق میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ بڑے عالیخاندان۔ نیک طینت۔ بڑے عالی حوصلہ اعلے درجہ کے دیندار متقی۔ پابند صوم و صلوۃ منجیر باخبر آدمی ہیں۔ خوش عقیدہ۔ برتاؤ انکا عمدہ ہے۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ علماء کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ آپکو ماشاءاللہ علمی لیاقت بہت کیوں نہو یہ حضرت تحصیلدار برادر طولی ہیں منیر منشی عبدالغنی خان صاحب سابق میر منشی ریاست پٹیالہ مرحوم کے ہیں جنکی یادوش بخیر میں نے ایک بڑے فخر سے اپنی کتاب میں ابقاء یادداشت لکھی ہے کہ نام نامی کو ابقاء ہے تحصیلدار صاحب کا دم غنیمت ہے فقیر بھی خانصاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے یا الٰہی خانصاحب ممدوح کو دین و دنیا میں سرسبز رکھیو حشر انکا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو آمین۔

ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا نے عقل کو ختم کیا

حدیث میں وارد ہے کہ خدا تعالے نے عقل کو سو حصہ پر پیدا کیا اسمیں سے ننانوے حصہ عقل ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اور ایک حصہ تمام جہان کے حصہ میں دیگئی چنانچہ بطور نمونہ مشتے از خروارے بیان کرتا ہے عقلمند خوب سمجھینگے۔ حدیث ایک شخص انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھ میں چار خصلتیں بہت بری ہیں۔ ایک تو زنا کرنا دوسرے چوری کرنا تیسرے شراب پینا۔ چوتھے جھوٹھ بولنا۔ سو ان چاروں چیزوں کا ایکبارگی چھوٹنا مجھ سے ممکن نہیں۔ ان چاروں میں سے ایک چیز آپ بتادیں اسکو میں چھوڑ دوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو جھوٹھ بولنا چھوڑ دے۔ اسکو اسنے ایک آسان امر سمجھکر مان لیا اور اپنے گھر میں گیا جب رات ہوئی تو ارادہ کیا کہ شراب پئے اور زنا کرے اسکے دل میں یہ خیال آیا کہ صبح کو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونگا اگر آپ مجھ سے پوچھینگے کہ آجکی رات تو نے شراب پی یا زنا کیا پھر اگر سچ کہونگا تو فضیحتی ہوگی اور حد شراب و زنا کی مجھپر جاری ہوگی اور اگر انکار کرونگا

تو جو پوچھا ہو نگا آخر ان دونوں چیزوں سے باز آیا اور چھوڑا پھر جب بات بہت آئی سب
لوگ شہر کے سونے میں مشغول ہوئے اُسوقت ارادہ چوری کا کیا اُسکے ساتھ ہی ملین ہی خیال پہ
آیا کہ اگر صبح رات کا حال مجھسے پوچھینگے پھر یہ اگر اقرار کیا تو میرا ہاتھ کاٹا گیا اور اگر
جھوٹ بولا اور انکار کیا تو توبہ کے خلاف ہوگا۔ حاصل کلام اُس سے بھی ہاتھ اُٹھایا اور صبح کو
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں مشرف ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے
صلی اللہ علیہ وسلم آپنے ایسی چیز کی مجھسے توبہ کی جتنی بری خصلتیں مجھ میں تھیں سب چھوٹ گئیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سن بہت خوش ہوئے سبحان اللہ اللہ نے حضرت کو کیا عقل عطا
فرمائی تھی اللہ نے ایسا نبی عربی ہمکو عطا فرمایا۔ کما قال اللہ جل جلالہ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ
يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ۝ ترجمہ ایمان والوں پر احسان کیا جبکہ انہیں کا رسول بھیجا پڑھکر سناتا ہے انکو
اُسکی آیتیں اور انکو پاک کرتا اور انکو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی
میں تھے **فقیر کہتا ہے** عرب کی جو اُسوقت حالت ذلیل و خراب تھی کیسی نہوگی وہ لوگ محض وحشی
جاہل شہوت پرست درندہ خصلت تھے آنحضرت نے انکو آیات الٰہی سنا کر تزکیہ کر دیا ہر وحشی جاہل
عالم اور اخلاق حمیدہ کا سرچشمہ ہوگیا صحابہ کی تاریخ سے اسکا بخوبی ثبوت ہوسکتا ہے اور پھر انکو
کتاب حکمت سکھا کر تمام بنی آدم کے لئے حکیم اور معلم کر دیا چنانچہ جہاں جہاں صحابہ گئے توحید اور
خداپرستی اور راستبازی کے آفتاب لئے اُن ملکوں کو منور کر دیا۔ سبحان اللہ صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین اور انکے ملنے والے تو نور علی نور تھے الحمد للہ **فی زماننا** ایسے ایسے نیک نام عقلمند دانشمند
امرا جلیل القدر صالحین موجود ہیں کہ جنکا نام نامی و اسمار گرامی میں ایک بڑے فخر کے ساتھ
اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں اسلئے کہ اسمار گرامی کو لقا ہے **چنانچہ** حضرت عالیجناب مستطاب
معلے القاب گردوں رکاب فلک انتساب حاتم زماں سکندر دوراں زیب افزا ے مسند دولت

واقبال جلوہ آرائے وسادہ مکنت و اجلال علو خاندان صاحب عز وشان الخاطب بخطاب

خان بہادر میر ابراہیم علی صاحب وزیر اعظم ریاست بہاولپور دام اجلالہ وعم فیضہ

جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان کرنا انکا دشوار ہے خان بہادر

بڑے منصف شہرہ دادگستری اور آوازہ رعایا پروری اُن کا چار دانگ گیتی میں بلند ہے۔ عدل و

انصاف انکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ سرادنے و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ انکے لطف و

کرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت انمیں ختم ہیں۔ آپ بڑے نیکنام اور نیک مزاج اور نیک طینت ہیں۔ یہ حضرت

بڑے امین متین۔ سیر چشم۔ حقیقت میں میر صاحب موصوف بڑے لائق آدمی ہیں۔ آپنے برٹش

گورنمنٹ کی عمدہ عمدہ خدمات کو امانت و دیانت۔ محنت۔ لیاقت۔ ارادت سے انجام دیا کہ سینولو سرور

میں میر صاحب ضرب المثل ہوگئے میر صاحب قابل تعریف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھکو دلی جوش دلایا کہ میں میر صاحب

کا حال اپنی کتاب میں تقاضائے یادداشت لکھوں۔ عالیجناب کا دم ہندستان میں غنیمت ہے۔ آپ سالار الابرار

ہیں۔ یہ صاحب بڑے فیاض۔ دریادل۔ اعلیٰ درجہ کے متقی۔ پابند فریضہ محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بڑے شریف پرور علماء فضلاء کی بڑی عزت کرتے ہیں آپکی لیاقت کا یہ حال ہے کہ آپکے محاورات نازک

سے حوروں دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیفان منفعل۔ بہرحال میر صاحب کا دم غنیمت ہے اصل تو

یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی وزیر صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے

شکریہ یہ ہے اللھم اختم بالخیر واحشر مع النبیین خصوصًا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وآل عبا وصحابہ وتابعین وتبع تابعین۔ آمین۔ یا اللہ میر صاحب

کو دنیا میں ہر بلا سے محفوظ رکھ اور خاتمہ بالخیر کر اور حشر کیا جائے نبیوں خصوصًا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اور آل عبا اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے ساتھ آمین حضرت جامع الصفات

پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یگانہ عماید روزگار وحید اراکین شہر و دیار خورشید آسمان دولت

وحشمت مہر سپہر خلق و مروت فیض بخش فیاض زمان میاں نظام الدین صاحب وزیر ریاست

پونچھ دام اقبالہ وعم فیضہ۔ وزیر صاحب بڑے حامی اسلام ہیں۔ آپ سے اہل اسلام اور اسلام کو

بڑی تقویت ہے آپ کے دم سے ایک انجمن حمایت اسلامیہ تو پختہ قایم ہوئی ہے آپکا برتاؤ صحابہ کرام
اخیار العلیاین تبع تابعین کا سا پایا جاتا ہے یہ حضرت بڑے اعلے درجہ کی مشہور متقی ۔ دیندار محب رسول اللہ
صلعم متواضع منکسر المزاج ۔ خادم علمار و مساکین ہیں ۔ پابند فرائض ۔ عالی نسب ۔ دامن اخلاق
آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت متواضع و تکریم آمادہ ہے ۔ بڑے دیانتدار ہیں ۔
رحمدل خداترس ۔ غرض جو جو خوبیاں صلحا سلف و خلف کے ساتھ مختص تھیں وہ تمامہ حضرت کی ذات
بابرکات میں موجود ہیں ۔ وزیر صاحب موصوف کا دم پنجاب میں ایسا غنیمت ہے ۔ سچ تو یہ ہے کہ آپکی
ذات سے اسلام کو رونق ہے **فقیر** بھی فدیر ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے ۔ **شکریہ**
یہ ہے یا اللہ انکو دو جہان میں سرخرو رکھیو اور حشر انکا و توفنا مع الابرار کریو ۔ ؎

حضرت عالیجناب حکمت مآب حکیم و ڈاکٹر **سجان علی صاحب** متعینہ شفاخانہ اکبرآباد عمم فیضہ
اللہ تعالے نے آپکو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ۔ آپ بڑے عقیل و دانا ہیں اللہ تعالے نے ڈاکٹر صاحب
کو وہ دانائی کا خزانہ غیب سے عطا فرمائی ہے کہ حضرت قرآن سے ڈاکٹری ثابت کرتے ہیں **ذلک**
فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے عنایت کرے ۔ ڈاکٹر صاحب
بڑے اعلے درجہ کے مشہور دیندار ہیں ۔ اور محب رسول خدا ہیں ۔ بڑے منکسر المزاج ہیں ۔ اللہ تعالے نے
آج آپکو لائق کیا ہے ۔ خلق آپکا اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ ادنے مریض سے بھی ہمہ تن ملتفت
ہوجاتے ہیں ۔ آپ بلند سر کے رئیس ہیں ۔ علمار و فضلا کے آپ بڑے قدردان ہیں جنکا دم اکبرآباد
میں غنیمت ہے **فقیر** ڈاکٹر صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طمس اللہ قلبلہ
فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار **حضرت** جناب سید سندی اولاد علی آل نبی
شاہ یدہ گرد و نیز **صاحب** خلف الصدق حضرت بدر الصلحار **میر قاسم علیصاحب** مرحوم و
مغفور مبرور دام اجلالہ ۔ میں سید صاحب کی خوبیاں بیان نہیں کرسکتا ہوں جو کہ اللہ تعالے نے
ذات بابرکات میں خوبیاں عطا فرمائی ہیں جسکو حق بی کو جو میران فکر میں ن کیا ۔ تو ایک سے ایک
کو بہتر پایا ۔ آپ بڑے عقیل اور معتبر سخندان ۔ سخنور سخن سنج آدمی ہیں ۔ کونسل کو سید موصوف

؎ دیانت داری میں ... نے انکو ... کونسل ... ہے ... دیانت داری میں ... شکریہ ... کہ اسلام ... مستفید ... باقی ہیں ۔

کا کچھ خیال ہوا کہ سید صاحب ایسے متقن آدمی ہیں اور محرر نہیں ہیں جسوقت راقم نے صاحب با ختیار خود
ہوئے اُسیوقت خیال ہوا کہ سید صاحب بڑے لائق اور متقن آدمی ہیں اُنکو تحصیلدار پٹیالہ کا کیا کیونکہ
نہو قدر جوہر جوہری انصاف شناسد بار اند بیشک صاحب ممدوح قابل تعریف ہیں اسلئے میں بھی نام نامی
ایکا بڑے فخر سے اپنی کتاب میں بحیثیت ذکر ابرار بقاے یادداشت ذکر کرتا ہوں آپ بڑے دوست پرور
نیکنام آدمی نیکی پسند۔ بربا و عمدہ۔ حضرت بنور کے رہنے والے محلہ گرہی میں آپکا دردولت
ہے۔ یہ صاحب بڑے فیاض۔ عالی ہمت۔ باذل۔ پابند صوم و صلوۃ۔ بڑے دیندار مومنین میں
سے ہیں۔ آپکے کلام میں اُستادانہ مذاق ہے۔ سودا کو رشک سخن سے جنوں۔ اور میر انکی کلام بلاغت
نظام سے سرنگوں۔ علما و فضلا کے آپ بڑے قدردان ہیں بہرحال آپکا دم ہنوز میں بسا غنیمت ہے
فقیر بھی تحصیلدار صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی
قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ یادش بخیر میر صاحب کی والد ماجد
حضرت میر قاسم علی صاحب طاب اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ آپ بڑے نیکی پسند مشہور متقی
تھے۔ مزاج میں نہایت رحم تھا فقرا و علما سے بڑی خوشی سے ملتے تھے اسلئے میر صاحب کا نام شاہ گرد رکھا
چونکہ حضرت میر صاحب مرحوم کو سید صاحب موصوف سے بہت الفت تھی۔ اُس جوش محبت میں شاہ گردہ
کہا کرتے تھے۔ میر صاحب اسی نام سے مشہور ہوگئے راقم کو میر صاحب مرحوم کی خدمت میں نیاز زیادہ حاصل
تھا۔ اُنکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت تھی۔ یا الٰہی میر قاسم شاہ مرحوم
کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو۔ **گلدستہ** حدیقۂ دولت بلبل چمن حشمت مہر سپہر جاہ و ثروت
ماہ برج عظمت کوکب چرخ اجلال خورشید گردون اقبال عالی مرتبہ والا شان حضرت معلی القاب
ممدوح الخطاب **نواب اکبر علی خاں صاحب** خلف الصدق نواب فیض محمد علیخاں صاحب بسیر
بہا سو دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالی نے اُنکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے
اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو بہتر
پایا۔ جو خصلت ہے مطبوع طبایع جہان ہے۔ انکی رفعت شان کے بلندی آسمان کی پست اور رد د

حشمت کے سامنے قاروں تنگ دست ہے - اخلاق میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے - مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے - یہ نیکنام نیک طینت نیکی پسند - نیک مزاج - حلیم المتل - نرم طبیعت - سیر چشم - سعادتمند نواب نبیرہ حامی اسلام جو ایک بے مشہور متقی - اعلے درجہ کے دیندار اعنی نواب سمدوح الخطاب مدیر العلما رنواب فیض علیخانصاحب بہادر رئیس پہاسو کے ہیں - یہ عالی جناب اس تھوڑی سی عمر میں بڑے دیندار پابند صوم و صلوۃ ہیں جوان صالح بھی انہیں کو کہنا چاہیئے آپ اعلے درجہ کے خلیق ہیں - محبت سو لحاظ ایسی علمار کے آپ بڑے قدردان ہیں - کیوں نہو - آپکے اتالیق ہمارے معزز معتقد دوست مولانا مولوی محمد سلیم صاحب ہیں جو حضرت بڑے نیک خصلت متقی ہیں - یہ آپکی ہی فیض صحبت کی برکت ہے کہ اس عمر میں نواب صاحب کے مزاج میں اسقدر اتقا ہے - فی زمانتا نواب صاحب ممدوح علیگڈہ مدرسہ سید احمد صاحب میں پڑھتے ہیں اور آپکے دادا حضرت نواب فیض علیخان صاحب بہادر بسبب غلبۂ محبت آپکے پاس رہتے ہیں ہم بھی ایسے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے نواب صاحب کو علم میں پاس کرے - خداوند کریم نے مجکو ایک لی جوش دلایا کہ آپکا نام نامی اپنی کتاب میں تحت صالحین بقا ہے یادداشت درج کردوں کہ اس نام نامی کو بقا رہے بہرحال نواب صاحب کا دم ہندوستان میں غنیمت ہے فقیر بھی نواب صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کی عمر طویل ہو اور دشمن ذلیل ہوں - حضرت عالیجناب معلے القاب عالی خاندان فیاض زمان مہر بانعلی خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر خلف الرشید جناب خانصاحب نواب علیخان مرحوم و مغفور میرور لونوی دام سکرتیرہ - خانصاحب بڑے نیکنام - عالی نسب شریف - بڑے مخیر - فیاض - باذل - خداترس - رحمدل - صادق الوعد - نیک طینت نیک نیت - متواضع - امین - متین - سیر چشم - محب رسول خدا - جوان صالح - آپ ماشاءاللہ نہایت خوشرو - اور وجیہہ ہیں - بڑے ملنسار - مہمان نواز - شریف اور شریف پرور - بڑی با مروت آدمی ہیں فقرا اور علمار کو بہت دوست رکھتے ہیں اور تواضع سے پیش آتے ہیں - بہرحال خانصاحب موصوف کا دم غنیمت ہے - فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے کہ طبع کر

قلبک فی قلوب الابرار و ذکرک علانیۃ فی عمل الاخیار - ۵

دربیان فضائل لوری امام حسین علیہ السلام

ان فی الجنۃ نھرا لبنا لمحمد و علیا و فاطمۃ و الحسنین ترجمہ ایک نہر دودھ کی ہے جنت میں واسطے محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے

✦ اشعار ✦

حقا کہ عجب مرتبہ سبط نبی ہے ٭ کیا خالق اکبر نے شرافت اسے دی ہے ٭ ہے فاطمہ ماں نانا نبی باپ علی ہے بے چین ہے وہ مقبول جناب احدی ہے ٭ جبریل سوا کیا کوئی اس راز کو جانے ٭ جس شے پہ بیٹھا ہے وہی بھیجی ہے خدا نے درگاہ الٰہی میں یہ تھی عزت و توقیر ٭ اٹھتی جو مین طاعت کی لئے مادر دلگیر ٭ جبریل سے فرماتا تھا یہ مالک تقدیر جھولے کو جھلا تو کہ بے چین ہو شبیر ٭ زہرا کے پسر سے کوئی پیارا نہیں ہمکو ٭ ایذا اسے ہو وے یہ گوارا نہیں ہمکو کیا رتبہ ہے جبریل نے جھولے میں جھولایا ٭ اور فاطمہ نے سینۂ قدسی پہ سلایا ٭ جو ناز کیا شیر خدا نے وہ اٹھایا یا اللہ کے محبوب نے کاندھے پہ چڑھایا ٭ یہ لطف و کرم تھا یہ عنایت تھی خدا کی ٭ مقبول وہیں ہو گئی جس وقت دعا کی **فقیر** کہتا ہے اللہ تعالے نے آل عبا کو کیا عالی مرتبہ بخشا ٭ **فقیر** کہتا ہے اسکو ایمان نصیب نہیں ہے جو آل عبا کو دوست نہیں کہتا الحمد للہ فی زمانا بھی لیسے ایسے اللہ کے بندے دیندار مومنین اولاد علی آل نبی امرا جلیل القدر ابرار و اخیار میں سے موجود ہیں کہ جنکا جان و مال آل عبا پر فدا ہے اُن حضرات عالی ہمت کے نام نامی و اسمای گرامی تحت ذکر آل عبا بہت خوشی اور فخر سے اپنی کتاب میں بطور یادداشت درج کرتا ہوں - اپنے نامہ اعمال کو سعادت سے پر کرتا ہوں چنانچہ نواب مستطاب معلے القاب مسند آرا عز و جلال جلوہ افزائے چار بالش مکنت و اقبال فخر خاندان شرف دودمان راجہ باقر علی خان صاحب الصفا سی آئی ای بہادر رئیس پنڈراول ضلع علیگڈہ دام اقبالہ - انکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروان کا مٹا دیا اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دلوں سے بھلا دیا - ابر نیساں انکی گہر باری سے عرق آلود انفعال ہے اور دریا انکے جود و کرم سے مالا مال ہے - کوئی سائل محروم نہیں جاتا ہے - اوصاف حمیدہ بیرون از حد تحریر اور اخلاق پسندیدہ انکی خارج از تقریر ہیں - راجہ صاحب بہادر اعلے درجہ کے مشہور دیندار مومنین میں سے ہیں - پابند صوم و صلوٰۃ صاحب دل - نرم طبیعت - رحمدل - خدا ترس - علما فضلا و حکما

کی بڑے قدردان۔ چنانچہ میر صاحب موصوف نے اکہزار روپیہ مدرسہ طیبہ محمدیہ میں مرحمت فرمایا۔
دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع او کشادہ ہے۔ بڑے محب آل عبا ہیں۔ بہر حال راجہ صاحب ممدوح کا دم سید دستار
میں غنیمت ہے فقیر بھی عالیجناب کو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الٰہی راجہ صاحب بہادر کو قیامت تک سلامت
رکھیو۔ اور حشر آل عبا کی ساتھ کریو۔ آمین۔ رفعت و عوالی مرتبت حضرت عالیجناب میر محمد علی صاحب
خلف الرشید حضرت بدر العلما رافع الامرا منشی [illegible] علی صاحب مرحوم و مغفور میر ورد وکیل کمشنری
دہلی دام اقبالہ۔ آپ بڑے متقی نیکی پسند پابند صوم و صلوٰۃ۔ آنکھ [illegible] و شرم بہت ہے۔ امین
دیانتدار عادل۔ باخبر آدمی ہیں۔ آپ سے [illegible] محب [illegible] ہیں۔ اللہ تعالے نے
آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ منکسر المزاج متواضع۔ شیریں قول او با ہمہ دل کے ساتھ بڑی فراخ
دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ نماز چاشت و اشراق تہجد [illegible] کرتے ہیں۔ کلمۃ الخیر کے کہنے اور
لکھنے میں دریغ نہیں کرتے۔ آپ ماشاء اللہ جو بات آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہووے یہ حضرت
بڑے عالی نسب اور ذی آستانہ ہیں۔ [illegible] حسن [illegible] میر صاحب موصوف نے چھوڑا اور ہاں
کی رعایا چشم براہ ہے۔ آپ [illegible] گذر [illegible] اول [illegible] بہر حال عالیجناب سرکار پٹیالہ
کی طرف سے وکیل کمشنری دہلی کے ہیں۔ جناب [illegible] نیکنامی حاصل کی جسکا بیان نہیں ہو سکتا ہے
ہمارے حضرت وکیل صاحب [illegible] امیر ہیں۔ [illegible] خلیق ہیں۔ راقم کو اس [illegible] ارکین
روزگار کی خدمت میں [illegible] نہایت [illegible] خاکسار پر [illegible] نہایت
ہے بہر حال [illegible] کا دم غنیمت ہے فقیر [illegible] وکیل ممدوح کا دل سے شکر ادا کرتا ہے
شکر [illegible] ذی [illegible] الاخیار جامع صفات
پسندیدہ مستجمع [illegible] حضرت میر صاحب [illegible] منشی غلام شبیر صاحب دام اجلالہ۔ اوصاف
انکے خارج از تقریر و بیرون از تحریر ہیں۔ آپ بڑے پرہیزگار متشرع پابند فریضہ تہجد گذار۔ از
عشاق رسول خدا [illegible] صحبت [illegible] زہد و تقوے درجہ نہایت ہے اور خلوص
نہایت ہے۔ حدیث تفسیر مسائل فقہ [illegible] مطالعہ میں رہتے ہیں۔ اعلے درجہ کے امین [illegible]

زبانزد خور - آپ بھی بڑے عالی خاندان اہل سادات عظام میں سے ہیں گھر آپکا قصبہ بتوڑ علاقہ سرکار پٹیالہ میں ہے

بعنایت الٰہی ریاست پٹیالہ میں بصیغہ محرران ملازم ہیں حضرت کی تعیناتی ہمارے معزز مقتدر رفعت

وعوالی مرتبت میر محمد علی صاحب وکیل کمشنری دہلی کے پاس ہے نیازمند کو بھی منشی صاحب کی خدمت میں

نیاز حاصل ہے یا الٰہی منشی صاحب کو دوجہان میں خوش رکھیو - آمین حضرت صاحب خلق محمدی

تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت عالی جناب میر نیاز علی

صاحب ناظم نارنول علاقہ پٹیالہ دام اجلالہ - آپکی اوصاف میں زبان کو طاقت تقریر ہے نہ قلم کو

یارائے تحریر ہے - میر صاحب بڑے نامور نیکنام یقین مشہور متقی - پابند صوم وصلوٰۃ مخیر

فیاض مسکین پرور - سید سندی پایہ ہمت آپکا بلند - سلوک آپکا حق کو پسند - حضرت چشمہ فیض

ہیں شعر مدح تیری کیا کروں اے زینت ہندوستان * کشور تقریر میں گویا نہیں میری زبان

ماشاء اللہ علمی لیاقت آپکو بہت ہے آپکی شیریں زبانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے - کلام سعدی

انکے خوان فیض کے نمکخوار - حضرت کی کلام مذاق پر ایک عالم فریفتہ ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع

اور کشادہ ہے - طبیعت ہمیشہ تواضع وتکریم آمادہ ہے باوجود ذی کمالات کے مزاج میں عالیجناب کے

نہایت عجز وانکسار ہے ہیں مقتضا دینداری کے - بہرالٰہی کی ذات فی زماننا بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے

کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی میر صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی ناظم صاحب کو دوجہان

میں سرسبز کریو اور حضرت کا حشر آل عبا اور ائمہ اثناعشر مع النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین

کے ساتھ ہو - آمین -

دربیان مصائب امام حسین علیہ السلام

حدیث میں وارد ہے کہ جسوقت حضرت فاطمہؑ کے گھر سے حضرت امام حسینؑ کے رونیکی آواز آتی تھی

تو حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہؑ کے گھر کا طواف کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے بیٹی

فاطمہ حسینؑ کا رونا مجھکو بیچین کرتا ہے اللہ اللہ حضرت کی روح کو اسوقت کیا صدمہ ہوا ہوگا کہ جسوقت

امام علیہ السلام گھوڑے سے زمین کربلا میں گرے اور ایکہزار ۱۵ زخم آپکے جسم اطہر پر تھا اور شمر ملعون نے

چاہا کہ سر اقدس تن اطہر سے جدا کرے اُسوقت تمام اہلبیت سر و پا برہنہ خیموں سے نکل پڑے اور بیقرار ہو گئی اب کہاں کا پردہ ہے ہمارا امام مظلوم کا اب وقت اخیر ہے روتے پیٹتے افتاں خیزاں مقتل حسین میں قریب پہنچکر کہنے لگے اے شمر لعین خدا کی واسطے اس سینہ گنجینہ اقدس سے اُتر جا واللہ ہمارے حضرت میں کچھ باقی نہیں ہے اللہ اللہ ہمارے امام مظلوم اب تو کوئی دم کے مہمان ہیں خدا کی لئے ہمارے روبرو تو اس سینہ اقدس پر مت بیٹھ اُتر جا اسوقت حضرت کو زخموں کے سبب بڑا صدمہ ہے **راوی** لکھتا ہے کہ تمام اہلبیت اُسکی منتیں کرتے تھے کہ تو ذرا سینۂ اقدس سے اُتر جا ہم مل لیویں مگر وہ بےحیا اُنکی حاضری کرنے پر کچھ خیال بھی نہیں کرتا تھا اور اہلبیت کمال منتیں کرتے تھے کہ خدا کی واسطے اے شمر ہم بیکسوں پر رحم کر ہم قابل رحم ہیں ہمارے سید مظلوم کو مت شہید کر بخوشی تمام ہم سب کو اجازت دیتے ہیں کہ ہم سب کو قتل کر دے مگر ہمارے امام مظلوم کو مت تکلیف دے لکھا ہے کہ اُسوقت حضرت امام نہایت ضعف میں تھے آپکے کان میں جبکہ یہ حاضری کرنا اہلبیت کا پہنچا آپکا یہ حال تھا کہ مُنہ سے نہیں بول سکتے تھے پیاس کی اسقدر تکلیف تھی کہ حضرت امام علیہ السلام کی زبان میں بدرجہ غایت لکنت تھی بولا نہ جاتا تھا اُسوقت حضرت امام علیہ السلام نے رو بآسمان کیا اور آسمان کیطرف دیکھکر ایک آہ کی اور حسرت کی نگاہ سے اہلحرم کیطرف دیکھکر رو پڑے۔ وہ وہ حسرتیں دل میں بھری ہوئی تھیں کہ کہہ نہ سکتے تھے۔ آپنے اُسوقت آنکھیں کھولیں اور آسمان کو دیکھکر رو پڑے آپ میں اُسوقت اسقدر طاقت نہ تھی کہ آپ ہاتھ کر اہلبیت کو اشارہ کرتے اور مُنہ سے کچھ فرماتے یا آنکھ سے اشارہ کرتے کہ آپ یہاں پر کیوں آئی ہو **راوی** لکھتا ہے کہ آپکا اُسوقت یہ منشا تھا کہ اہلبیت کو کہتے کہ تم خیمہ سے نکلکر یہاں پر کیوں آئیں تم نے بُرا کیا مگر بسبب شدت پیاس کچھ کہہ نہ سکے آسمان کیطرف نظر حسرت سے دیکھتے تھے اور رو رہے تھے اُسوقت اہلبیت شمر ملعون سے کہتے تھے کہ اے شمر ہم تمام اپنے عزیزوں اور انصار کا خون اللہ کے واسطے معاف کرتے ہیں مگر اسوقت ہماری تین آرزوئیں بر آجائیں پھر جو تیرا جی چاہے وہ کرنا تو اچھی طرح سے جانتا ہے کہ یہ سید مظلوم جناب سید المرسلین کا لاڈلا ہے اور فرزند علی اور لخت جگر فاطمہ کا ہے کیا تجھے نہیں معلوم کہ یہ ہمارا وارث ہے بخدا ذرا تو اس سینہ گنجینہ اقدس سے

ہماری تین آرزوئیں ہیں اول تو یہ آرزو ہے کہ قبل حلت کے کہ یہ وقت امام کا اخیر ہے
شاید پھر ہماری ملاقات ہو یا نہو ہم اس گلے اطہر سے جو کہ بوسہ گاہ جناب سید الشہدا ہے بوسہ لے لیں تاکہ
ہماری تمنائے دلی بر آوے اور تمام غم غلط ہو جاویں دوسری تمنا ہماری یہ ہے کہ ہم کو اسقدر مہلت
دے کہ کسیطرح کچھ پانی ہم پہنچادیں اور چہرۂ انور پر چھڑکیں۔ شاید کہ ہمارے سید مظلوم کو اس سے کچھ
فرصت پہنچے اور بحالت غشی سے افاقہ ہو جاوے تاکہ ہم کو کچھ وصیت کریں اور ہم مراتب نجات ان سے
پوچھ لیں تیسری تمنا یہ ہے کہ ہمارا ایسا نصیب کہاں ہم جو آغوش فاطمہ میں پلا ہوا اور انکے پیار کا کیا ہوا
جسم اطہر پر ہوا۔ ایسا شخص اس دھوپ میں حرارت آفتاب میں اس ریگستان گرم جو مثل برادہ آہن کے
ہے پڑا ہو۔ لہٰذا ہم آپ سے اجازت چاہتے ہیں کہ اپنی چادر جسم اطہر پر سایہ کر دیں اور زخموں سے
جو خون رواں ہے بند کر دیں تاکہ ذرا سا کچھ آرام فرمائیں۔ کیونکہ یہ وقت اخیر جان کندنی کا ہے اور یہ وقت
بڑا سخت ہوتا ہے۔ اور ہمدردی اسوقت عزیز و اقارب کی ضروریات سے ہوتی ہے۔ ہم ذرا قریب
ہوکر اس جان سے تکڑے پر نثار ہو جاویں مگر شمر ملعون نے عاجزی اہلبیت پر کچھ خیال نہ کیا اسی حالت
میں روبرو اہلبیت کے گلے اطہر پر خنجر پھیر دیا۔ روح پرواز ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

الحمد للہ کہ زمانہ حال میں بھی اللہ کے بندے موجود ہیں دیندار جاں نثار آل عبا اولاد علی اور آل نبی و نیز
محبان اہلبیت ایسے ایسے امرا و صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ جنکے نام نامی میں ایک
بڑے فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں یارب انکو ہمیشہ بقا ہے چنانچہ عندلیب شاخسار فصاحت
بلبل بوستان بلاغت سرآمد سخن گویان جہان سرتاج فصیحان دوران حضرت نواب معلے القاب
جناب نواب سید سلطان مرزا صاحب بہادر آنریری مجسٹریٹ دہلی دام اقبالہ
انکے کمالات حد اندازۂ حیطۂ خیال سے بیرون اور حیطۂ شمار سے افزوں ہے۔ آپ بڑے
شیدائے امام پاک و اہلبیت بے باک مزاج عدیم المثل۔ عاشق رسول خدا۔ و جاں نثار آل عبا۔
عبد خدا ہیں شیعہ حسینی۔ دیندار۔ معتقد سید سندی باخبر آدمی ہیں۔ کلمۃ الخیر کہنے اور لکھنے
سے ہرگز نہیں گذرتے ہیں اسی حیثیت پر آپکا نام لکھا ہے حدیث فرمایا علیہ السلام نے

من ستر مسلما ستره الله فی الدنیا والاخرة ومن یسر علی معسر یسر الله علیه
فی الدنیا والاخرة والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه ترجمہ جسنے
پردہ ڈھانکا کسی مسلمان کا یعنی اُسکا عیب چھپایا پردہ ڈھانکیگا اللہ تعالیٰ اُسکا دنیا و آخرت میں اور
جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر آسان کریگا اللہ تعالیٰ مصیبت اُسکی دنیا و آخرت میں اور اللہ تعالیٰ
بندہ کی مدد میں ہے جبتک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء
نواب صاحب بڑے سچے مسلمان دیندار صادق الوعدہ اور بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں
سے بڑی فراخ دلی سے سلوک کرتے ہیں یہ حضرت رئیس ابن رئیس مدار خلق و ہمت میں انتخاب
حلم و مروت میں لاجواب۔ علم میں استعداد کامل ہے سرکار سے عہدہ آنریری مجسٹریٹی حاصل ہے جو آج دہلی
میں ماشاء اللہ بات آپکو حاصل ہے شاید کسی اور کو نصیب ہوگا جنکا دم دہلی میں مغتنمات میں سے ہے
فقیر بھی نواب صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کو دو جہان میں خرم
رکھیو۔ اور ہمیشہ آپکا آل عبا مع البنین ہو۔ آمین۔ حضرت عالیجناب افتخار الامرا میر
افضل حسین صاحب خلف الرشید حضرت امیر الامرا امیر امداد علی صاحب سابق حاکم عدالت صدر مرحوم
مغفور میر [illegible] الله ثراه وجعل الجنة مثواه۔ عالم کو واقف ہیں انکے اوصاف حمیدہ سے
ایک حرف لکھنے زبان کو یارا نہیں کہ انکے محامد [illegible] ایک لطف لکھے۔ قائم از ل لئے
صاحب کو جو بعد صاحب سید اکیا ہے۔ میر صاحب نے اس تھوڑی سی عمر میں وہ لیاقت پیدا کی کہ منصب
عدالت سرکار سے حاصل ہے طبیعت داد دہی [illegible] کیطرف ازحد مائل ہے۔ آپ بڑے
نیکنام جوان صالح۔ اعلیٰ درجہ کے دیندار پابند صوم و صلوٰۃ۔ باذل سخی۔ بامروت آدمی
ہیں محب آل عبا۔ ریاست پٹیالہ کی تقدیر اچھی تھی کہ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق حاکم
صدر عدالت ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے اللہ اکبر میر صاحب ممدوح بڑے باپ کے بیٹے
ہیں جنکا دم فی زماننا ریاست پٹیالہ میں غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام
کی زینت ہے فقیر بھی حضرت حاکم عدالت صدر کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے طہر اللہ قلبکہ

فی قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار یادش بخیر حضرت میر صاحب کی والدہ کا
لیے کون اعظم اور رئیس کی قدیم الخدمت میر امداد علی صاحب حاکم صدر عدالت مرحوم و مغفور بڑے رتبہ کے آدمی تھے
کہ ... عدالت کے آگے شیر بھی بزدل تھے۔ جب میر صاحب نے قضا کی تو مہاراجہ صاحب نے قدر دانی قدیم
پروری فیض رسانی۔ کرم گستری بندہ نوازی۔ انصاف پروری کی دریا بہا دیے یعنی بجز استماع خبر مرگ
شاہانہ غمگساری فرما کر ایک شاندار روز وفات کے ساتھ گھڑی گھڑیال گذشتہ توپ کو بھی بند رکھا اور ...
خداوندی میر صاحب مرحوم کے لائق فرزند میر تفضل حسین صاحب کو انکے باپ کی صدر عدالت کا مستقل حاکم
مقرر کیا۔ اس تقرر کو نہ صرف پٹیالہ نے پسند کیا بلکہ تمام ہندوستان نے اسپر واہ واہ کیا تھا ...
میں نے بھی بڑی خوشی سے آپکا حال برائے یادداشت اپنی کتاب میں لکھا کہ نام نامی کو بقا ہے۔ ہم دعا
کرتے ہیں کہ آپ عدل و داد کے ساتھ صد ہا سال سلامت رہیں۔ اور اللہ تعالے میر صاحب مرحوم
کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھے۔ یارب ایسے نیکناموں کا پیدا ہونا بہت مشکل ہے کہ ہماری ملکہ
قیصر ہند کو بھی یہ حسرت رہی کہ میں نے میر صاحب مرحوم کو نہ دیکھا کہ کیسا عالی ہمت آدمی تھا میر صاحب مرحوم کے
کابل کے حالات جو گورنمنٹ کے ملاحظہ سے گذرے تو حضرت مغفور کی جوانمردی سے ششدر رہ گئے
میں نے بھی ایک بڑی خوشی کے ساتھ میر صاحب مرحوم کا حال صفحہ ۱۳۸ میں لکھا ہے۔ کیا معلوم تھا کہ
حضرت ایسے جلدی عازم خلد ہو جاوینگے۔ حضرت زندہ رہتے تو میری بڑی قدردانی کرتے۔ اب بھی
انکے صاحبزادہ میر تفضل حسین صاحب سے بڑی امید ہے کہ ضرور میری قدردانی کرکے اپنا مشکور کرینگے

حضرت عالیجناب میر رونق علی صاحب وکیل ریاست پٹیالہ خلف الرشید حضرت میر احسن علی صاحب
مرحوم و مغفور سابق وکیل ریاست سرکار پٹیالہ دام اقبالہ۔ یہ حضرت بڑے عالی حوصلہ۔ نرم
طبیعت جوان صالح۔ اخلاق میں ہمہ تن خلق۔ لکھوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم کہوں
تو زیبا ہے۔ آپ سید سندی۔ خدا ترس۔ زمان ... سخی با خبر آدمی ہیں۔ پابند فریضہ
محب آل عبا۔ بہرکیف اسوقت میر صاحب کا دم بسا غنیمت ہے۔ راقم کو بھی اس ... ارکین کی
لی خدمت میں ... ہے انکی بھی نظر چشم شفقت اس خاکسار پر بدرجہ نہایت ہے ...

حضرت سیدنا میر امام علی صاحب بڑے متدین اور نیکنام ہیں یا الٰہی میر صاحب ممدوح کو ہمیشہ خوش رکھیو اور حشر اپنا آل عبا سے ہووے۔ رشک فزائے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ سخن پروران متاخرین حضرت عالیجناب حکیم احمد حسن خان صاحب تحصیلدار انبالہ خلف الرشید حضرت رئیس الاطبا حکیم حسام الدین عرف حکیم منجھلے صاحب مغفور مرحوم دام اقبالہ آپکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر او حیطہ تقریر سے باہر ہیں۔ حکیم صاحب بزرگ متقی۔ پرہیزگار جوان صالح۔ عدیم المثل۔ دیندار۔ پابند فرائض۔ یہ حضرت بڑے لائق اور خوش اخلاق تحصیلدار ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسا کوئی ہوشیار۔ لائق حاکم دیانتدار نہیں۔ آپ بڑے عالی خاندان ہیں آپکا خاندان ہمیشہ بادشاہوں کے حضور میں باعزت و توقیر رہا ہے۔ یہ عالی ہمت پرہیزگاری اور دیانتداری میں ہم پلہ ہمارے لائق معزز حضرت نواب معلے القاب بدر الصلحا مرزا محمد حسن خان صاحب عرف میاں خضر تحصیلدار جگادھری کے ہیں۔ بہرحال حکیم صاحب کا دم اسوقت میں غنیمت ہے فقیر بھی حضرت تحصیلدار ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ کے بعد طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار۔ مجکو خداوند کریم نے دلی جوش دلایا کہ میں خوشی کے ساتھ تحصیلدار صاحب کی والد مرحوم کا ذکر یادش بخیر اپنی کتاب میں تحت ذکر آل عبا لکھکر اپنے نامہ اعمال کو سعادت سے پر کردوں کہ اس نام نامی کو قیامت تک بقا ہے آمین یادش بخیر حضرت بسیار بلند القاب ممدوح الخطاب رئیس الاطبا حکیم یکتا طبیب یافرہنگ فلاطون زمان حکیم حسام الدین خان عرف حکیم منجھلے صاحب مرحوم خلف الصدق حضرت عالیجناب زبدۃ الصلحاء حکیم محمد بخش خان صاحب مغفور۔ یہ بزرگ مشہور متقی نبض شناسی میں یگانہ دور صدقی میں مشہور زمانہ تھے۔ بیشتر علاج آنکھوں کا کرتے تھے نابینا کو چشم زدن میں بینا کرتے تھے۔ گل نرگس انسے چارہ بیقراری چاہتی تو بجا تھا اور صنوبر علاج خفقان کے واسطے انسے رجوع لاتی تو زیبا تھا۔ اس فن میں یہ مشہور دیندار زبدۃ الصالحین بے بدل تھے نظیر اپنا نہیں رکھتے تھے اور جو نیکہ ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں اسوقت موجود تھے مگر حضرت

حکیم صاحب مرحوم کے آگے سیمپال تھے آپکو حکیم صاحب بھی کہتے ہیں۔ بڑے اعلے درجہ کے خلیق تھے ایک ادنیٰ سے مریض سے بہت ملتفت ہوجاتے تھے آپکا خاندان دہلی میں بقائی کے نام سے مشہور ہے۔ اللہ تعالے نے حکیم صاحب مغفور کو اور اجداد واولا تبار کو ہمیشہ نسبت میں خوش رکھے۔ آپ میں صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت مولانا مولوی محمود الحق صاحب دام فیضہ۔ آپ مشہور متقی۔ نیکی پسند نیک خواہ۔ سیر چشم۔ عابد۔ مرتاض اعلے درجہ کے دیندار۔ سچے مسلمان۔ صادق الوعد۔ امین متین۔ کم گو۔ نرم طبیعت۔ رقیق القلب حضرت کی صحبت کیمیا اثر ہے۔ بڑے دریا دل۔ خدا ترس۔ حاجی حرمین الشریفین ہیں۔ مولانا از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مولانا موصوف کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مع صحابہ کرام رضی خواب میں وقت صبح زیارت ہوئی کہ ایک جگہہ پر سایبان لگا ہوا ہے وہاں پر حضرت مع صحابہ تشریف رکھتے ہیں اور وہاں پر ایک گھوڑا موجود ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے محمود تم یہ گھوڑا لوگے۔ تو مولانا نے عرض کیا فداک روحی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی کیا قیمت ہے حضور نے اسکی دو قیمتیں فرمائیں ایک سو تیس یا ایک سو اکتیس روپیہ مولانا ممدوح نے لے لیا اس حالت میں بیدار ہو گئے۔ مولانا شخص بابرکت ہیں آپ حضرت مولانا حضرت عالیجناب شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت کے دو صاحبزادے ہیں دونوں سعادتمند نیکی پسند۔ نیک طینت نیک مزاج۔ پابند فرائض۔ عدیم المثل۔ جوان صالح اعلے درجہ کے دیندار مشہور متقی۔ متدین۔ امین متین۔ کم گو۔ خلیق۔ بامروت ہیں۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ان دونوں صاحبزادوں میں عطا کی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا ہوں ایک کا نام تو مولوی فتح الاسلام صاحب اور دوسرے مولوی بدر الاسلام صاحب ہیں ماشاء اللہ دونوں حضرت معزز عہدوں پر ممتاز ہیں مولوی فتح الاسلام صاحب تو ضلع حصار میں مشخیص ان ہیں۔ اور مولوی بدر الاسلام صاحب خاص دہلی میں بعہدہ محافظ دفتر کمشنری متعین ہیں۔ ہمارے معزز مولانا ممدوح کا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے بہرحال آپکی ذات فی زمانا دہلی میں غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے راقم کو

اس بندہ ناکارہ روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور حضرت کی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت ہے **فقیر** دل سے حضرت مولانا اور دونوں صاحبزادوں کا شکر ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلوبنا فی قلوب الابرار و زکی عملنا فی عمل الاخیار

حضرت عالی جناب منشی مبارک علی **صاحب** دام اقبالہ۔ یہ صاحب بزرگ متقی۔ پرہیزگار ہیں منشی صاحب منکسر المزاج۔ اور اعلیٰ درجے کے خلیق ہیں۔ یہ حضرت پابند وظیفہ ہیں کم سخن رہتے ہیں۔ علماء کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ آپ بعہدہ حوالداری کوتوالی دہلی تعینات ہیں۔ یا الٰہی انکو خوش رکھ۔ آمین **حضرت** معلی القاب جامع اسلام بدر الصالحین منشی **سید امتیاز علی صاحب** منصف شہر انبالہ دام اقبالہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان گویا نہیں کہ حضرت کی محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے منصف صاحب عجیب شخص بابرکت ہیں ایک کامل دانا و متجربہ کار ہونے کے علاوہ ایسے بااخلاق اور زندہ دل آدمی ہیں کہ پژمردہ خاطر اور افسردہ طبیعت انسان بھی انسے ملکر باغ باغ ہو جاتا ہے سید صاحب بڑے مشہور متقی اور متدین ہیں۔ آپ عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ پابند صوم و صلوٰۃ رحمدل۔ فیاض۔ متواضع دوست پرور مہمان نواز۔ باذل سخی ہیں کوئی سائل جنابِ عالی کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا ہے۔ حضرت کو ... سرکار انگریزی سے حاصل ہے طبیعت داد و دہش کی طرف از حد مائل ہے۔ علمی لیاقت میں بھی ماشاء اللہ اختیار تام ہے۔ باوجود اس مناصب و مراتب کی خلق عام ہے۔ فی زماننا منصف صاحب کا دم غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے **فقیر** بھی حضرت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی منصف صاحب کو دارین میں خوش رکھ اور حشر انکا آل عبا سے کر۔ آمین۔

صلہ رحمی کے بیان میں

حدیث عن جریر ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس (متفق علیہ) **ترجمہ** روایت ہے جریر ابن عبد اللہ سے

سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رحم کرتا اللہ اس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا لوگوں پر۔ نقل کی بخاری نے حدیث عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قضی لاحد من امتی حاجة یرید ان یسرہ بہا فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ ومن سر اللہ ادخلہ الجنة ترجمہ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص واکرے حاجت دینی یا دنیوی واسطے کسی کے امت میری سے ارادہ کرتا ہے یہ کہ خوش کرے اسکو ساتھ اسکے پس تحقیق خوش کیا اُسنے مجکو یعنی میں خوش ہوتا ہوں بسبب خوشی امت کے اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اسکو اللہ بہشت میں۔ اللہ والوں کی وقعت کیا کیا نہ اللہ اور رسول خوش کیا۔ گیا کیا نہ غریبوں کی الجوئی کی الحمد للہ فی زمانا ایسے ایسے اللہ کے بندے دیندار متقی نیکبخت۔ نیکنام نیکی پسند باخبر مومنین امرا جلیل القدر صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکا ذکر خیر میں اپنی کتاب میں بطور بقاے یادداشت ایک بڑی خوشی سے درج کر کے اپنا نامۂ اعمال سعادت سے پُر کرتا ہوں چنانچہ **حضرت** عالیجناب معلے القاب **نواب عبد الشکور خاں صاحب** بہادر دام اقبالہ رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ۔ آپکی کمالات کے لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے۔ حضرت کا ذکر خیر میں بڑی خوشی سے لکھتا ہوں۔ یہ وہ خیر مجسم عالی ہمت۔ بلند حوصلہ فراخ دل رئیس ہیں جنہوں نے ایکہزار روپیہ بڑی خوشی کے ساتھ مدرسہ طبیہ مجیدیہ میں مرحمت فرمایا۔ ہم ایسے ذی لیاقت نفع رسان ملک قوم والیان ملک کو بڑی وقعت کی لائق جانتے ہیں۔ رئیس صاحب ممدوح بڑے نیکنام نیکی پسند مشہور متقی۔ دیندار۔ نیک مزاج۔ رحمدل ادائے نماز تہجد میں کمربستہ ہیں۔ علماء کے بڑے قدرداں ہیں بہرحال حضور کا دم اسوقت غنیمت ہے۔ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے **فقیر** ہی میں **صوف** کا دل سے حاجتگو ہے یا الٰہی نواب صاحب ممدوح تا صد ویسی سال سلامت رہیں آمین۔ **حضرت** فرشتہ رو ملک خو آصف عہد جناب **محمد ہادی یار خاں صاحب بہادر** رئیس مدوں ضلع علیگڈھ دام اقبالہ۔ آپکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مجموعۂ محامد پیدا کیا ہے۔ **عالیجناب** وہ نیکنام رئیس باخیر ہیں جنہوں نے بہزار خوشدلی اپنی جیب خاص سے ایکہزار روپیہ

ہمارے معزز حکیم خان صاحب عبدالمجید خان صاحب نے مدرسہ طبیہ میں عنایت فرمایا۔ آپ بڑے باذل سخی
فیاض۔ عالی ہمم بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک
کرتے ہیں۔ یہ صاحب متشرع۔ دیندار پابند صوم وصلوٰۃ از عشاق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
بہرکیف رئیس صاحب کا دم مغتنمات سے ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی
رئیس ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار
وزکی عملک فی عمل الاخیار۔ حضرت عالیجناب نائب تم روزگار رائیہ حمیت پروردگار جناب میر
احمد حسن صاحب نائب ناظم راجپورہ علاقہ ریاست پٹیالہ دام اقبالہ۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور
نیکی پسند نیک نیت خوش اخلاق حاکم ہیں۔ یہ صاحب متقی۔ بڑے شریف پرور ہیں جسکو ایکدفعہ اپنے
دامن سے لگاتے ہیں پھر اسکو جواب نہیں دیتے ہیں۔ بڑے رحمدل آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ بڑے فیاض
باذل سخی ہیں کہ کوئی سائل آپکے دروازے سے محروم نہیں جاتا ہے۔ یہ حضرت اعلے درجہ کے دیندار اور
متدین آدمی ہیں علماء کے آپ بڑے قدردان ہیں۔ میر صاحب سید سندی عالی نسب ہیں۔ برتاؤ حضرات
کا بہت عمدہ ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ میر صاحب موصوف نے جس مقام کو چھوڑا۔
وہاں کی رعایا چشم پرآب ہے۔ بہرحال ایسے نیک نیتوں کا ایسے زمانہ میں ہونا بسا غنیمت ہے
اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی حاکموں سے اسلام کو تقویت ہے فقیر بھی نائب صاحب کیلئے دل سے دعا دیتا ہے
کہ یا الٰہی میر صاحب کو ہمیشہ خوش رکھیو۔ اور حشر میر صاحب ممدوح کا آل عبا کے ساتھ کر آمین۔ حضرت عالیجناب
منشی سعید الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر ریواڑی دام اقبالہ۔ آپ اعلے درجہ کے دیندار۔
جوان صالح۔ فیاض متواضع۔ امین متین۔ مہمان نواز۔ خادم علماء و مساکین۔ محب رسولخدا
نیک مزاج خوش فکر نازک خیال فصیح اللسان۔ عالی نسب سید سندی۔ ریواڑی کی تقدیر
اچھی ہے کہ ڈپٹی انسپکٹر منشی سعید الدین صاحب بزرگ متقی یہاں موجود ہے۔ یہ بزرگ بڑے لایق اور
خوش اخلاق ڈپٹی انسپکٹر ہیں کیوں نہو یہ صاحب منجھلے بھائی ہمارے معزز مقتدر مربی و حامی اسلام
حضرت حاجی مولانا مولوی حافظ وکیل عزیز الدین صاحب مدفیضہ کے ہیں۔ کہ جنکا دم آج دہلی

میں غنیمات میں سے ہے۔ ہمارے وکیل صاحب کے دم سے اسلام کو رونق ہے۔ غریبوں کو فیض۔ علماء
کو نفع۔ یا الٰہی حاجی قطب الدین صاحب اور ڈپٹی انسپکٹر صاحب کو دین و دنیا میں خوش رکھ۔ آمین حضرت جناب
معلے القاب ممدوح الخطاب نجابت نصاب سلطان محمد خان صاحب دام اقبالہ۔ قلم کو طاقت نہیں
آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ آپکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے منصب وکالت
حضرت نواب جہجر صاحب سے حاصل ہے یعنی عالیجناب نواب جہجر صاحب کے وکیل ہیں آپ بڑے عالی نسب ہیں ہمارے
معزز وکیل ممدوح کے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان حضرت نواب جہجر مرحوم کے بڑے بڑے
عہدوں پر معزز و ممتاز تھے آپکے جد امجد حضرت خانصاحب عبد الصمد خان مرحوم و مغفور تھے جو
نواب جہجر کے اول درجہ کے اہلکار اور قریبی رشتہ دار تھے۔ حضرت خانصاحب مرحوم بڑے عالی حوصلہ
اور بہادر اور نیکنام تھے انشاء اللہ انکو جنت میں خوش رکھے۔ حضرت وکیل صاحب اس نیکنام کی اولاد میں سے
ہیں آپ قصبہ سنور ریاست پٹیالہ کے قدیمی رئیس ہیں۔ آپ بڑے خلیق پابند فریضہ۔ ملنسار۔ دوست
نواز۔ بامروت آدمی ہیں۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ جنکا دم فی زماننا غنیمت ہے یا الٰہی انکو
دو جہان میں خوش رکھیو۔ حضرت فرشتہ سیرت نوشیروان زمان جناب محمد بہاء الدین
خان صاحب بہادر مدار المہام ریاست جوناگڈہ دام اقبالہ۔ حضرت مدار المہام صاحب اعلےٰ
درجہ کے متقی متدین آدمی ہیں۔ آپ بڑے رحمدل فیاض۔ خدا ترس۔ سیر چشم۔ نیک مزاج۔
پابند صوم و صلوٰۃ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ شعر کتاب مغفل ترا آب بحر کافی نیست ✦ کہ تر کنم
سر انگشت و صفحہ بشمارم۔ آپ نہایت خوش عقیدہ۔ درویش طینت رئیس ہیں۔ یا الٰہی انکو
دارین میں خوش رکھ جناب وحید عصر فریدون دہر حاجی حرمین شریفین و زائر بیت المقدس
و روضہ مبارک جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم حاجی خیر اللہ صاحب بنگش دام اقبالہ
حاجی صاحب شخص بابرکت ہیں۔ آپ بڑے سیاح۔ دریا دل نیکنام۔ از عشاق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ادائے نماز پنجوقتہ میں کمربستہ ہیں۔ حضرت بڑے خلیق باخیر آدمی ہیں
کلمۃ الخیر کے کہنے میں دریغ نہیں کرتے ہیں۔ مخیر۔ مہماں نواز۔ فروتن اور دیندار ہیں یا الٰہی

مہر کتاب کی بلفظہ رجسٹری ہو چکی ہے ۔ بدون اجازت مصنف اسکی طبع کا کسی کو اختیار نہیں

انکو بھی دو جہان میں خوش رکھیو حضرت عالیجناب حاتم روزگار پیکر رحمت پروردگار
صاحبزادہ **رسول خاں صاحب** بہادر رحم فیضہ و کرمہ۔ صاحبزادہ صاحب بزرگ۔ متقی۔ پرہیزگار
بابرکت آدمی ہیں یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور
کشادہ ہے سبحان اللہ وبحمدہ عجیب شخص ہیں۔ خدا تعالے نے عالیجناب کو ایک مجموعہ
محامد پیدا کیا ہے۔ جنکے وجود باجود سے باعتبار دین و دنیا اتقیا کو رونق ہے۔ بڑے مہماں
نواز شریف پرور۔ مقید فریضہ۔ پابند نوافل و سنن ہیں۔ شب و روز عبادت الٰہی میں بسر
کرتے ہیں۔ اور عاشق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ آجتک سلف سے ایسا نہیں دیکھا نہ سنا
کہ زہد و تقوے مرتبۂ غایت ہے اور خلق بمرتبہ نہایت۔ یا الٰہی دارین میں انکو سرسبز کر
آمین۔ **عالیجناب** افتخار الامرا امیر الصلحا **نواب ولایت محمد خاں صاحب** خلف الرشید جناب نواب فضل حق خاں رئیس اعظم
اجلی سہور احسن الخالقین نے انکو نہایت خوش رو پیدا کیا ہے ویسے ہی فضائل حمیدہ ہیں۔ باوجود انگریزی خواں
ہونیکے ایسا متقی نہ دیکھا نہ سنا۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ سیر چشم۔ دریا دل۔ امین۔ باذل ہیں۔ سائل کو
خالی جواب نہیں جانے دیتے۔ ہمیشہ جواب باصواب ہی دیتے ہیں۔ بڑے مسکین پرور۔ دوست
نواز۔ خلیق۔ متواضع بامروت اور باخبر آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی
فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ علمائے دین سے بڑی تواضع سے پیش آتے ہیں۔ اصل تو یہ ہے
اسلام کی زینت انہیں سے ہے **فقیر** بھی نواب صاحب موصوف کا دل سے **شکریہ** ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے **طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار وزکی عملك فی عمل الاخیار**۔

جامع صفات پسندیدہ مستجمع اوصاف حمیدہ یگانۂ عماید روزگار وحید اراکین شہر و دیار
حضرت عالی جناب **منشی علیم اللہ صاحب** اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر بنگلہ فاضلکا
دام اقبالہ۔ اوصاف انکے خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہیں۔ یہ صاحب اعلے درجہ کے دیندار
نیکی پسند۔ ملنسار۔ متقی۔ عالی نسب۔ پابند فرائض و نوافل۔ مہماں نواز۔ محب رسولخدا
متواضع۔ خادم علما و مساکین۔ نخیر باخبر آدمی ہیں۔ خلیق بھی آپ بڑے درجہ کے ہیں

ہمت میں انتخاب۔ حلم و مروت میں لاجواب۔ خوش عقیدہ۔ خدا ترس۔ نعلمی لیاقت ماشاء اللہ منشی صاحب کو بہت ہے۔ آپکے محاورات نازک سے خوے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف لطیفاں منفعل۔ یہ حضرت ہمارے معزز حبیب سند۔ حامی اسلام حاجی عبدالرحمن صاحب مولانا حافظ عزیز الدین صاحب کے داماد ہیں۔ بہرحال فی زمانا منشی حلیم اللہ صاحب کا دم غنیمت ہے میں بہت خوشی سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں یا الٰہی انکو تا صدہا سال سلامت رکھیو حشر انکا مع النبیین حضور محمد رسول اللہ و آلہٖ و اصحابہ سے کریو آمین

نبی عربی کا نام گناہوں کو مٹاتا ہے

حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من صلّے علیّ مرّۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر مرّات **ترجمہ** فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے درود پڑھا ایک بار مجھپر درود پڑھتا ہے اللہ تعالٰے اُس پر دس بار **حدیث** قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اوّلی النّاس بالجنّۃ اکثرھم علیّ و الٰی بالصّلوٰۃ **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے لوگ جنتی ہیں جو اکثر درود بھیجتے ہیں مجھپر اور میری آل پر **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلّے علیّ و الٰی الف مرّۃ لا یموت حتّٰے یبشّر لہ بالجنّۃ **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود پڑھے مجھپر اور میری آل پر ہزار بار تو نہ مریگا یہانتک کہ خوشخبری ہوگی اُسکو جنت کی۔ **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلّی علیّ و الٰی الف صلوٰۃ لم تمسّ النّار جلدہٗ ابدًا **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود پڑھے مجھپر ہزار بار اور میری آل پر اُسکی جلد دوزخ کی آگ کو کبھی نہ چھوئیگی **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰتکم علیّ و الٰی محو ذنوبکم کما یمحو الماءُ النّار **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پڑھنا تمہارا مجھپر اور میری آل پر مٹا دیتا ہے گناہ تمہارے جیسا کہ بجھا دیتا ہے پانی آگ کو **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نسی الصّلوٰۃ علیّ و الٰی

فقد أخطأ طريق الجنة ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بھولا درود بھیجنا مجھپر اور میری آل پر پس تحقیق بھول گیا وہ راستہ جنت کا **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ وآلی فی یوم الجمعۃ اربعین مرۃ محی اللہ عنہ ذنوب اربعین سنۃ ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے درود پڑھا مجھپر اور میری آل پر جمعہ کے دن چالیس مرتبہ مٹا دیتا ہے خدا تعالیٰ اسکے گناہ چالیس برس کے **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من دعاء الا بینہ وبین اللہ حجاب حتی یصلی علیّ وعلیٰ آلی وتابعی واذا فعل ذلک تخرق ذلک الحجاب ودخل الدعاء واذا لم یفعل ذلک رجع الدعاء ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دعا مگر درمیان اس دعا اور درمیان خدا کے پردہ ہوتا ہے یہانتک کہ درود پڑھے مجھپر اور آل میری پر اور تابع میرے پر جب کرے یہ تو پھٹ جاوے وہ پردہ اور داخل ہووے دعا اور جب نکرے یہ تو پھر جاوے دعا۔ یہاں پر ایک اسرار کا حال لکھا جاتا ہے **حکایت** روایت ہے کہ حضرت موصلی رحمہ نے ایک دفعہ کچھ جناب باری میں اپنی تمنا ظاہر کرکے دست دعا بدرگاہ جناب باری اٹھائے تھے اور درود شریف جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا بھول گئے تو اسوقت غیب سے ایک آواز آئی کہ اے موصلی تو نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں بھیجا اور ہماری جناب میں اپنی تمنا ظاہر کی اس قصور میں تمہاری کل نیکی اور عبادت دس سال کی ہمیشگی میں نہیں قبول کرونگا جب تک تیرے سے میرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح نہ خوش ہوگی۔ لکھا ہے کہ ایک بزرگ کسیوقت درود شریف کے پڑھنے سے ایک دم غافل نہ رہتے تھے ہر وقت درود شریف پڑھا کرتے تھے اور دعا کرتے تھے کہ چالیس برس تک آپنے ایک شب رات کو خواب میں آپ کو زیارت رب العالمین

کی ہوئی تو جناب باری نے حکم کیا کہ اے موصلی تو کیوں رویا کرتا ہے۔ انہوں نے
عرض کیا یا الٰہی تیرے حبیب محمد رسول اللہ پر ایک دفعہ درود بھیجنا بھول گیا تہا تیری جناب
سے اُمید مجھکو نہیں ہوئی تہی اسواسطے روتا ہوں حکم ہوا اے موصلی ہشتوجا بیس برس سے
تیرے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں لکھتے ہیں تیرا درود شریف ہماری جناب میں
قبول ہوگیا وہ خطا ہے بسبب درود کے بخشدی سبحان اللہ درود شریف
بہی کیا عمدہ نعمت ہے الحمد للہ فی زمانا بہی اللہ کے بندے دیندار ر وسار جلیل القدر
ہیں ہے ایسے ایسے دیندار موجود ہیں کہ جنکی ہروقت زبان پر درود شریف جاری رہتا ہے
میں بہی ایک بڑی خوشی سے ان دیندار ونکا نام ایک بقا ے یادداشت اپنی کتاب
میں درج کرتا ہوں اپنے نامہ اعمال کو حسنات سے پر کرتا ہوں چنانچہ حضرت عالیجناب
بدر الصلحا افتخار الامرا جناب اعجاز حسین خانصاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔
یہ حضرت مشہور متقی۔ پابند فریضہ۔ عالی خاندان۔ منکسر المزاج۔ فروتن۔ فیاض بابرکت شخص
ہیں۔ دامن خلاق اس بزرگوار کا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ محب رسول اللہ ہیں۔ ہروقت
درود شریف ورد زبان ہے حدیث قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلوتکم علی والی محو
ذنوبکم کما تحو الماء النار آپکا دم شاہجہانپور میں اسوقت غنیمت ہے فقیر بہی دل
سے دعا دیتا ہے اللّٰھم احشرہ مع النبیین خصوصا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ۔ اور اسجہان میں خوش رکہہ۔ حضرت عالیجناب افتخار الامرا رئیس اعظم
مسعود خانصاحب بہادر تحصیلدار بریلی ہیبت دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے
ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں بیان نہیں ہو سکتے حسن
خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ یہ حضرت بڑے دیندار
پابند صوم و صلوٰۃ۔ ملنسار۔ عشاق رسول اللہ ہیں۔ اور خلیق بہی آپ اعلےٰ درجہ کے ہیں
ایک ادنے آدمی سے بہی ملتفت ہو جاتے ہیں۔ بڑے قدردان علما و فضلا کے ہیں

بیان روسا و عظ
شاہجہانپوری

حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اکرم عالما فقد اکرمنی و من اکرمنی وقال اکرم اللہ ومن اکرم اللہ فماواہ الجنۃ ہراہ نے واعلے پیطرف نظر فلاح ہے - برکتہ آپ کے لطف وکرم کا مداح ہے فی زمانا رئیس صاحب ممدوح کا دم ہی از بس غنیمت ہے فقیر بھی دل سے دعاگو ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار - عالیجناب زین الامراء والعلما حضرت مولانا مخدومنا مسیح الزماں خان صاحب بہادر رئیس جلیل القدر مد فیضہ واقبالہ - احسن الخالقین نے مولانا ممدوح کو ایک مجموعہ محاسن پیدا کیا ہے حضرت از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اعلے درجہ کے اشہر متقی - بڑے سخی ہیں بقولہ علیہ السلام الجنۃ دار الاسخیاء - حاذق دین متین - بہت رحمدل - مزاج میں انکساری بدرجہ غایت ہے یہی صفت ہے دینداری رئیس صاحب بڑے علما نواز شریف پرور غریبوں اور مسکینوں سے بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں اسوقت غربت اسلام میں جناب مولانا رئیس موصوف کا دم بسا غنیمت ہے - فقیر بھی بڑی خوشی سے انکو دعا دیتا ہے - یا الہی انکو دارین میں خوش رکہہ - آمین عالیجناب رئیس الامرا محمود حسن خان صاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ - آنکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتیں ہیں خدا تعالیٰ نے رئیس موصوف کو ہمہ صفت موصوف پیدا کیا ہے - آپ بڑے عادل - عدل وانصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - بڑا وعدہ صادق الوعدہ - بڑے نمازی پرہیزگار بابرکت آدمی ہیں - یہ حضرت خادم علما ومساکین باجیہ شخص ہیں - سائل کو دروازہ سے محروم نہیں جانے دیتے ہیں اس حدیث پر آپکا عمل ہے حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم صدقۃ السر تطفی غضب الرب وصدقۃ العلانیۃ تنجیۃ من النار تحفہ کو بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں - اور اسکا صلہ معقول دیتے ہیں آپکا قول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحفہ من جانب اللہ بہت خوشی سے قبول کرو ورنہ دیگر نعمت م ازل ہے آپکو نہایت نیکنام پیدا کیا ہے - اسلام کی رونق ایسوں ہی سے ہے

فقیر بھی دعا دیتا ہے یا الٰہی رئیس صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر اور حشر تو فنا مع الابرار کر۔ آمین۔ **عالیجناب محمد ظہور خاں** صاحب بہادر وکیل ججی لوہانی دام اقبالہ۔ قلم کو کہاں طاقت ہے کہ جناب والا کے اوصاف لکھے اور زبان کو یارا نہیں کہ حضرت کے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ آپ کی ذات فیض آیات سے باعتبار دین اسلام کو بڑی تقویت ہے اور ادھر باعتبار دنیا فرقہ وکلا کو زیب و زینت۔ وکیل صاحب بڑے عالی حوصلہ متقن متحمل اور بردباری کی گویا زینت ہیں۔ بڑے متواضع خلیق ہیں علما کو دیکھکر باغ باغ ہوجاتے ہیں۔ اور بڑی قدر دانی کرتے ہیں۔ اور اوا نماز پنجگانہ میں کمر بستہ ہیں۔ لیاقت علمی بھی ما شاء اللہ استعداد تام حاصل ہے۔ باوجود اس منصب و مراتب کے خلق عام ہے اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے **فقیر** بھی نیک دل ممدوح کا دل سے دعاگو ہے یا الٰہی آپکی دو جہان میں آبرو رکھیو۔ آمین۔ **عالیجناب** رشتہ رو ملک خو آصف عہد زبدۃ الامرا جہاں **تجمل حسین خاں** صاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔ سبحان اللہ وبحمدہ اللہ تعالےٰ نے آپکو عجیب شخص بابرکت خیر مجسم پیدا کیا ہے۔ آپکے خیالات پاکیزہ آپکو آفاق میں بلند کرنیوالے اور شہرت دینے والے ہیں۔ آپ بڑے باخبر آدمی ہیں اور یہ حضرت بڑے خوش اخلاق رئیس ہیں۔ ادائے فرائض و سنن میں مستعد ہیں اور بڑے خدا ترس ہیں۔ بڑے مسکین پرور علما نواز ہیں۔ فی زماننا عالیجناب کا دم اس بس غنیمت ہے **فقیر** بھی تہ دل سے رئیس موصوف کو دعا دیتا ہے **طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار وذکی عملك فی عمل الاخیار**۔ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت صلحائے زمان عالیجناب حضرت مولانا **مطیع اللہ خاں صاحب** بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔ احسن الخالقین نے ذات بابرکات کو جس حسن خوبی کے ساتھ پیدا کیا ہے اس سے سوا خوبیاں عطا کی ہیں۔ عالیجناب مولانا رئیس موصوف اعلے درجہ کے خلیق ہیں۔ خلق و ہمت میں انتخاب

حلم و مروت میں لاجواب ۔ بڑے عابد مرتاض ۔ سیر چشم ۔ دریا دل ۔ باذل ۔
متواضع منکسر المزاج ہیں ۔ پرہیزگار متقی ۔ دیندار اور بزرگ شخص ہیں ۔ بڑے علما نواز ہیں
فی زماننا ذات فیض آیات آپکی شاہجہانپور میں ایسا غنیمت ہے فقیر بھی رئیس موصوف
کو دل سے دعا دیتا ہے اللہم اللہ قلبات فی قلوب الابرار و زکی اعمالہ فی
عمل الاخیار ۔ فضائل پناہ کمالات دستگاہ سرتاج فضیلت آبروئے
شریعت جامع علوم معقول و منقول حاوی فروع و اصول حضرت عالیجناب
افتخار الامراء والعظماء جناب مولوی محمد المصطفیٰ صاحب بہادر رئیس اعظم
صدر اعلیٰ دام اقبالہ ۔ حقیقت میں خدا کی ایک نعمت ہے آپکی ذات بابرکات میں
عطا فرمائی ہیں ۔ الغرض ایک شمہ لکھتا ہوں آپکا استقلال ہے حسن و خوبی کو جو
میدان فکر میں دوڑا کر دیکھا تو آپکو ایک سے برتر پایا ۔ رئیس ممدوح بڑے نیکنام
اور نیکی پسند عدیم المثل ہیں ۔ بڑے دریا دل اعلیٰ درجہ کے باذل اور فیاض ۔
متقی پرہیزگار متدین خلیق اور بزرگ شخص ہیں ۔ نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن
کبھی قضا نہیں ہوتی ۔ نہایت رحمدل ہیں دروازہ سے کوئی سائل خالی نہیں جاتا
بڑے مسافر نواز ہیں ۔ فی زمانہ شاہجہانپور کو ہم بہت غنیمت ہے ۔ اصل تو یہ ہے
کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے ۔ فقیر بھی مولانا رئیس موصوف کا
دل سے دعا گو ہے ۔ خدا انکو دارین میں خوش و خرم رکھے ۔ آمین ۔
عالیجناب حاتم ... رعیت پرور ... مشفق و علیجان صاحب
بہادر رئیس اعظم صدر اعلیٰ دام اقبالہ آپکی خوبیاں حیطہ تقریر سے افزوں
اور حیز تحریر سے بیرون ۔ آپ بڑے رئیس اعظم درویش سیرت ہیں ۔ مزاج میں از حد
انکساری ہے حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
اللہ رفیق یحب الرفق فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ نرمی کرنیوالا ہے

دوست رکھتا ہے نرمی کو۔ اور آپ بڑے صاحب حیا ہیں **حدیث** فان الحیاء من الایمان۔ والایمان فی الجنۃ۔ عالی جناب بڑے صادق الوعدہ ہیں۔ دینداری میں منتخب ہیں۔ خلق و مروت بدرجہ اتم ہے مسکین پرور اور علما نواز ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے اسوقت آپکا دم بہت غنیمت ہے **فقیر** بھی رئیس موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ جامع صفات حمیدہ مجمع اوصاف پسندیدہ یگانہ روزگار وحید ارکین شہر و دیار فیاض زمان عالیجناب شیخ **عبد الرسول** صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سابق حال پنشن رئیس قدیم فرید آباد دام اقبالہ۔ آنکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالے نے آپکو ایک عین مجسم مخیر باخیر آدمی پیدا کیا ہے۔ آپ نیک کاروں کی امداد میں سب سے پہلے سبقت لیجاتے ہیں۔ آپ بڑے متقی نمازی پابند صوم و صلوۃ۔ مہماں نواز۔ شریف پرور عالم سے بڑی خاطر سے پیش آتے ہیں اور بہت عزت کرتے ہیں۔ **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اکرم عالما فقد اکرمنی ومن اکرمنی فقد اکرم اللہ ومن اکرم اللہ فماواہ الجنۃ۔ خلیق بھی اعلے درجہ کے ہیں۔ واسن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے۔ عجیب رئیس درویش طینت ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے انکا دم فرید آباد میں غنیمت ہے **فقیر** بھی تہ دل سے رئیس اکسٹرا اسسٹنٹ شیخ موصوف کا دعا گو ہے۔ یا الہی ہمارے معزز شیخ صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکھ۔ اور حشر شیخ صاحب کا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کر۔ آمین۔

ہم اپنے معزز تحصیلدار صاحب کا حال اپنی کتاب میں ایک تقاضا یادداشت لکھتے ہیں اور نامہ اعمال حسنات سے پر کرتے ہیں۔ عالیجناب افضل الکرام اشرف العظام اعنی حضرت پیر جی **رفیع الدین** صاحب تحصیلدار دہلی رئیس ہانسی دام اقبالہ۔ اللہ تعالے نے آنکو بہمہ صفت موصوف پیدا کیا ہے۔ دینداری بھی آپ اعلے درجہ کے ہیں نماز پنجگانہ

تلاوت قرآن اور وظیفہ ناغہ نہیں ہوتی آپ منکسر المزاج ایسے ہیں کہ باوجود اس جاہ و حشم کے نخوت و غرور کا نام تک نہیں - برتاؤ عمدہ انصاف اُنکا منصف حقیقی کو پسند ہے جس مقام کو آپ نے چھوڑا رعایا وہاں کی چشم پرآب رہی - محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہر وقت درود زبان پر جاری ہے خلیق بھی ایسے ہیں کہ گویا خلق مجسم ہیں عقیل فہیم متین - سیر چشم - چاشنی چشیدہ بابرکت آدمی ہیں - خادم علما و فقرا ہیں حضرت مولانا قطب جمال ہانسوی رحمۃ اللہ آپ کے جد امجد ہیں - آپکی آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - تحصیلدار صاحب بزرگزادہ ہیں اور مخیر باخبر آدمی ہیں - علاوہ اسکے آپ زندہ دل ایسے ہیں کہ پژمردہ خاطر اور افسردہ طبیعت انسان انسے ملکر باغ باغ ہو جاتا ہے دہلی میں خانقاہ آپکے دم سے جاری ہوئی ہے - بہرکیف آپ کا دم دہلی اور ہانسی میں غنیمت ہے اسلام کو ایسوں ہی سے رونق ہے - میرے محسن اور میرے مربی حضرت مولانا حافظ وکیل عزیز الدین صاحب دام اقبالہ کے یار غار ہیں - یا الٰہی تیری جناب ممدوح کو ہمیشہ خوش رکھ اور حشر اُنکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر - آمین -

میں بڑے فخر کے ساتھ اپنے معزز رئیس جناب منشی عبد الحق صاحب موضع رتول ضلع میرٹھ کا حال لکھکر اپنا نامہ اعمال حسنات سے پُر کرتا ہوں - مالیجناب صاحب خلق محمدی **منشی عبد الحق** صاحب خلف الرشید **شیخ عنایت علی** صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ ہمارے معزز منشی صاحب - بڑے نیکنام - نیک طینت - درویش سیرت بابرکت آدمی ہیں منشی صاحب موصوف بڑے سخنور سخندان سخن سنج - چاشنی چشیدہ - ایک کاردان تجربہ کار متقی بابرکت آدمی ہیں - ہمیشہ کتب تفسیر و صحف لطیفہ و کتب تواریخ آپکے مطالعہ میں رہتی ہیں - الحمد للہ منشی صاحب کی بذلہ سنجیاں ایک عالم پسند ہیں - آپکے محاورات نازک سے خوبے دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل - آپ علما کے بڑے قدردان اور مخیر باخبر ہیں بہرکیف آپکا دم تعلقہ رتول میں مغتنمات سے ہے

فقیر بھی منشی صاحب کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی منشی صاحب کو دین و دنیا میں معزز رکھے آمین۔

میں بہت خوشی سے اپنی کتاب کا خاتمہ اس عالی ہمت پر کر کے مصروف مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات ہوتا ہوں۔

مناجات مصنف دربارگاہ الٰہی

یا الٰہی میں نے اپنے نیک گمان کے بموجب ان حضرات کے نام نامی اور اسمای گرامی تفسیر ابر کرم المعروف مناقب الاسمی امراے باخیر میں تحت ذکر ابرار و اخیار لکھے ہیں ان حضرات کو دنیا میں خوش رکھ اور آخرت میں انکی مغفرت کر۔ اَللّٰھُمَّ اُحْشُرْھُمْ مَعَ النَّبِیِّیْنَ خُصُوْصًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ آلِ عَبَا وَ صَحَابَہ وَ تَابِعِیْنَ وَ تَبَعِ تَابِعِیْنَ وَ اَوْلِیَاءِ الْعِظَامِ وَ صَالِحِیْنَ ۔ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

اعلان

تفسیر ہذا کی بموجب قانون بستم ۱۸۴۷ء کے رجسٹری نفظ بلفظ ہو چکی ہے بغیر اجازت راقم کوئی صاحب قصد

چھاپنے یا چھپوانے کتاب ہذا کا نہ کریں ورنہ نقصان پائینگے

جس صاحب کو کتاب منگوانی منظور ہو تو اس پتہ سے

طلب فرمائیں ٭ دہلی کوچہ پنڈت بر مکان مولوی محمد

امیر الدین احمد المشہور واعظ جامع مسجد دہلی ۲۳ ربیع الثانی

سنہ ۱۳۰۷ ہجری نبوی صلعم — جس کتاب پر میری مہر اور قلمی دستخط نہوں وہ مسروقہ ہے

العبد
مولوی محمد امیر الدین احمد دہلوی